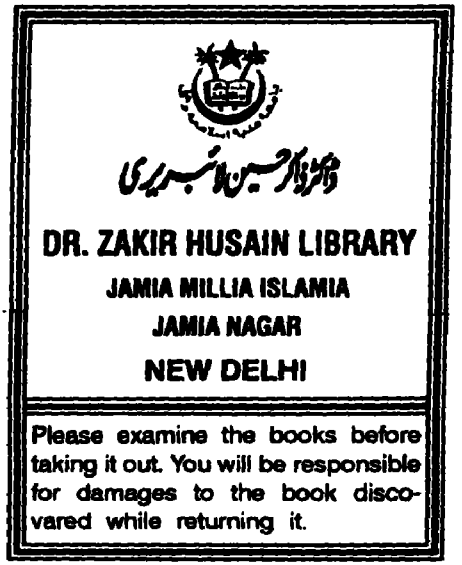
ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA

JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the books before taking it out. You will be responsible for damages to the book discovared while returning it.

DATE

F/Rare

954.91802

YUS

Ca. _ Acc. No. _____

Late ... ... per day for first 15 days.

Rs. 2.00 per day after 15 days of the due date.

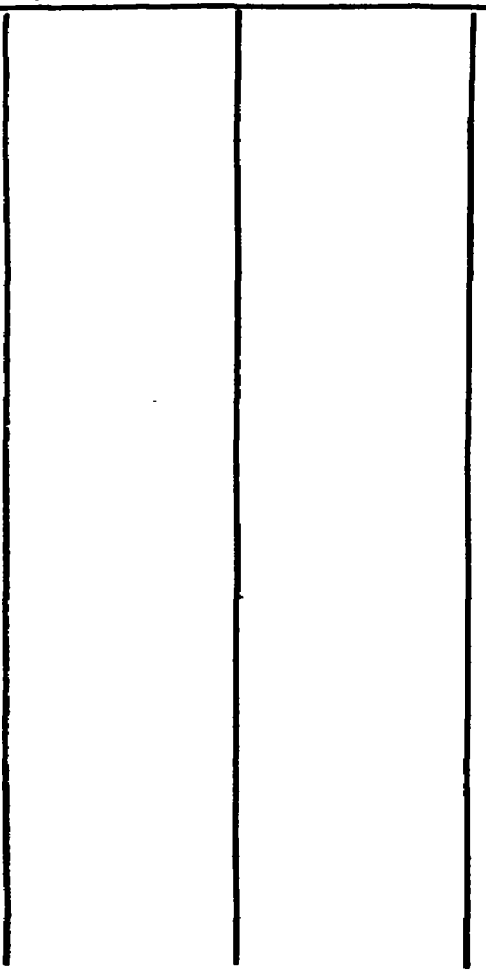

76146

تاریخ

مظهر شاهجهانی

۱۰۳۴ھ

در بیان احوال ولایت سند از بهکر تابه ٹھٹه

تالیف

ف میرک بن میر ابوالقاسم نمکین بهکری

بتصحیح و مقدمه و حواشی

سید حسام الدین راشدی

(دو جلدی)

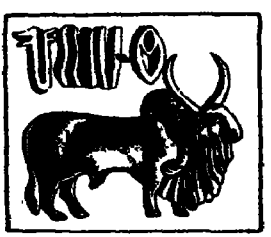

سندی ادبی بورڈ
حیدرآباد - کراچی -
سکھر (سندھ)
1962

نشر کرده
سید شاه محمد شاه ، ایم اے ، بی ٹی ،
دبیر انجمن ادبی سندھی
حیدرآباد سندھ (پاکستان) ،

(جمله حقوق طبع این کتاب مخصوص بانجمن ادبی سندھی است)

طبع اول : ۱۹۶۲ء
تعداد : ۱۰۰۰

طبع شد بسعی احمد اے۔ جیواجی، در "آگے قدم پرنٹری"
ساؤتھ نیپیر روڈ، کراچی، پاکستان ،

مرام ناشر

این کتاب در سلسله نشریات انجمن ادبی سندهی، تحت بر نامه ''وسائل تکامل تاریخ و ادبیاتِ ملّی'' ترتیب و طبع گردید. بر خوانندگان محترم پوشیده نیست، که بسا آثار گرانبهای عربی و فارسی از طرف محققین بزرگ سندهی، در زمینهٔ تاریخ و سِیَر و حدیث و تصوف و ادب و شاعری نوشته شده، و تاکنون برخی از آن بصورتِ مخطوطات در زوایای کتب خانهای شخصی، بطاق نسیان افتاده اند.

این انجمن میخواهد که چنین اثار گزیده را از گوشهٔ تاریخی و گمنامی بر آورده و بنظرِ ارباب ذوق و دانش برساند. و در مدت هشت سالیکه این بر نامه از ۱۹۵۶م تا ۱۹۶۴م دوام میکند، در نظر داریم که (۱۴) کتاب عربی و (۳۰) کتاب تاریخی فارسی و (۵۷) کتاب شعر و ادب فارسی و (۷) کتاب اردو و (۶) کتاب انگلیسی را طبع و نشر نمائیم.

کتابیکه اکنون بخوانندگان گرامی تقدیم میشود، از سلسلهٔ نشریات فارسی کتاب سیزدهم است. و از جمله آثاریکه تاکنون بطبع و نشر آن موفق آمده ایم، بیستم کتاب شمرده میشود که اینک از نظر خوانندهٔ عزیز میگذرد.

اعتراف

انجمن ادبی سندھی از مساعدتِ مالی ، وزارت معارف حکومت پاکستان که از روی کمال معارف خواهی در راه طبع و نشر سلسلهٔ مطبوعات این انجمن فرموده است، خیلي متشکّر بوده و این اقدام نیکو را بنظر تقدیر و استحسان می نگرد .

فهرست

مقدمه — سید حسام الدین راشدی ۱
فهرست مصادر ۷۷
غلط نامه ۷۹
اضافه در بارهٔ قوج علی و مخدوم محمد جعفر بوبکانی ۸۰
چهار عکس از متن کتاب حاضر ۸۵
گوشواره واقعات مهم تاریخی (۳۶-۱۰۴۴ ه) ۸۹
نسب نامه مؤلف کتاب
نسب نامهای پدري و مادري نورجهان بیگم و شرح آن

فهرست مضامین متن کتاب مظهر شاهجهاني

قسم ثاني

باب اول ـ در بیان احوال ملک بهکر ۳
باب دوم ـ در بیان احوال ملک سیوي ۲۳
باب سوم ـ در بیان احوال ملک تهته ۳۳
(۱) بیان صوبه داری تهته به شمشیر خان اوزبک ۴۴
(۲) بیان صوبه داري تهته به مظفر خان معموری ۴۵
(۳) صوبه داري سید بایزید بخاری از تهته ۴۸
باب چهارم ـ در بیان احوال ملک سهوان ۵۵
فصل اول: در بیان احوال برگنجات این ملک از روی اجمال .. ۵۷

فصل دوم: در بیان متمردان و مفسدان این ملک ۸۲

فصل سوم: در بیان سبب خرابی رعیت ملک سهوان و قوت گرفتن متمردان ۸۹

عمل بختیار بیگ ترکمان ۹۱

عمل اجارهٔ کوریا هندو ۱۰۳

عمل خواجه نورالدین کروری ۱۰۵

عمل شیخ موسیٰ گیلانی ۱۰۷

عمل قره بیگ ۱۰۷

عمل پدر مرحوم دفعه اول ۱۰۸

عمل سردار خان ۱۱۳

عمل پدر مرحوم دفعه ثانی ۱۱۴

عمل شمشیر خان دفعه اول ۱۲۱

عمل برادر ابوالبقا ۱۲۳

عمل شمشیر خان دفعه ثانی ۱۲۹

عمل شیر خواجه ۱۴۵

عمل شمس الدین ۱۵۰

عمل نوروز بیگ ۱۵۱

عمل سیف الملوک کاشغری ۱۵۲

عمل احمد بیگ خان ۱۵۴

عمل دیندار خان ۱۶۴

فصل چهارم: در تربیت ملک سهوان از روی اجمال ۱۸۲

فصل پنجم: در تدبیر فرو نشاندن آتش تمرد مفسدان ملک سهوان ، و لشکری که در این ملک بجهت این خدمت در کار است . ۱۹۴

رکن اول: در تدبیر قلع و قمع قوم سمیجه اونر ۱۹۴
رکن دویم: در تدبیر ایل نمودن بلوچ چاندیه ۲۳۷
رکن سیوم: در تدبیر فرو نشاندن آتش فساد نهمردي ۲۳۸
خاتمة ۲۴۸
تعلیقات ۲۵۸
(۱) مخدوم لعل شهباز ۲۵۹
(۲) مخدوم چتا امرانی ۲۷۴
(۳) میرزا انور ۲۷۹
(۴) سعید خان ۲۸۰
(۵) متعلق صفحه ۱۱۲ ح۲ ۲۸۲
(۶) توخته بیگ خان ۲۸۳
(۷) محاصره قندهار ۲۸۵
(۸) متعلق صفحه ۱۱۴ ح۱ ۲۸۸
(۹) متعلق صفحه ۱۱۴ ح۳ ۲۸۹
(۱۰) متعلق صفحه ۱۱۵ ۲۹۰
(۱۱) شیر بیگ ۲۹۲
(۱۲) میر ابوالقاسم نمکین ۲۹۳
(۱۳) میران صدر جهان ۲۹۵
(۱۴) شمشیر خان ازبک ۲۹۶
(۱۵) میرزا رستم ۲۹۸
(۱۶) تاج خان ۳۰۱
(۱۷) میر ابوالبقا ۳۰۳
(۱۸) عتیق‌الله ۳۰۴
(۱۹) مظفر خان معموری ۳۰۶
(۲۰) متعلق صفحه ۱۲۹ ح۲ ۳۰۸
(۲۱) بهادر خان اوزبک ۳۰۹

(۲۲) سید بایزید بخاری ۳۱۱
(۲۳) باقی جان خواجه ۳۱۴
(۲۴) شریر الملک ۳۱۶
(۲۵) احمد بیگ خان ۳۲۰
(۲۶) مرتضیٰ خان میرزا حسام الدین ۳۲۱
(۲۷) حکیم صالح ۳۲۳
(۲۸) محمد علی بیگ بندری ۳۲۵
(۲۹) دیندار خان ۳۲۷
(۳۰) جان نثار خان ۳۲۹

فهارس

(۱) اسماي رجال ۳۳۱
(۲) نامهاي کتب ۳۴۶
(۳) اماکن جغرافی ۳۴۸
(۴) اقوام و قبائل ۳۵۸
(۵) مصطلحات خاص ۳۶۳
(۶) اقوام و قبائل سنده ۳۷۲
(۷) اسمای اماکن سنده ۳۷۵

مقدمہ

ویسے تو کراچی میں دسمبر کی شامیں اتنی سرد نہیں ہوا کرتیں کہ ایک اچھا خاصا انسان سکڑ کر گٹھڑی بن جائے، لیکن اتفاق سے اُس دن کی شام بے انتہا سرد تھی جبکہ میں پیراڈائیز سنیما کے سامنے ایک میخانے (Ritz Bar) کی اوپر والی منزل میں صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ خشک خنک اور انسانی جلد کو چیرنے والی تیز بلوچستانی ہوائیں انتہائی تندی اور خشم ناکی کے ساتھ سائیں سائیں کرتی بند کواڑوں تک کو زور سے جھنجوڑ رہی تھیں۔

نشستگاہ میں ایک طرف میری کتاب 'تذکرہ' امیر خانی' کا مسودہ پڑا ہوا تھا، اور اس کے قریب ہی ایک فرشتہ صورت بوڑھا عالم، جس کے سر کے مختصر بال اور گنجان بھویں برف کی طرح سفید ہو چکی تھیں، ایک خطی کتاب اپنے دونوں

ہاتھوں میں مضبوطی کے ساتھ تھامے بیٹھا تھا۔ یہ بوڑھا عالم جس کے معصوم اور محجوب چہرے پر خاندانی شرافت اور علمی فضیلت کے خد و خال بہت ہی نمایاں اور عیاں تھے، ڈاکٹر محمد ناظم مرحوم و مغفور تھے؛ جنھوں نے گردیزی کے 'زین الاخبار' کو سب سے پہلے شایع کیا اور محمود غزنوی کی زندگی پر انگریزی میں پہلی مستند اور تحقیقی کتاب لکھی تھی۔ وہ اب، زندگی کے تنومند دن محکمۂ آثار قدیمہ میں صرف کرنے کے بعد، رٹائر ہوکر کراچی کے مذکورہ میخانہ کے اوپر والی منزل میں آکر قیام پذیر ہوئے تھے۔

ڈاکٹر مرحوم اتنے نیک اور اس حد تک بامروت اور منکسر المزاج تھے کہ 'انکار' کا لفظ اُن کے لغت میں تھا ہی نہیں۔ اسی بنا پر اس وقت اُن کو اپنے اوپر کوئی اعتماد نہیں تھا کہ وہ مخطوطہ، جو نہ دینے کے ارادے سے اُنھوں نے بڑی مضبوطی سے اپنے ہاتھوں میں داب رکھا تھا، اگر میں مانگ بیٹھوں تو وہ کیونکر اپنے ہاتھوں کو ڈھیلے پڑجانے سے روکنے پر قادر ہوسکینگے؟ وہ اپنی شرافت نفسی کی وجہ سے نہ فقط اس وقت بہت بڑے خلجان میں تھے بلکہ وہ بری طرح ذہنی کشمکش میں مبتلا تھے۔ میں اس شش و پنج کے آثار ان کے شگفتہ گندمی رنگ کے خوبصورت اور معصوم چہرے پر پڑھ رہا تھا۔

'تذکرۂ امیر خانی' کا مسودہ مکمل ہوجانے کے بعد

میں نے ملاحظہ کے لئے ڈاکٹر صاحب کے حوالے کیا تھا۔ حسن اتفاق سے عین اسی زمانے میں پروفیسر آذر مرحوم کے توسط سے انہیں ایک خطی کتاب مطالعے کے لئے ملی تھی جس میں، ابوالقاسم نمکین اور ابوالبقا امیر خان کے نام بار بار آتے تھے، اور یہی نام ڈاکٹر صاحب 'تذکرہ' امیر خانی' میں بھی دیکھ چکے تھے۔ اس خطی کتاب کو دکھانے کے لئے مجھے وہ اسی شام کو اپنے فلاٹ میں لے گئے تھے، جس کے متعلق وہ ہمیشہ ہنس کر فرمایا کرتے تھے کہ: کراچی میں آکر انہیں میخانے کی ہمسایگی کا شرف حاصل ہوا ہے، لیکن اس وعدے کے ساتھ لے گئے تھے کہ میں ان سے کتاب مستعار نہیں مانگونگا۔

کتاب دیکھنے کے بعد طرفین کی دلی کیفیت ہی بدل گئی، نہ میں اپنے وعدے پر قائم رہ سکا، اور نہ ڈاکٹر صاحب مرحوم ہی آئین مروت کے ماتحت اپنے ارادے کے استحکام کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہو سکے۔ چہرے پر سرخی آگئی، گردن جھک گئی۔ دو منٹ کے لئے غور فرمایا اور اسکے بعد ذہنی کشمکش سے دامن جھٹک کر کہا کہ: بھائی کل شام تک کتاب ضرور واپس کردینا!

یہی وہ حسن اتفاق، بلکہ یوں کہیے کہ ایک خوشگوار حادثہ تھا جس نے مجھے 'مظہر شاھجہانی' جیسی نادر روزگار سندھ کی تاریخ سے روشناس کیا، جس کے وجود کا علم، گذشتہ تین سو برس میں کسی عالم کو نہ ہو سکا اور خود سر ھنري

ایلیٹ جیسا با وسائل مستشرق بھی اس کی زیارت سے محروم رہا ، جس نے اپنی 'تاریخ ھند' کے سلسلے میں فراھمیٔ کتب کے لئے ھندوستان اور یورپ کا کونا کونا چھان مارا تھا ۔

جس دور میں 'مظہر شاھجہانی' تالیف ھوئی اسی دور میں سندھ کی تاریخ پر ، سندھ میں یہ کتابیں لکھی گئیں ، جن کا اب تک ھمیں علم ھو سکا ھے :

(۱) تاریخ سندھ میر معصوم بکھری (۱۰۰۹ھ-۱۶۰۰ع)
(۲) تاریخ طاھری محمد طاھر نسیانی تتوی (۱۰۳۰ھ-۱۶۲۱ع)
(۳) بیگلر نامہ ادراکی بیگلاری (۱۰۳۴ھ-۱۶۲۵ع)
(۴) ترخان نامہ سید میر محمد تتوی (۱۰۶۵ھ-۱۶۵۴ع)

میر معصوم کی تاریخ میں مغلوں کی فتح سندھ تک کے واقعات دیئے گئے ھیں ، بقیہ تاریخیں اگرچہ مغلیہ تسلط اور میر معصوم کی تاریخ کے بعد لکھی گئیں ، لیکن دراصل وہ ارغون اور ترخانی تسلط کی تاریخیں ھیں ۔ خاص مغل دور پر اب تک کوئی ایسی تاریخ ھمیں نہیں ملی تھی جس سے اس زمانے کی سیاسی یا اندرونی روئداد معلوم کی جا سکے ۔ اسلئے لامحالہ ھمیں عہد مغلیہ کی ان عام تاریخوں کا دامن تھامنا پڑتا تھا ، جن میں سندھ سے متعلق آٹے میں نمک کے برابر حالات لکھے ھوئے ھیں ۔ 'مظہر شاجہانی' پہلی کتاب ھے جو مغلیہ تسلط کی پہلی نصف صدی کے حالات پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالتی ھے ۔ اس کتاب کے میسر آجانے سے ایک بہت بڑا الجھاؤ اور ایک بہت بڑا خلا جو تاریخ سندھ کے تسلسل

میں پڑا ہوا تھا ، دور ہوگیا ۔ سال تالیف کے لحاظ سے یہ کتاب مندرجۂ بالا تاریخوں کے سلسلے میں بیگلر نامہ اور ترخان نامہ کے درمیان آتی ہے ، کیونکہ اس کی تکمیل ۱۰۳۹ھ اور ۱۰۴۴ھ کے درمیان ہوئی ہے ۔

★

مولف کے حالات

خاندانی پس منظر: اس سے پہلے کہ ہم کتاب پر بحث کریں اور کتاب کی خوبیوں اور خصوصیتوں کو دکھائیں، ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مولف اور اس کے خاندانی حالات سے پڑھنے والوں کو متعارف کرائیں ۔

مظہر شاھجہانی کے مولف یوسف میرک کے والد میر ابوالقاسم نمکین (۱) بن ملا میر سبزواري کا آبائی وطن بجق (۲) نامی

---

(۱) راقم الحروف نے علما اور امرا کے اس نامور خاندان کا مفصل ذکر 'تذکرۂ امیر خانی' میں کیا ہے، اور اسی تالیف سے یہاں ضروري حالات اختصار کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں ۔

(۲) تحفۃ الکرام (مطبوعہ) میں بیجک (ب ی ج ک) لکھا ہوا ہے، خطی نسخہ میں پیچک (پ ی چ ک) ہے ۔ اور مظہر شاھجہانی

(بقیہ حاشیہ صفحے پر)

ایک قصبہ تھا ، جو سبزوار (اسفزار) کے مضافات میں تھا ، اور یہ سبزوار خراسان کے دارالسلطنت ہرات کا وہ مشہور مردم خیز شہر تھا جہاں کی خاک سے منجملہ' اور مشاہیر علم و ہنر کے 'روضاۃ الجنات في اوصاف مدینۃ الہرات' کا مولف معین الدین اسفزاری (۱) اٹھا تھا ۔ ملا میر کے متعلق ہمیں فقط اتنا معلوم ہے کہ مشہد مقدس کی تولیت کسی زمانے میں ان کے سپرد تھی ، اور جب خراسان میں اوزبکون (۲) کا فتنہ پیدا ہوا اس وقت وہ اپنے قصبہ کو چھوڑ کر قندھار میں

(بقیہ حاشیہ ص۶)

کے دونوں نسخوں میں بجق (ب ج ق) مرقوم ہے (دیباچہ) ۔ افغانستان کے قاموس جغرافیائي میں ایک نام بتچک ہے (پ ت چ ک) جس کے متعلق لکھا ہے :- دشتي ایست در جنوب قلعہ نو ، در علاقہ بادغیسات مربوط ولایت ہرات، کہ بین ۶۳ درجہ ۲۰ دقیقہ ۲۴ ثانیہ و ۶۴ درجہ ۴۲ دقیقہ ۳۴ ثانیہ عرض البلد شمالي وقوع دارد (ج ۱ - ص۳۱۳) ۔

(۱) سبزوار کا ایک نام اسفزار بھي تھا ، خراسان کا یہ شہر اِس وقت افغانستان کے حدود میں ہے اور قندھار سے ہرات جاتے ہوئے راستے میں پڑتا ہے ، اس کا موجودہ افغاني نام 'شین دند' ہے۔

(۲) یہ روایت تحفۃ الکرام کی ہے اور اوزبکون کے فتنہ سے شاید میر قانع کی مراد محمد خان شیبانی کا خراسان پر تسلط ہے جو ۹۱۳ھ میں ہوا ۔

آگئے جہاں آن کا انتقال ہوگیا (۱)۔ میر ابوالقاسم ۔ یعنی ملا میر کے فرزند اور مولف کتاب یوسف میرک کے والد ۔ ابتدا میں کابل کے والی میرزا حکیم بن ہمایوں کے پاس ملازم تھے، بعد میں آنہوں نے میرزا حکیم (۲) کے دوسرے ملازموں کی طرح ہندوستان کا رخ کیا، اور جس زمانے میں اکبر بادشاہ لاہور میں

---

(۱) تحفۃ الکرام مطبوعہ، ج ۳ ص ۱۳۷ — ملا میر غالباً ۹۱۳ھ میں قندھار آئے ہونگے جبکہ محمد خان شیبانی شاہ حسین بایقرا کی وفات (۹۱۱ھ) کے بعد اس کے شہزادوں کو شکست دے کر (۹۱۳ھ) پورے خراسان کو اپنے قبضے میں کر چکا تھا۔ قندھار پر اس وقت ارغون خاندان حکمران تھا جو بعد میں (۹۲۷ھ) سندھ پر مسلط ہوگیا۔

(۲) میرزا حکیم (تولد ۹۶۱ھ) نے کابل میں بتاریخ ۱۲ شعبان ۹۹۳ (۱۶ جولائی ۱۵۸۵ع) میں وفات پائی اور اپنے دادا بابر کے (بائیں) پہلو میں (باغ بابر کابل) دفن ہوا۔ بابر کے پہلو میں اس کا بیٹا میرزا ہندال دفن ہے اور اس کے برابر میرزا حکیم کی قبر ہے۔ ان تینوں قبروں پر جہانگیر نے ۱۰۱۶ھ میں جبکہ وہ تخت نشینی کے بعد پہلی مرتبہ کابل گیا تھا کتبے لگوائے۔ میرزا حکیم کی مزار کا کتبہ یہ ہے جو راقم الحروف نے اگست ۱۹۵۸ میں دوران سفر کابل میں خود نقل کیا ہے۔

(۱) اللہ اکبر
بفرمودہ ابو المظفر نور الدین (۲) محمد جہانگیر بادشاہ غازی ابن حضرت جلال (۳) الدین محمد اکبر غازی، لوح مرقد را (۴) محمد حکیم ابن جنت آشیانی ہمایوں باد (۵) شاہ غازی صورت اتمام برفت بر جلوس ۲ (۶) جہانگیری مطابق سنہ ۱۰۱۶ھ۔

مقیم تھا، اس کے دربار میں پیش ہوئے (۱) اور مستقل طور پر امرائے اکبری کے زمرے میں شامل ہوگئے۔

میر ابوالقاسم جن کو بعد میں اکبر نے 'نمکین' (۲) کا لقب دیا تھا، اپنے سرکاری عہدوں کی وجہ سے زیادہ تر سندھ میں رہے۔ یہاں کی آب و ہوا ان کو کچھ اس طرح راس آئی کہ اپنے خاندان کی مستقل بود و باش کے لئے یہیں ڈیرے ڈال دئے۔ بکھر میں مکانات بنوائے اور وہیں اپنے خاندان کے افراد کو آباد کیا۔ ان کے دور حیات تک خاندانی وطن بکھر ہی رہا، لیکن اس کے بعد جبکہ ان کے بڑے فرزند میر ابوالبقا امیر خان ٹھٹے کے نائب الحکومت بن کر آئے تو خاندان کا ایک حصہ بکھر سے منتقل ہوکر ٹھٹے میں سکونت پذیر ہوگیا، جن کی رہائش کے لئے ابوالبقا امیر خان نے قلعہ' حاکم نشین کے سامنے، اور جامع مسجد ٹھٹہ کے مشرقی دیوار سے ملحق ایک محلہ آباد کیا جو ان کے نام پر 'محلہ امیر خانی' مشہور ہوگیا۔ خانوادے جو افراد بکھر میں رہ گئے وہ میر ابوالقاسم کی

---

(۱) اکبر نامہ میں اُن کا ذکر ۹۸۰ھ سے شروع ہوتا ہے، لہذا اکبر کے دربار میں میر ممدوح اس سے کچھ سال قبل آئے ہونگے۔

(۲) جب نمکسر (پنجاب) کا علاقہ ان کی جاگیر میں تھا اس وقت انہوں نے نمک کا ایک طشت بنواکر بادشاہ کے خدمت میں بھیجا۔ جو ان کی اپنی نمک حلالی کا ایک رمز رکھتا تھا۔ بادشاہ نے اس نکتہ سے خوش ہوکر ''نمکین'' کا لقب دیا۔

(ماثرالامرا، ج ۳ ص ۷۳۰)

نسبت سے 'قاسم خانی' کہلائے اور جو ٹھٹے میں آ کر پھولے پھلے وہ ابوالبقا امیر خان (۱) کے نام پر 'سادات امیر خانی' مشہور ہوئے۔ اس خاندان کے بعض مشاہیر نے سہوان (سوستان) میں بھی توطن اختیار کیا، جیسا کہ خود مظہر شاھجہانی کے مولف کی زندگی زیادہ تر سہوان میں کٹی اور ابوالمکارم 'شہود' کی حیات کا اختتام بھی وہیں ہوا۔

اس خاندان نے تقریباً ڈھائی صدی تک مسلسل عروج اور اقبال مندی کے دن دیکھے۔ اکبر سے لے کر سندھ کے کلھوڑا فرمانرواؤں (بارھویں صدی کے اواخر) تک اس کے اکثر و بیشتر افراد، بڑے بڑے سرکاری عہدوں پر ممتاز رہے، اور امیرانہ ٹھاٹھ اور وجاہت کے ساتھ زندگی بسر کی۔ ان لوگوں نے نہ صرف امیری کی بلکہ ادب، تاریخ، شعر و سخن اور تصوف کے میدانوں میں بھی شہسواری کے جوھر دکھائے اور سندھ کے ادبیات اور تمدن و تہذیب میں نمایاں اور زندہ جاوید آثار اور نشان چھوڑے۔ چنانچہ: منشآت نمکین، مظہر شاھجہانی، رقائم کرائم، معلومات الافاق، رشحات الفنون، مثنوی پری خانہ سلیمان، مثنوی بدیع الجمال و سیف الملوک اور علاوہ ازیں کئی ایک فارسی دیوان اس خاندان سے سندھ کو علمی ورثے میں ملے۔ تمدنی آثار کے طور پر بھی اس خاندان نے سندھ میں کئی مسجدیں، نزھتگاھیں، عمارتیں، عیدگاھیں اور قلعے بنوائے نیز

---

(۱) شاھجہاں کی طرف سے پہلے میر خان اور اس کے بعد امیر خان کا خطاب ملا۔

متعدد نئے شہر بھی بسائے، اُن کے اِن کارناموں میں سے کئی ایک کے آثار آج بھی موجود ہیں، مثلاً روہڑی میں لبِ دریا صفہ صفا، جیسی عدیم المثال عمارت جس کی بالائی منزل پر خاندان کا قبرستان واقع ہے، فن تعمیر کے لحاظ سے اپنی نوعیت کی خاص چیز ہے۔ اسی طرح جامع مسجد ٹھٹہ جس کو 'جامع شاہجہانی' کہا جاتا ہے، کاشی کاری کی وجہ سے یگانۂ روزگار شمار کی جاتی ہے اور دیکھنے والوں کی طبیعتوں کو ایک ہی نظر میں شگفتہ کردیتی ہے، اسی خاندان کے حسن ذوق کا مظہر ہے۔ میر ابوالقاسم نمکین، میر ابوالبقا امیر خان اور یوسف میرک کے علاوہ بھی اس خانوادے میں کئی مشاہیر ایسے گذرے ہیں جنہوں نے ملکداری کے ساتھ ساتھ اپنی زندگیاں علوم کی خدمت اور نشر و اشاعت میں گذار دیں، مثلاً: میرعبدالرزاق، ضیاءالدین یوسف، عبدالکریم امیر خان، اشرف خان، ابوالمکارم شہود، امین الدین خان، متین الدین خان، میر گدا، رضی الدین فدائی، میر ابو تراب کامل، میر محمد عطا، میر حفیظ الدین، میر معین الدین وغیرہ۔ ایک ہی خاندان سے مسلسل اتنے مشاہیر کا ہونا، بجائے خود ایک نادر مثال ہے۔ اس مقدمہ کے اختتام پر ہم ایک نسب نامہ ملحق کر رہے ہیں جس سے ان تمام مشاہیر کا ایک دوسرے سے تعلق ظاہر ہوتا ہے۔

مولف: مولف کے حالات کے سلسلے میں سوائے اُن کی اس تالیف کے اور کوئی ماخذ، ہمارے پاس موجود نہیں جس سے کہ ان کی سوانح حیات پر روشنی پڑ سکے، بلکہ

ان کے نام اور کام سے ہم اسی ایک کتاب کے ذریعے پہلی بار آشنا ہوتے ہیں۔ مظہر شاھجہانی میں مؤلف نے جابجا ضمناً جتنا کچھ اپنے متعلق لکھا ہے، اس سے ان کی ابتدائی زندگی، تعلیم و تربیت یا تالیف اور تصنیف کے سلسلے میں ہمیں کوئی اشارہ نہیں ملتا، ۱۰۱۶ھ سے لے کر ۱۰۴۴ھ تک کے واقعات میں جو کچھ جزوی طور پر انہوں نے اپنے متعلق لکھا ہے، اس سے ذیل کے حالات مرتب ہوتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ یوسف میرک کی ابتدائی زندگی زیادہ تر اپنے والد ہی کی خدمت میں گذری، اور غالباً میر نمکین جہاں جہاں دوران ملازمت میں گئے، یہ ان کے ساتھ رہے۔ ۱۰۱۶ھ میں جب میر ابوالقاسم نمکین باجور میں قلعہ دار تھے (ص۱۴۴) تو یہ بھی وہیں موجود تھے، اور جب اسی (۱) سال سردار خان کے تبادلے کے بعد دوبارہ (ص۱۱۲) میر نمکین کو سوستان کی جاگیر ملی تو انہوں نے یوسف میرک کو سپاہیوں کی جمعیت دے کر اپنی روانگی سے پیشتر بھیج دیا، اور جب تک وہ خود نہ پہنچے یہ جاگیر کا انتظام کرتے رہے۔ باجور سے پہلے میر نمکین بکھر، گجرات، سوستان، اور جلال آباد وغیرہ میں تعینات تھے، اور قیاس یہی کہتا ہے کہ یوسف میرک بھی ان تمام مقامات میں اپنے والد کے

---

(۱) میر نمکین ماہ صفر ۱۰۱۶ھ میں باجور کے تھانہ دار مقرر ہوئے، اور آٹھ ماہ کے بعد رمضان ۱۰۱۶ھ میں ان کو سوستان کی جاگیر ملی۔

ساتھ ہی رہے ہونگے۔

میر نمکین اواخر رجب ۱۰۱۷ھ میں، شاہی حکم کے مطابق میرزا غازی ابن میرزا جانی ترخان کے ساتھ کمک کے طور پر قندھار (۱) گئے، سوستان میں اپنے بڑے بیٹے میر ابوالبقا امیر خان کو انتظامات کے لئے چھوڑ گئے (ص۱۱۵)۔ میر نمکین تقریباً ایک سال کے بعد جب وہاں سے ۱۰۱۸ھ میں واپس آرہے تھے تو راستے میں ان کا انتقال ہوگیا۔ جہانگیر نے ان کے انتقال کی خبر سنتے ہی، سوستان کا صوبہ مشترکہ طور پر میر ابوالبقا امیر خان اور شمشیر بیگ اوزبک کے حوالے کردیا۔ لیکن میر ابوالبقا کو غیر کی یہ شرکت پسند نہ آئی، اور وہ اپنے اہل و عیال کو لے کر دربار کی طرف چلے گئے (ص۱۲۱)۔

یوسف میرک یہ پوری مدت اپنے بڑے بھائی کے پاس سوستان میں رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو حکومت مغلیہ کی طرف سے منصب ملا ہوا تھا، جب میر ابوالبقا سوستان سے رخصت ہوکر شاہی دربار میں حاضر ہونے کے لئے ہندوستان چلے گئے تو یہ اس منصب کو ترک کرکے 'جزوی مدد معاش' پر قناعت کرکے سوستان میں گوشہ نشین ہوگئے (ص۱۲۲)۔ واقعات کے تسلسل سے ظاہر ہوتا ہے کہ یوسف میرک ۱۰۱۶ھ سے لے کر ۱۰۳۸ھ تک سوستان ہی میں مقیم رہے، لیکن باوجود گوشہ نشینی کے، ملکی معاملات سے ان کی دلچسپی برابر قائم رہی۔ سندھ کے

---

(۱) میرزا غازی رجب ۱۰۱۷ھ میں نائب الحکومت بن کر قندھار گئے اور انتقال (۱۰۲۱ھ) تک وہیں رہے۔

معاملات اور حالات کے سلسلے میں ان کا مطالعہ اتنا گہرا اور صحیح تھا کہ بعض صوبہ دار ان سے مشورہ لینا ضروری سمجھتے تھے، چنانچہ شمشیر خان کے عمل کا انحصار تو زیادہ تر یوسف میرک ھی کے مشوروں پر تھا، جب تک کسی معاملے میں ان کی راے معلوم نہ کر لیتا تھا اس وقت تک کسی کام میں ھاتھ نہیں ڈالتا تھا۔ (ص ۱۳۱-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۹) جن جن معاملات میں شمشیر خان نے ان کی راے اور مشورے پر عمل کیا اُسے سو فیصدی کامیابی ہوئی۔ اس سے ظاھر ہوتا ھے کہ 'مظہر شاھجہانی' کا مؤلف کس قدر دانشمند، پختہ کار صائب اور صحیح راے کا مالک تھا۔ اور سندھ کے سلسلے میں اس کا تجربہ اور مشاھدہ کس قدر مستند تھا۔

مولف کے آخری دور حیات کے متعلق اس کتاب سے صرف اتنا معلوم ہوتا ھے کہ وہ احمد بیگ خان کے دور میں سوستان سے نکل کر بکھر ہوتے ہوئے ملتان میں اپنے بڑے بھائی میر ابوالبقا امیر خان کے پاس پہنچے، اور وھاں سے انہی کے ساتھ (۱۰۳۹ھ) میں ٹھٹے آگئے جہاں ۱۹ محرم ۱۰۴۴ کو انہوں نے اپنی اس تالیف 'مظہر شاھجہانی' کی تکمیل کی۔

یوسف میرک نے کتنی عمر پائی، کب ان کا انتقال ہوا، ۱۰۴۴ھ کے بعد سے اپنی وفات تک وہ کہاں رھے اور کیا کرتے رھے؟ اس کے متعلق کوئی اطلاع نہیں، نیز ان کے مدفن کے سلسلے میں بھی کوئی علم نہیں۔ اس خانوادے کے

دو قبرستان موجود ہیں۔ ایک بکھر میں ۔ صفہ صفا (۱)۔ اور دوسرا مکلی کی پہاڑی پر، جو 'گورستان امیر خانی' کے نام سے مشہور ہے۔ ان دونوں گورستانوں میں ان کی قبر ہمیں نہیں ملی۔ بعض قبریں منہدم ہو چکی ہیں اور بہت سی قبروں کے کتبے ضایع ہو گئے ہیں، ممکن ہے کہ ان منہدم شدہ قبروں میں سے کوئی قبر یوسف میرک کی ہو، یا پھر ہو سکتا ہے کہ چونکہ ان کا قیام زیادہ تر سوستان میں رہا، اور انہوں نے اس کو اپنا 'وطن اختیاری' (ص۔۱۶۰) بنا لیا تھا، اس لئے وہیں انتقال کیا ہو، اور اسی خاک نے ان کو اپنے آغوش میں جگہ دی ہو۔ کیونکہ یہی وہ خاک پاک تھی جس کی ترقی اور خوشحالی اور اس کو ظالموں کے پنجۂ ستم و استبداد سے چھڑانے، بچانے اور نجات دلانے کے لئے انہوں نے بڑی جدوجہد کی تھی، جس کا ذکر آئندہ سطور میں آ رہا ہے۔

'مظہر شاہجہانی' کے ذریعے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مولف عقائد کے لحاظ سے کٹر سنّی تھے، میرزا یوسف (برادر احمد بیگ) کے مظالم کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک جگہ بڑی تلخی سے طنزاً ایک فقرہ ان قلم سے نکل گیا ہے جو ان کے عقیدے پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ہے۔ لکھتے

---

(۱) اس گورستان میں یوسف میرک کے والد اور بڑے بھائی میر ابوالبقا امیرخان، خاندان کے دیگر متعدد افراد کے ساتھ مدفون ہیں۔

ھیں کہ :

ظاھراً در مذھب۔ اھل۔ تشییع آزار۔
مردم۔ اھل۔ تسنّن عبادت خوب است (۱)

یوسف میرک کے علم و فضل ، فارسی اور عربی دانی ، وسعت مطالعہ ، شاعری اور نثر نگاری کے لئے ان کی یہ کتاب 'مظہر شاھجہانی' ھمارے پاس بہت بڑی دلیل ھے ۔ کتاب کی عبارت اور انداز۔ بیان ھمیں بتاتا ھے کہ اس کا لکھنے والا زبان اور انشا پر قدرت کاملہ رکھتا تھا ۔ سلیس زبان میں شگفتہ نثر لکھنا معمولی سوجھ بوجھ کا کام نہیں ، اس کے لئے بڑے کمال کی ضرورت ھے ۔ مولف سادہ زبان میں اپنا مافی‌الضمیر اس ادای خاص سے بیان کرتا ھے کہ اس کا اثر دماغ سے ھوتا ھوا دل کی انتہائی گہرایوں تک پہنچ جاتا ھے ۔ کتاب کی قسم اول کے مطالعے سے — جس کو سر دست ھم نہیں چھاپ رھے ھیں — صاف عیاں ھے کہ مولف کا مطالعہ بہت وسیع اور گہرا تھا ، دماغ روشن اور اس کا ذھن رسا تھا ، وہ فھم و فراست کا مالک تھا ، حکمرانی اور ملک داری کے معاملات اور راعی کے فرائض اور رعایا کے حقوق سے پورے طور پر باخبر تھا ۔

---

(۱) یہ خاندان شروع سے آخر تک مختلف عقائد پر کاربند رھا ھے ، اس میں بعض لوگ شیعہ تھے اور بعض سنی ۔ اس سلسلے میں ''تذکرہ' امیر خانی'' میں ھم نے پوری روشنی ڈالی ھے ۔

مظہر شاہجہانی

ترتیب و مضامین: یہ کتاب جس کے حصہ دوم کو ہم آئندہ صفحات میں پیش کر رہے ہیں، دو حصوں پر مشتمل ہے، یعنی مؤلف کے الفاظ میں: قسم اول و قسم ثانی۔ قسم اول میں رموز جہانبانی، امور حکمرانی اور سیاست ملکی و انتظامی کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ حصہ اسی انداز کا ہے جیسا کہ نظام‌الملک کا سیاست نامہ یا اس قسم کی اور دوسری کتابیں۔

قسم اول چار ابواب پر منقسم ہے، اور باب دوم کے سوا باقی ابواب متعدد فصول پر مشتمل ہیں، جن کے عنوانوں کی فہرست یہ ہے:

قسم اول: (از ورق ۱ تا ۲۲۸) (۱)

در آنچہ بادشاہان را مجملاً درکار ست و
این مشتمل بر چہار باب است۔

---

(۱) اوراق کا یہ شمار اس مخطوطے کا ہے جو مصنف کی ملک تھا اور جس پر ہم نے متن کی بنیاد رکھی ہے۔

باب اول: در ترغیب و ترهیبی که متعلق اند بسلطنت، و این باب منجر بدو فصل است.

فصل اول: در ترغیب بامارت و سلطنت (ورق ۴)

فصل دوم: در ترهیبی که متعلق بسلطنت ست (و-۸)

باب دوم: در آنچه بادشاهان مردم را بدقت نظر فهمیده بکنند (و-۱۴).

باب سوم: در رعایت ملک و تربیت خدم و حشم و این باب منجر بچهار فصل شد (و-۱۶)-

فصل اول: در رعایت ملک (و-۱۶)

فصل دوم: در تربیت خدم و حشم و آداب ایشان (و-۲۹)

فصل سوم: در تربیت صاحب صوبه (و-۸۸)

فصل چهارم: در تربیت خدم و حشم و عا (و-۹۳)

باب چهارم: در خصلتها ست که بادشاهان و اولوالامر را حق جل و علا عنایت کرده، و این باب منجر به بیست فصل ست (و-۱۰۵)

فصل اول: در توکل (و-۱۰۵)

فصل دوم: در علو همت (و-۱۰۷)

فصل سوم: در عزم (و-۱۰۹)

فصل چهارم: در جدوجهد (و-۱۱۱)

فصل پنجم: در ثبات (و-۱۱۴)

فصل ششم: در عدالت (و-۱۱۶)

فصل هفتم: در خیرات و مبرات (و-۱۳۵)

فصل هشتم : در شفقت و مرحمت (و- ۱۴۰)
فصل نهم : در سخاوت و احسان (و- ۱۴۴)
فصل دهم : در انجاح حاجات (و- ۱۵۸)
فصل یازهم : در مشاورت (و- ۱۶۰)
فصل دوازدهم : در حزم (و- ۱۶۵)
فصل سیزدهم : در غیرت (و- ۱۶۸)
فصل چهاردهم : در سیاست (و- ۱۷۴)
فصل پانزدهم : در تیقظ و خبرت (و- ۱۸۰)
فصل شانزدهم : در فراست (و- ۱۹۱)
فصل هفدهم : در کتمان اسرار (و- ۱۹۲)
فصل هژدهم : در اغتنام فرصت و طلب نیک نامی (و- ۱۹۳)
فصل نوزدهم : در صحبت اخیار (و- ۱۹۹)
فصل بستم : در دفع اشرار (و- ۲۰۵-۲۲۸)

ورق ۲۲۸/۱ کی آخری دو سطروں سے ، قسم دوم کی ابتدا ہوتی ہے جس کا اختتام ورق ۳۰۱ پر ہوتا ہے۔ یہ حصہ مخصوص ہے فقط سندھ کی تاریخ پر، جس میں مؤلف نے زیادہ تر اپنے ہی دور کے سیاسی ، انتظامی ، اقتصادی ، معاشرتی ، جغرافیائی اور قبائلی حالات و واقعات جو معاصرانہ بلکہ چشم دید تھے بڑی تفصیل سے چار ابواب میں لکھے ہیں۔ پہلا باب بکھر کے حالات میں، دوسرا سیوی کے بارے میں ، تیسرا ٹھٹہ کے سلسلے میں اور چوتھا باب صوبۂ سوستان (سیون) کے تفصیلی واقعات میں،

جو پانچ فصول اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ پہلے تین ابواب اگرچہ مختصر ہیں لیکن ان میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے بیحد قیمتی اور اہم تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ مؤلف نے سوستان کے حالات نہایت شرح اور تفصیل سے دئے ہیں، اور وہ اس لئے کہ دراصل اس کتاب کے تالیف کا سبب ہی سوستان کے واقعات ہوئے جیسا کہ ہم آئندہ سطور میں بیان کرینگے۔

سر دست ہم کتاب کی اسی قسم ثانی کو تاریخ سندھ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے شایع کر رہے ہیں، اگرچہ قسم اول بھی علمی لحاظ سے خاصی اہمیت رکھتی ہے، لیکن فی الحال اسے کسی دوسرے موقعے کے لئے اٹھا رکھتے ہیں۔ البتہ مولف نے قسم اول میں چند موقعوں پر دلیل کے طور پر اپنے مقصد کی وضاحت کے لئے سندھ کے جن واقعات کو مثالاً پیش کیا ہے، ان عبارتوں کو ہم نے کتاب کے حاشیہ اور اس مقدمہ میں خاص عنوان کے تحت لے لیا ہے۔

اسباب تالیف: ہم بتا چکے ہیں کہ مؤلف اگرچہ منصب ترک کرکے تھوڑی سی مدد معاش پر سوستان میں گوشہ نشین ہوگیا تھا، لیکن با این ہمہ ملکی سیاست اور معاملات سے اس کی دلچسپی بدستور قائم رہی، اور یہی دلچسپی آگے چل کر اس کتاب کی تالیف کا سبب بنی، جس کی داستان یہ ہے:

شاھجہان جیسے ہی تخت نشین (۸ جمادی الثانی ۱۰۳۷ھ) ہوا اس نے اعتماد الدولہ میر غیاث کے پوتے، میرزا احمد بیگ خان

کو سوستان کا جاگیردار بنا کر بھیج دیا (۱)۔ یہ شخص بیحد سست نا اہل اور نکمّا آدمی تھا ۔ اس نے مردوں کی مجلس اور حکومت کے کاروبار پر عورتوں کی صحبت اور زنانخانے کی نشست کو ترجیح دی اور حکومت کی باگ ڈور اپنے ایک ظالم اور سفاک بھائی میرزا یوسف کے حوالے کردی، جو اپنی فطرت کے لحاظ سے از حد پست، ذلیل، بی رحم اور بیہودہ آدمی تھا۔ یوسف میرک نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ: وہ اتنا سفاک تھا کہ حجاج بن یوسف جیسا ظالم اظلم بھی اس کے سامنے ایک ادنیٰ شاگرد کی حیثیت رکھتا تھا (صہ ۱۵۴) ۔ اس نے اپنے جور و جفا، ستم اور استبداد سے پورے صوبے کو تہ و بالا کردیا ۔ لوگ تڑپ اٹھے، ایک عام بے چینی پیدا ہوگئی لیکن با این ہمہ کس کی مجال تھی کہ آہ بھی بھر سکے اور آف بھی کر سکے ۔ یوسف میرک نے اپنے ہم نام کے مظالم کی جو روئداد قلمبند کی ہے، اس سے جو تصویر مرتب ہوتی ہے وہ کچھ اس طرح کی ہے:

مظالم کی تصویر: ۱۔ میرزا یوسف ہر روز، بے گناہ لوگوں کو شہر سے بلوا کر اپنے سامنے کوڑے لگواتا تھا، پٹتے پٹتے نہ فقط مظلوموں کی کھال کے چیتھڑے اڑجاتے تھے، بلکہ اس زد و کوب میں اکثر مظلوم مر بھی جاتے تھے ۔ اسی طرح دو تین سو بی گناہوں کا پٹنا اس کے ہاں روزانہ کا معمول تھا، اس نے ایک ابریشم فروش کو مستقلاً وہاں حاضر رہنے کا

(۱) ماثرالامرا ج ۱ صہ ۱۹۵ و متن کتاب صہ ۱۵۴

حکم دے رکھا تھا تاکہ جب پٹواتے پٹواتے درّوں کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ فوراً درست کرکے دے اور پٹائی میں وقفہ پڑنے نہ پائے، یہ سب کچھ محض تفنن طبع کے طور پر اور تفریحاً ہوتا تھا، گناہ و بیگناہ کا کوئی سوال نہیں تھا۔ (صـ۱۵۶)

۲۔ احمد بیگ اتفاقاً جب کبھی رات کو زنانخانے سے نکل کر مردانے میں آ بیٹھتا تو اس کے سامنے بھی میرزا یوسف کا یہی عمل جاری رہتا تھا، احمد بیگ کو یہ توفیق نہیں تھی کہ بھائی سے، انسانیت کو اس حد تک ذلیل اور خوار کرنے کے اسباب، وجوہ یا جواز پوچھ لے۔

۳۔ زدوکوب کرتے وقت جتنے مظلوم مرجاتے تھے اس کی باز پرس کرنے والا کوئی نہیں تھا، اعزّہ و اقارب گھروں میں گھٹ کر رہ جاتے تھے۔ ظلم کی گھٹا اتنی گھنگھور چھائی ہوئی تھی کہ داد گستری کے لئے کہاں پکارتے اور کس کی زنجیر جا کر ہلاتے؟ مغلوں کے بھیجے ہوئے اِس جاگیردار کو زنانخانے سے کب فرصت تھی کہ باہر کی روئداد کو آکر دیکھ لیتا۔ اس کی بلا سے کوئی مرے یا جئے۔ نہ ملک اپنا نہ آدمی اپنے، احساس ہوتا تو کیونکر، داد گستری ہوتی تو کیوں اور کس لئے؟

۴۔ صوبے میں، جس کسی کے متعلق میرزا یوسف کو معلوم ہوتا کہ مالدار آدمی ہے، اس پر جھوٹے الزام تراش کر اپنے پاس بلوا لیتا، معمولی باز پرس کے بعد پہلے

تو کوڑوں سے بے تحاشا پٹواتا اور اس کے بعد اس کا پورا مال و اسباب ضبط کر لیتا تھا ۔ یہ سلوک نہ فقط مردوں کے ساتھ تھا ، بلکہ مالدار خواتین کے ساتھ بھی یہی کارروائی کی جاتی تھی اور اس میں مرزا یوسف مطلقاً شرم و حیا محسوس نہیں کرتا تھا ۔

۵۔ مال و زر کی ہوس میں دوسروں کی ہر چیز کو اپنے لئے سمیٹنے کی، اس کو اس حد تک بیماری تھی کہ، لوگوں کے پالتو جانور بھی اس کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہ سکتے تھے ۔ سندھ کے اونٹ بہت قیمتی ہوتے تھے ، لوگ بڑے شوق سے سواری اور بار برداری کے لئے پالتے تھے ، خوبصورتی اور کار آمدگی میں اُن کا کوئی جواب نہیں تھا ۔ میرزا یوسف نے ان جانوروں کو بھی ان کے مالکوں کے پاس رہنے نہیں دیا ، چنانچہ پورے علاقے میں جس کے ہاں اچھے اور قیمتی اونٹ نظر آئے ، اس نے ضبط کرکے اپنے شترخانے میں داخل کر لئے ۔ (ص-۱۵۶)

۶۔ روپئے بٹورنے کے لئے اس نے طرح طرح کے طریقے ایجاد کر رکھے تھے، مثلاً خشکی کے راستوں اور دریائی گذرگاہوں پر اس نے پہرے بٹھا رکھے تھے ، ہر آنے جانے والے سے بلا سبب جرمانے اور مختلف قسم کے محصول وصول کرتا تھا ، اس حد تک کہ خالی ہاتھ راہ رو بھی اس راہ زنی سے مستثنیٰ نہیں تھا ۔ حالت یہاں تک پہنچی کہ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک جانے کے لئے بھی راہ داری لینا ضروری قرار دیا گیا جس کے لئے روپیہ ادا کرنا پڑتا تھا ۔ اگر کوئی شخص

کسی عزیز کے وفات کی اطلاع دینے دوسرے گاؤں تک جاتا، تو بغیر فیس داخل کئے اور راہداری لئے ایک قدم اپنے گاؤں سے باہر نہیں نکال سکتا تھا۔ اس عمل کی وجہ سے مغلیہ حکمرانوں کے ذاتی خزانے تو بھرپور ہوتے گئے، لیکن ملکی کاروبار تجارت اور انفرادی آمد و رفت مفلوج ہوگئی، تجارت بند ہوگئی، مال کی لین دین رک گئی اور عام لوگ اپنے اپنے قصبوں اور شہروں میں محصور ہوکر رہ گئے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ بھی نکلا ہوگا کہ غریب مزدور بھی روزگار کے لئے ایک شہر سے دوسرے شہر تک نہیں جا سکتے ہونگے۔

۷- دریا میں جو خالی کشتیاں چلتی تھیں ان سے بھی محصول وصول کیا جاتا تھا۔ دوسرے علاقے کی کوئی خالی کشتی اگر بھول چوک سے سوستان کے حدود میں نکل آتی تو وہ بھی اس ناجائز اور جبری محصول کی گرفت سے نہیں بچ سکتی تھی، وصولی کے اس طریقے کے سبب سے خشکی کے راستوں کے ساتھ ساتھ دریائی آمد و رفت بھی بند ہوگئی، اور پورا ملک ان پابندیوں کی وجہ سے گھٹ کر رہ گیا۔ شہری آزادی اور انفرادی جدوجہد بالکل ختم ہوگئی۔

۸- سوداگروں کی کشتیوں پر تو طرح طرح کی مصیبتیں نازل ہوا کرتی تھیں، کئی کئی دن تک بلا وجہ ان کو روکے رکھا جاتا تھا اور سوداگروں کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ اپنا قیمتی مال کوڑیوں کے دام سوستان میں بیچ ڈالیں۔ یہ اس لئے نہیں تھا کہ اس سے سوستان کے شہریوں کو کوئی

فائدہ پہنچے، بلکہ مقصد یہ ہوتا تھا کہ بیوپاری تنگ آجائیں اور میرزا یوسف کو بڑی بڑی رشوتیں دے کر رہائی حاصل کریں۔ چنانچہ ہوتا یہی تھا کہ وہ رشوتیں پیش کرکے اس بلائے ناگہانی سے نجات پایا کرتے تھے۔

۹۔ رشوت دینے کے بعد بھی غریب بیوپاریوں کی گلو خلاصی نہیں ہوتی تھی جب تک کہ اُن کے مال و اسباب سے میرزا یوسف اپنی پسند کی چیزیں بطور تحفہ حاصل نہ کر لیتا تھا۔

۱۰۔ جب سوداگروں پر میرزا یوسف کے تمام وار ختم ہوجاتے تب کشتی بانوں اور کشتی کے عام مسافروں کی باری آتی تھی۔ طرح طرح کے بہانے بناکر اُن کی جیبوں پر ہاتھ صاف کیا جاتا تھا، اور ساتھ ہی ان میں سے اکثر، میرزا یوسف کی 'دُرّے بازی' سے بھی اذیت اندوز ہوتے رہتے تھے۔

۱۱۔ میرزا یوسف نے پورے ملک کے ڈکیت، چور، اور راہزنوں کو اپنے سایۂ عاطفت میں لے رکھا تھا، ان کے ذریعے وہ ملک میں ڈاکے ڈلواتا، چوریاں، لوٹ مار اور راہزنی کراتا تھا، لوٹ کا سارا مال اس کے خزانے میں داخل ہوتا تھا۔ اس ذلیل حرکت کے جو لازمی نتائج نکلے وہ نہایت ہی اندوہناک تھے، ایک طرف تو عام پیشہ ور چور اور راہزن ہی بیباک نہیں ہوگئے، بلکہ سرکاری سرپرستی حاصل ہوجانے کی وجہ سے چوری کرنا اور ڈاکے ڈالنا قابل فخر پیشہ بن گیا۔ دوسری طرف ملک بھر میں بڑی اطمینانی اور خوف و ہراس کی حالت پھیل گئی، امن و امان رخصت ہوگیا، اور کوئی آدمی اپنے مال و اسباب

کو محفوظ نہیں سمجھتا تھا ۔

۱۲- میرزا نے انہیں طریقوں پر اکتفا نہیں کی بلکہ عوام کو لوٹنے کا ایک اور طریقہ بھی رائج کیا ۔ بنگال سے نامی قمارباز بلاکر شہر کے چوراھوں پر بٹھادئے جو راھگیروں کی جیبیں ھی خالی نہ کرالیتے تھے بلکہ ان بیچاروں کے تن بدن کے کپڑے تک اتروا لیتے تھے ۔

چوری اور جوئے کی آمدنی ھر روز شام کو 'خزانے میں' اسی طرح حلال کا مال سمجھ کر داخل کی جاتی تھی، جیسے ملک کی مالگذاری اور دوسری جائز آمدنی داخل ھوا کرتی ھے ۔

۱۳- شہر کے شریف، زاھد اور عابد لوگوں کو ذلیل و خوار کرنے میں اس شخص کو بڑا لطف آتا تھا، اور یہ لطف غالباً اس لئے بھی آتا ھوگا کہ یہ سب لوگ ایک مفتوح ملک کے مکین تھے، جن کا نہ کوئی فریاد رس تھا اور نہ کوئی حمایتی۔ بہرحال میرزا یوسف ھزار قسم کے حیلے بہانے تراش کر سوستان کے شرفا کو اذیتیں پہنچایا کرتا تھا ۔ مثلاً : ایک مرتبہ اس نے نئے قلعے کی طرح ڈال کر حکم دیا کہ : شہر کے تمام لوگ اپنے سر پر اینٹیں اٹھاکر لائیں ، خود ھی گارا بنائیں اور اس گارے کو قلعے تک پہنچائیں اور پھر خود ھی چنائی کریں۔ بعض بیمار معذور یا بوڑھے اپنے ساتھ مزدور لے کر آئے تاکہ، اپنے بجائے، ان سے کام کرادیں، لیکن میرزا صاحب کو یہ منظور نہیں تھا ، چنانچہ انہیں معذوروں سے سب طرح کا کام لیا گیا۔ آخر کیوں نہ لیتا ، اس کا مقصد تو یہی تھا کہ مظلوموں کو

مظلوم تر بنانے کے ساتھ ساتھ ذلیل اور خوار بھی کیا جائے"۔

۱۴- ایک مرتبہ شہر کے ایک معزز آدمی قاضی عبدالواحد پر ایک جھوٹا الزام لگا کر ان سے سو روپیہ جرمانے کی دستاویز لکھوالی اور پھر وہ دستاویز دانستہ محض تفریح کے طور پر شہر کے ایک کمینے آدمی، ابراھیم بلوچ کے ھاتھ فروخت کردی۔ چند دن کے بعد قاضی عبدالواحد مرحوم مغفور کو بلا کر جو حالت کی گئی اس کی روئداد میرک یوسف ھی کے الفاظ میں قارئین کے گوش گذار کرنا بہتر معلوم ھوتا ھے، وہ لکھتے ھیں کہ:

'یک کرہ دار' ابراھیم بلوچ را کرہ میزد و میگفت:
ھان صد روپیہ بدہ!
و ابراھیم بلوچ قاضی عبدالواحد را کرہ میزد و میگفت:
ھان صد روپیہ بدہ! (۱)

یہ تماشا کافی دیر تک میرزا یوسف دیکھتا رھا، اور مفتوح انسانوں کی ذلت اور رسوائی، اور اپنی قوت اور بالادستی پر خوش ھوتا رھا۔ میرک نے لکھا ھے کہ: یہ دن شہر کے لوگوں کےلئے قیامت کا دن تھا، شرفا رو رھے تھے اور رذیل ھنس رھے تھے۔

۱۵- میرزا یوسف نے چغل خوروں کا بھی ایک بہت بڑا گروہ پال رکھا تھا، جن کو اس نے 'حقیقت دان' کا خطاب دے کر ملک کے گوشے گوشے میں خاص ھدایات کے ساتھ

(۱) متن کتاب ۱۵۸-

تعینات کردیا تھا۔ ان لوگوں کا محض یہ کام تھا کہ، ملک بھر کے شرفا اور کھاتے پیتے لوگوں کی چغلیاں کھائیں اور میرزا ان کو بلوا کر ذلیل و خوار کرے۔ اس گروہ نے اپنی کارگذاریوں کی وجہ سے پورے علاقے میں تہلکہ مچا دیا۔

۱۶- کھیتوں میں جب فصل تیار ہوتی تھی تو میرزا یوسف اپنے خاص آدمی، مالیہ مقرر کرنے کے لئے بھیج دیتا تھا اور وہ جا کر اتنی جمع بندی لگا آتے کہ فصل کاٹنے پر کاشتکار پوری کاشت سرکاری خزانے میں داخل کرنے کے بعد بھی، عائد کردہ جمع بندی (لگان) سے رہائی نہیں پا سکتا تھا۔ چنانچہ بقایا کی وصولی ان کا مال و اسباب بلکہ مویشی تک ضبط کرکے، کی جاتی تھی۔ غریب کاشتکار سال بھر خون پسینہ ایک کرنے کے بعد بھی کنگال اور بھوکے ننگے ہی رہتے، مغل سلطنت کے نمائندوں کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔

۱۷- ایک مرتبہ پوری کاشت آفت سماوی کی وجہ سے تباہ ہوگئی، لیکن میرزا یوسف نے پھر بھی اپنی مرضی کے مطابق جمع بندی کرائی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ غریب اور بے بس مجبور اور مظلوم کاشتکار اندھیری رات میں گھروں، کھیتوں اور اپنے قصبوں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ میرزا کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے پیچھے سپاہی دوڑائے، جنھوں نے جا کر پورا مال و اسباب آن سے چھین لیا۔

۱۸- جہانگیر نے اپنے عہد میں 'گاؤ شماری' اور مویشیوں پر 'داغ دہی' کا رواج بند کردیا تھا، لیکن باوجود

شاهی تنسیخ کے احمد بیگ کے دور میں اس کے بھائی نے حکم دے دیا کہ از سر نو سوستان کے دسوں پرگنوں میں مویشیوں کا شمار کیا جائے اور جبراً داغ لگائے جائیں۔ لوگوں نے اس جبری قاعدے کو بھی بہت محسوس کیا۔ لیکن کیا کرسکتے تھے؟ مویشیوں پر گذر بسر کرنے والے لوگوں کے لئے اس قسم کا ٹیکس بہت بڑا عذاب تھا۔

۱۹- پورے صوبے میں جتنے عُمّال تھے ان سب کو بلا کسی قصور کے اس نے قیدخانے میں ڈال دیا تھا، اسی طرح ملک کے ارباب شرفا اور معزز بھی جیل کی کال کوٹھریوں میں پہنچا دئے گئے۔ یہ حالات دیکھکر بھاؤالدین پھنوار جیسے معززین اپنے آبائی قصبات کو چھوڑ کر، سندھ کے دوسرے علاقوں میں پناہ گزین ہوگئے۔ میرزا یوسف نے بہاءالدین کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھاکر ان کے دو مخالفوں کو شہ دي، جنہوں نے ارباب کے قصبہ اکبرآباد پر حملہ کیا۔ ارباب بہاءالدین کو یہ سازش معلوم ہوگئی اس نے وقت پر پہنچ کر اپنے قصبے اور مال و اسباب کی مدافعت کی اور مقابلے میں سب کو کاٹ کر رکھدیا۔ میرزا یوسف ارباب بہاءالدین کے اس عمل سے اتنا بر افروختہ ہوا کہ اس پورے علاقے کے ارباب، مقدم، پٹواری، قانون گو اور گماشتوں کو پکڑ کر جیل میں ڈال دیا۔

۲۰- میرزا یوسف اسی طرح ملک کے شرفا اور دوسرے باشندوں کو ایک دوسرے کے خلاف شہ دیکر لڑایا کرتا تھا، اور اس طریقے سے ایک طرف ملک کے با اثر لوگوں کو کمزور

کیا کرتا تھا ، اور دوسری طرف ملک کی وحدت کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے اپنے اقتدار کے استحکام کی راہیں نکالا کرتا تھا ۔

۲۱- جتنی زمینیں علاقے کے اندر بارانی یا معافی کی تھیں ، اور مدتوں سے مالئے یا دوسرے سرکاری واجبات سے مستثنیٰ چلی آ رہی تھیں ان سب پر از سر نو لگان عائد کردیا ۔

یہ مختصر سی صورت حال تھی میرزا یوسف کی کارگذاریوں کی ، جس کو ہم نے مظہر شاہجہانی سے مرتب کرکے پیش کیا ہے ۔

نورجہان بیگم کے برادر زادےاور اعتماد الدولہ (۱) میرغیاث کے پوتے یعنی مغل شاہی حاکم ، میرزا احمد بیگ خان کی جب دلچسپیاں زنانے کے اندر بڑھتی گئیں اور اس کے بھائی یوسف صاحب کی کارگذاریاں حرم سرا کے باہر حد سے گذر چکیں ، تو سوستان کا پورا علاقہ تباہ و برباد ہوگیا ۔ قصبے ویران ، آبادیاں اجاڑ اور زمینیں بنجر بن گئیں ۔ لوگ حیران اور درماندہ ہوکر سندھ کے دوسرے علاقوں اور قصبوں میں جاکر پناہ گزین ہوگئے ۔ مظہر شاہجہانی کا مؤلف ان دردناک

---

(۱) نسب نامہ پدری و مادری نورجہان و احمد بیگ خان مقدمہ کے ساتھ ملحق ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مغل سلطنت کے بادشاہوں ، شہزادوں اور امرا کا اس خاندان سے کیا رشتہ تھا ، اور ان رشتہ داریوں کی وجہ سے اس گھرانے نے کس طرح پورے ہندوستان کو اپنے احاطے میں گھیر لیا تھا ، اور کس طور پر سرطان کی طرح یہاں کے سیاسی ڈھانچے میں اس کا پھیلاو تھا ۔

حالات اور افسوسناک واقعات کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ :

چو خواهد که ویران کند عالمے
نهد ملک در پنجهٔ ظالمے

یہ سب کچھ ہوتا رہا ، لیکن کسی کے منہ سے ایک لفظ نہیں نکلا ، خوف و ہراس اور دہشت کا یہ عالم تھا کہ مرکزی حکومت کے دیوان خاص تک داد رسی کے لئے پہنچنا تو درکنار ، ان مظلوموں اور ستم رسیدوں کو خود محلسرا کے اندر میرزا احمد بیگ کے ایوان تک بھی ، اپنی آہیں پہنچانے کا یارا نہیں تھا ۔ میرک کے لفظوں میں :

'هیچ آفریده نبود... که بیان واقع را به احمد بیگ خان بگوید که : برادر تو این قسم ظلم و ستم برداشته ، عالم را خراب و ضایع کرده ! ' (ص-۱۵۹)

میرک یوسف کو اپنے وطن سے ـ ایک شریف انسان کی طرح ـ بے انتہا محبت تھی ، اور وہ تھے بھی بڑے کردار اور جرأت کے مالک ۔ جب انہوں نے پانی حد سے گذرتا دیکھا تو ایک دن اس 'حرم نشین' حاکم کو کھری کھری سنا دیں :

'تو این خلق الله را بدست برادر خود داده خراب و ضایع ساختی ! چون متوجه آن جهان شوی خالق علی الاطلاق از تو خواهد تحقیق کرد ۔ ' (ص-۱۵۹)

لیکن اس کے بعد بھی جب کوئی دلخواہ نتیجہ نہیں نکلا اور اس ظالم اور ناخدا ترس کے مظالم سے نجات پانے کی ان کو

اور کوئی صورت نظر نہیں آئی، اس وقت یوسف میرک نے ارادہ کیا کہ وہ خود ہی مرکز میں جا کر، شاہی ایوان کی بھاری بھر کم زنجیر کھٹکھٹائیں اور اس دردناک داستان کو شاہجہاں کے کانوں تک پہنچائیں۔ ممکن ہے کہ اس طرح کوئی نجات کی راہ نکل آئے۔

تالیف کا ارادہ: میرک یوسف نے خیال کیا کہ دکھوں کی یہ کہانی، زبانی سنانے کے بجائے، بہتر ہوگا کہ ایک طومار کی شکل میں لکھ کر دربار میں پیش کریں۔

"... راقم الحروف، پریشانی احوال وطن اختیاری خود دیدہ... عازم عتبہ بوسی آستان فلک نشان گردید، و بہ خاطر آورد کہ احوال این ملک و عمل احمد بیگ خان را، در یک طوماری نوشتہ بنظر اقدس گذراند..." (ص ۱۶۰)

اسی خیال سے وہ سوستان سے نکل کر بکھر پہنچے، جہاں اس وقت محمد علی بیگ بندری، حکیم محمد صالح اور مان سنگھ وغیرہ مغل عہدہ دار تعینات تھے۔ انہیں میرک کے اس ارادے کی خبر ہوئی تو ایک خاص آدمی بھیج کر میرزا احمد بیگ خان کو آگاہ کیا۔ وہ تو یوں خیر ہوئی کہ میرک ایک بہانے سے سوستان سے باہر نکل آئے تھے ورنہ ان کے اس ارادے کی اطلاع اگر احمد بیگ کو ہو جاتی تو پھر ان کی خیریت نہ تھی۔ بہرحال اب جبکہ شہباز اس کی دسترس سے باہر ہوگیا تو اس کو پھر سے دام میں لانے کے لئے احمد بیگ نے بکھر کے عملداروں

کو بہت سماجت لکھا کہ یوسف میرک کو سمجھا بجھا کر سوستان بھیج دیں ، اور اُدھر مظلوموں کی تالیف قلوب کی کوشش شروع کردی ۔ اس سے پیشتر کہ احمد بیگ کا ملازم پیغام لے کر بکھر پہنچے ، یوسف میرک بکھر سے ملتان پہنچ چکے تھے ۔ اسوقت ملتان کا صوبہ شاھجہان کے خسر ، وزیراعظم ، آصف خان یمین الدولہ (۱) کی جاگیر میں تھا اور یوسف میرک کے بڑے بھائی میر ابو البقا امیر خان ان کی طرف سے وھاں نیابت کر رھے تھے ۔

تالیف کتاب: یوسف میرک کا ارادہ تھا کہ اپنے بھائی کے پاس ملتان میں ٹھہر کر دارالسلطنت جانے کا سامان سفر درست کریں اور وھیں اُس ''طومار'' کو تیار کرکے دربار کا رخ کریں ۔ لیکن ۱۰۳۹ھ میں (۲) جیسے ھی یہ ملتان پہنچے ، میر ابوالبقا امیر خان کو ٹھٹہ کی گورنری کے احکام ملے ۔

میر ابوالبقا امیر خان بڑے تجربہ کار اور مغل بادشاھوں کے مزاج شاھانہ کی نزاکتوں سے اچھی طرح واقف تھے ۔ اُنہیں معلوم تھا کہ ان کے بھائی کا یہ غیظ و غضب اور حُب الوطنی کا یہ جوش و خروش ، انصاف طلبی اور داد خواھی کا یہ جذبہ ، یا دربار تک رسائی کا یہ پروگرام قرین مصلحت نہیں ، اس لئے

---

(۱) میرزا ابوالحسن آصف خان ۔

(۲) شب ۱۲ ربیع الاول ۱۰۳۹ھ شاھجہان نے ابوالبقا کے تغیر کا حکم صادر کیا ۔ بادشاہ نامہ ج ۱ صـ ۲۸۷

اس کے بار آور یا نتیجہ خیز ہونے کا امکان نظر نہ آتا تھا۔ چنانچہ وہ یوسف میرک کو فی الحال اپنے ساتھ ٹھٹہ واپس لے آئے، اور کہا کہ: وہیں سے سامان سفر درست کر کے ہندوستان جائے۔

یوسف میرک جب ٹھٹہ پہنچے (۱) تو آب و ہوا کی خرابی سے بیمار ہوگئے، اس لئے سفر کی تیاری میں اور تعویق ہوگئی۔ اسی بیماری کے عالم میں مصنف نے یہ ارادہ کیا کہ شکایتی طومار کے بجائے، صحتیاب ہونے کے بعد، ولایت سندھ کے صحیح حالات پر پوری ایک کتاب تالیف کریں، اور اسی کو شاہی حضور میں پیش کریں۔ لکھتے ہیں کہ:

''بخداي خود نذر بست کہ: چون ازین مرض خلاص یابد، احوال ولایت سندھ را کتاب کردہ دست آویز خود ساختہ احرام کعبۂ خلائق ہفت اقلیم بر بندد۔ (ص-۱۶۲)

یہی وہ کتاب ہے جو یوسف میرک نے بیماری سے نجات پانے کے بعد ولایت سندھ کے صحیح حالات، بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ، سندھ میں ''مغل شاہی'' کے ''درون خانہ'' حقائق میں تالیف کی۔ اور وہی اسباب اور محرکات تھے اس کتاب کے وجود میں آنے کے، جن کو ہم گذشتہ صفحات میں بیان کر آئے ہیں۔ مؤلف نے کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ:

''و بعد میگوید بندۂ ضعیف نحیف محتاج بسوي رحمۃ اللہ

(۱) ربیع الثانی ۱۰۳۹ھ کے اخر یا جمادی الاول ۱۰۳۹ھ کے وسط تک ٹھٹہ پہنچے ہونگے۔

الغنی، خانه زاد درگاه، یوسف میرک بن ابوالقاسم الحسینی نسباً و الهروي البجقی مولداً و وطناً و التمکین لقباً، که چون بر احوال ولایت سند مطلع شد لا علاج بمقتضای این آیهٔ کریمه ــ و لاتکتموا الشهادة و من یکتمها فانه آثم قلبه و الله بما تعلمون علیهم ــ یعنی: پوشیده ندارید گواهی خودها را، و کسی که میپوشد گواهیٔ خود را پس تحقیق گناهگار است دل او، و حق تعالی بچیزي که شما می کنید دانا تر است ــ خواست تا بیان واقع بخدمت شهنشاه زمانی، خلاصهٔ دودمان صاحب قرانی، عضد الاسلام فخر المسلمین، شهاب الملک و السلطنت و الدین ــ بیت:

آنکه ایوان کامرانیٔ او
برتر از طاق گنبد خضر است

ابو المظفر شهاب الدین محمد صاحب قران ثانی شاهجهان بادشاه غازی خلد الله تعالی ملکه و افاض علی العالمین بره و عدله و احسانه ــ بیت:

شهی که صیت جلالش چو رایت خورشید
بهر طرف که رسد آن دیار را بکشاد

که ریاض الاسلام را چون اثری از آثار نمانده بود ــ شعر:

کان لم یکن بین الحجون الی الصفا
انیس و لم اسیم بمکه سامر

باز از سر نو بنیادهاي مستحکم را برباد داشته میخواهد که دست ظلم را از خلایقی که ــ حوالهٔ اویند ــ کوتاه کرده،

نهال‌هاي عدل رنگارنگ در اقاليم هفت بنشاند، معروض نمايد بوسيلهٔ مختصری ــ که بادشاهان اسلام را ازان گريزي نباشد ــ بنا بران، پاره‌ای از فيض طبيعت و برخی از کلام اکابر جمع کرد و استعانت از کريم علی الاطلاق نمود که بمقصود و بمراد باتمام رساند، و منظور انظار بندگان اعلیٰ حضرت گرداند ــ و الله المستعان فی کل زمان و مکان ــ و نام نهاد او را ''مظهر شاهجهانی'' و بدو قسم و يک خاتمه تمام کرد ـ نظم:

جهان خسروا زير هفت آسمان
طرفدار پنجم (کذا) توي بيگمان
جهان را بفرمان چندين بلاد
ستون در تست ذات العماد
همه شب که مه، طوف گردون کند
چراغ ترا روغن افزون کند
همه روز خورشيد با تاج زر
بپائين تخت تو بندد کمر
سپارنـده پادشـاهی بتـو
سپرد از جهان هر چه خواهی بتو
بدان داد ملکت که شاهی کنی
چو داور شوي، داد خواهی کنی
نه بادی کند، بر پر پشه زور
نه پيلی نهد پای، بر پشت مور

سپاس از خداوند گیتی پناه
که پیش است زین قصه انصاف شاه
بانصاف شه چشم دارم یکی
که بیند درین داستان اندکی
گر افسانه بیند از کار، دور
نه سایه برو گستراند نه نور
وگر بیند از در درو موج موج
سرائنده را سر بر آرد باوج
نشاط از تو دارد گهر سفتنم
سزاوار تست، آفرین گفتنم
درین گنج نامه ز رازِ جهان
کلیدِ بسی گنج کردم نهان
کسی کین کلیدِ زر آرد بدست
طلسمی بسی گنج داند شکست (۱)

کتاب کا نام: اس کتاب کے دو نام ہمیں نظر آتے ہیں، قسم ثانی میں جہاں مؤلف نے اپنی بیماری کا ذکر کیا ہے وہاں کتاب کے نام کو "مظہر التدبیر" سے موسوم کیا ہے:

"الحمد اللہ و المنۃ کہ بمقتضیٰ این بیت:

الٰہی تو بر نیتم آگہی
چو نیت بخیر است خیرم دہی

---

(۱) صـ ۳ تا ۵ - چونکہ قسم اول کو ہم چھاپ نہیں رہے ہیں لہٰذا یہ پوری عبارت ہمیں یہاں نقل کرنی مناسب معلوم ہوئی -

نسخہ ''مظہرالتدبیر'' باتمام رسید و امیدوارم
کہ امیر عادل ... شاہ جہان بادشاہ ..... بنظر رحمت
درو نگرد۔'' (ص-۱۶۲)

اور قسم اول میں حمد و نعت کے بعد دیباچہ کے اندر اس کا نام ''مظہر شاھجہانی'' لکھا ھے:

''بنا بران، پارہای از فیض طبیعت و برخی از کلام اکابر
جمع کرد، ... و نام نہاد اورا ''مظہر شاہ جہانی'' و
بدو قسم و یک خاتمہ تمام کرد''

کتاب کے اس خطی نسخے میں جس کو ہم نے بنیادی قرار دےکر متن تیار کیا ھے، اور جو خود مولف کی اپنی ملک میں رہ چکا ھے، مندرجہ' بالا عبارت میں 'مظہر' کے بعد کا لفظ مٹا دیا اس کے اوپر اسی خط میں 'شاھجہانی' لکھا گیا ھے۔ اور مٹا ہوا لفظ ''تدبیر'' پڑھا جا سکتا ھے، لہٰذا قیاس یہ ھے کہ ابتدا میں کتاب کا نام 'مظہرالتدبیر' رکھا گیا ہوگا، اور بعد میں شاھی نام کے مناسبت سے آخری لفظ بدل کر اس کو 'مظہر شاھجہانی' کے نام سے موسوم کیا گیا۔ کتاب کے دیباچہ میں تو نام مٹایا گیا لیکن قسم ثانی کے متن میں وھی پہلا نام 'مظہرالتدبیر' باقی رہ گیا۔

سال تالیف: کتاب لکھنے کا ارادہ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ھے۔ مولف اواخر (۱۰۳۸ھ) میں کر چکا تھا لیکن کتاب کب لکھنی شروع کی اس کا کہیں اشارا نہیں پایا جاتا۔ البتہ

متن میں بعض جگہ واقعات کے ضمن میں (۱۰۴۳ھ) کا حوالہ دیا ہے (۱)۔

اسی طرح کتاب کے اختتام پر بھی تالیف کے اتمام کا سال وہی ۱۰۴۳ھ ہے:

'و قد تم الکتاب بعون الملک الوهاب یوم سبت وقت الظهر فی تسع عشر من شهر محرم الحرام سنة الف و اربع و اربعین من الهجرة النبویه علیه افضل الصلواة و التحیاة ، موفق بسنة السابع من الجلوس الشهنشاهی خلد الله ملکه و بقاء و ثبت عدله و انصافه'۔

اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ بوقت ظہر ۱۹ محرم ۱۰۴۳ھ کو اس کتاب کی تکمیل ہوئی۔ لیکن متن کی درمیانی عبارتوں کو اس اختتامی عبارت سے ملا کر یہ خیال کرنا کہ یہ پوری کتاب اس سال کے پہلے ہی مہینے میں تالیف کی گئی ہوگی، غالباً درست نہ ہوگا۔ کیونکہ ۸۱۴ صفحات کی کتاب ۱۹ دن میں تالیف کرنا ناممکن ہے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ مولف نے ۱۰۳۹ھ کے بعد کتاب لکھنا شروع کی ہوگی، اور مکمل ہوجانے کے بعد جب ۱۰۴۳ھ میں مبیضہ تیار کیا ہوگا اس وقت درمیان میں ایسے واقعات کا اضافہ کردیا جن کا تعلق اس سال سے تھا، اور یہ وہی سال ہے کہ اس کا بڑا بھائی میر ابوالبقا جونا گڑھ میں نائب الحکومت تھا۔

(۱) رک متن: ص-۵- ص-۵۸- ص-۲۶۳

کتاب کے ماخذ: کتاب کے پہلے حصے کو دیکھ کر خیال ہوتا ہے کہ مولف نے 'سیاست نامہ' یا اس قسم کی اور کتابوں کو پیش نظر رکھ کر یہ حصہ تالیف کیا ہوگا۔ ہمیں اتنا وقت نہیں مل سکا کہ ہم حصہ اول کا ایسی کتابوں سے مقابلہ کرکے دیکھ لیتے، ورنہ یہ معلوم کرنا دشوار نہیں تھا کہ قسم اول کے لئے مولف کے ماخذ کیا تھے۔ قسم ثانی چونکہ معاصرانہ اور چشم دید حالات اور واقعات پر مشتمل ہے، اس لئے کسی دوسری کتاب سے امداد لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بکھر اور سیوی کے باب میں البتہ مولف نے میر معصوم بکھری کی 'تاریخ سندھ' سے بعض مطالب اخذ کئے ہیں، جن کو متن میں ہم نے میر معصوم کی تاریخ سے صفحات کا حوالہ دے کر ظاہر کردیا ہے۔

شاہ جہان اور کتاب: اسی کتاب سے یا کسی اور ذریعے سے ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یوسف میرک اپنی یہ کتاب شاہی حضور میں پیش کر سکے یا نہیں۔ یعنی ان کے اپنے الفاظ میں یہ کتاب ''منظور انظار بندگان اعلحضرت'' ہوئی اور ان کی یہ آرزو کہ:

بانصاف شہ، چشم دارم یکی
کہ بیند درین داستان اندکی

پوری ہوئی یا نہیں۔ قیاس یہ ہے کہ چونکہ یہ کتاب میرزا احمد بیگ کے مظالم اور جبر و استبداد کی داستان تھی، اور یہ شخص نورجہان کا بھتیجا اور شاہجہان کی ملکہ ارجمند بانو

IAGAR
11-110025

ممتاز محل کا چچا زاد بھائی تھا اور اس کے چچا میرزا ابوالحسن یمین الدولہ آصف خان کی نیابت میں خود مؤلف کا بڑا بھائی میر ابوالبقا امیر خان رہ چکا تھا۔ اس لئے ان تمام وجوہ کی بنا پر مصلحت یہی دیکھی گئی ہوگی اور عافیت اسی میں سمجھی گئی ہوگی کہ یہ کتاب مغل شہنشاہ کے حضور میں پیش نہ کی جائے، اس لئے کتاب مولف کے ہاں پڑی رہی۔ یہی وجہ تھی کہ کتاب نہ مشہور ہو سکی اور نہ اس کی نقلیں ہوئیں اور نہ کہیں اس کا ذکر ہی آیا۔ کتاب کا مبیضہ مؤلف کے پاس محفوظ رہا اور پھر مؤلف نے — جیسا کہ آئندہ صفحات سے قارئین کو معلوم ہوگا — اس کو اپنے بھتیجے میر ضیاء الدین یوسف کو تالیف کے آٹھ سال بعد دے دیا۔ یہ کتاب مؤلف کے خاندان ہی میں رہی، اس کی فقط ایک نقل ہوئی، جو غالباً اسی خاندان کے کسی فرد کی ملک معلوم ہوتی ہے۔ بہرحال، اصل کتاب اور اس کی یہ نقل اتفاق سے زمانے کے حوادث سے بچتی بچاتی اب تک محفوظ رہی اور کسی نہ کسی طرح ہمارے دور تک پہنچ گئی۔

کتاب کی خصوصیات: ایران ہو کہ خراسان، عرب ہو کہ عجم، سندھ ہو کہ ہند، مشرق میں جہاں بھی گذشتہ دور میں جو تاریخیں لکھی گئی ہیں، وہ اکثر و بیشتر شاہوں اور شہزادوں، وزیروں اور امیروں کی مدح سرائیوں سے بھری ہوئی ہیں۔ یعنی مرکزی نقطہ کوئی نہ کوئی شخصیت ہی ہوتی ہے اور پھر پورے واقعات، اسی ایک نقطے کے گرد گردش کرتے ہیں۔ جنگ کی داستانیں، بہادری کے افسانے،

section numbers
٦ / ١ / ٢

ملک گیریوں کے قصے، جود و سخا، عدل و انصاف کی حکایتیں، موافق کی تعریف، مخالف کی مذمت، غرض ھمارے ھاں تاریخ نویسی کے، یہی اسلوب رھے ھیں۔ ھماری تاریخوں میں، واقعات اور شخصیات کو، مصلحتوں اور عاقبت اندیشیوں کے پیش نظر، لحافوں اور غلافوں میں لپیٹ کر اس طرح بیان کیا گیا ھے کہ، نہ تو حقیقی شخصیت واضح ھوتی ھے اور نہ اس کا اصل کردار سامنے آتا ھے اور نہ واقعات ھی اپنی صحیح شکل و صورت میں نمایاں ھوتے ھیں۔ ملک کے حالات کو، معاشی اور اقتصادی صورت حال کو، عوام کی طرز زندگی کو، تاریخ نویسی کے دائرے میں کبھی درخور اعتنا نہیں سمجھا گیا ھے، یہی سبب ھے کہ مشرق کی تاریخ پڑھنے کے بعد، مطالعہ کرنے والا اس دور کی صحیح صورت حال سے آشنا ھونے کے بجائے، اشخاص اور افراد کے جھوٹے کردار اور فرضی واقعات کے چکر میں الجھ کر رہ جاتا ھے۔ اور اسی وجہ سے ھمارے سامنے تاریخ کے بعض ایسے افراد مثالی اھمیت پا گئے ھیں جو حقیقت میں اپنے افعال اور اعمال کے لحاظ سے نہ کسی احترام کے قابل تھے اور نہ استحسان کے۔ اسی طرح کئی ایک واقعات مورخوں کے مصلحت بینی یا غلط بیانی کی وجہ سے خواہ مخواہ ھمارے سامنے، تاریخ کے شاھراہ پر سنگ میل کی حیثیت پا گئے ھیں، بلکہ ھمارے لئے تاریخی معتقدات بن چکے ھیں، جو اپنی اصلیت کے لحاظ سے ھرگز اس قابل نہیں تھے۔ اس صورت حال کا ایک سب سے بڑا سبب غالباً یہ ھے کہ مشرقی تاریخیں شخصی

حکمرانوں کے سرکاری کارخانوں میں ڈھالی گئیں ، بادشاھوں کے لئے لکھی گئیں ، امرا نے لکھوائیں ، اور شھزادوں نے اپنے نام پر معنون کئے جانے کا ڈول ڈالا ۔ اگر چند افراد نے اس روش سے ھٹ کر کبھی کوئی تاریخ لکھی بھی تو شخصی حکومت کی کڑی نگاہ کی تیزی اور تلخی نے انہیں مصلحت اور عافیت کا دامن تھامنے پر مجبور کردیا ۔ اور یہی وجہ ھوئی کہ تاریخ کے زیادہ تر گوشے مسخ ھوکر رہ گئے ، اور اس میں سچ کو تلاش کرنے میں کئی ھفت خوان طے کرنے کے بعد بھی مشکل سے کامیابی نصیب ھوتی ھے ۔ اس قسم کی کسی بھی تاریخ کی شروع سے آخر تک ورق گردانی کیجئے ، ظل اللہ کی بارگاہ سے لے کر یمین السلطنت اور امیرالامرا کے ایوانوں تک کا طواف تو ھو ھی جاتا ھے ، ناجائز ملک گیری کی شخصی ھوس کاری میں ، جدال و قتال کے جو میدان آراستہ کئے گئے تھے ، اُن کا خون چکان نظارہ بھی آنکھوں کے سامنے آجاتا ھے ، باپ کی لاش ، بھائیوں کی گردنیں اور بیٹوں کے گلے کٹتے دکھائی دیتے ھیں ، لیکن ملک کے رھنے بسنے والوں کی اصلی تصویر اور صحیح حالات پر ایسے فولادی پردے پڑے ھوتے ھیں کہ ، کیا مجال جو سرکاری ایوان کے 'اس پار' کی کوئی جھلک نظر آجائے !

سندھ کی تاریخیں بھی تاریخ نویسی کے اس عام اسلوب نگارش پر لکھی گئیں ، چچ نامہ سے لے کر لب تاریخ سندھ تک سب کا یہی رنگ ڈھنگ ھے ۔ ایسی صورت حال میں یوسف میرک

کی اس کتاب ''مظہر شاھجہانی'' کا وجود نہ صرف ھمیں غنیمت معلوم ھوتا ھے بلکہ اس کی تالیف کو فن تاریخ کی تاریخ میں ایک حادثہ یا اتفاق بھی شمار کرنا چاھئے ، کیونکہ اس میں تاریخ سندھ کے ایسے ایسے گوشوں اور پنہان پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ھے ، جو تاریخ کی صحیح تعریف میں آتے ھیں ۔ چونکہ مولف نے خاص طور پر ایک مغل گورنر کے ظالمانہ طرز عمل سے بیزار ھوکر یہ کتاب لکھی ھے اس لئے اس نے ، کتاب کے اندر ایسے ایسے واقعات بیان کردئے ھیں جو ملک کی اندرونی ، سیاسی اور انتظامی صورت حال پر سے پردہ اٹھا دیتے ھیں ۔ ان واقعات کے پڑھنے سے اس دور کے سندھ کے صحیح حالات اور سندھ پر مغل شاھی کا پورا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ھے ۔ مؤلف نے مغل گورنروں اور جاگیرداروں کے ذاتی کردار کے خد و خال کو خوب نمایاں کیا ھے ، ان کی اچھی بری خصلتوں کو بر سر بام لایا ھے ، ان کے طرز حکومت اور رعیت کے ساتھ ان کے برتاؤ اور سلوک پر سے پردہ ھٹایا ھے ۔ سندھ میں ان کے ذاتی مشاغل کیا ھوتے تھے ، ان میں ملک داری کی اھلیت کس حد تک تھی ، وہ عقل مند تھے یا احمق ، ظالم تھے یا نیک دل ، ان تمام چیزوں کو ایک ایک کر کے بیان کیا ھے ۔ تاریخ سندھ کے یہ سب ایسے پوشیدہ گوشے ھیں جن کا کسی اور ذریعے سے ھمارے علم میں آنا ناممکن تھا ۔ سیاسی ، انتظامی اور ملکی واقعات کے علاوہ اس کتاب میں ھمیں جغرافیائی اور اقتصادی حالات بھی بڑی

تفصیل سے ملتے ہیں، کاشت کے نمونے، زمینوں کی مختلف خصوصیتیں، زمینداری اور جاگیرداری کے طریقے، فصل، بٹائی، لگان، محصول، ناپ تول کے اصول اور اوزان وغیرہ کی بہت ہی کارآمد تفصیلات قلمبند کی گئی ہیں۔ شہر، قصبے، جھیل، پہاڑ، راستے اور شاہراہیں۔ دریائی راہیں اور وسائل رسل و رسائل کے تفاصیل بھی کتاب میں جابجا موجود ہیں۔ سندھ کے قبائل اور ان کے عادات و اطوار پر بھی مؤلف نے بہت کچھ لکھا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ سندھ کے کن کن علاقوں میں کون کون سے قبیلے رہتے اور بستے ہیں، ان کا ذریعہ معاش کیا ہے، ان کے مشاغل کیا ہیں، ان میں سے کون اچھے ہیں اور کون برے ہیں۔ غرض یہ کہ مؤلف نے کوئی قابل ذکر چیز نظر انداز نہیں کی ہے، حالات اور واقعات کا جزئیات کی حد تک احاطہ کر لیا ہے، حتیٰ کہ روزمرہ کے معمولی واقعات کو بھی کتاب کے دامن میں سمیٹ لیا ہے۔ اس سے ہمارے لئے نہ صرف تاریخی مواد ہی کی افراط اور بہتات ہوگئی ہے بلکہ خود مؤلف کے متعلق بھی اندازہ ہوتا ہے کہ کس بلا کا ذہین تھا کہ کوئی چیز اس کے مشاہدے اور ذہنی گرفت سے بچ کر نہیں نکلی۔ پڑھنے والا جب کتاب ختم کرلینا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ گویا وہ خود بھی مؤلف کے ساتھ ساتھ اس دور کے سندھ میں گھوما پھرا ہے، کتاب کے تمام واقعات اور حالات اس کے اپنے آنکھوں دیکھے ہیں۔

خود مؤلف کی اپنی شخصیت کتاب میں اس بلند منار کی طرح

ابھری ھوئی اور واضح دکھائی دے رھی ھے، جو راتوں کے اندھیروں میں اپنی روشنی کے ذریعہ بھٹکے ھوئے جہازوں کو صحیح راستے پر لگا دیتا ھے۔ مؤلف کا پورا خاندان اگرچہ مغل حکومت کا ساختہ پرداختہ تھا، لیکن ساتھ ھی یہ خاندان سندھ کی سر زمین سے بھی اپنے دامن کو مستقلاً وابستہ کر چکا تھا، اس لئے اس نسبت اور وطنی رشتے کی بنا پر، جو حقوق مؤلف پر عائد ھوتے تھے اُن کو اس نے ایک محب وطن کی طرح کہیں بھی ھاتھ سے جانے نہیں دیا ھے۔ مؤلف بےچین ھو جاتا ھے، تڑپ اٹھتا ھے، اور روحانی کرب و اذیت محسوس کرتا ھے، جب وہ حکومت کے نا اھل اور ظالم کارندوں کی طرف سے وطن عزیز اور اس کے باشندوں پر ناحق ظلم ھوتا ھوا دیکھتا ھے۔ اسے اس سر زمین کی ھر چیز سے دلی لگاو اور اُنس ھے، وہ یہاں کی ھر چیز کو اپنی چیز سمجھتا ھے، اس لئے گویا اپنی ذاتی ملکیت کو بربادی اور دوسروں کے ناجائز تصرف سے بچانے کے لئے سینہ سپر ھو جاتا ھے۔

احمد بیگ کا تبادلہ جب سوستان سے ملتان ھوا تو مؤلف کو سخت صدمہ پہنچتا ھے، اور بغیر یہ خیال کئے کہ یہ کتاب شاھجہاں کو پیش ھونی ھے، ملکۂ ھند ممتاز محل کے چچازاد بھائی اور وزیر مملکت کے بھتیجے کے متعلق صاف لکھ دیتا ھے کہ: بجائے اس کے کہ اُس کو اپنے اعمال کی سزا دی جاتی، ملتان جیسا زرخیز علاقہ دیا گیا، جو سندھ سے کہیں بہتر ھے۔

'سواي تغير اين ملک، اثری برو مترتب نگرديد، بلکه اثر رحمت بظهور رسيد، که از تغير سيهوان، صاحب صوبه ملتان شد که جای عمده ست۔'

ساتھ ھی لکھتا ھے کہ سندھ کے مظلوم عوام داد رسی کے لئے کس طرح دربار میں جا سکتے ھیں، جبکہ راستے میں ملتان پڑتا ھے جہاں احمد بیگ حاکم بنا بیٹھا ھے۔ بادشاہ کو مخاطب کرتے ھوئے مؤلف نے لکھا ھے کہ:

"اگر همين عمل احمد بيگ خان را در زير و پاي تخت سليمانی تحقيق ميفرمودند، و از روی حکم شرع شريف، ستم گرفتگي هاش بمردم مظلوم واپس ميدهانيدند، و خون ناحق که از روی عنف و ظلم کرده بود، بامر عدالت عظمیٰ اجرای حکم او مينکردند، و هيچ جاگيردار بعد اليوم در ويرانی اين ملک راضی نمی شد، بلکه جاگيرداران، ممالک محروسه ديگر، نيز از ظلم محترز بوده راه راستی و خوش سلوکی را پيش ميگرفتند"۔

(ص-۱۷۸)

ایک موقع پر تڑپ کر لکھتا ھے کہ:

'کار ملک بجائی رسيد که ملک نا پرسان و ملک بيدادان و ملک بيکسان شده'

ھر چند بعض واقعات کو یوسف میرک نے مصلحت کے دبیز غلافوں میں بھی لپیٹ کر بیان کیا ھے تاھم ان کے دل کی دھڑکن اور ذھنی اذیت صاف نظر آتی ھے۔

مظلومیت کی داستان کے علاوہ اس کتاب میں اہم ترین چیز سوستان (سیہوان) کی تاریخ ہے، سوستان کی تاریخ اس تفصیل کے ساتھ اس کتاب کے علاوہ اور کہیں نہیں ملتی۔ ٹھٹہ اور بکھر کے حالات یا ان علاقوں میں مغل دور کے حاکموں کی فہرست بعض تاریخوں میں موجود ہے، لیکن سوستان کے جاگیرداروں کے نام صرف اس ایک کتاب کے ذریعے ہمارے سامنے آتے ہیں۔ اور یہی وہ تاریخ ہے جو ہمیں بتاتی ہے کہ ارغون اور ترخانی عہد میں سندھ میں چھ انتظامی سرکاریں تھیں، یعنی بکھر ۔ سیوان ۔ نصرپور ۔ چاچکان ۔ ٹھٹہ اور چاکر ہالہ، اور ہر سرکار مشتمل تھی متعدد پرگنوں پر۔ مؤلف نے ہر ایک پرگنے کا نام دیکر اس کے زراعتی اور معاشی حالات ہمیں تفصیل سے بتائے ہیں، نیز یہ بھی بتایا ہے کہ ہر ایک پرگنے میں کون کون سی قومیں اور قبیلے آباد ہیں۔ ترخانوں کی فوجی تعداد بھی اسی کتاب سے پہلی مرتبہ معلوم ہوئی ہے، اور یہیں سے یہ بات بھی آشکار ہوتی ہے کہ فتح سندھ کے بعد اکبر نے سرکار بکھر اور سرکار سیوان معہ بندر لاہری اپنے لئے مخصوص کرکے باقی سندھ کو مرزا جانی کے پاس بطور جاگیر کے رہنے دیا تھا۔ مغل حکومت کے نظم و نسق پر تو خیر یہ کتاب آئینہ ہے ہی، لیکن ہمیں ارغون اور ترخان عہد کی انتظامی جھلکیاں بھی اس میں کہیں کہیں نظر آجاتی ہیں۔

الغرض تاریخ سندھ کے سلسلے میں، اس کتاب سے پیشتر،

اس سے زیادہ اہم، صحیح اور — رازِ درون پردہ — کو واشگاف کرنے والی کتاب ، کسی مورخ نے نہیں لکھی ۔ اگر میر معصوم بکھری سے لے کر میر علی شیر قانع تک کے مورخ مصلحت کوشی کو چھوڑ کر ، یوسف میرک کی طرح خدا لگتی کہنے پر قادر ہوتے ، تو ہمارے سامنے سندھ کی گذشتہ تاریخ اپنے اصلی خد و خال میں ظاہر ہوتی !

قسم اول میں تاریخ سندھ کا مواد

کتاب کی قسم ثانی تو پوری تاریخ سندھ کے واقعات اور حالات پر مشتمل ہے ہی، لیکن مؤلف قسم اول میں بھی — جو اصول حکمرانی کے نکات اور مسائل پر مشتمل ہے — مثال اور دلائل کے طور پر بعض جگہ سندھ کے تاریخی حقائق کو پیش کرتا ہے۔ مثلاً چوتھے باب کی دوسری فصل میں جہاں — ترتیب حزم و حشم اور ان کے آداب وغیرہ — بیان کئے ہیں، وہاں مثال دیتے ہوئے یہ واقعہ لکھا ہے:

"کمترین خانہ زادان درگاہ میگوید کہ مدار ملک گیری اول رعیت پروری است، از برای آنکہ اگر چنین باشد، از یک مُلک دہ مُلک دیگر بہم می رسند۔ چرا کہ ہیچ دہی و ہیچ قریہ نیست کہ کم از چہار پنج ہزار جریب رقبہ داشتہ باشد، و بعضی بیست ہزار و سی ہزار و بیش ہم دارند و معلوم نیست کہ الحال چہ قدر مزروع می شود۔ و ہر گاہ رعیت آسودہ شد، و دست قدرت در استعداد زراعت بہم

رساند و خاطر از ظلم حاکم فارغ کرد، و خود را محض رعیت بادشاه دانست، شخصی که قوهٔ دَه جریب داشت که بکارد، و هنوز دلزده و به ستم می کاشت، پانصد و هزار جریب، بلکه بیش، زراعت می کند و مال دیوان میدهد.

و همچنین این خانه زاد در پرگنهٔ چندوکه که داخل سرکار بهکر است، مشاهده نمود که: در عمل حکام سابق دوازده لک تنکه مرادی حاصل میداد، و چون عمل محمد علی بیگ بندری در ملک بهکر شد، و او بغایت الغایت در خبرداری رعیّت و تربیت آنها، کوشش بلیغ و سعی موفور داشت، و آن ترتیب چنان بود که از دستور العمل چیزی زیاده متصرف نمی شد، و قریه بقریه را درمیان تحصیل مال دیوان و بعد از تحصیل خبر می گرفت که از عاملان و اربابان و رئیسان و قانون گویان که مانند گرگانند در کله رعیت چیزی سلبه نشود و اگر ثانی الحال، چیزی سلبه و یا غیر حساب از آنها دربارهٔ رعیّت ظاهر می شد، آن را در تحت مال دیوان برعیّت مجرا میداد، و آن جماعهٔ بدعملان را در پای حساب آورده جرسانهٔ خوب می گرفت، تا بعد ازین کس دیگر این قسم عمل بد، در حق رعیت بادشاه نکنند.

و زمانی که میرزا عیسیٰ ترخان صاحب صوبه تهته

شده آمد ، از تغییر شریر الملک (۱) ، محمد علی بیگ نیز با استعداد تمام بجهت کومک میرزا عیسی ترخان تا سهوان آمد . مولف یک روزی به سبب آشنائی پیش او حاضر بود که شخصی از رعایای پرگنهٔ نکر ، که دران وقت جاگیر او بود، آمده، مستغاثی شد که : در باب دستور ارزن ، سر بیگه دَه تنکه شما قرار داده اید، و شقدار شما ، از ما سر بیگه دوازده تنکه می طلبد . بمجرد شنیدن این سخن در اعراض شده، منشی را بحضور طلبیده گفت که : بآن مردک بنویس که من رعیّت را دلاسا میکنم و تو در خرابیٔ رعیت هستی ! اگر سوای سند من که دَه تنکه باشد ، یک فلوس زیاده گرفتی ، ترا همان جا بر دار میکشم تا عبرت دیگر شقداران شود . و آن نوشته فی الحال مُهر کرده بآن مستغاثی سپرد .

و از عمل اجاره بیزار بود ، چنانچه اگر شخصی از ارباب وغیره پرگنه که بیست هزار روپیه حاصل داشت، به یک لک روپیه اجاره می طلبید ، قبول نمی کرد . و بواسطهٔ آنکه دانسته بود که در عمل اجاره ویرانیٔ ملک است ، چرا که در عمل اجاره دست حاکم از رعیّت می بر آید و دست مستاجر بر آنها قایم می شود ، و مردم مستاجر حسب خواهش خود آنچه میدانند

(۱) شریف الملک که از طرف شهزاده شهریار در تته نیابت میکرد .

بر رعیّت غریب میکنند، و غیر از رعیّت مال از جای دیگر نمی کشند و بر ظاهر است اگر طمع شوم درمیان نباشد هیچ کس اجاره قبول نمی کند. و عمل اجاره اگرچه اول مرتبه مانند آتشی که در کاه خشک میگیرد، خوشتر و روشن می نماید، امّا آخرش نتیجه سیاهی و خاکستر مطلق میدهد.

و هر هفته در دارالعدالت دیوان کرده خود می‌نشست، و مردم قضات و مفتیان و میر عدل را پیش خود می‌نشاند، و حقیقت هر داد خواهی را بحضور خود موافق شریعت بیضا فیصل می بخشید، تا قوی بر ضعیف ستم نتواند رسانید. و هر جا متمرّدی بود از مردم سمیجه اونر و مردم چاندیه که داخل ملک سهوان اند و غیر ذلک، که ملک بهکر را تاخت نموده ویران می کردند، همه را به نهجی گوشمال از روی تدبیر سپاهگری داد که، در ایّام حکومت او هرگز پیرامون ملک بهکر نگشتند و زبون شده در گوشهای خود نشستند.

و بودله نام سردار سمیجه اونر که گذشت بختیار بیگ ترکمان هیچ حاکم سهوان بهکر را ندیده بود، جبراً و قهراً آورده در قلعهٔ بهکر بند کرد، چنانچه همان جا در بندی خانه، جان بمالکان دوزخ سپرد. و زن موندر سردار چاندیه وغیره بند[یان] مردم

چاندیه از میانِ کوه برآورده در قلعهٔ بهکر نگاهداشت، تا آنکه سرداران چاندیه رفته او را دیدند، و از تاخت ملکِ بهکر منزجر شدند، بعد ازان بندیان آنها را گذاشت.

در ایّامِ حکومتِ او میر نام ابره از زمینداران پرگنهٔ چندوکه یک جویِ کلان مانند دریاچه، از دریا کشیده در دشتها گذاشت، و شهرهای نو در آن دشتها که غیر از وحوش و طیور از جنس آدم ندیده بودند، بسته شد. چنانچه جوکی هرنی نام شهري و منه نام شهري میر ابره مذکوره بست، و پوپتی نام شهري نندہ ابره بست، و کوتلی نام شهري شاه علی که شیخِ مردمِ ابره است، و میدیجه خود را می نامد، بر بست.

و علی هذا القیاس هر یک مردمِ ابره و سانگی و سمیجه که تعلق به پرگنهٔ چندوکه دارند، جویها برآورده، دیهاتِ نو بر بستند. و هر جا رعیّت دلزده و خراب شده که در هر ملک بود، رجوع بآن طرفها نمود و زراعتِ جواری و شالی وغیره که تعلق به خریف دارد، بی نهایت شدن گرفت. چنانچه از لک جریب زیاده می شود، سوای زراعت ربیعی از قسم گندم و جَو و نخود و سرشف و غیر ذلک. و جمع آن پرگنه ده سی و ده چهل واصل شد. و همچنین پرگنهٔ

دربیله که نیز تعلق بسرکار بهکر دارد ، آبادان و معمور گردید .

دیگر ، شنیده می شود که مرزا جانی ترخان که در ملک تهته بود ، قریب پانزده هزار سوار خوب از مردم ارغون و ترخان و غیر ذلک نوکر داشت . و از مردم رعیت قریب بیست هزار سوار دیگر با او بود که مجموع قریب سی و پنج هزار سوار باشند . و این همه مردم از دل و جان با عساکر ظفر مآثر حضرت عرش آشیانی تا یک سال جنگ می نمودند ، امّا چون مشت بدرفش و سر بسنگ راست نیامده ، مرزا جانی ترخان گردن انقیاد مانده ، مطیع و فرمان بردار شد ، و سعادت دو جهان بدست آورد .

پس چگونه لشکری و رعیّتی که از بادشاهی مستقلی در آسودگی و آسایش باشد ، با وي از روی جان و مال دل سوزی نکند . و درین ولا معلوم است که در صوبهٔ تهته از بندهای شهنشاهی چه قدر خواهند بود و کمی در نگهبانی همان بکار آیند ، اگر تهانهای آنجای و ثغرهای وی مستحکم کنند و رعیّت دلاسا یابد ، بار بهمان صرافت اولی رجعت میکند ، و آن زمان می تواند که لشکر تهته ، راجه کچ را بیجا کند و یا پیشکش خوب و مناسب برای شهنشاه هر سال برو مقرر سازد . و اگر اشارت باشد ملک کیچ و مکران

را هم می تواند گرفت ، و مسخّر شهنشاه کرد (۱) ۔

اس طویل اور دلچسپ اقتباس سے جو حقائق ہمارے سامنے آتے ہیں وہ کسی اور تاریخ سے کہاں دستیاب ہو سکتے ہیں؟ مثلاً :

(۱) محمد علی بیگ بندری کے آنے سے پیشتر چانڈوکہ (موجودہ ضلع لارکانہ) کے انتظامی حالات مغل عمال نے خراب اور زبون کردئے تھے ۔

(۲) مغلیہ عامل، ارباب، رئیس اور قانون گو نہایت بدکردار اور ظالم تھے ، یوسف میرک ان کے خصائل کی وجہ سے ان کو بھیڑئے سے تشبیہ دیتے ہیں ۔

(۳) یہ لوگ کاشتکاروں پر مظالم ڈھاتے تھے ، اور بطور رشوت مقرر شدہ نرخ سے زائد مالیہ وصول کرتے تھے ۔

(۴) مغل جاگیردار یا گورنر ، اپنی نا اهلیت کی وجہ سے پرگنے ، قصبے اور مزروعہ زمینیں ٹھیکے پر دے دیتے تھے ، جس کا نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ رعیت کا واسطہ حاکم یا جاگیردار سے ٹوٹ جاتا تھا ، اور ٹھیکیدار ، نہ صرف ناقابل برداشت من مانے مطالبے اور مالیے ان سے وصول کرتا تھا ، بلکہ طرح طرح سے انہیں تنگ بھی کرتا رہتا تھا ، اسی وجہ سے رعیت زراعت سے کنارہ کشی کر لیتی تھی اور ملک ویران ہو جاتا تھا ، یوسف میرک کا تجربہ یہ تھا :

"۔ در عمل اجارہ ویرانیٔ ملک است..... مردم مستاجر

(۱) ورق (از ۴۲ تا ۴۷)

حسب خواهش خود ، آنچه میدانند بر رعیّت غریب میکنند ..... اگر طمع شوم درمیان نباشد هیچ کس اجاره قبول نمی کند .....'

اور آخر میں کہتا ہے کہ :

'۔ عمل اجاره اگرچه اول مرتبه مانند آتشی که در کاهِ خشک میگیرد ، خوشتر و روشن می نماید ، امّا آخرش نتیجه سیاهی و خاکستر مطلق میدهد ۔'

(۵) هر دیه اور قریه چار چار اور پانچ پانچ هزار جریب پر مشتمل تھا ، بعض رقبوں کی اراضی بیس اور تیس هزار جریب تک تھی ۔

(۶) سرکار بھکر پرگنه چانڈوکه (موجوده ضلع لاڑکانه) سے ، باره لاکھ ٹنکه لگان وصول هوتا تھا ۔

(۷) فی بیگه دس ٹنکه سرکاری مالیه وصول هوتا تھا ۔

(۸) زراعت کی جمع بندی اور مالگذاری کی وصولی اور انتظام کے لئے عامل ، ارباب ، رئیس ، قانونگو ، اور شقدار علی الترتیب عہده دار هوتے تھے ۔

(۹) مالیه فی بیگه کے حساب سے لیا جاتا تھا ، اور اس کے نرخ وقتاً فوقتاً بدلتے رهتے تھے ۔

(۱۰) محکمه عدل و انصاف کے سلسلے میں تین اسامیاں هوتی تھیں ، قاضی ، مفتی ، میر عدل ۔ حاکم کو بھی اختیار تھا که اپنے هاں عدالت کے افسروں کو بلا کر عدالت کا اجلاس کرے ۔

(۱۱) محمد علی بیگ بندری نے آکر بگڑے ہوئے انتظام کو درست کیا، مقرر شدہ قانون کے اندر سب کو چلنے کے لئے پابند کیا، رعیت کو دلاسا دیا اور مالیہ وغیرہ کا نرخ اور شرح اس طرح مقرر کی کہ لوگ آرام اور اطمینان سے زراعت اور ملک کی آبادی کی طرف رجوع ہوئے۔ چنانچہ کسی کو اس دور میں طاقت نہیں تھی کہ کاشتکار سے دستور العمل کے خلاف ایک پیسہ زیادہ لے سکے۔ ایک مرتبہ کسی کاشتکار نے آکر شکایت کی کہ: مقرر شدہ نرخ سے دو ٹنکہ زائد لئے جا رہے ہیں، محمد علی بیگ نے نہ فقط اس شقدار کو تنبیہ کی بلکہ آئندہ کے لئے حکم دیا کہ: اگر وہ ایک پیسہ بھی زائد لے گا تو اسی جگہ سولی پر لٹکایا جائیگا۔ محمد علی بیگ نے ایسا انتظام کیا تھا کہ اسے مالیہ وصول ہونے کے وقت یا وصول ہو جانے کے بعد ہر قصبے اور قریہ کے صحیح حالات کا علم ہو جاتا تھا۔ اس وجہ سے وصولی میں کوئی کمی بیشی کا احتمال نہیں ہوتا تھا۔ اگر کسی ملازم کے متعلق شکایت ملتی تو اس پر بہت بڑے جرمانے ڈالتا۔ اجارے پر زمین دینا بھی بند کردی تھی، تاکہ رعایا ٹھیکیداروں کے مظالم سے بچی رہی۔

(۱۲) اہڑہ قوم کے ایک زمیندار میر نامی نے چنڈوکہ کے پرگنے

میں ایک بہت بڑی اور کشادہ نہر نکلوائی (۱)، جو دریا سے پانی لاکر ان علاقوں اور ویرانوں میں پہنچاتی تھی، جن میں کبھی آبادی نہیں ہوئی تھی اور نہ کبھی وہاں زراعت ہوتی تھی۔ انہیں ویران علاقوں کو شاداب اور سرسبز بنانے کے بعد وہاں نئے نئے شہر بسائے گئے۔ مثلاً میرخان ابڑے نے 'جوکی ھرنی'؟ اور 'مَنْھَہ' آباد کئے۔ 'پوپٹی' نندہ ابڑے نے آباد کیا، اور 'کوتلی' شاہ علی ابڑے کا آباد کیا ہوا تھا۔ اسی طرح چنڈوکہ کے علاقے کو وہاں کی ہر قوم اور قبیلے نے آباد کیا، جدا جدا شہر بسائے اور اپنی اپنی نہریں نکالیں۔ ابڑہ، سانگی اور سمیجہ قبیلوں نے اس معاملے میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا، کیونکہ یہی تین قبیلے چانڈوکہ میں اکثریت رکھتے تھے بلکہ صاحب ثروت بھی تھے۔

(۱۳) انہیں کوششوں کی وجہ سے، خریف کی فصل مثلاً چاول [شالی (۲)] اور جواری کثرت سے ہونے لگی اور ایک لاکھ سے زیادہ رقبہ ان دو جنسوں میں زیر کاشت آگیا۔ ربیع کی کاشت اس کے علاوہ ہونے لگی، جیسا کہ گندم، جو، نخود اور سَرْشَف (۳) وغیرہ۔ اور سرکاری

---

(۱) یہ نالا ابھی تک "میر واہ" کے نام سے موجود ہے۔

(۲) سندھی زبان میں چاول کے پودے کو ساری کہتے ہیں مولف نے وہی لفظ استعمال کیا ہے۔

(۳) سرسوں۔

لگان بھی تیس چالیس فیصد بڑھ گیا ۔

(۱۴) ترخانی دور کے فوج کی تعداد ھمیں آج تک معلوم نہ ھو سکی تھی، یہی کتاب ھے جس سے پتا چلتا ھے کہ میرزا جانی کے پاس پندرہ ھزار سوار ارغون اور ترخان قبیلے کے تھے، اور مقامی لوگوں سے بیس ھزار جوان موجود تھے ۔ اور یہ پینتیس ھزار کی فوج ایک برس تک اکبر کی فوجوں کا جی جان سے مقابلہ کرتی رھی ۔

(۱۵) اس کے مقابلے میں ٹھٹے میں مؤلف کے زمانے میں مغلیہ فوج کی حالت خراب تھی ۔ اس کی کوئی نگہبانی نہیں ھوتی تھی، تھانے اور چوکیاں مستحکم نہیں تھیں اور رعیت اس حد تک شکستہ خاطر ھو چکی تھی کہ جس کو فوری دلاسے کی شدید ضرورت تھی ۔

اسی طرح مؤلف قسم اول کے تیسرے باب کی تیسری فصل میں — جو 'تربیت صوبہ داران' کے بیان میں ھے — بادشاہ کو مشورے پیش کرتے ھوئے لکھتا ھے کہ :

''دیگر، ھر گاہ یک صوبہ داری را تغییر کنند! در ابتدای فصل خریف کہ ھنوز سبز باشد، صاحب صوبہ' دیگر باید کہ دران صوبہ برسد تا مردم تعیینات خود را در سرحد نشاند، و سر رشتہ' ملک فی الحال بدست آرد، بعد ازان صوبہ دار قدیم ازان جا عازم خدمت ماموره' دیگر شود ۔ نہ کہ صاحب صوبہ' دیگر بعد از رفتن فصل خریف داخل صوبہ گردد و صوبہ دار

اول را خبر تغییر رسیده، و به سبب آن بی دل ست و زراعت را نگهبانی بواقعی چنانچه در حکومت خود میکرد نمی کند، و رعیت خورده می رود، و هر گاه صوبه دار دیگر بیاید خورد برات می شود، و ازین سبب مردم غرض گوی و ساعی وقت یافته راه بد عملی را به پیشدستان صوبه دار جدید می نمایند. و ازین جهت مردم رعیت و سائر سکنهٔ آن صوبه دلگیر می گردند.

دیگر، یک صوبه داری را که صوبهٔ او معمور و آبادان باشد، و بخواهند که خدمت صوبه دیگر او را بسپارند. یقین است که مقدار لشکر سرحدهای آن صوبه بپادشاه روشن است و حال حاصل آن صوبه نیز از نسخهٔ امین، بخدمت حضرت ایشان هویدا. پس حاصل آن صوبه را با لشکر سرحدهای او قیاس فرمایند. اگر حاصل آن صوبه با لشکر او کفاف می کند، فهوالمراد؛ جاگیر اولش را تغییر کرده دران صوبه جاگیر بدهند که خدمت شایسته بجا آورد، و اگر حاصل آن ملک با لشکری که درانجا درکار است، موافقت نه نماید، آن زمان جاگیرهای قدیم آباد کردهٔ او را تغییر کردن مناسب دولت نمی نماید، بلکه جاگیرهای قدیم وی بر حال دارند تا لشکر و حشم از دست او نرود، و بآن صوبه فرستند و دیوان و بخشی

همراه سازند که آنچه ازان ملک از حاصل رعیت و تاخت متمردان بدست افتد، همه را داخل خزانهٔ بادشاهی نمایند، تا آن زمان که آن ملک فراهم آید و رو بآبادانی بیارد، و صوبه دار سر رشتهٔ آن ملک بدست آرد، بعد ازان جاگیر قدیم او را تغییر فرموده در همان صوبه جاگیر تنخواه دهند. و اگر این چنین نشود! کار برو مشکل میگردد. از برای آنکه لشکر قدیم او از دست می رود، و بمردم جدید نمی تواند کار خاطر خواه ساخت. و نیز به سپاه زر باید داد، و حاصل ملک کفاف علوفهای لشکر نمی کند. پس از کجا زر بدهد، نهایتش و اشکینهای اول خود را تا آن زمان که دارد خواهد داد، اگر درین ضمن کار میسر شد فبها، و الا بی پا می شود (۱)."

عبارت بالا سے نہ صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ۔ صوبہ داروں کا تبادلہ بہت ہی بی ترتیبی سے ہوتا تھا اور تبادلوں کے سلسلے میں کوئی قانون یا اصول منضبط نہیں تھا۔ بلکہ اپنے بڑے بھائی کے تبادلے کی داستان جو مؤلف نے بطور مثال کے پیش کی ہے، وہ بجائے خود ہماری معلومات میں بالکل نیا اضافہ کرتی ہے۔ کہتا ہے کہ:

"چنانچه این خانه زاد در تغییر صوبهٔ تهته احوال برادر ابوالبقا را مشاهده نمود که بطرف

(۱) از ورق ۸۹-۲ تا ورق ۹۱-۱ -

جونه گر (۱) حکم شد که برود. قریب هزار و پانصد جوان کار آمدنی که بکار خوب شهنشاهی بیایند، در تهته نوکر داشت، و احوال گرانی و ویرانیٔ ملک سهورت (۲) را شنیده پانصد جوان در همین تهته، از وی جدا شدند، و پانصد جوان قدیمی ده ساله و بیست ساله خود را علوفه ده بیست و ده سی زیاده کرده دو ماهه پیشگی داده، همراه ضیاءالدین یوسف پسر کلان خود نموده پیش فرستاد، و خود متعاقب به بدین (۳) آمد: چون ضیاءالدین یوسف از جونه گر بطرف اونه (۴) روانه شد، چهارصد و پنجاه جوان دیگر ازو فرار نموده به تهته آمدند، و پنجاه جوان ــ که آباً عن جد همراهی کرده آمده بودند، از جماعهٔ خویشان و مردم حصاری ــ قدم ثبات داشته جدا نشدند. و لشکری که همراه برادر مومیٰ الیه بود بسبب آن بیدل شد و محنت زور بر سر برادر مذکور آمد، او بود که هنوز با هفتصد هشتصد جوان خوب دیگر از برادران و خویشان و مردم قدیمیٔ خود روانه ملک سهورت شد،

---

(۱) جونا گڑھ۔

(۲) سورٹھ: جونا گڑھ کے پورے علاقے کو سورٹھ کہتے ہیں۔

(۳) قدیم زمانے میں جونا گڑھ جانے کا راستہ، بدین سے ہوکر جاتا تھا، بدین حیدرآباد ضلع میں ہے۔

(۴) غالباً اوٹھ ہوگا۔

و این خانه زاد از موضع رحمان که بکناره دشت کچ واقع است، از او رخصت شده، بوطن اختیاری خود آمد.

و اگر جاگیرهای قدیم او که در ملک تهته داشت، برقرار می بودند، و این خدمت بدو حکم می‌شد، بر وجه احسن در انصرام آن می کوشید. چرا که لشکر قدیم از او جدا نمی شد و خرج او هم بزیادتی نمی کشید. زیرا که، مردم سپاه به سبب جاگیرهای قدیم بر حاصل خاطرها جمع میداشتند، و اهل و عیال خود را درانجا گذاشته باندک اضافه از وي راضی شده، خدمتهای خوب بجا می آوردند. الحال هم امیدوارم که بعنایت الٰهی و باقبال بی زوال شهنشاهی کار خوب کند (۱)."

میر ابوالبقا امیر خان کے سلسلے میں جو اطلاعات مؤلف نے اوپر کی عبارت میں دی ہیں، وہ ہمارے لئے بہت قیمتی ہیں، اور صرف اسی کتاب کے ذریعے ہم تک پہنچ رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ:

(۱) امیر خان ٹھٹے سے تبدیل ہوکر جوناگڑھ گیا، ٹھٹے میں اس کے پاس ۱۵ سو کے قریب سپاہی ملازم تھے، جب تبادلہ ہوا اور سپاہیوں نے جوناگڑھ کے گرانی اور ویرانی کے واقعات سنے، تو ایک ہزار نے ٹھٹے ہی میں

---

(۱) ورق ۹۱-۱ تا ۹۲-۲

ملازمت سے دستکشی اختیار کرلی، باقی پانچ سو ۔ جو دس اور بیس برس سے متواتر نوکر چلے آرہے تھے ۔ جونا گڑھ کی طرف ضیاء الدین یوسف کے ساتھ چلے، لیکن ان میں سے بھی ساڑھے چار سو وہاں پہنچ کر فرار ہوگئے۔ باقی فقط وہ پچاس جوان بچے جو دراصل ان کے قدیمی اور خاندانی متوسل تھے اور کسی بھی حال میں ان سے جدا ہونے والے نہیں تھے ۔

(۲) میر ابوالبقا نے اپنے ہی خاندانی لوگوں میں سے دوبارہ سات آٹھ سو سپاہی بھرتی کئے جنکو لیکر وہ اپنے نئے گئے ۔ جب موضع رحمان میں پہنچے تو یوسف میرک بھائی سے رخصت ہوکر اپنے وطن اختیاری کو واپس آئے ۔

(۳) مغل امیروں کے سپاہ یا ملازموں کو تنخواہ وغیرہ کے سلسلے میں، حکام پر کوئی اعتماد نہیں تھا، انہیں ہر ماہ یقینی طور پر تنخواہ ملنے کا کبھی یقین نہیں تھا ۔ وہ دیکھتے تھے کہ جس امیر کے ساتھ وہ منسلک ہیں، اگر اس کی جاگیریں کافی ہیں اور ان سے اتنی آمدنی ہوگی جس سے ان کو تنخواہیں مل سکینگی تو رہتے تھے، ورنہ راہ فرار اختیار کرنے میں انہیں کوئی دریغ نہیں تھا ۔ یہی سبب تھا کہ امیر خان سے جب ٹھٹے کی جاگیریں لے لی گئیں اور سپاہیوں نے جونا گڑھ کی ویرانی سنی تو فوراً راہ فرار اختیار کرلی ۔

یہی بی اعتمادی تھی، جس کی وجہ سے بعض دفعہ
سپاھیوں کو دو تین ماہ کی تنخواھیں پیشگی دینی ٣٠
پڑتی تھیں۔

(٣) جونا گڑھ جانے کا راستہ، اس زمانے میں اسطرح تھا : ٹھٹہ۔ بدین۔ قصبہ رحمان۔ دشت کچھ۔ پھر کچھ سے گذر کر جونا گڑھ پہنچنا پڑتا تھا۔ یہ وھی خشکی کا راستہ ھے جو آج بھی بدین سے کچھ تک جاتا ھے۔

متن کی تیاری اور درستی

خطی نسخے: جیسا کہ ہم اوپر بتا چکے ہیں ''مظہر شاہجہانی'' کے ابتک دو نسخے دستیاب ہوئے ہیں۔ ایک وہ نسخہ جو مؤلف کی ذاتی ملک تھا، جس کو چند سال پیشتر پنجاب یونیورسٹی نے مرحوم سراج الدین آذر کے پس ماندوں سے خرید لیا ہے۔ اور یہی وہ نسخہ ہے جو ڈاکٹر محمد ناظم مرحوم کے ذریعہ مجھے ملا اور میں نے اسی وقت اس کا فوٹو لے لیا تھا۔ میں نے اسی نسخہ کو یہاں بنیادی متن قرار دیا ہے۔

دوسرا نسخہ وہ ہی جو مجھے قطعی طور پر پہلے نسخے ہی کی نقل معلوم ہوتا ہے، اور پنجاب یونیورسٹی کے ہی خطی ذخیرے میں موجود ہے۔ اس نسخہ کو میں نے متن کے مقابلے کے لئے استعمال کیا ہے، لیکن عبارت میں کوئی قابل ذکر اختلاف نہیں پایا۔ سطور ذیل میں دونوں نسخوں کی کیفیت پیش کی جارہی ہے۔

(۱) نسخۂ اول

تقطیع ۱/۲ X ۵ ۲/۱ ۸، فی صفحہ ۱۳ سطر، خط ھندی نسخ، نہایت صاف اور پاک۔ پوری کتاب ایک ھی کاتب نے لکھی ھے، کاغذ دیسی اشتری رنگ کا موٹا اور مضبوط، جس کی تازگی ابھی تک قائم ھے۔ صفحات پر جدولیں ھیں، عنوان سرخ روشنائی سے لکھے گئے ھیں، اور پہلے صفحہ کے لوح پر بہت ھی معمولی کام ھے۔ اوراق ۴۰۷ (صفحات ۸۱۴)۔ قسم اول ورق ۲/۴ سے شروع ھو کر ۲/۲۲۸ پر ختم ھوتی ھے، اور قسم ثانی اسی ورق کے آخری دو سطروں سے شروع ھو کر ۲/۴۰۷ پر تمام ھو جاتی ھے۔ اوراق ۱/۲ سے ۱/۴ پر دیباچہ لکھا ھوا ھے۔ علاوہ ازیں شروع میں، دو ورق اور ھیں جن پر فہرست مضامین معہ حوالہ اوراق درج ھے۔

کتاب کے ورق اول کے بیرونی صفحہ پر مختلف عبارتیں درج ھیں، جن میں سے ایک عبارت اپنے مفہوم کے اعتبار سے، خود مؤلف کے اپنے ھاتھ کی لکھی ھوئی معلوم ھوتی ھے۔ اور یہی سبب ھے کہ ھم نے اسی نسخہ کو مؤلف کا ذاتی نسخہ سمجھا ھے۔ عبارت یہ ھے:-

(۱) ھوالفیاض

(۲) قد وقفت علی ید اکبر ابناء الاخ الکبیر (۱) ابی البقا

(۳) الملقب بامیر خان سلمہ اللہ تعالیٰ

---

(۱) الاخ الکبیر کے اوپر کسی اور نے یہ الفاظ لکھے ھیں (برادر کلان [و] پدر میر ضیاء الدین)

(۴) بل افضلهم بالتحقیق ضیاء الدین
(۵) یوسف فی شهور
(۶) ثمانیه و اربعین
(۷) و الف من
(۸) الهجرة النبویه
(۹) علیه افضـ ... (۱)
(۱۰) الصـ ... (۱)

مؤلف نے یہ عبارت لکھ کر کتاب، تالیف کے کم و بیش پانچ سال بعد ۱۰۴۸ھ میں اپنے بڑے بھائی، ابوالبقا امیر خان کے بڑے بیٹے ضیاء الدین یوسف (۲) کو دی ہے۔

اسی صفحہ کے اوپر کے ایک گوشے پر یہ عبارت ثبت ہے:

(۱) ... تاریخ ۱۶ شعبان ۳۹ (۳)
(۲) ..... جمع کن (۴)
(۳) ..... محب (۴)

---

(۱) افضل اور الصلواۃ کا نصف آخر جلد بندی میں صحافی نے کاٹ دیا ہے۔ اور یقین ہے کہ مؤلف کے دستخط بھی اسی میں کٹ گئے ہیں۔

(۲) تذکرہ امیرخانی (مولفہ راقم الحروف) میں سوانح دیکھنا چاہئے۔

(۳) صاف پڑھا نہیں جاتا، رمضان بھی ہو سکتا ہے۔

(۴) حروف مٹے ہوئے ہیں صاف پڑھے نہیں جاتے۔

اسی عبارت کے نیچے وسط میں لکھا ہوا ہے :

(۱) بتاریخ ۱۰ صفر المظفر ۱۲۸۴ ھجری نبوی
(۲) داخل کتبخانہ نمودہ شد

ان دو سطروں کے نیچے خط طغرا میں دستخط ثبت ہیں جو 'اشرف محمد عفی عنہ' پڑھنے میں آتے ہیں ۔

اسی صفحہ کے پہلو میں ایک مہر ہے ، جو حسب دستور مٹائی گئی ہے اور پورے طور پر پڑھی نہیں جاتی۔ اس کے نیچے یہ عبارت ہے :

(۱) تاریخ غرہ ربیع الثانی ۸
(۲) دیدہ (۱) شد

کتاب کے اختتام کی جو عبارت ہے (۲) ، اس کے نیچے دو سربمہر مہریں ایک ہی شخص کی ثبت ہیں ، جن کی عبارت ہے :

موسس الدولہ اساس الملک
مرزا فاضل بیگ خان جنگ بہادر

دونوں مہروں پر سال ۱۲۸۸ ھ (۳) کنندہ ہے ۔

(۲) نسخۂ ثانی

یہ نسخہ ''دستورالعمل (۴)'' کے غلط نام سے پنجاب یونیورسٹی کے کتب خانے میں Ph III–71 نمبر پر موجود ہے۔ تقطیع 9X5

---

(۱) ممکن ہے "یہ عرض دیدہ شد" ہو اور پہلا لفظ مٹ گیا ہو !
(۲) متن صفحہ ۲۵۷
(۳) مطابق ۱۸۷۰ع
(۴) جناب ڈاکٹر سید محمد عبداللہ نے اپنی فاضلانہ کتاب ''ادبیات فارسی میں ہندؤں کا حصہ'' میں (ص ۵۰۰) یہی نام لکھا ہے ۔ (دھلی – ۱۹۴۲)

اوراق ۳۰۰ ۔ اس کے گیارھویں ورق پر تین مہریں مختلف سائیز کی ثبت ہیں، جن پر ''محمد رب نواز خان'' کندہ ہے۔ ایک مہر پر سال ۱۲۳۳ھ (۱) دوسری پر ۱۲۰۰ھ (۲) (؟) اور تیسری پر ۱۲۵۵ھ (۳) ثبت ہے۔ آخری صفحہ پر بھی یہی تینوں مہریں موجود ہیں ۔ خط معمولی نستعلیق، کاغذ اشتری رنگ کا موٹا دیسی ۔ اس نسخے سے کچھ اوراق غائب ہیں ۔ جن کی نشان دھی ہم نے متن میں کردی ہے۔ عبارت کے اختلافات کی تصحیح کرتے ہوئے متن کے حواشی میں اس نسخے کو (پ) کے نشان سے واضح کیا گیا ہے۔

کتاب کی ابتدا: چونکہ ہم یہاں کتاب کے فقط قسم ثانی کو چھاپ رہے ہیں، اس لئے، مناسب ہے کہ کتاب کی ابتدائی عبارت، یعنی قسم اول کے شروع کی چند سطریں یہاں دے دیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''حمد است مرخالقی را کہ انسانرا برای معرفت خود آفریدہ ۔ چنانچہ در کلام مجید خود فرمودہ کہ : — و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون — یعنی : آفریدم من جن و انس را، مگر برای آنکہ بشناسند مرا ۔ و نیز در حدیث قدسی آوردہ کہ :۔ کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف۔

---

(۱) مطابق ۱۸-۱۸۱۹ع (۲) مطابق ۸۵-۱۷۸۶ع
(۳) مطابق ۳۹-۱۸۲۰ع

یعنی : من خداوندم گنجی پنہان بودم و غیر من، عالم بحال و عارف بجلال کمال نبود ۔ و دوست میداشتم کہ مرا بشناسند، پس مخلوقات را آفریدم تا شناختہ شوم و بادشاہان(۱) را، بر خلائق خود نگہبان و راعی(۱) ساختہ کہ، ہر آئینہ در شعاع دولت ایشان، ہیچ قوی بر ضعیف ستم نکند"... الخ

متن کی اشاعت کا حال : یہ کتاب چونکہ تاریخ سندھ کے سلسلے میں غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے، اس لئے میں نے مرتب کرتے وقت یہ چاہا تھا کہ مؤلف نے جو اشارے کئے ہیں، جو واقعات مختصراً بیان کئے ہیں، یا زراعت، مالیہ اور دستورالعمل، اجناس اور اوزان کے متعلق باتیں لکھیں ہیں ۔ یا جن قبائل اور افراد کا ذکر کیا ہے، یا بہت سے جغرافیائی نام اور مقام لکھے ہیں، اور مؤلف نے عبارت کے اندر مقامی یا غیر مقامی غریب الفاظ محاورے اور اصطلاحیں استعمال کی ہیں، ان سب پر مفصل حواشی اور وضاحتی نوٹ لکھوں ۔ لیکن پچھلے دو تین برس خرابئی صحت میں مبتلا رہنے کی وجہ سے، افسوس ہے کہ میں، ایسا کرنے سے معذور رہا، بلکہ چھپا ہوا متن بھی تقریباً دو برس تک مقدمہ وغیرہ نہ لکھے جانے کی سبب سے رُکا رہا ۔ بہرحال باوجود اس مجبوری کے بھی میں نے

---

(۱) یہ حدیث حضور کی تعلیم اور اسلام کی روح کے سراسر خلاف ہے۔ شاہوں کا وجود اسلام میں کہاں سے آیا ؟

— حسب دلخواہ نہ سہی — پھر بھی کسی حد تک جگہ جگہ ضروری حواشی لکھ دئے ہیں۔ سندھی ناموں اور مقاموں کا سندھی املا دے دیا ہے، بعض تاریخی آثار، قصبات اور اشخاص پر بھی حواشی دئے ہیں۔ لیکن کامل طور پر یہ علمی کام سر انجام دینا، بہت ہی وقت طلب اور سخت محنت کا متقاضی تھا۔ ضرورت تھی کہ جن قبائل کا ذکر آیا ہے ان کی مختصر تاریخ اور نسب نامے بھی شامل کئے جاتے، لیکن کیا کیا جائے! جب انسان حالات اور واقعات کی ناسازگاری کی وجہ سے مجبور ہو جاتا ہے تو پھر سوائے اس کے اور کوئی چارۂ کار نہیں رہتا کہ، ہر ''درد سر'' کا ''قصہ مختصر'' کرلے، چنانچہ مجھے بھی بڑی حد تک کوتاہ قلمی سے کام لینا پڑا۔ بہرحال یہ چیزیں اور ضرورتیں اپنی جگہ پر ایسی اہم ہیں کہ پھر جب کبھی اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن تیار کیا جائے تو ان تمام باتوں کا خیال رکھنا از بس لازمی ہے، تاکہ اس کا دوسرا ایڈیشن زیادہ جامع اور مکمل بن جائے۔ بلکہ اس وقت ضرورت اس بات کی بھی ہے کہ قسم اول بھی اس کے ساتھ شامل کردی جائے، جو بجای خود نظام حکمرانی کے کتابیات کی ایک اہم کڑی ہے۔

فہرستیں اور شجرے: کتاب کے آخر میں مختلف فہرستیں شامل کردی گئی ہیں، مثلاً اشخاص، اماکن جغرافی، اقوام و قبائل، اور نامہائے کتب۔ علاوہ ازیں ان مخصوص مقامی محاوروں اور غریب الفاظ کی جدول بھی دے دی گئی ہے جو

جابجا مؤلف نے استعمال کئے ہیں ۔ ان فہارس کے ساتھ دو اور فہرستیں شامل ہیں ، ایک سندھی قوموں اور قبیلوں کی، اور دوسری، اُن جغرافیائی مقاموں اور شہروں کی جو مخصوصاً سندھ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ مقدمہ کے آخر میں مؤلف کے خاندان کا شجرہ بھی شامل کیا ہے تاکہ قارئین کے سامنے اس خانوادے کی رشتہ داریاں ذہن نشین ہوجائیں ۔

اس شجرے کے علاوہ دو اور نسب نامے دئے ہیں جو نورجہاں بیگم کے خاندان سے متعلق ہیں ۔ ایک میں مادری سلسلہ اور دوسرے میں ان کا پدری سلسلہ دکھایا گیا ہے ۔ ان دو شجروں سے قارئین معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ ایک قافلہ جو بے سرو سامانی کے عالم میں ایران سے چل کر یہاں پہنچا ، اپنے رشتہ داریوں کی کڑیوں میں کن کن شاہوں ، شہزادوں ، امیروں اور امیر زادوں کو جکڑکر ، پوري ہند و پاک کی سر زمین کی سیاست اور حکومت کو اپنے اقتدار کے تحت لے لیا تھا ۔ ان دو شجروں کے ترتیب میں راقم الحروف کو کئی کتابیں دیکھنی پڑیں ہیں ۔ جن میں سے بعض کے اشاریہ نسب ناموں میں دے دئے ہیں تاکہ اس خاندان کے افراد پر کوئی صاحب اگر کام کرنا چاہئے تو ان کو آسانی ہو ۔

ایک جدول اور بھی میں نے مقدمہ کے آخر میں دی ہے، جس سے سندھ کے ان اہم واقعات کی تاریخیں سامنے آتی ہیں، جو اس دور میں وقوع پذیر ہوئے ہیں، جس سے کہ مظہر شاہجہانی متعلق ہے ۔

سپاس گذاری : آخر میں سب سے پہلے میں اپنے مرحوم شفیق محمد ناظم (۱) کے حق میں دست بدعا ہوں کہ اللہ پاک اس مرحوم و مغفور کو، اپنی بے پایاں رحمتوں اور بخششوں کے طفیل، ''فردوس مکانی'' اور ''جنت آشیانی'' کرے، کہ درحقیقت ایسے ہی نیک اور پاکیزہ اخلاق اور کردار کے انسان اہل بہشت میں سے ہیں۔ اس مرحوم کی ہی وجہ سے یہ کتاب مجھ تک کیا پہنچی، بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ، عدم سے عالم وجود میں آئی۔ اس کے بعد مجھ پر لازم ہے کہ میں اپنے برادر معظم پیر علی محمد راشدی کی سپاس گذاری کروں کہ جب یہ کتاب مجھے فقط ایک دن کے لئے میسر آئی تو انہوں نے اسی ایک دن میں سیکڑوں روپیہ کے صرفے سے پوری کتاب کے فوٹو نکال کر مجھے عنایت کئے تھے۔ پنجاب کے مشہور دانشمند اور اپنے دوست عزیز ڈاکٹر محمد باقر کی عنایتوں کا شکریہ بجا لانا بھی مجھ پر عین واجب بلکہ فرض ہے۔ متن تیار کرتے وقت انہوں نے مہینوں تک کتاب کے دونوں خطی نسخے میرے حوالے کردئے تھے۔ میرے دوست عزیز ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی کا بھی سپاس گذار ہوں کہ جب خطی نسخے ابھی نہیں پہنچے تھے تو اس وقت میرے مسودے کے بعض عبارتوں کی، آپ نے اپنا قیمتی وقت صرف کرکے، وہیں لاہور میں اصل نسخے سے مقابلے کے بعد درستی کی۔ اس کے بعد

---

(۱) وفات ۲۴ مئی ۱۹۵۵ع (۱-شوال ۱۳۷۴ھ) بروز منگل عید الفطر وقت ۱ بجے دوپہر ـ مدفن گورستان سوداگران پنجاب۔ کراچی۔

اپنے همکار اور رفیق جناب حبیب‌الله صاحب رشدی کا احسان مند هوں که انهوں نے نه فقط طباعت اور پروف دیکھنے کی پوری ذمه داری اپنے سر لی ، بلکه تمام انڈکس بهی تیار کرکے کتاب میں شامل کیں ۔ الله پاک ان سب عزیزوں کو جزائے خیر دے۔

حرف آخر : یه کتاب تاریخ سنده کے سلسلے میں بهت اهمیت رکهتی هے ، اور خصوصی مواد کے لحاظ سے بهی تمام سندهی تاریخوں میں ممتاز اور افضل هے ۔ اس لئے میں اپنے هم وطن حضرات اور تاریخ سنده سے دلچسپی اور همدردی رکهنے والے تمام بیرونی علماء تاریخ سے، امید رکهتا هوں که وه اس کتاب کے اوراق میں سنده کے ماضی کی صحیح تصویر ذهن نشین کرنے کی سعی فرمائینگے ۔

کراچی — حسام الدین راشدی

۱۲ فبروری ۱۹۶۱م

۲۵ شعبان المعظم ۱۳۸۰ھ

یوم یکشنبه وقت ۱۰ بجے صبح

مصادر

اس کتاب کو ایڈٹ کرتے وقت مندرجہ ذیل کتابیں پیش نظر رہیں:

(۱) تاریخ سندھ — میر معصوم بھکری — داؤد پوتہ ایڈیشن

(۲) تذکرہ امیرخانی — حسام الدین راشدی — سندھی ادبی بورڈ

(۳) ذخیرۃ الخوانین — شیخ فرید بکھری — خطی ذخیرہ حسام الدین راشدی

(۴) لب تاریخ سندھ — خان خداداد خان — امرتسر ایڈیشن

(۵) اکبر نامہ (۳ جلد) — ابوالفضل — بنگال ایشیاٹک

(۶) ماثر الامراء (۳ جلد) — شہنواز خان — "

(۷) بادشاہ نامہ — عبدالحمید لاہوری — "

(۸) بیگلر نامہ — ادراکی بیگلاری — خطی ذخیرہ حسام الدین راشدی

(۹) ضمیمہ تاریخ سندھ — محمد بن زندہ علی بیگ — "

(۱۰) مقالات الشعراء — میر علی شیر قانع — مطبوعہ ایڈیشن حسام الدین راشدی

(۱۱) تحفۃ الکرام — علی شیر قانع — خطی و مطبوعہ فارسی

(۱۲) طبقات اکبری (۳ جلد) — خواجہ نظام الدین — بنگال ایشیاٹک

(۱۳) تعلیقات مکلی نامه حسام الدین راشدی مجله مهران
(۱۴) مقدمه مثنوی چنیسر نامه " سندھی ادبی بورڈ
(۱۵) تزک جہانگیری مطبوعه نولکشور
(۱۶) تاریخ فیروزشاهی ضیا برنی بنگال ایشیاٹک
(۱۷) تاریخ طاهری طاهر نسیانی خطی ذخیره حسام الدین راشدی
(۱۸) آئین اکبری ج ۱ بلاخمن بنگال ایشیاٹک سوسائٹی
(۱۹) میرزا غازي ترخان حسام الدین راشدی مطبوعه مجله تاریخ و سیاسیات
(۲۰) میر مائل (مقاله) حسام الدین راشدی مجلهٔ مهران
(۲۱) The Antiquities of Sind. H. Cousens 1929
(۲۲) مجله علوم اسلامیه شماره اول علی گڑھ
(۲۳) قرنیه عنایت خان آشنا خطی ذخیرهٔ ضیائی

غلط نامہ

کتاب میں طباعت کی غلطیاں جا بجا رہ گئی ہیں، چند غلطیوں کی درستی ضروری ہے۔ امید ہے کہ قارئین پڑھنے سے پیشتر ان کو درست کرینگے :-

(۱) صفحہ ۳۳۰ پر کتاب ختم ہوتی ہے، اور فہرستیں شروع ہو جاتی ہیں۔ غلطی سے صفحہ ۳۳۱ کے بجائے فہرست کی پہلی جز پر عدد ۱ تا ۶ چھپ گئے ہیں۔ نیز اسی جز کے اوپر بجائے ''مظہر شاہجہانی'' کے، میری دوسری کتاب ''روضۃ السلاطین'' کا نام طبع ہوا ہے۔ قارئین اعداد کو ۳۳۱ تا ۳۳۶ درست کرلیں۔

صفحہ	۲	غلط حضرت آشیانی	صحیح	حضرت عرش آشیانی
"	۱۰	" راجیال	"	راجبال (راج پال)
"	۱۳	" زراعت	"	زراعت
"	۱۶	" دوبنکي	"	دونبکی
"	۶۸	" المتانة فی مرتبة	"	المتانة في مرمة
"	۱۲۶	" پیل	"	پي

اضافه

صفحه ۱۳۱ پر جکر کا لفظ آیا ہے، یہ گرد و غبار آلود ہوا کی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں جھکڑ لکھا جاتا ہے۔ محاورہ ہے مثلاً جھاڑ جھکڑ۔ سندھی میں اسے جھکڑ لکھتے ہیں۔ یہ ہندی الاصل لفظ عرفی شیرازی نے ''وصفِ کشمیر'' کے عنوان سے جو قصیدہ لکھا ہے، اس کے ایک شعر میں یوں باندھا ہے۔

در چاشت کہ از شبنم، گل گرد فشاند
آن باد کہ در ہند گر آید، جکر آید

کتاب کے متن میں جہاں فوج علی کا نام آئے وہاں قوج علی پڑھنا چاہئے۔ یہ دو بھائی تھے جن کے متعلق صاحب ''ذخیرۃ الخوانین'' نے لکھا ہے کہ:

''قوج علی و برج علی دو برادر بودند۔ اصیل ترکمان سپاہ منصور بودند، برج علی چندان ترقی نکردہ۔ قوج علی منصب و جاگیر یافت۔ مدتی تعینات گجرات بود، و در عہد حضرت جنت مکانی پرگنہ سیوی و گنجابہ از توابع بھکر

جاگیر داشت . در کاچه بلوچان و افغانان عمل خوب کرده و چندان آدم کشی کرد که اگر طفلی گریه میکرد و افاغنه بزبان خود میگفتند که : قوج علی را غلی ! فی الحال از ترس گریه میماند .

دو کراه آهن پر از آب کرده در زیر او آتش می افروخت، خواه دزد خواه گنه‌کار دست و پای او بسته دران کراه می انداخت . فی الحال دران آبِ گرم بریان میشد . قریب هزار آدم در آن نواحی باین روش براه عدم فرستاده باشد . در سفاکی و بیباکی نظیری نداشت .

از شوسیٔ ظلم لاولد بود ، دختري داشت خضر خان نام کرده اورا چیره بندی نگاه میداشت ، و در زندگی عروسی او نکرده ، و قسم بر سرِ او میخورد ، و بسیار آن دختر را دوست میداشت .

قریب یک لک روپیه از مهاجنانِ اکبرآباد و لاهور و ملتان قرض گرفته ، به پرگنه سیوي و گنجابه رفته بود . و ساهوکاران را اکثر همراه برده تمسکات و قبض الوصول از هر کدامی گرفته براه عدم فرستاد . ازآنجا تغیر شده بدرگاه آمد ، و با مسود اوراق [شیخ فرید بهکري مؤلف ذخیرة الخوانین] در افتاد که : سبب تغیري جاگیر من که به پسران با یزید بخاري تنخواه شد ، شما بودید !"ـ تلاش بسیار کرد فوج داري سرکار بهکر گرفته ازین احقر بر آورد . خدا غالب بود ، بتدابیر بنده تعنیات پتنه همراه

مقرب خان گشت ۔ و ھمانجا سفر آخرت اختیار گزید ۔ ھر چه کاشتہ بود ، در دیده باشد ۔ (ذخیرة الخوانین خطی ص ۸-۹۰۳) ۔

جب یه صفحه زیر طبع تھا ، اس وقت راقم الحروف کو اپنے ذخیرۂ کتب سے دیوان حافظ (مطبوعه منشی نولکشور - در مطبع مطلع نور [۱]) کا ایک نسخه ملا ، جس کے سر ورق پر مخدوم محمد جعفر بوبکانی بن مخدوم میران کا نسب نامه کسی نامعلوم شخص کے خط میں لکھا ھوا تھا ، چونکه ابتک مخدوم موصوف کا نسب نامه کہیں نہیں ملا ھے اور یه دونوں شخصیتیں صف اول کے علمائے سندھ میں سے ھیں ، نیز اس کتاب مظہر شاھجہانی کے متن میں (صفحه ۶۸) پر بھی ان کا ذکر آیا ھے۔ اس وجه سے میں نے ضروری سمجھا که اس نسب نامے کو اسی اضافه میں شامل کردوں تاکه ان دو

---

[۱] دیوان حافظ کے اس مطبوعه نسخه کی کتابت منشی محمد شمس الدین المخاطب باعجاز رقم نے کی ھے ، اور یه پانچواں ایڈیشن ھے ، جو ماہ اپریل ۱۸۹۷ء میں لکھنؤ میں طبع ھوا - ۱۳۱۴ھ

اختتام پر مولوي عبد العلی مدراسی کا تصنیف کیا ھوا قطعه تاریخ ھے ، جس سے طباعت کا سال (کلام معجز نمای حافظ - ۱۳۰۱ھ) برآمد ھوتا ھے - تقریظ مولانا محمد ھادی علي اشک (نور الله مرقده) کی ھے ، جس نے اسی نسخے پر کچھ حواشي بھي لکھے ھیں -

بزرگوں کے خانوادہ سے شغف رکھنے والے علم دوست حضرات استفادہ کر سکیں۔ شجرہ نسب اس طرح لکھا ہوا ہے :-

شجرۂ متبرکۂ مخدومان قریشیان بنی عباس بوبکان

عبدالمناف - ہاشم - عبدالمطلب - عباس - عبداللہ - ہاشم - ابوبکر - سلطان اندس (؟) - بزدار خان - سالار خان - سلطان ترک - سلطان خلجی خان - ابوبکر - شیخ محمد - شیخ ابوبکر - عاری - میرہ - مروتہ (؟) - شیخ قلندر - مرزوق - نورالدین - محمد یعقوب - محمد میران بوبکانی (استاد شاہ حسن ارغون وغیرہ) - مخدوم جعفر بوبکانی (صاحب متانۃ) - نصیرالدین - خیر محمد - عبدالصمد - خیر محمد - عبدالصمد عرف وڈل - پیر محمد - امید علی۔

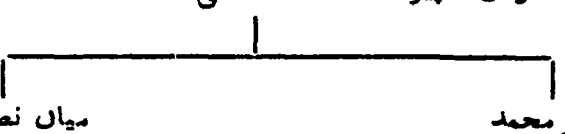

یہ شجرہ قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ میر محمد بن امید علی نے دیوان حافظ کے خالی ورق پر لکھا ہے۔

—O—

کراچی ۲۵- مارچ ۱۹۶۲ع

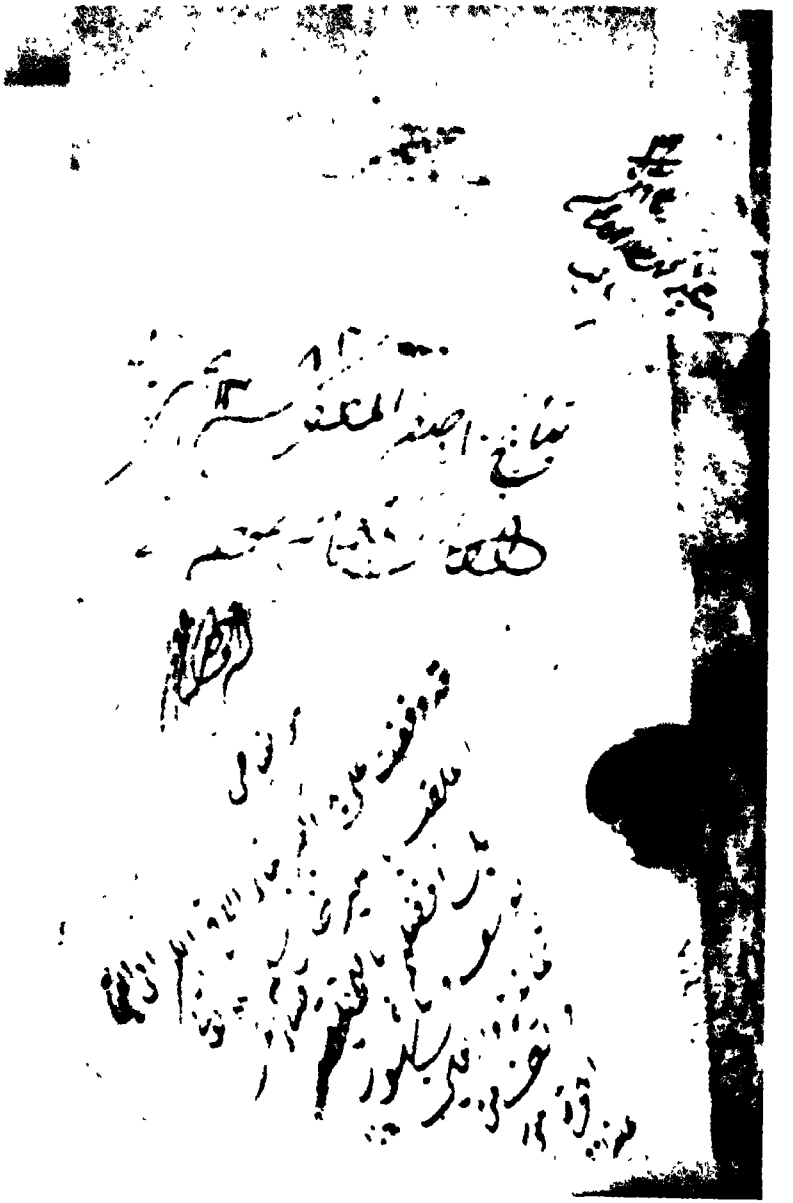

(۱) عکس خط یوسف میرک

(۲) عکس نخستین صفحه کتاب

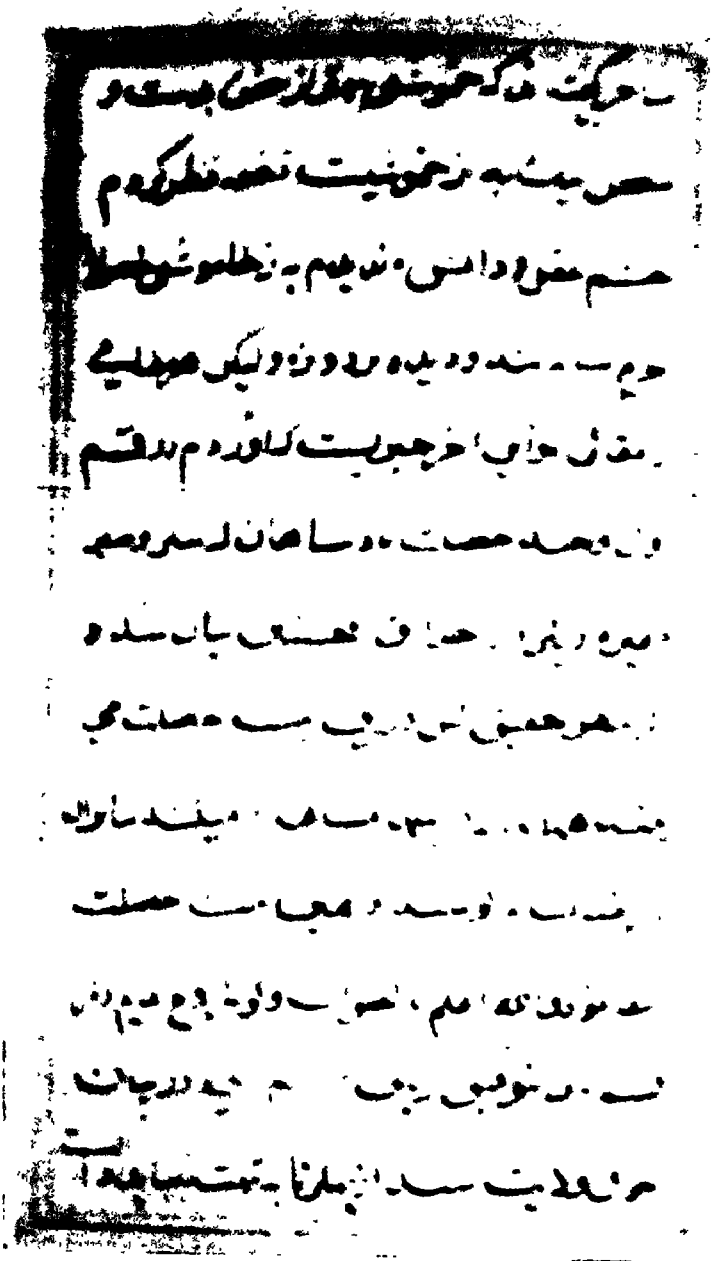

(۳) عکس صفحه ـ آغاز قسم ثانی

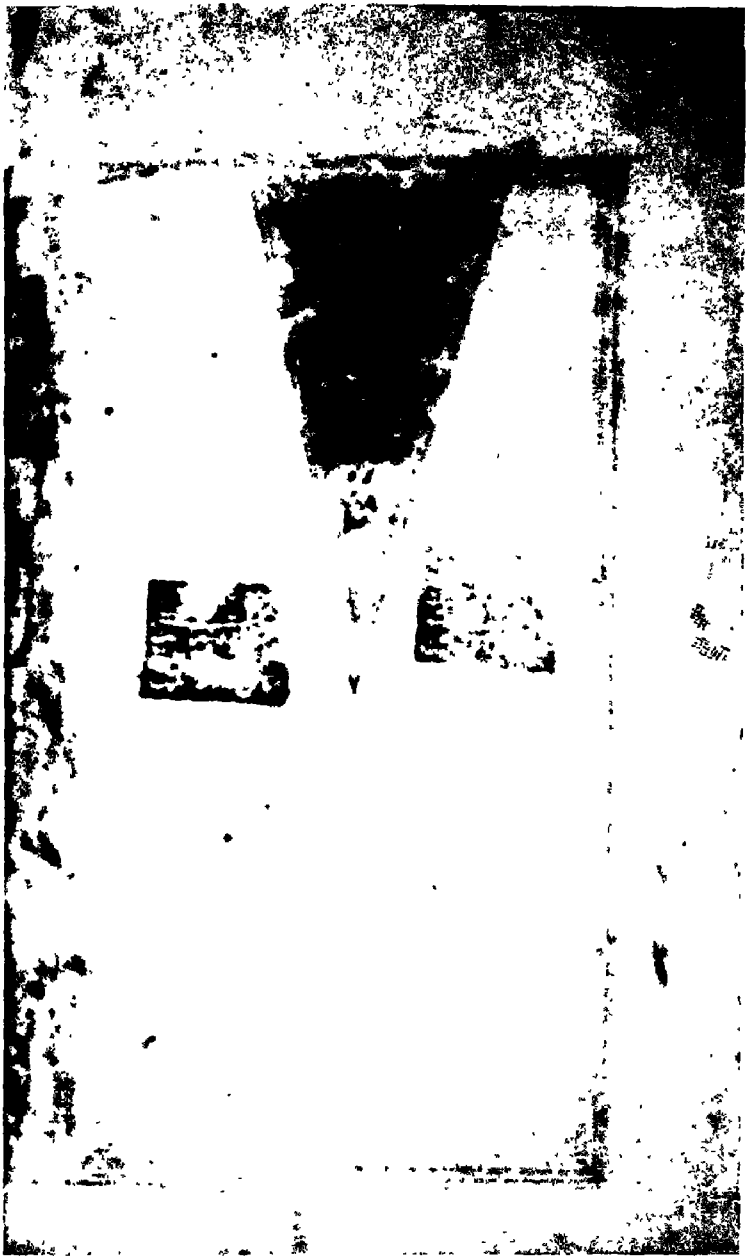

(۴) عکس صفحهٔ آخر کتاب

گوشوارہ واقعات مہم تاریخی

(۱۰۴۴—۱۱۳۵)

۱۱- محرم ۱۰۳۵ھ — سید بایزید بخاری کی وفات پر جہانگیر بادشاہ نے صوبہ ٹھٹھہ شہزادہ شہریار (داماد نورجہاں بیگم) کی جاگیر میں دے دیا، جس کا نائب شریف الملک ہوا۔

۲۸- صفر بروز اتوار ۱۰۳۷ھ (۱۱- ابان ۲۲ سال جہانگیری) جہانگیر نے کشمیر سے آتے ہوئے راجور کی منزل سے روانہ ہونے کے بعد، بعمر ساٹھ برس راستے میں وفات پائی۔ (حکومت ۱۲ سال ۸ ماہ ۱۵ دن)

— آصف خان ابوالحسن یمین الدولہ نے سر دست خسرو کے بیٹے، داور بخش کو تاج پہنایا، نورجہاں اپنے داماد شہریار کو بادشاہ بنانا چاہتی تھی۔ لیکن اس کے بھائی یمین الدولہ نے اس ارادے کو عملی جامہ پہنانے نہ دیا، اور اپنے داماد

شاھجہاں کو تخت نشین کرنے کے منصوبے پر کاربند ھوکر بادشاہ کے انتقال کی خبر پہنچانے ، بنارسی نامی ایک ھندو ھرکارے کو چکر ھٹی کی منزل سے (جو کشمیر اور لاھور کے وسط میں واقع ھے) دکھن کی طرف روانہ کردیا، جہاں اس وقت شاھجہان کا قیام تھا ۔

۱۹- ربیع الاول بروز اتوار ۱۰۳۷ھ — بنارسی نے بیس دن کے بعد یہ خبر دکھن کی آخری سرحد پر مہابت خان کو پہنچائی ، جس نے شاھجہان کو اسی وقت اطلاع دی ۔

۲۲- ربیع الاول ۱۰۳۷ھ — شاھجہان گجرات کے راستے دکھن سے آگرے کی طرف روانہ ھوا ۔

۲۸- ربیع الثانی ۱۰۳۷ھ — محمود آباد (احمد آباد) کے مقام پر شاھجہان نے ، شیر خان کا گجرات اور میرزا عیسیٰ ترخان (ثانی) کا ٹھٹہ کی صوبہ داری پر ، تقرر کیا ۔

۲۳- جمادی الاول ۱۰۳۷ھ — شاھجہان کی تخت نشینی کا آگرے میں اعلان ھوا ۔ مظہر شاھجہانی کے مؤلف یوسف میرک کا بڑا بھائی میر ابوالبقا امیر خان اس وقت ، شاھجہان کے خسر یمین الدولہ آصف خان کی طرف سے ، ملتان

میں نائب تھا ۔

۲۵- جمادل الاول ۱۰۳۷ھ — شاھجہان کے حکم سے ، آصف خان یمین الدولہ نے ۔ جو کہ اس وقت لاھور کا صوبہ دار تھا ۔ داور بخش (پسر خسرو) جس کو اس نے جہانگیر کی وفات پر فی الحال تخت نشین کیا تھا ، لاھور میں قتل کردیا ۔ ساتھ ھی اس کے بھائی گرشاسپ اور شہریار کے بیٹے طھمورث اور دانیال کے فرزند ھوشنگ کو بھی زندگی کی نعمت سے محروم کردیا ۔

۲۶- جمادی الاول ۱۰۳۷ھ — شاھجہان اکبرآباد (آگرہ) میں داخل ھوکر باغ نورجہان میں منزل انداز ھوا ۔ (شب پنجشنبہ)

۲۷- جمادی الثاني ۱۰۳۷ھ — شاھجہان کی تخت نشینی کی باقاعدہ رسم ادا ھوئی ۔

۱- رجب ۱۰۳۷ھ — میرزا عیسیٰ ثانی کی ٹھٹہ سے تبدیلی ھوئی ، اور خواجہ باقی عرف شیر خواجہ کے تقرر کا فرمان صادر ھوا ۔ میرزا عیسیٰ ۱۸- ربیع الثانی سے لیکر ۱- رجب ۱۰۳۷ھ تک ٹھٹہ کا حاکم رھا ۔

؟ رمضان ۱۰۳۷ھ — خواجہ باقی نے ٹھٹہ آتے ھوئے راستے میں وفات پائی ۔ (۲ ماہ ۲۱ دن کل حکومت اس کے نام رھی)

۲۲- رمضان ۱۰۳۸ھ — میرزا احسام‌الدین مرتضیٰ خان کا اس کی جگہ پر ٹھٹہ کے لئے فرمان صادر ہوا۔

؟ ؟ ۱۰۳۸ھ — احمد بیگ خان برادر زادہ نورجہان کا تقرر سیوھن پر ہوا۔

۸- ربیع الاول ۱۰۳۸ھ — میرزا عیسیٰ ترخان ثانی کو متھرا میں جاگیر دی گئی۔

۷- ربیع الثانی ۱۰۳۸ھ — میرزا عیسیٰ ٹھٹہ سے واپس دربار میں آگرے پہنچا۔

؟ ؟ ۱۰۳۹ھ — یوسف میرک، احمد بیگ اور اس کے بھائی یوسف کے مظالم سے تنگ آکر سیوھن سے نکلا، تاکہ ملتان پہنچ کر، مظالم کی حکایات کا ایک طومار لکھے، اور وھاں سے دربار میں پہنچ کر بادشاہ کے حضور میں داد گستری کے لئے پیش کرے۔

؟ ؟ ۱۰۳۹ھ — میرزا حسام‌الدین مرتضیٰ خان نے، جو کہ احمد بیگ کا رشتہ دار تھا، حرکت قلب بند ہو جانے سے ٹھٹہ میں وفات پائی۔

۱۲- ربیع الاول ۱۰۳۹ھ (شب) — میر ابوالبقا امیر خان کو ملتان سے یمین الدولہ کی نیابت سے تبدیل کرکے، مرتضیٰ خان کی جگہ پر ٹھٹہ کا صوبہ دار بنایا گیا۔

— احمد بیگ خان کو سیوھن سے تبدیل

کرکے ابوالبقا کی جگہ پر ملتان رکھا گیا۔

— احمد بیگ خان کی جگہ پر سیوھن میں دیندار خان کا تقرر ہوا۔

— یوسف میرک ابھی سیوھن سے نکل کر بھکر سے ہوتا ہوا بھائی کے پاس ملتان پہنچا ہی تھا کہ، یہ سب واقعات ظہور پذیر ہوئے۔

ربیع الثانی ۱۰۳۹ھ — غالباً ابوالبقا نے ملتان سے ٹھٹہ کے لئے کوچ کیا ہوگا، اور ساتھ ہی یوسف میرک کو بھی واپس ٹھٹے لیتا آیا۔

۱- شوال ۱۰۴۰ھ — ملتان سے احمد بیگ کا تبادلہ ہوا، اور نجابت خان بن میرزا شاہ رخ کو وہاں مقرر کیا گیا۔

۲۸- رجب ۱۰۴۱ھ — شاھجہان کو اطلاع ملی کہ ارسلان بیگ شمشیر خان نے، جو کہ اس وقت بنگش کا قلعہ دار تھا، وفات پائی۔

۱- ذی‌الحج ۱۰۴۱ھ — ملتان سے نجابت خان کی تبدیلی ہوئی اور قلیچ خان کو وہاں مقرر کیا گیا۔

؟ ؟ ۱۰۴۳ھ — میں یوسف میرک نے ٹھٹہ یا سیوھن میں مظہر شاھجہانی پر نظر ثانی کی ہوگی۔

۱۹- محرم ۱۰۴۴ھ — بوقت ظہر مظہر شاھجہانی کے مبیضہ کی تکمیل ہوئی۔

؟ ؟ ۱۰۴۴ھ — میں سیوھن کا حاکم جان نثار خان تھا۔

۱۰۴۴ھ — میں یوسف میرک کا بڑا بھائی میر ابوالبقا امیر خان جوناگڑھ میں نائب الحکومت تھا۔

شرح نسب نامهای پدری و مادری نورجهان بیگم

(۱) بعد از در گذشت پدر، از دست روزگار تنگ آمده بطریق فرار روانهٔ هند شد. در راه اسباب بغارت رفته احوال به مرتبهٔ انجامید که همگی، دو اسپ سواری بود که نوبت سوار می شدند. داماد میرزا علاء الدوله آقای ملاّ دوات دار بود. همسرش بتاریخ (۲۹- مهر) ۱۳- ذیقعد ۱۰۳۰ھ (۱۶ جلوس جهانگیری) حیات را بدرود گفت. میرزا غیاث بعد از این حادثه سه ماه و بیست یوم زندگانی کرد (رک- ماثر ج اول ص ۱۲۷-۱۲۸ بلاخمن ص ۵۷۳)

(۲) رک- تزک جهانگیری و ماثر ج ۲ ص ۵۷۲ پسر بزرگ.

(۳) در توطئه قتل جهانگیر، با شاهزاده خسرو همکار بود، بدین سبب جهانگیر اورا در "سرخاب" به قتل رسانید. رک - تزک ص ۱۳۵ -

(۴) (به قیاس بلاخمن) احمد بیگ پسر محمد شریف بود و مظالم احمد بیگ خان ، سبب تالیف مظهر شاهجهانی شد . در سال ۱۰۳۰ھ جهانگیر اورا به خطاب خانی سرفراز کرد .

(۵) رک - بادشاه نامه حصه ۲ ص ۳۰۷

(۶) رک - ماثر ج ۳ ص ۳۸۲ - پسر دوم .

(۷) ملاّ محمد تتوی استاد او بود . بندر لاهری و بکر و سیوهن شامل جاگیرش بود ، و ابوالبقا امیر خان (برادر بزرگ مصنف مظهر شاهجهانی) در ملتان نیابت او می کرد . برای خوردن غذا ، اشتهاي زيادي داشت . خوراک شبانه روزی او ، به یک من شاهجهانی رسیده بود . حویلی او در لاهور به بیست لک روپیه مرتب شده بود که بعد از درگذشت او به داراشکوه داده شد . در دهلی و آگره و کشمیر ملک دو کرور و پنجاه لک داشت . اخراجات و مصارف که در سرکارش بود، بعقل نمی گنجد .
رک - ماثر ج ۱ ص ۱۵۸-۱۵۹ ج ۳ ص ۳۷۰ - پسر سوم .

(۸) حاجی حور پرور خانم (خالهٔ نورجهان بیگم) زوجهٔ او بود . ابراهیم خان با برادر زادهٔ خود احمد بیگ علاقه و محبت وافري داشت . در سال دهم جهانگیری (۱۰۲۴-۱۰۲۵) بعد از فتح کوکره (بهار) جهانگیر اورا در مقام اجمیر خطاب فتح خانی داد .

خود از دست عساکر شاهجهان در موضع اکبر نگر کشته شد و در همان قریه در مقبرهٔ پسرش، که بنا کردهٔ او بود، دفن شد. احمد بیگ همان وقت که همراه او بود زخمی شد. رک - تزک ۳۳۳

(۹) صادق خان متوفی ۹- ربیع الاول ۱۰۴۳ھ رک - ماثر ج ۲ ص ۷۲۹

(۱۰) جهانگیر در سال ۱۰۲۳ خطاب خانی داد. رک - ماثر ج ۱ ص ۱۸۰

(۱۱) سال تولد به احتمال قوی ۹۸۴ھ بود و به سن ۷۲ بتاریخ ۲۹- شوال ۱۰۵۵ھ (۱۷- دسمبر ۱۶۴۵ع) حیات را بدرود گفت. مدفنش در لاهور. بتاریخ ربیع الاول ۱۰۲۵ھ، در شهر اجمیر جهانگیر اورا لقب نورجهان داد. رک - تزک ۳۳۷

(۱۲) رک - ماثر ج ۲ ص ۶۲۲

(۱۳) قاسم خان، صاحب دیوان بود و منشاٴ تش نیز معروف رک - ماثر ج ۳ ص ۶۷

(۱۴) مولف خلاصهٔ کونین، در رعنائی و میرزائی شهرهٔ آفاق بود، تکلف و تصنعی طرفه در ملا بس و معاقل، به کار بردی، و لطافت و نظافت تمام در بساط فرش نگاه داشتی، و زیب و زینتی و تزک و تزئین در جلوس و قعود و قیام و جمیع دنیا داری، بنوعی رعایت نمودی که، درین باب هیچ کس از همسران بل برتران به او نمی رسید، و نازک مزاجی و عالی دماغی او، به جای رسیده که گاهی

هنوز در چیره بستن بودي که خبر برخاست دربار می‌رسید. و گاهي در عین چیره بستن دماغش وفا نمي کرد ، سواری موقوف می نمود . به دولتِ جد بزرگوار خود، به معارج عزت و اعتبار اوج گرا گشته با عمدهٔ سر بزرگی و برتری می افراخت و نخوت و باد بروت به مرتبه داشت که فلک و ملک را به نظر در نمی‌آورد . ماثر ج ۳ ص ۵۱۳

(۱۵) در زمان شاهجهان به حکومت بکر آمد و با دختري از قبیلهٔ سمیجه عروسی کرد، و از هما زن میرزا طهمورث تولد گشت . رک - ذخیرة الخوانین خطی ص ۵۱۲

(۱۶) رک - ماثر ج ۳ ص ۲۶

(۱۷) افتخار خان یا مفاخر خان . رک - ماثر ج ۱ ص ۲۳۴

(۱۸) رک - ذخیرة الخوانین ص ۳۱۱

(۱۹) رک - ماثر ج ۱ ص ۳۱۰ - لقب آصف‌الدوله نیز داشت.

(۲۰) رک - ماثر ج ۱ ص ۸۱۴ - خدا بنده فرزندی از این زن نداشت .

(۲۱) رک - ماثر ج ۳ ص ۸۳۰

(۲۲) رک - ماثر ج ۲ ص ۷۳۱ - جعفر خان پسر اول بود ، پسر دوم صلابت ، پسر سوم عبدالرحمن مرحمت خان و پسر چهارم میرزا بهرام خان .

(۲۳) رک - ماثر ج ۱ ص ۴۵۴

(۲۴) رک - ماثر ج ۱ ص ۴۵۷

(۲۵) رک - ماثر ج ۱ ص ۴۵۷

(۲۶) رک - ماثر ج ۲ ص ۳۱۶ ذخیره ۳۰۷ وفات صفی خان همان طوریکه در ماثر ذکر شده در اواخر سال ۱۰۳۹ است و از روي بادشاه نامه ماه محرم ۱۰۵۰ - رک - بادشاه نامه ج ۲ ص ۱۹۸-۲۸۰ در بنگاله وفات یافت و شهنشاه این خبر را بتاریخ بیست و هشتم صفر از وقایع ممالک شرقی شنید و خود بتاریخ غره ربیع الاول ۱۰۵۰ به منزل ملکه بانو رفت . صفی خان موصوف برادري داشت بنام سلطان نظر، که دیوان خاقانی و انوری و مثنوی و حدیقه را خفظ کرده بود . رک - ماثر ج ۲ ص ۳۳۱

(۲۷) رک - بادشاه نامه ج ۲ ص ۱۹۸

(۲۸) رک - ماثر ج ۱ ص ۱۶۷-۷۷۵ میر میران یزدی از زن ایرانی، این پسر داشت .

(۲۹) رک - ماثر ج ۱ ص ۲۷۷ از بیگم صاحب جي هیچ فرزند نه داشت ولی از مدخولها اولاد کثیر داشت . فرزند بزرگش میرزا اسحاق، خطاب امیر خانی یافت و با دختر بهره مند خان عزیز الدین میر بخشی (بن میرزا بهرام بن صادق خان میر بخشی) عروسي کرد . پسران دیگر او، میرزا جعفر عقیدت خان و میرزا ابراهیم و مرحمت خان هادی خان و یوسف خان و اسد خان بودند .

میرزا ابراهیم مرحمت خان و میرزا اسحاق امیر خان و خدیجه بیگم (که زوجهٔ روح الله خان ثانی بود) از یک مادر بودند .

(۳۰) رک ـ ماثر ج ۲ ص ۳۰۹
(۳۱) رک ـ ماثر ج ۲ ص ۸۲۳
(۳۲) رک ـ ماثر ج ۲ ص ۳۱۵
(۳۳) رک ـ ماثر ج ۳ ص ۷۳۶
(۳۴) میرزا باقر خان نجم ثانی بدختر خدیجه بیگم (زوجه حاکم بیگ کابلی و همشیره نورجهان بیگم) عروسي کرد
(۳۵) رک ـ ماثر ج ۲ ص ۴۲۱
(۳۶) شاید همین پسر سلطان نظر باشد . رک ـ ماثر ج ۱ ص ۱۸۵
(۳۷) رک ـ ماثر ج ۳ ص ۸۳۰
(۳۸) رک ـ ماثر ج ۲ ص ۹۳ ـ ذوالفقار خان بسال ۱۰۶۷ھ پا بدنیا نهاد و بسن ۳۹ سالگی بتاریخ ۱۶ ـ محرم ۱۱۲۴ھ وفات یافت . هیچ فرزند نداشت . ناصر علی در مدح او غزل گفته که مطلعش این است :

ای شان ِ حیدری ز جبین تو اشکار
نام ِ تو در نبرد ، کند کار ذوالفقار

رک ـ ماثر ج ۲ ص ۱۰۴
(۳۹) وقتیکه گوهر آرا زائید، در برهان پور وفات یافت .
(۴۰) رساله اي بنام مونس الارواح در شرح احوال زندگی خواجه معین الدین چشتی سجزی اجمیري تالیف کرد .
(۴۱) دلرس بانو بیگم (دختر شاهنواز خان بن میرزا رستم صفوی قندهاري) در عقد داشت ـ رک ـ رقعات عالمگیری

نجیب اشرف ندوی ج ۱ ص ۱۵۳

(۴۲) رک - ماثر ۱ ص ۷۸۵ - این همسر خان زمان میر خلیل (که خاله عالمگیرهم بود) روزي زین ابادی را (که مغنیه معروف دربار خان زمان بود و گویند که مدخولهٔ او بود) همراه خود پیش شاهزاده عالمگیر بُرد، شاهزاده اورا دید و عاشق او شد. رک - ماثر ج ۱ ص ۷۹۰

(۴۳) رک - ماثر ج ۱ ص ۷۰۷

(۴۴) رک - ماثر ج ۲ ص ۶۹۰ و بلاخمن ص ۵۷۵ - همسرش دختر شاهنواز میرزا ایرج بن عبدالرحیم خانخانان بود و از آن هیچ فرزندي نه داشت.

(۴۵) رک - ماثر ج ۳ ص ۲۸.

(۴۶) در اواخر سالِ دوم عالمگیري به عقد روح الله خان در آمد.

(۴۷) ذوالفقار خان پسر مهرالنساء بیگم بنت یمین الدوله، ازین زن هیچ فرزندي نه داشت - رک - ماثر ج ۲ ص ۹۳.

(۴۸) ماثر ج ۱ ص ۲۹۲ - ج ۳ ص ۳۵.

(۴۹) رک - ماثر ج ۱ ص ۸۱۴ - هیچ پسر از دختر اسد خان نه زائید ولی پسرانی که داشت از زنهاي دیگر او بودند.

(۵۰) از دست مرهتان در عنفوان شباب در سال ششم جهانگیری بقتل رسید.

(۵۱) رک - ماثر ج ۳ ص ۳۳۵ - ۳۴۱ - ۸۲۸.

(۵۲) نسب نامه میر میران یزدی بدین قرار است ـ
میر میران امیر خان متوفي ۱۰۱۹ ه (شوهر صاحب جي بیگم) — بن میر خلیل الله ثانی یزدی متوفي ۱۰۷۲ ه (شوهر حمیده بانو بنت ملکه بانو دختر یمین الدوله) — بن میر میران یزدی (همراه پدر بهند آمد . شوهر صالحه بیگم دختر یمین الدوله) — بن شاه خلیل الله یزدی (شوهر صفیه سلطان بیگم دختر شاه اسمعیل ثانی ۸۴- ۹۸۵ ه در سال ۱۰۱۶ ه بهند آمد و در سلسلهٔ امراي جهانگیری منسلک شد) — بن مرتضیٰ الممالک اسلام و مقتدای طوائف انام امیر غیاث الدین محمد میر میران یزدي متوفی ۹۹۸ ه — بن مرتضیٰ الممالک اسلام شاه نورالدین نعمت الله باقي یزدی (شوهر خانش بیگم همشیره شاه طهماسپ صفوي ۹۳۰-۹۸۴ ه) — بن امیر نظام الدین عبدالباقی مقتول ۹۲۰ ه (صدر شاه اسمعیل صفوی متوفی ۹۳۰ ه) — بن امیر حبیب الله (؟ رک- جامع مفیدي ص ۸۳ و ماثر الامرا ج ۳ ص ۸۲۸ —بن شاه نعیم الدین نعمت الله ثانی (سلطان قلی قطب شاه بانیٔ سلسلهٔ قطب شاهیه دکن ـ پس از مرگ سلطان محمود شاه بهمنی در سال ۹۲۳ ه بدعای این بزرگ ـ بحکومت رسید . سید موصوف شهزادی خانم بنت میرزا جهان شاه پادشاه آذربائیجان (۸۳۱- ۸۸۲ ه) در عقد داشت) — بن شاه ظهیر الدین علی (؟) — بن شاه حبیب الدین محب الله

(دختر سلطان علاؤالدین احمد شاه بهمني (۸۳۸-۸۶۲ھ) بنام خوانزه حمیرا در عقد داشت و در دکن وفات یافت) — بن برهان الدین خلیل الله ۷۷۵-۸۴۷ھ (همراه دو پسران دیگر یعنی شاه محب الدین حبیب الله متوفي ۸۶۴ھ (داماد احمد شاه بهمنی) و شاه حبیب الدین محب الله از ماهان (کرمان) بدکن تشریف آورد . احمد شاه بهمني بعد از وفات خواجه گیسو دراز (۸۲۵ھ) معتقد شاه نعمت الله ولی کرمانی شده بود، و بدین وجه اولاً ملک المشائخ شاه نورالله بن شاه برهان الدین خلیل الله از ماهان بدکن آمد و دختر احمد شاه بهمنی را در عقد آورد — و بعد از فوت شاه نعمت الله ولي ، برهان الدین خلیل الله نیز بهمراه پسران مذکور وارد دکن شد و آنجا وفات یافت) — بن شاه نعمت الله ولی کرمانی (۷۳۰-۸۳۴ھ) رک :- جامع مفیدي - فرشتة - حبیب السیر - ماثر الامرا - حدیقة العالم - ریاض السیاحة - عمادیه - و سوانح الایام في شاهدة العوام صنع الله چاپ بمبئی .

(۵۳) رک - ماثر الامرا ج ۳ ص ۸۲۸ میر خلیل الله یزدی ثانی (شوهر حمیده بانو بنت ملکه بانو) برادرش بود ، ولی میر خلیل الله از بطن خاتون ایراني زائیده شده بود .

A(۵۴) ممدوح او خواجه حبیب الله ساوجی بود . دورمیش خان (رک - عالم آرای عباسی و هفت اقلیم) یا درمیش خان

متوفی ۹۳۱ - در سال ۹۲۷ حبیب الله را وزیر خویش ساخت و حبیب الله در حدود ۹۵۰ھ زنده بود (میخانه لاهور ۱۴۴) - خواجه موصوف بسیار علم پرور بود ، کتابهای متعددی بنامش معنون شده ، مثلا : تاریخ حبیب السیر ، تحفة الحبیب فخری هروی ، ترجمه مجالس النفائس فخری هروی و رساله هیئت عبدالعلی برجندی -

(۵۴) از اولاد شیخ شهاب الدین سهروردی متوفی ۶۳۳ھ رک - ماثر ج ۱ ص ۹۲-۱۰۷-۱۲۶-۱۳۵-۲۰۳ -

(۵۵) رک - ماثر ج ۱ ص ۹۰- آصف خان اول عبدالمجید بود ، آصف خان ثانی همین غیاث الدین علی قزوینی و آصف خان سوم جعفر بیگ ، و آصف خان چهارم ابوالحسن یمین الدوله .

(۵۶) رک - ماثر ج ۱ ص ۱۳۹

(۵۷) رک - ماثر ج ۱ ص ۵۵۸

(۵۸) رک - ماثر ج ۱ ص ۹۰

(۵۹) میرزا حسام الدین (بن میر جمال الدین حسین خان انجو صاحب فرنگ جهانگیری) در تته وفات یافت و بعد از او ابوالبقاء امیر خان برادر بزرگ یوسف میرک ، تغییر ماموریت یافت و از ملتان به تته رفت. در ماثر الامراء، مذکور است که : میرزا حسام الدین همشیره احمد بیگ خان برادر زاده ابراهیم خان فتح جنگ را به عقد نکاح آورده بود ، و بدان وسیله جلیله اوج پیمای عزت و اعتلاء

گردید و بسیار در فرمان برداری و استرضاء آن عفیفه می کوشید. هرگاه در نوروز و اعیاد بیگم به دولت سرای شاهی می رفت، میر موصوف قدرت نه داشت که بی اجازت به کاخ در آید. معتمد خان در تکمله تزک جهانگیری نوشته است که میر حسام الدین دختر تغای نورجهان بیگم را در خانه داشت. رک- نولکشور ص ۳۷۹ -

(۶۰) رک- بادشاه نامه ج ۲ ص ۶۰۶-۷۳۶

(۶۱) رک- بادشاه نامه ج ۱ حصه ۱ ص ۳۲۷

(۶۲) رک- ماثر ج ۱ ص ۱۵۱-۱۵۲ در زمان جهانگیر همین دختر خواجه غیاث، عطر گل را ایجاد کرده بود. تزک ترجمه اردو لاهور ص ۳۷۹ -

(۶۳) رک- ماثر ج ۱ ص ۱۰۷ زنان متعددی داشته در بیماری آخری یک صد ''سهیلی'' را از کاخ بر آوردند- مصنف مثنوي خسرو شیرین و مثنوی لیلیٰ مجنون- بعد از بستری شدن امیر الامراء شریف خان، جهانگیر وقتیکه به کابل می رفت، به منزل بساول، میرزا قوام الدین را قلم دان وزارت در روز چهار شنبه ۳- صفر ۱۰۱۶ سپرد.

(۶۴) رک- تزک ص ۸۵

(۶۵) جد اعلی احمد بیگ خان کابلی میر غیاث الدین ترخان از امرای تیمور بود -

(۶۶) رک- ماثر ج ۲ ص ۴۲۹ بلاخمن ۵۱۸ -

سعید خان موصوف بیست و دو پسر داشت که ازان چند نام در نسب نامه ذکر شده است .

(۶۷) رک- بادشاه نامه ج ۱ ح ۲ ص ۳۲۷-
در باره پسران نام برده معلوم نشد که آنها از کدام همسر احمد بیگ خان کابلی بودند -

(۶۸) رک- تزک ص ۱۲۸-۱۲۹

(۶۹) رک- تزک ص ۱۴۰ رک- ماثر ج ۱ ص ۲۰۳ -

(۷۰) شریف خان رک- ماثر ج ۲ ص ۶۶۵ -
شریف خان پسر ملا عبدالصمد مصور شیرازی (شیرین قلم) بن خواجه نظام الملک وزیر شاه شجاع شیرازی . بعد از در گذشت آصف خان جعفر بیگ ، جهانگیر جارالله را مجبور ساخت که مصری بیگم را طلاق بدهد و بعد از گرفتن طلاق ، او را به عقد میرزا لشکری بن میرزا یوسف داد .

(۷۱) شاه بیگ خان ، صوبیدار تته شده بود ولی به آنجانه رسید (بلاخمن ۴۱۵ بادشاه نامه جلد ۱ حصه ۲ ص ۱۴۰-۳۲۷- شاه بیگ خان در لاهور وفات یافت (شوال ۱۰۲۹) به سن نود سال (تزک ۶۴۲) . شاه بیگ (خان دوران) بن ابراهیم بیگ چریک چهار پسر داشت . عبد العزیز شاه ، محمد غزنین خان ، یعقوب بیگ مذکور و اسد بیگ . جهانگیر بادشاه ، خان دوران را بتاریخ ۲۶- شوال ۱۰۲۶ صوبیدار تته تعیین

کرد ولی او به سبب پیری و ضعیفی خود معذرت خو
و پرگنه خوشاب را بطور املاک و جاگیر حاصل
در لاهور اقامت گزید. از همین جاگیر سی لک ر
می یافت.

(۷۲) دختر معتمد خان بخشی (مولف اقبال نامه جهانگ
به میرزا علی اصغر نامزد شده بود، ولی عقد
آنها به انجام نرسید و شاهجهان او را به عقد
خان دوران داد.

(۷۳) رک- ماثر ج ۱ ص ۱۷۴ سرو آزاد ص ۱۳۶- در
آزاد سال وفاتش ۱۰۵۸ ذکر شده است.

(۷۴) رک- ماثر ج ۱ ص ۷۸۵-۲۵۴- همین میر خ
خانِ زمان شیفتهٔ راگ و رنگ بود. پری چهرگان
آواز و مغنیان عشوه طراز، در خانه جمع کرده
زین آبادی مشهور (که محبوبه و مرغوبه ایام با
زادگی خلد مکان عالمگیر شاه بود) از آنها بود. ک
مدخوله میر خلیل خان بود- رک- ماثر ج ۱ ص ۹

(۷۵) رک- سرو آزاد ۱۳۶ ماثر ج ۱ ص ۲۰۳- سومین
محمد باقر اعظم خان جهانگیری بود. میر اسحاق ارادت
موصوف، اولاً دختر میرزا بدیع الزمان بن آقای ملاه
جهانگیری (برادر جعفر بیگ آصف خان) را در
داشت. ثانیاً صبیه زاهد خان کوکه عقد بیو
بست. از او پسر کلانش محمد جعفر است.

(۷۶) صاحب دیوان بود - رک - ماثر ج ۱ ص ۲۰۴ و سرو آزاد ۱۴۶-۱۴۷ -

(۷۷) شاعر فارسی بود -

(۷۸) رک - ماثر ج ص ۲۰۵ پس از وفات پدر خود ، لقب موروثی ارادت خانی یافت . شعر را بی رتبه می گفت و در جمع نساء حریص و کثیر الاولاد بود .

(۷۹) رک - ماثر ج ۱ ص ۲۰۶ -

(هر دو نسب نامه در مدّت یک سال و سه ماه تکمیل یافت . روز هفتم ژانویه ۱۹۶۱ م میلادی بود که به این کار برداختم و امروز بتاریخ ۲۷- مارس ۱۹۶۲ ع میلادي بپایان رسانیدم - در این جا لازم میدانم از خوانندگان محترم خواهش کنم که اگر اشتباهی بچشم آنها بخورد ، لطفاً بنده را مطلع سازند تا در چاپ دوم تکرار نشود - در پایان همکاران خود آقایان رشدي و مسلم ضیای و مولانا قدوسی بی نهایت سپاسگذارم)

- چون آدم لا ملک گردید! هزار گونه فساد در دین و دنیا پیدا میشود. چراکه: مدار عالم، وابستهٔ معاش است ــ (۵۳)

- بر رعیت دست تصرف دراز کردن، موجب خرابی ست ــ (۱۸۸)

- کار این ملک بجای رسیده که، ملک نا پرسان و ملک بیدادان و ملک بیکسان شده ــ (۱۷۳)

- یوسف میرک

تاریخ

مظهر شاهجهانی

قسم ثاني

(بتوفيق رباني)

●

قسم ثاني در بيان احوال ولايت سند از بهكر تا به تهته

بباید دانست (۲۲۸-۲) که در زمان میرزا شاه حسن ارغون این ولایت را شش سرکار کرده بودند: سرکار بهکر، سرکار سهوان، سرکار نصرپور، سرکار چاچکان، سرکار تهته، سرکار چاکر هاله و جون.

سرکار بهکر اول بدست عساکر ظفر مآثر حضرت عرش آشیاني افتاده بود، و سرکار سهوان و بندر لاهري، بعد از فتح تهته و گرفتن میرزا جاني ترخان، حضرت آشیاني داخل ممالک محروسه بادشاهي نمودند، و تتمّه چهار سرکار را در جاگیر میرزا جاني مرحمت فرمودند.

بنا بران این خانه‌زاد ولایت سنده را سه ملک قرار داد، و چهارم ملک سوي که بعد از فتح بهکر و تهته بمدتي مفتوح شده، و این قسم ثاني منجر بچهار باب شده.

بـــاب اول

(۲۲۹-۱) در بیانِ احوالِ ملکِ بهکر

بر ضمیر منیر خورشید نظیر هویدا باد که بهکر نام قلعه ایست که درمیان هفت دریا، بر کوهی واقع است.

یک طرفش که بجانب اوج است آب زیاده دارد، و دران طرف محاذیٔ قلعه جنوب رویه لوهري نام شهریست بر کوهي جنب دریا، و درین جانب یک کوهي دیگر است میان دریا، مشرف بر قلعه. آنجا پیر غلام صفهٔ چار گوشه ساخته و بر هر گوشهٔ این صفه، مناري برپا داشته و ''صفهٔ صفا'' نام نهاده. در شبهاي ایام بیض اکثر در انجا میگذرانید و با اهلِ فضل مجلس داشته، خربزهاي موضع نیه بدره را که در چار کروهي این صفه واقع است، بغایت خربزهاي ولایتي آنجا خوب می‌شوند، صرف میکرد. و خربزهاي (۲۲۹-۲) سرآمد را بخدمت حضرت عرش آشیانی مي فرستاد، و حضرت بادشاه بسیار خوش کرده تناول میفرمودند. و الحال قبر ایشان بر همان چبوتر است و مقبرهٔ جمیع قبیله بر آن کوه.

و طرفِ دیگرش که بجانب سیتپور ناهران است، آب کم دارد و گاهی در موسمِ سرما برنگي کمي میکند که پایاب

گذشته میشود. و دران طرف محاذئ قلعه شمال رويه، شکر نام شهريست جنب دريا. و بطرف مشرق رويه قلعه، يک تير پرتاب، آستانهٔ حضرت خضر عليه السلام بر کوهی درميان دريا ساخته اند.

و در مغرب رويه قلعه، پاکروهي، کوهی مسطح درميان دريا افتاده، و در آنجا چند درخت خرما و يک گنبدي واقع است. آن کوه را شاد بيله مي گويند. و در نيم کروهي کوهچه (۲۳۰-۱) درميان دريا بود، چنانچه در هواي زمستان که آب کمي ميکرد آن کوهچه ظاهر می شد، و در موسم آب کلاني، هيچ اثر آن کوهچه ظاهر نمي شد. و اکثر کشتيها که از طرف بالا می آمدند بآن کوهچه دکه خورده شکسته، غرق مي گشتند. مير معصوم بهکري يک کشتي کلان پر از سنگ کرده بران کوهچه غرق کرده(۱)، گنبذ سبزي بالايش عمارت ساخته "سيتاسر" نام نهاده. عجب جاي خوش هوا و خوش‌نما شده. اکثر مردم بطريق سير آنجا ميروند و محظوظ ميگردند، و کشتي هم آنجا را ديده در طغيان آب بملاحظه مي گذرد.

محاذي اين گنبذ بطرف شکر بالاي کوه جنب دريا مسجدي بصورت جهاز راست کرده، بسيار (۲۳۰-۲) جاي باصفا شده، بطرف دريا زينهاي سنگ بسته که از آنجا مردم فرود آمده

۱- نموده (پ)

وضو سازند. روز هاي عيد تماشا گاه خلايق بهكر و شكر است.

و ملک بهكر مشتمل بر هشت پرگنه است. پنج پرگنه بطرف لوهري واقع ست و سه پرگنه بطرف شكر. اما آن پنج پرگنه كه بطرف لوهري است:

يكي ازان پرگنه ماتيله است. و ماتيله نام قلعه ايست پخته، كهنه، قديم، و اكثر درين پرگنه مردم داريجه و مَهَرْ ميباشند.

دوم پرگنه آلْوَر است. و الور نيز نام قلعه ايست، پخته، كهنه، قديم كه بر كوه واقع ست. در زمان سابق دريا زير اين قلعه ميگذشت. و پاي تخت واليان آن عصر بود. امير شاه بيگ ارغون(۱) قلعه قديم بهكر را بر طرف كرده، قلعهٔ ديگر (۱-۲۳۱) از خشت پخته درست كرد، و قلعه الور و اكثر عمارات مردم ترک و سَمَّهْ كه در حوالي بهكر بودند، ويران ساخته، خشت پخته آنها را بعمارت قلعه بكار برد(۲). و تا اين زمان كه سنه ۱۰۴۴ هـ هزار و چهل و چهار است، همان قلعه موجود است. و اين پرگنه هم تعلق بمردم داريجه دارد، و قوم پَوار نيز درين پرگنه اكثر ساكن اند، و شتر بسيار

۱- شاه بيگ بن اميرذوالنون ارغون بن حسن بصري، والي سند، متوفي ۲۲ شعبان ۹۲۸ هـ، تاريخ "شهر شعبان" - براي تفصيل ر- ک - تاريخ سند ميرمعصوم ص- ۱۲۷.

۲- ر- ک - تاريخ سند ص- ۱۲۳.

دارند. بطرف جيسلمير و ملتان و قندهار بكرايه ميدهند.

سوم پرگنه لنده كاكن(١) است. و درين پرگنه نيز مردم داريجه ساكن اند. و از مردم داريجه در عصر امير شاه بيگ بي اعتدالي روي داده بود، بآخر بسزاي خود ها رسيده متنبه شدند. و آن واقعه در "تاريخ سند"(٢) چنان مذكور است كه هرگاه (٢٣١-٢) امير شاه بيگ، سلطان محمود خان را بحكومت بهكر تعين فرمود، سادات عظام بهكر متكفل مهمات او نموده، بعض كلانتران داريجها را نيز حكم فرمود كه در قلعه باشند. و آن مردم كوته انديش از عهد تخلف نموده، راه فرار پيمودند و باجمعهم ابواب منازعت و مخالفت كشوده در صدد ايذا و آزار سلطان محمود خان شدند. و نهايت سعي در اخراج او بتقديم رسانيده، از مال و معامله گذارئ وي، امتناع نمودند، و فرستادهاي او را ببيحرمتئ تمام باز فرستادند، و جمعيت نموده در ميدان لوهري جنگ جاي راست كردند. و دران حين سلطان محمود خان در سن دوازده سالگي بود، و بي تابي كرده ميخواست كه بجنگ آنها بر آيد، امّا سادات مانع آمده نمي گذاشتند و دلداري (٢٣٢-١) ميدادند. و دو مرتبه مردم داريجه جمعيت تمام نمودند كه از آب گذشته بقلعه در آيند وسلطان محمود خان را بگيرند. سادات بهكر ازين معني اطلاع

١- شايد "لدّه گاگن" باشد.

٢- تاريخ سند مير معصوم نامي بهكري.

یافته برج و باره قلعه را مضبوط ساخته بجنگ مهیا شدند. و آن مردم ملاحظهٔ جمعیت سادات نموده نتوانستند کاري کرد.

درین میان امیر شاه بیـگ از شال و سیوي متوجه پرگنه باغبانان که از معمولهٔ ملک سهوان ست، گردیده به باغبانان رسیده (۱)، مردم ماچیان که طغیان ورزیده سر از اطاعت و انقیاد کشیده بودند، همه را بقتل رسانید و اموال و مواشي آنها را غارت نموده خانمان و قلعه آنها بخاک برابر ساخت (۲). و از آنجا عنان عزیمت بطرف بهکر معطوف ساخته، بقصبهٔ چندوکه که سي کروهی (۲۳۳-۲) مغرب رویه بهکر است، رسید. سلطان محمود خان، بابا جوجک را که اتکه او بود، بملازمت پدر فرستاد و حقیقت حالات خود را عرضه داشت نمود. پدرش میر فاضل آن عریضه را بجنس بنظر امیر شاه بیگ در آورده مرخّص شده، از برابر چندوکه با دویست سوار از آب عبور کرده کلانتران

۱- در چهاردهم محرم الحرام سنه سبع و عشرین و تسعمائة میرزا شاه حسن از شال مرخص شده عنان عزیمت به سند معطوف گردانید، و در عرض بیست روز بنواحئ سیوستان رسید. و امیر شاه بیگ از عقب او فوج فوج لشکر سامان نموده روانه مي گردانید، و خود نیز کوچ بکوچ متعاقب ایشان مي آمد. (تاریخ سند میر معصوم صـ ۱۱۸). و در شهر ربیع الثاني (سبع و عشرین و تسعمائة) بحوالي باغبانان رسید. (تاریخ سند میر معصوم صـ ۱۲۰).

۲- رک تاریخ سند صـ ۱۲۰.

و مقدمان را دلداري داده با خود همراه مي برد.

القصّه چون میر فاضل بحوالي بهکر رسید، لالي مَهَرْ (۱) که عمده زمینداران بوده با برادران آمده بسعادت ملازمت فائز گشت. و کلانتران داریجها بضرورت از هر موضع آمده ملازمت میکردند، تا آنکه میر فاضل به بهکر آمد، و چهل و هفت نفر از سرداران داریجه با خود آورد. وسلطان محمود خان بسعادت پابوس پدر مشرف (۲۳۳-۱) شد. و چون شاه بیگ خبر یافت که میر فاضل (۲) سلامت به بهکر رسید، از منزلي که رسیده بود تیز تر روانه بهکر شد و درمیان قصبهٔ شکر نزول نمود. و سلطان محمود خان بملازمت شاه بیگ رسیده، پاي بوس نمود و بانواعِ مراحم و اشفاق سرفراز گشت، و معاملهٔ داریجه بعرض شاه بیگ رسانید. روي بجانب قاضي قاضن که یکي از اشراف و اکابرِ آن دیار بوده کردند. قاضي عرض کرد که زمینِ این ولایت سیلابست و خار بسیار درین زمین مي روید، بیلِ خار کني همیشه در دست باید گرفت. شاه بیگ بمجرد شنیدنِ این سخن، امر بقتل این مردم فرمود. سلطان محمود خان(۳) در ساعت بشهر رسید و شباشب آن مردم را گردن‌زده

۱- شاید لالو مَهَرْ باشد.

۲- متوفي ۹۲۸ھ. (تاریخ سند صـ ۱۲۵).

۳- سلطان محمود خان بن میر فاضل، ولادت در سنه ثمان و تسعین و ثمانمائة، وفات در سال ۹۸۲ھ بعمر هشتاد و چار سال، تاریخ وفات "در بهشت آسود" (تاریخ سنه صـ ۲۳۷).

از برجي كه مشهور به ''برج خوني'' است بزير انداخت(۲۳۳-۲) و ديگر تا الي يومنا ازمردم داريجه بد افعالي ظاهر نشده(۱).

چهارم پرگنه كاكري است. و اين پرگنه تعلق به مردم منگنيجه دارد. و ازين مردم هم اوائل زماني كه ملک بهكر در حيطهٔ تسخير اولياء قاهره حضرت عرش آشياني در آمد، نسبت بمردم ميرسيدمحمد امروهه، ميرعدل، كه دران وقت حاكم بهكر بود، نا شايستگي بوقوع آمده بود، و بآخر متنبه گرديدند. و آنچنان بود كه ميرسيد محمد چون به بهكر رسيد(۲)، دربارهٔ رعايا دردستورالعمل شدّت ورزيد. و از قرار كن كوت(۳) بر يک بيگه علي التّسوية پنج من محصول قرار داد(۴)، و صاحب اهتمامان بر مزروعات تعين نمود. و آن مردم تشدد

۱- براي تفصيل رک تاريخ سند ميرمعصوم صـ ۱۱۸ تا ۱۲۳.

۲- ميرمحمد عدل بتاريخ ۱۱ ماه رمضان (۹۸۳ھ) به بهكر تشريف آورد (تاريخ سند صـ ۲۳۵). براي شرح حال ميرمحمد عدل رک ذخيرة الخوانين خطي صـ ۱۳۱، اكبرنامه ۳-۲۳۹، بدايوني ۲-۷۵، طبقات اكبري ۲-۴۳۸، تاريخ امروهه (اردو) و تاريخ سند ميرمعصوم صـ ۲۳۵ و ۲۳۶. ميرعدل در بهكر بتاريخ هشتم ۹۸۴ھ فوت شد (ميرمعصوم صـ ۲۳۶).

۳- در تعليقات تاريخ سند دكتور داؤد پوته نوشته است كه ''كن كوت: نسخهٔ ''ر'' (تاريخ سند) اين كلمه را به ''دانه بندي'' تعبير كرده است'' (۳۱۸).

۴- رک تاريخ سند صـ ۲۳۵.

بسیار بر رعایا کردند و مردمِ منگنیجه ساکنان پرگنه مسطوره سر از اطاعتِ (۲۳۴-۱) این حکم پیچیده قدم در بغی نهادند، ومردم میرعدل زور آوردند. مردم میرعدل در قلعه که ما بین موضع کنبد و دیجر(۱) است در آمده متحصّن گردیدند. مردم منگنیجه بي دولتي نموده محصوران را تیر باران کردند و جمعي از مردم خوب میر عدل بشهادت رسیدند. و این بی سعادتان چاهي که درون قلعه بود، مومن و کافر را باجمعهم در آن چاه افگندند و بخاک برابر ساختند. میر عدل ازین واقعه درهم شده لشکر بهمراه سید ابوالفضل پسر خود کرده بجهت انتقامِ آن مردم فرستاد. و باندک توجه مردم منگنیجه جلاوطن شده رو بگریز نهادند، و میر ابوالفضل عنان تعاقب برتافته عزیمت مراجعت نموده، و درقلعه بهکر(۲۳۴-۲) آمد. و مردم منگنیجه منزَجَر گردیده تا حال منقاد و فرمان بردار اند(۲).

پنجم پرگنهٔ در بیله است. و درین پرگنه مردمِ سَهتَه مي باشند. و دو قوم سمیجه یکی راجپال دویم بهن، نیز در

۱- در تاریخ سند میر معصوم اینطور ثبت است "مردم میر عدل در قلعچهٔ که ما بین گنبد و بچراه است در آمدند" (ص ۲۳۵). در نسخه دیگر خطي "گنبذ و بحیره" ثبت است. در ترجمه سندي مترجم "گنبت و پچراه" ثبت کرده است که صحیح نظر نمي آید. (ترجمه ص ۲۹۱)

۲- تاریخ سند ص ۲۳۵ - ۲۳۶.

دشت این پرگنه زراعت میکنند. در زمان سابق سرکش بودند و بحاکم بهکر دست برداشته چیزي میدادند. هر گاه فوجدار بهکر، سید بایزید بخاري شد(۱)، پسرانش روز عید فطر از بهکر سوار شده برین هر دو فرقه تاخت نموده، کس بسیار ازین ها بقتل رسانیده، اهل و عیال را در بند کرده بقلعهٔ بهکر آوردند. و بعد الیوم شیوهٔ رعیتي را پیش گرفته سر از انقیاد حاکم بهکر نتافته اند، و مال دیوان را مي دهند. و این هر دو پرگنه (۲۳۵-۱) در زمان حضرت عرش آشیاني در جاگیر میر معصوم بهکري بود(۲). و او این هر دو پرگنه را در آباداني

۱- در لب تاریخ سند، سال ورود بایزید بخاري (۱۰۲۵ھ) ثبت است. از بهکر در سال ۱۰ جلوس جهانگیري (۱۰۲۸ھ) به تته رفت و آنجا وفات یافت (ذخیرة الخوانین خطي صـ ۳۳۸).

۲- وقتیکه اکبر بادشاه میرزا عبدالرحیم خان خانان را براي تسخیر سند در سال ۹۹۸ھ از لاهور فرستاد، میر معصوم را نیز همراه او روانه کرد، همان سال پرگنه دربیله میر معصوم را تفویض شد، چنانچه میر معصوم در تاریخ سند این واقعه را اینطور بیان کرده است: ''نواب خان خانان را بتسخیر ولایت تهته و ضبط و ربط بلوچان تعین فرمودند، و در تاریخ ۲۲ شوال سنه مذکور (۹۹۸ھ) میان خریف به بهکر آمده به مهمات و معاملات پرداخت و هم دران ایام فقیر مؤلف تاریخ از گجرات بملازمت بندگان حضرت مشرف شد، و از اتفاقات حسنه والده

(بقیه حاشیه در صـ ۱۱)

و معموري بمرتبهٔ کمال رسانيده بود، و بيان خوش سلوکئ وي بمردم رعيت و ديندارئ او، گنجايش اين رساله ندارد. بناء بر آن اقتصار در اظهار عمل او کرد. و آن عمل بدين طريق بود که عاملان خود را قدغن کرده بود که هر دو سر طناب را وقت ضبط کردن درست بدهند و در سر قطعه، بود و نابود، و تخم زده را ملاحظه نمايند، و بود را داخل خسره کنند و نابود را هرگز داخل نه کنند. مثلاً: يک قريه هزار جريب

جزوي تحفه فرستاده بودند، بنظر اشرف انور گذرانيده. حضرت از کمال توجه و اشفاق التفات فرمودند، که چند سال است که از والده جدا شده ايد؟ فقير عرض کردم که قريب به بيست سال باشد، بعد ازان عنايت فرموده حکم کردند که والدهٔ خود را ملازمت کرده بملازمت درگاه بيايد، و جاگير او را بخشيان تنخواه نمايند، درين اثنا محمد صادق خان امداد نموده گفت که چون به بهکر ميرود، اگر جاگير ها نيز ازان محال تنخواه شود خوب خواهد بود. حضرت فرمودند که بهکر بجاگير خان خانان مقرر شده. نواب خان خانان حاضر بودند، عرض نمودند که اگر حضرت جاگير ايشان را از سرکار بهکر مرحمت فرمايند، بنده تجويز ميدارد، و عوض آن از جاي ديگر به بنده عنايت شود. حضرت حکم فرمودند، که جاگير ايشان را از سرکار بهکر تنخواه نمايند. بخشيان عظام حسب الحکم الاشرف پرگنهٔ دربيله و کاکري، و چندوکه در وجه جاگير بنده مقرر گردانيدند. صـ ۲۵۱. مير معصوم بتاريخ ۱۴ صفر ۹۹۹ه به بهکر رسيد.

رواعت داشت و بقضاي الٰهي نُه صد و نُود و نُه جريب نابود شد، و يک جريب بود. همان يک جريب را داخل خسره مي کردند، و آن نُه (۱-۲۳۵) صد و نود و نُه جريب نابود را مطلقاً داخل نمي کردند. و درجاي که جوي آب درکار مي بود از طرف خود خرچ کرده جوي آب را کنده در آن جا می برد. چنانچه رعيت را غير از زراعت تکليف ديگر نمي کرد. و بسبب اين احسانِ معامله اين هر دو پرگنه بجائي رسيده بود که زمين جنگل درميان اين پرگنها بهم نمي رسيد، و همان زمين ها مزروع و آباد شده بود چنانکه جاي شکار هم نداشت. و مير معصوم را ذوق شکار گز و تير بسيار بود. بواسطهٔ شکار از پرگنهاي خود بيرون می رفت تا شکار مي يافت. و چنان از مردم معتبر قصبه دربيله مسموع مولف شده که هرگاه اين پرگنه در جاگير مير معصوم گرديد، سال اول زراعت قصبهٔ مذکوره سوازي (۱-۲۳۶) پانصد بيگه زمين مزروع از رعيت وائمه در ضبط در آمد، و چون رعيت استمالت يافت و برحسن سلوک و انصاف او اعتماد نمود، در اندک زماني زراعت قصبه مزبوره در يک خريف سوازي پنجاه هزار بيگه مزروع هست سواي نابود و تخم زده بضبط آمد. و قياس بايد کرد برين آباداني و معموري محال ديگر را. و اين هر پنج پرگنه مال واجبي ديوان را مي دهند و مردم اينها سرکش نيستند.

و عمل اين پرگنه جات ضبطی شده آمده. دستوري بر هر برهي، از سفيد بري و سبز بري در زمان سابق مانده اند. و

احسان‌رعیت از براي کثرت زراعت درین پرگنجات همین است که زیاده از دستورالعمل (۲۳۶-۲) ازین‌ها چیزي مطالبه نشود، و در وقتِ ضبطِ بود و نا بود را ملاحظه کرده بدهند، و از ملبه اربابان و رئیسان و قانون گویان و عاملان محترز باشند، و اگر براي رفاهیت رعیت و کفایت دیوان در یک برهي از دستور چیزي کم کنند، زراعت آن بره زیاده می‌کنند، و کفایت جانبین حاصل مي آید. و از هیچ طرفي دغدغهٔ مردم متمرّد و مفسد ندارنـد. مگر از طرف سمیجه اونـر کوته اندیش، قطاع الطریق، که تعلق بملک سهوان دارند و راست تا ماتیله بلکه تا اوباؤره، که داخل سرحد ملتان است و جیسلمیر، تاخت میکنند. اگر گاهي فرقه یک پرگنه قوي مي باشد دستِ تمرد آن بدبخـان کم بآن طرف می رسد، مگر بطریق دزدي. و گاهي که فرقهٔ یک پرگنه زبون (۲۳۷-۱) مي افتد، از وي بي‌تحاشي مال و مواشي بتاخت مي برند. و هرکه در سر راه آن قطاع طریقان مي افتد، بدرجهٔ شهادت مي‌رسانند. چنانچه در آنجا پا استقامت کردن رعیت را مشکل مي شود، چه آنکه زراعت کنند. و اکثر شده که قریه را که مردمِ سمیجه تاخته اند ویران شده و دیگر در منزل اصلي ساکن نمي تواند شد.

و آن سه(۱) پرگنه که بطرف شکر واقع اند، یکي از آنها پرگنه جتّوئي است، و سرداران این پرگنه در عمل سابق

۱- چهار (پ).

مردم بلوچان بودند. از بلوچ جتوئي و بلدي و کورائي و دار دشت و لولئي و شر و غير ذلک. و اکثر ازينها فساد و فتنه بظهور مي آمد. امير شاه بيگ فتنهٔ آنها را فرو نشاند.

و حقيقت آن واقعه چنين است که هر گاه امير شاه بيگ خاطر از ساختن (۲۳۷-۲) قلعه بهکر و انجام مهام رعايا جمع فرمود در بارهٔ بلوچان کوته انديش که دست از فتنه و فساد باز نمي داشتند، مشورت نموده چنان قرار دادند که آتش اين قوم را بآب شمشير فرو بايد نشانيد، و صورت اين امر در لوح تدبير چنان تصوير يافت که در هر موضعي جمعي از مردان کاري تعيين نمايند که چند گاه ميان ايشان باشند، و يک وقت مقرر گردانند که دران وقت هر جمعي کار آن موضع را باتمام رسانند. و بالاخر جماعتهٔ را بهر موضعي تعيين نمودند و آنها نيز انتظار وقت ميبردند. چون وقت موعود رسيد همه يکبار دست بشمشير کرده کار آن گروه بانجام رسانيدند. چنانچه دران روز چهل و دو موضع بلوچان مجموع مقتول گرديد (۱). و سرداري پرگنه مذکوره را بمردم مهتر داد (۲۳۸-۱). و بعد ازين واقعه رعيت اين پرگنه سرکشي ندارند و مالگذاري ميکنند، مگر بلوچ بلدي که گاهي سر ميکشند و قلعه دارند دري نام، و باندک توجه جاگيردار متنبه مي گردند.

دوم پرگنه چندوکه است. و اين بسيار کلان پرگنه

۱- ر - ک - تاريخ سند صـ ۱۲۳ - ۱۲۵.

است. چند قوم صاحب جمعیت درین پرگنه مي باشند. یکی قوم سَمیجه بُکیه، دوم قوم سانگي، سوم قوم آبیره. و این هر دو قوم نیز خود را سمیجه میگویند. چهارم شیخان مهدیجه. و مردم این پرگنه پاره سرکشی دارند. اگر جمعیت خوب در ملکِ بهکر است، و سرِ فصل زیر کرده این مردم را مي نشینند و زیاده از دستورالعمل مطالبه نمي نمایند و راه سلوک را پیش مي کنند، گردن انقیاد داشته عمل مي‌دهند. و اگر قوت لشکر نمي بینند، دست (۲۳۸-۲) برداشته جیزي مي دهند، چرا که پشتِ این مردم بچند وجه قوي است. اول: صاحب جمعیت اند. دوم: جنگلِ خار در ملکِ آنها بسیار است. چنانچه دران جنگل در آمدن متعسّر است. سوم: چسپ احشاماتِ صحرا نشینان و کوهي واقع اند، مانند مردم بلوچ مَگسي و لاشاري و دار دشت و رِند و دیناري و دُوبینکی و کَتوهَرْ و بلدي وغیره که تعلق بملک سیوي دارند، و چاندیه مخذول العاقبت که تعلق بملک سهوان دارند. و چون قدم در سرکشي مي نهند، اهل و عیال و مال و مواشی را بطرف احشامات مذکوره فرستاده، خود ها جریده شده در جنگل مي نشینند، و لشکري که برآنها مي آید وقت یافته جنگ مي کنند.

سیوم پرگنه تکر است، و درین پرگنه (۲۳۹-۱) سمیجه بُکیه و لاکیار سکونت دارند. اینها نیز چون سمیجه اند، پاره سرکشي دارند، نهایتش در اوائل زمان بسیار سرکش بودند، درین ایام از آن قدر سرکش (نه) مانده اند، و مال واجبي

را ميدهند. و عمل اين سه پرگنه نيز ضبطي است. و ازطرف مردم احشامات دغدغه بخاطر ندارند، مگر از مردم چاندیه بدبختان حرّ فروشان، که طفلانِ مردم رعيت را برداشته مي برند و مي فرو شند چه آنکه مال ومواشی. (۱)

و تربيت اين ملک بدين طريق است که اين هر هشت پرگنه از زمين کمي ندارند. دشتها درميان اين پرگنجات افتاده است. هرگاه رعيت آسوده باشد و استمالت يابد و باستعداد خود جويهاي آب از دريا کنده ،دران (۲۳۹-۲) دشتها برد. چنانچه سابقاً در قسم اول در باب مير آبره مذکور شد(۲) . و يا باستعانت

۱- در نسخهٔ (پ) بعد ازين اين عبارت ثبت است: چهارم پرگنه فتح پور است. و اين پرگنه مدتيست که ويران مطلق افتاده، بنابران معرض احوال او نشد. (ورق صـ ۱۸۵)

۲- " در ايام حکومت او (محمد علي بيگ بندري، المتوفي ۱۰۶۶ هـ ،که از طرف نواب آصف جاه، فوجداربکهر بود ۳۸. ۱هـ) مير نام آبرَه از زمينداران پرگنه چندوکه يک جوي کلان مانند درياچه، از دريا کشيده در دشتها گذاشت، و شهرهاي نو دران دشتها که غير از وحوش و طيور از جنس آدم نديده بودند، بسته شد.

چنانچه "جوکي هرني" نام شهري، و "منه" نام شهري مير ابره مذکور بست. و "پوپتي" نام شهري نده ابره بست. و "کوتلي" نام شهري شاه علي که شيخ مردم ابره است و مهديجه خود را مي نامد، بر بست. و علي هذالقياس هر يک مردم ابره و سانگي و سميجه که

(بقيه حاشيه در صفحه ۱۷)

جاگیردار جویهاي کنده دران دشتها اندازد. چنانچه الحال در باب میر معصوم بهکري مرقوم گشت، زراعت بسیار مي شود.

دیگر در عمل ضبطي، جاگیردار زیاده از دستور العمل از رعیت مطالبه نکند، چنانچه سابقاً مذکور شد. و وقتِ ضبط نهایت سعي کند که طناب کشان طناب را درست بدهند، و کارکنان بود و نابود را برسر قطعه از روي راستي تحقیق کرده گذارند. و شیقدارِ هر پرگنه بعد از جمعبندي اسامی وار بحضور خود بی باق سازد. چنانچه اربابان و رئیسان و قانون گویان توجیهِ خود ها را بر رعیت غریب نیندازند. (۱۰۳۰-۲) و آنچه انعام، حکّامِ سابق باربابان و رئیسان داده آمده اند، از خالصهٔ خود بدهد و از رعیت سواي مالِ واجبي چیز دیگر طلبي و خواستي ننماید. و هر جا زمین افتاده باشد آنجا جوي آب کنده برد. و چیزي تخفیف از دستورالعمل بکند تا آن زمین افتاده نیز آباد و معمور شود، و رعیت استقامت و استعداد

تعلق به پرگنه چندوکه دارند، جوئیها بر آورده دیهات نو بربستند، و هر جا رعیت دلزده و خراب شده که در هر ملک بود، رجوع بانطرفها نمود. و زراعت جواري و شالي وغیره که تعلق به خریف دارد، بي نهایت شدن گرفت. چنانچه از لک جریب زیاده میشود، سواي زراعت ربیعي از قسم گندم و جو و نخود و سرشف و غیر ذالک. و جمع آن پرگنه ده سي و ده چهل واصل شد. و همچنین پرگنه دربیله که نیز تعلق بسرکار بهکر دارد، آبادان و معمور گردید. (قسم اول باب چهارم - فصل دوم)

زراعت پیدا کند. بعد ازان هم مالِ واجبي جاگیردار از جمع خود زیاده میدهد و هم استقامت بمردم متمرّد می کند، چنانچه دستِ فتنه آنها بر رعیت نمي رسد. و دیگر بدعت تکلیف زراعت سواي زیادت از سال گذشته که از زمان سید بایزید بخاري درین ملک مانده، نیز برطرف کند که موجب آزار رعیت است (۲۴۰ - ۲) و هیچ تکلیف زراعت بهتر از احسان رعیت نیست. چنانچه در عمل میر معصوم بهکري اشارت رفته.

و دیگر از عملِ اجاره محترز باشد که اجاره موجب خرابي و ویراني ملک ست. و رعیت غریب خود را بدست دیگران فروختن از براي آنکه یقین ست که اجاره را مردم اربابان خواهند گرفت، و در اثناء تحصیل روي زر را دیده گُنته خرچها میکنند. و زراعت خودها و متعلقان را از میان بر آورده مال اجاره بهر طریق از رعیتِ غربت زده میکشند. و یک سال بدین نهج کردند، سالِ دیگر چه خواهند کرد. پر ظاهر است که اجاره کمي میکند و در خانه خودها آنقدر ندارند که از عهدهٔ مالِ اجاره بر آیند، و از ترس بند و قید ویراني را بر آباداني (۲۴۱ - ۱) اختیار کرده فرار مي نمایند. و رعیت غیر از اربابان و رئیسان پاي استقامت کردن در جا و مقامِ خود مشکل میداند، و در عقب آنها مي گریزد. و بسبب این معني ملک ویران و خراب مي شود. و نیز چون عاملِ دیگر بیاید یقین ست که از اجارهٔ سابق زیاده مي خواهد

بواسطه مجري خود و همچنين خواهش عاملان مي باشد تا آنكه كار بويراني ملک می کشد. پس دستور العمل را از دست نبايد داد، كه كفايت طرفين درين است.

و الحق، كه به هيچ وجه اجاره كردن خوب نيست، خصوصاً در ولايت سنده. و نيز موجب بغي اكثر عمل اجاره و زياده طلبي از دستور العمل مي باشد. از براي آنكه وسط ميان بادشاه سائر الناس همين رعيت است، چون رعيت بدست (۲۳۱ - ۲) بادشاه است، ايشان را بادشاه مي گويند و مردم سائر را رعيت.

و مردم ارباب دو صفت دارند. يكي صفت رعيتي، دوم صفت حكومت. و هر گاه نائب بادشاه از ارباب مثل سائر رعيت مال بگيرد، و آنچه وظيفه اربابي آنها است از خالصه خود می داده باشد، و رعيت ريزه را از توجيه آنها نگذارد و از روي احسان دلهاي رعيت را بخود مائل كند. اربابان را صفت رعيتي غالب مي آيد و بطريق رعيت مي گذرانند. و خيال فاسد در دل خودها راه نمي برند. و اگر رعيت را از روي اجاره و يا توجيه زياده طلبي بدست اربابان سپرد، آن زمان صفت حكومت بر آنها مستولی مي شود. و رعيت نيز رجوع بآنها مي كند، بدو وجه. يكي خود اربابان اصل اند براي حكومت، (۱) (۲۳۲ - ۱) چرا كه هموطني

---

۱ - حكومت رعيت (پ)

یکدیگر اند. دوم نائب بادشاه، رعیت را بسته بدستِ آنها مي دهد. و درین ضمن چون اجاره و یا زیاده طلبی از مالِ رعیت کمي کند و در خانه اربابان آنقدر نیست که از عهدهٔ نقصانِ اجاره و یا زیاده طلبي بر آیند، لاعلاج قدم در بغي مي نهند و از جاي خودها بی جا میشوند. و رعیتِ ریزه نیز بضرورت در عقبِ آنها جلا وطن می گردد، بسبب دو ترس. یکی: از ترسِ حاکم که اگر در جاي خود مي باشند کمي اجاره و زیاده طلبي از آنها مي طلبند، و در بساط آن قدر ندارند که از عهدهٔ جوابِ او برآیند مگر اطفالِ خود را فروخته بدهند. دوم: از ترسِ اربابان که اگر نمي گریزند و در وطنِ خود می باشند، آمده قتل مي کنند. (۳۴۳-۲)

پس چرا سر رشتهٔ حکومت که اصل است، در نیابتِ بادشاه بدست چند اربابِ شاخ ناتراشیده کس بدهد؟ و ملک آباد و معمور خود را ویران کند ؟

و در ملک بهکر دو جا جمعیت درکار است، که همیشه باشد. یکی در پرگنهٔ چندوکه، قلعهٔ مضبوط درمیان این پرگنه ساخته جمعیت خوب تهانه کرده نشانند، که پیوسته آن مردم روي مغل را مي دیده باشند، و از نیک و بدِ آنها باخبر باشند تا به سهتري خودها کار نمي کرده باشند.

دوم پرگنه تکر و باقي پرگنهاي این ملک بیک شقدار و کارکن مال دیوان را مي دهند. امّا امینِ بادشاهي درین

ملک باشد تا خلافِ دستور العمل کردن جاگیردار را ندهد.

و الله آعْلَمُ بالصّواب.

بـــاب دوم

در بیانِ احوال ملکِ سیوي

(۲۴۳ - ۱) بباید دانست که قلعهٔ سیوي در دامنِ کوهچه واقع است. همه سنگهاي او مدوّر است، هر چند زمین را می کاوند همچنین سنگها بر می‌آیند. و در جانب قطب رویه سیوي گنبدي نمایان می شود که آن را بزبان سندهی "ماري کیهر راي" (۱) مي گویند. و چون آنجا مردم میروند، چیزي بنظر نمی آید. چنانچه سلطان محمود خان بهکري یک بار دو سه هزار کس جمع نموده دست بدست برسرِ آن کوهها رفت و هیچ چیز نمایان نشد، و گنبد را نیا فتند. و مي گویند کـه طلسمي ست کـه پیشینیان ساخته اند، و دران گنجي مدفون است. وقتي درویشي آنجا رسیده ازانجا چیزي برداشته بود. بعد ازان مردم بسیار باین امید آنجا رفتند و چیزي نیافتند. (۲۴۳ - ۲) ودریاچه که از زیر سیوی میگذرد، ظاهراً سمر او بر چشمهٔ گوگرد بود، هرکس که

---

۱ - در نسخه مطبوع تاریخ سند "مارو کهیر" و در نسخه خطي (ف) "مارو کهیري" ثبت است (صـ ۱۲۸) غالباً در اصل "ماري کهیر واري" باشد -

ازان آب مي خورده بيمار مي شده و اكثر مردم باين علت مي مردند، الّا متوطنان آنجا كه عادت كرده بودند. چنانچه سلطان محمود خان وقتي كه ملک بهکر در تحت تصرف او درآمد بجهت محافظت و محارسهٔ قلعه سيوي هر سال مردم جديد مي فرستاد، و آن مردم اكثر تلف مي شدند مگر قليلي. و در زمان حضرت عرش آشياني سيلاب آمده آن چشمهٔ گوگرد را از بيخ برده يا پوشيده. بهر حال آن بيماري درين ايّام كمتر است. و آن آب مسافت پنجاه كروه را طي كرده در سر زميني كه آنرا "سروا،، (۱) گويند جمع مي شود، و همانجا بزراعت بكار مي رود، و پاره كه از زراعت فاضل ميشود، در كولاب (۲۴۳ - ۲) سَنچُر كه نزديک سهوان است مي آفتد. و در كنار آن آب مار بسيار دراز و باريک مي باشد، و گزيدهٔ آن مار كم مي زيد. و مردم آن سر زمين از زنان مردي ازارها كشاده و دراز پوشند تا از آسيب آن ماران ايمن باشند. (۲) و در كور زمين و چهتر (۳) كه از مضافات سيوي است، نهال

---

۱ - در تاريخ سند "سرواه" ثبت است. (صـ ۱۲۹)

۲ - "و مردم آن سر زمين از زنان و مردان ازارها از پارچه لک و كشاده و دراز مي پوشند." . . . الخ (تاريخ سند صـ ۱۲۹)

۳ - دكتور داؤد پوته در حاشيه تاريخ سند (صـ ۱۲۸) نوشته است كه "زمين كور،، در اصل "كهير،، است. مير معصوم

(بقيه حاشيه در صـ ۲۵)

پنبه آنجا برابر درخت کنار مي شود. چنانچه مردم سوار شده پنبه مي چينند، و در هر درخت پنبه، مار برابر يک وجب تا صد دويست مي باشند، و چون مردم آنجا مي خواهند پنبه بچينند، آن درختان را بچوب می فشانند و ماران را دور مي کنند و پنبه مي چينند. واگر کسي را آن مار گزيده في الحال آنجا را به آستره زخمها ميزنند، بعد ازان شخصي چوشيده زهر آنرا برخي بر مي‌تابد، و اگر نه هلاک (۲۴۴ - ۲) مي شود.

و در قريب گنجابه که از معموله سوي است يکجا آب جوشيده بر آمده، چنانچه زمين بسيار را در زير آب کرده. ماهيها نيز دران آب بوده. و در يکی از کوههاي گنجابه دامن او در رنگ ايوان پيش رفته، و در آنجا پنجرهٔ آهن معلق ساخته اند، و ميگويند که درميان او چيزي نهاده اند، و دست کس بآن نمي رسد. اگر از بالاي کوه ميخواهند که ريسمان انداخته کسي فرستند، ازانجا دور ميشود، و اگر از پايان مي خواهند بروند، آن سر کوه سلسا و ازو يک کناره ايست (۱) و زمين دور است (۲). و مزروعات گنجابه يکی بر آب

نوشته است که—،، و جماعه ايست در موضع چتر، که ايشانرا سادات کهيري ميگويند، و وجه تسميه آنست که کهير نام درختي است که يکی از آبائ ايشان برآن سوار شده قمچي زده، مانند اسپ رانده بود. و در السنه باين رنگ شهرة دارد،، (ص- ۱۳۰)

۱ - سلسا و يکپاره است. تاريخ سند ص- ۱۳۰

۲- مولف تمام اين تفصيل را عيناً از ،،تاريخ سند،، گرفته است - رک ص- ۱۲۸ تا ص- ۱۳۰

موزاه (۱) ميشود كه از كوه جاري ست. دوم بر آب ناري (۲) كه از سيلاب باران مي آيد اكثر مردم احشام بلوچ درينجا مي باشند. مثل (۲۳۵ - ۱) بلوچ لاشاري و مگسي و ديناري و رند و غير ذلک.

و مسافت سوي از گنجابه دو شب درميان راه ست، و مابين سيوي و بهكر و سيتپور ناهران، زمين است كه آنرا باركان مي نامند. و اسپ آن زمين كم از اسپ عراقي نمي شود. و كره اسپ كه از مادر تولد مي شود، در دور او سنگريزهاي مي ريزند، و كره اسپ تا يكسال بر سر آن سنگريز ها ميگردد، و سم او چون سنگ مي شود كه احتياج به نعل بستن ندارد. و همچنين در سنگها بي نعل مي گردد. و آن سر زمين سيوي و گنجابه اينچنين واقع است كه، شخصي از كنار آب برآمده از موضع گنجابه و سيوي و اراوه و پاتر دائره درست كرده باز بكنار دريا رسيده، و درين مابين همه دشت است. و درين دشت قلعها و معمورها بوده كه خراب شده اند. و راه قندهار (۲۳۵ - ۲) از ميانِ دشت واقع است. طولِ آن صد كروه ست از دريا تا سيوي، و عرض شصت كروه باشد(۳). و اكثر اين راه

---

۱ - موراه (پ) -

۲ - ناڑي -

۳ - در تاريخ سند اينطور ثبت است: " و آن سر زمين سيوي

(بقيه حاشيه در صـ ۲۷)

را در شب طي مي کنند. از روي ستارهٔ قطب و راهبر با وقوف باید که راه را سر کرده برد، مثل معلمان جهاز. و اِلّا مردمي که درین راه مسلوک شوند تلف گردند مثل مردم میداني. و آن واقعه این چنین بود که سلطان محمود خان جماعهٔ میدانیان را خدمت گنجابه فرمود، و آنها چون به گنجابه رسیدند عمل احشامات آنجاي را نتوانستند کرد. بنا بران سلطان محمود خان آنها را باز به بهکر طلبید، و جماعهٔ دیگر بجاي آنها فرستاد. و مردم میداني تا دویست کس بودند و بهمراه اهل و عیال خودها از گنجابه برآمده روانه بهکر گردیدند. در اثناء راه سرِ راه بر گشت و گفت (۲۴۶ - ۱) که یک ساعت صبر کنید که دماغ او بر جا بیاید، آنها صبر نکردند و از روي غضب راهبر را شمشیر زده کشتند، و درین دشتِ بي آب سرگردان شده، همه آن جماعه از بي آبی هلاک شدند. چنانچه متنفسي هم از آن مردم جان بسلامت نبرد. و تا حال از قسم سلاح وغیره اسباب آنها دران دشت، مردمانِ ره‌گذر می یابند. و در اکثر آن سر زمین باد سموم مي باشد تا چهار ماه می وزد، و

و گنجابه این چنین واقع است که، کوه سیتپور و کنار آب کشیده تا بموضع کین و سوي و گنجابه و پاتر رسیده، و از آنجا نصف دایره درست کرده باز بکنار دریا رسیده و در مابین همه دشت است. و راه قندهار از میان این دشت واقع است. طول آن صد گروه است از دریا تا سیوي، و در عرض شصت گروه باشد. و در اکثر آن سر زمین باد سموم مي باشد، تا چهار ماه میوزد. موسم آن ایام تابستان است.،، صـ ۱۳۰.

موسم آن ایام تابستان ست.

و فتح قلعه سیوي را از دست افاغنه پنّي در زمانِ حضرت عرش آشیاني بعنایت الهي و باقبال بي زوال بادشاهی پیر غلام کرده بود (۱). زمانی که ملک بهکر از تغییر خانخانان عبدالرحیم در جاگیر او نموده بودند و دران ایام (۲۳۶ - ۲) پیر غلام استعداد ملک بهکر را دانسته از حضرت عرش آشیاني استدعا کرده بود که اگر حکم شود، ملک کیچ و مکران را در قبضهٔ تسخیر اولیاء قاهره در آرم. حضرت بادشاه ابا نمودند، و فرمودند که چون کیچ و مکران بر سرحد ولایت شاه عباس است، و درمیانِ ما و ایشان اخلاص میگذرد، بیوجه دست بآن ملک ها کردن خوب نیست. و تا حال همان اجاره که پیرغلام بر مردم افاغنه سیوي از نقد و جنس بر بسته منظور شده مي‌آید. سرِ فصل مردم تعیینات ملک بهکر باحشام رعیت رفته مقطعي را

---

۱ - میر ابو القاسم نمکین در سال ۱۰۰۳ ه بجاگیر بهکر رسید، و ازانجا برای تسخیر سیوي در همین سال روانه شد، صاحب اکبر نامه نوشته است که ــ ،، سیوي استوار قلعه ایست نزد قندهار. در پاستان زمان، مرزبان بهکر داشت، و از دیر باز افغانان پنّي برو چیره دست. سید بهاء الدین بخاري تیولدار اچ، و بختیار بیگ اقطاع دار سیوستان، و میر ابوالقاسم جاگیردار بهکر، و میر معصوم (بهکري)، و دیگر سپاه صوبه ملتان را فرمان شد، که بدان جا شده، انداز گوئي راستمایه گشایش بر سازند، و اگر نمي نوشند، بسزا بمالند ــ،، (اکبر نامه صـ ۶۶۶-۳) -

ازان مردم سي گيرند.

اگر جمعيت خوب است سررشته عمل نيز خوب است، و اگر جمعيت زبون ست عمل هم زبون است. وقوج علی کُرد، وقتی که سيوي در جاگير او بود، ترددها (۱۰۲۴-۲۷) خوب مناسب باحشامات ملک سيوي نموده بود. امّا چون جمعيت کم داشت درقلعه سيوي مردم افغانان پنّي او را قلعه‌بند ساختند. و دران ايام تاج خان جاگير دار ملک بهکر بود، و برادر ابوالبقا اوباوره و گنجابه جاگير داشت (۱). و اين خبر به حضرت جنت مکاني رسيد. فرمان عالی شان بمصحوب مدوسزاول به برادر مومیٰ اليه صادر شد که کومک از تاج خان گرفته، خود را بمدد قوج علی رسانند. و او از آوْباوْرَهْ خود را بـه بهکر رسانيده دويست سوار از تاج خان (۲) گرفته، و ديگر جمعيت خود از برادران و خويشان و قديميانِ پدر که همراه داشت به سيوي رسيد. و جميع افاغنه گلو بسته آمده او را ديدند، و قوج علی

۱- اوباوره و گنجابه درسال ۱۰۱۹ يا ۱۰۲۰ ھ به مير ابوالبقا امير خان تفويض شد. و دربن ايام مير ابو البقا خود را بمدد قوج علي رساند.

۲- تاش بيگ نام، تاج خان لقب، در ۱۰۲۰ ھ بحکومت بهکر رسيد،و در ۱۰۲۲ ھ بجاي ميرزا رستم صفوي بحکومت تته مقرر شد، درسال ۱۰۲۳ ھ آنجا فوت شد، (ر - ک - ماثر الامرا ۱/۳۸۳ - ذخيرة الخوانين خطي ۳۹۷ - تحفة الکرام - لب تاريخ سند.)

را از بند قلعه خلاص ساخت. و دفعه (۲۴۷ - ۲) دیگر که گنجابه نیز در جاگیر قوج علی مرحمت شد، تادیب خوب بمردم افاغنه داد. چنانچه مردم بسیار از افاغنه بقتل رسانید و چند جنگ صف بانها نمود. اگرچه دویست مغل همراه خود داشت و مردم افغان دو هزار و سه هزار جمع شده می آمدند، جنگ مي کرد و شکست میداد. بعد آنکه خاطر از افاغنه و احشامات دیگر جمع کرد، از سیوي سه شبانه روز در کوه یلغر کرده بر سر قلعه کوهیار رسیده، آن قلعه را قبلداشت، تا آنکه چند دفعه جنگ قلعه خوب مابین او و مردم بلوچ واقع گردید، و مردم از جانبین کشته شدند. و ابراهیم بلوچ صاحب قلعه مذکوره آمده او را دید، و پارهٔ پیشکش از قسم اسب و شتر و گوسفند و شطرنجي وغیره (۲۴۸ - ۱) متاع کوهي گذرانید. بعد ازان مراجعت نموده به سیوي آمد. و اگر استعداد خوب میداشت دران قلعه تهانهٔ خود مي نشاند. و سال دیگر باز قصد سواري کوه نموده بود که، درین اثنا تغییر شده به هندوستان رفت. و این معني از سپاهي کار طلب بعید نیست. چنانچه در "تاریخ سنده"، مذکور است که مرزا مجاهد در زمان حضرت عرش آشیاني با سی جوان آمده بـه مبارک خان غلام سلطان محمود خان بهکري که قریب دو هزار کس همراه داشت، در نواحي قلعه ماتیله (۱) جنگ کرده مبارک خان را شکست داده

---

۱ - ماتیله

درونِ قلعه ماتيله متحصّن ساخته، نواحي قلعه بهكر را از دست محمود خان بهكري گرفت، ملک بهکر را در قبضه تسخير اوليا (۲۴۸-۲) باهره آورد. وكريمه ـــ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ ـــ اينجا ظهور تام دارد (۱) -

و گذشت قوج علی، چون فوجدار بهكر سيد بايزيد بخاري شد، شيخ بول (۲) نام از قديمانِ خود شقدار سيوي كرده فرستاد. و مردم افاغنه پنّي او را كشتند، پسرانش جمعيت كرده به سيوي رفتند و جنگ خوب ميانِ اينها و مردمِ افاغنهٔ پنّي واقع شد. و افاغنه شكست خورد و كس بسيار از افغانان كشته شد. و جنگی خان سردار مردم پنّی را در قيد كرده به قلعه بهكر آوردند.

غرض كه در اطراف و جوانب سيوي مردم احشامات بسيار است. اگر شخصي صاحب تردد با استعداد در آنجا باشد جاي تردد كمي ندارد. چنانچه هرگاه ميرزا شاه حسن حكومت ملک (۲۴۹-۱) سيوي را بسلطان محمود خان بهكري تفويض

۱- ر ک تاريخ سند ص ۲۲۸. اين جنگ در ماه محرم ۹۸۰ھ واقع شد.

۲ - شايد ,, بوله ،، نام باشد

نمود (۱). درآن حدود چند قلعهٔ بلوچ که سالها در تحت تصرف آنها بوده مسخر گردانید، و سر کشان و متمردان کوهستان را گوشمال داده مطیع و منقاد خود ساخت. و این ملک جمعیت طلب است. از قسم اسب زهري و شتر کوهی و گوسفند و سگ تازي و نمد سنجري و شطرنجی خواجه نشین بسیار خوب درینجا بهم میرسد.

والله اعلم بالصواب

۱- سیوي در حدود ۹۵۹ - ۹۶۰ ه در تصرف سلطان محمود بهکري بود (تاریخ سند ص- ۱۸۶)

بـــاب سوم

در بیانِ احوالِ ملک تهته

بباید دانست که تهته نام شهر یست کلان، که کنارهٔ دریا واقع است. بطرف ملتان قلعهٔ پخته خورد حاکم نشین دارد، و یک قلعه پخته دیگر کلان که کلان کوٹ مي‌نامند و طغر آباد نیز میگویند، از شهر در دو کروهی (۲۴۹-۲) واقع است، برکوه و ویران افتاده است.

و از مردم علما و فضلا و شعرا و کاتبان خوشنویس و مردم خدا پرست بسیار درین شهر بهم مي رسند، و اکثر مردم کاسبی درین شهر مي باشند. و در حرفت خودها کمالیت تام دارند، کاري که از دستِ آنها میسر مي شود کم از کار عراق و فرنگ نیست. و مسلماني بسیار دارند، بنماز و روزه و پیرويِ شرع شریف سعی بلیغ مي نمایند. چنانچه چند مسجد جامع کلانند که بیست سي هزار کس در آنها بنماز جمع مي شوند، سواي مسجدهاي جامع خورد که در محلها واقع اند. و آنچنان روزِ جمعه پُر میشوند که در وقت آخر صلوة، اگر کسي بنماز جمعه برود، بهزار حیله و محنت جاي نماز مي‌یابد.

و ملک تهته مشتمل بر چهار سرکار است (۲۵۰ - ۱)

یکی : سرکار تهته ،

دوم : سرکار چاچکان ،

سوم : سرکار نصر پور،

و این هر سه سرکار از دریا بطرف تهته واقع اند

چهارم : سرکار چاکسّر هاله ،

و این سرکار آن روي دریا بطرف کوه افتاده است. و هر سرکار مشتمل بر چند پرگنه ، و هر پرگنه مشتمل بر چند قریه.

اگر مقید در بیان تفصیل اینها مي شد ، کلام باطناب مي کشید. بنا بران مجملاً در بیانِ احوال این چهار سرکار گشت.

مخفي نماند که سرکار تهته رعیتش مردم غریب اند و سرکشي ندارند ، و از دزدان مردم کیهر و مردم نکامره خوف داشتند. بنا بران مردم ترخانیان از روي صلح سرداران، این هر دو قوم را در دست آورده مطیع خودها گردانیده بودند. و چون ملک تهته در تصرف (۲۰۵۰) وکلاء دولت قاهره حضرت جنت مکاني درآمد (۱)، نیز بجزوي منصب جام هاله و رعنا (۲) عمر را راضي کرده در ملک هاي آنها گذاشتند ، که پیوسته در خدمت صاحب صوبه تهته قیام می داشتند.

---

۱ - درمحرم سنه ۱۰۰۰ھ خان خانان سند را فتح کرد.

۲ - یعني رانا

در این ایام از روي تدبیر حراست ملک، بحکم حضرت صاحب عالم و عالمیان، مردم کیهر با جام هاله سردار آنها بکرم الهي و باقبال بي زوال شهنشاهی، از دست برادر ابوالبقا استیصال یافتند، و چون استیصال مردم نکاره را حکم اشرف اعلی نشد متوجه بآن خدمت نگردید. و رعنا عمر سردار آن مردم جاي خود گرفته مطیع و منقاد بود.

و سرکار چاچکان، رعیتش نیز غریب اند و سرکشي ندارند. مردم مندره سرکش بودند. چنانچه از (۱۰۲۱-۱) عمل ترخانیان سرکشي کرده مي آمدند، آنها را در اوائل زمان برادر مذکور که بدین جاگیر یافت (۱)، در عمل صوبه داري مظفر خان معموری (۲) چنان تادیب کرد که تا حال گردن انقیاد در پیش دارند، و از سایر رعیت زبون تر در پیش جاگیر دار می گذرانند و مال دیوان را مي دهند. و این سرکار را نیز از هیچ طرف وسوسهٔ باغیان نیست، مگر از طرف مردم ستوده و مردم سمیجه دل که تعلق به سرکار نصر پور دارند. و آنها را هم برادر مذکور بطریق نیک منزجر ساخته است (۳). چنانچه این سرکار باندک جمعیت در ضبط مي آید.

---

۱ - این جاگیر در حدود ۱۰۲۳ھ به میر ابوالبقا تفویض شد.

۲ - میر عبدالرزاق، مظفر خان معموري در سال ۱۰۲۳ ھ (۹ جهانگري) صوبه دار تته شد.

۳ - در حدود سال ۱۰۱۷ ھ (تذکرهٔ امیر خاني)

و سرکار نصر پور، بعض مردمش سرکشي دارند. و آنها مردم سُهوده و سَمیجه کیبر و سمیجه ساند و سمیجه جونیجه (۲۵۱ - ۲) و سمیجه کیریه و سمیجه دل اند. اما سرکش ترین این جماعه که مال دیوان را نمي دهند سمیجه دل است، که پرگنه سمواتی که چهل لک دام جمع تنخواهي دارد، ویران کردهٔ آنها ست.

وقتیکه مرزا رستم قندهاري به تهته می آمد (۱) شمشیر خان اوزبک جاگیردار سهوان را پیش رو لشکر خود نموده، روانه تهته گشت. چون نزدیک بموضع پلی سمه که داخل پرگنه سمواتي است رسید، مواشی آن دیه را مردم سمیجه دل تاختند، شمشیر خان اوزبک تعاقب آنها نموده رسید، و کس بسیار از آنها بقتل رسانیده، مواشی رعیت را از دست آن بدبختان خلاص کرد.

و دیگر مفسدان این سرکار سمیجه اونر مخذول العاقبت اند، که تعلق بملک سهوان دارند، و هم سرحدي پرگنه (۲۵۲ - ۱) هاله کندي مي شوند، که تعلق به سرکار مذکور دارد. و پرگنه مزبوره را که بیست لک دام جمع تنخواهي دارد ویران و خراب کرده اند. چنانچه این پرگنه در زمان

---

۱ - میرزا رستم صفوي (متوفي ۱۰۳۸ ھ) بن سلطان حسین مرزا بن بهرام مرزا بن شاه اسمعیل بتاریخ ۱۰ محرم ۱۰۲۲ھ در تته رسید. (بیگلر نامه)

مظفر خان معموري يازده هزار خروار غله محصول داده بود ، و الحال معلوم است که چه قدر حاصل دارد . اکثر ويراني اين پرگنه در عمل مرتضي خان ثاني که مرزا حسام الدين باشد(۱)، روي داد . و شمّهٔ ازان بيان کرده مي شود : که او پسر خود را صمصام الدوله بر سر سميجه اونر تعيين کرد ، و او آمده در موضع تهتي که نزديک بقصبهٔ هاله کندي نيم کروهي واقع است ، و عجب ديه (۲) کلان بود سرکله بقصبهٔ مذکوره ميزد، خندق مستحکم گرد لشکر کنده ، خار بندي نموده نشست ، و بي تحملي کرده (۲۵۲ - ۲) موسیٰ خان نام افغان که تهانه دار هاله کندي بود ، با او جماعه ديگر نيز همراه داده بتاخت سميجه مذکور فرستاد . و سميجه را اول خبر لشکر رسيده بود ، در

---

۱ - مير حسام الدين مرتضیٰ خان بن مير جمال الدين حسين انجو . در تته در سال ۱۰۳۸ ه وفات يافت . و بعد او مير ابوالبقا امير خان که برادر بزرگ مولف اين کتاب بود ، بحکومت تته فائز شد، در بادشاه نامه ثبت است که—"چون بعرض رسيد که مرتضیٰ خان ولد مير جمال الدين حسين خان انجو ، صوبه دار تته رخت هستي ازين جهان بربست امير خان ولد قاسم خان نمکين راکه به نيابت يمين الدوله بحکومت ملتان مي پرداخت ، بنظم آن صوبه و به اضافه پانصدي ذات و پانصدي سوار، بمنصب سه هزاري دو هزار سوار سرفراز گردانيده،، (بادشاه نامه صـ۲۸۷-۱) برائ شرح حال رک. ماثرالامرا صـ۱۹۴-۱ ، صـ۱۳۹-۱ ، صـ۳۸۲-۳ ، صـ۳۸۴-۳ - ذخيرة الخوانين صـ ۱۱۷ صـ ۳۶۰-

۲ - ديهي (پ)

جاسوسي لشکر بودند. چون این لشکر بطرف ملک آنها روانه شد جاهاي خود ها را خالی کرده و گذاشته در تعاقب لشکر آمده سر راه را گرفته نشستند. و چون لشکر بمواضعات سمیجه رسیده مراجعت نمود، برسر لشکر درمیان جنگل ریختند، و کس بسیار را از لشکر بدرجهٔ شهادت رسانیدند. و یوسف سمیجه ارباب پرگنه کیبر که بسببي از شقدار خود رنجیده، فراري شده بود، سمیجه اونر را همراه گرفته روزِ روشن در قصبه کیبر که از قصبه هاله کندي چهار کروه واقع ست، افتاد. و حاجي محمد نام (۲۵۳ - ۱) شقدار پرگنه مذکوره این واقعه را دیده از روي شرم، زنِ خود را بدستِ خود کشته بآن قطاع طریقان جنگ کرده بدرجهٔ شهادت رسید. و آن بدبختان قصبه مذکوره را تاراج کرده رفتند. و صمصام الدوله این حال را مشاهده نموده قدم ثبات در آنجا نتوانست نگهداشت، و اربابان پرگنه هاله کندي و سمواتي را در قید کرده به تهته پیش پدر برد. و او بعوض تقصیر سمیجه بر آنها جرمانه خوب بربست. و چون از عهدهٔ آن جرمانه نتوانستند برآمد، تمسکات شرعیه نویسانیده گرفت. و بواسطهٔ تمسکات مذکوره در عمل برادر ابوالبقا نیز در کشاله این معامله بودند، و از عهده نمي توانستند برآمد، و بر رعیت غریب توجیه میکردند.

و بعد از مراجعت صمصام الدوله، در موضع تهتی مذکور یک شب (۲۵۳ - ۲) مردم سمیجه اونر افتاده اکثر مردم را کشتند و پارهٔ که زنده ماندند گریخته در قصبهٔ هاله کندي

ساکن شدند. و تا حال آن موضع ویران ست، چنانچه جایهاي خالی آن موضع را دیده حسرت مي آید.

بسعئ برادر ابوالبقا این پرگنه رو بآبادانی آورده که یک سواري بر سمیجه اونر کرده، چند سردار خوب سمیجه را کشته در موضع ویجره نشسته، قلعه کلان طرح انداخته یک فوج خود را به ضیاء الدین یوسف پسرِ کلان خود همراه کرده بطرف پرگنه دربیله من معموله ملک بهکر فرستاد. و او آن طرفها رفته قریب دویست سمیجه را بقتل رسانیده، بندیانِ آنها را بدست حکیم صالح (۱) که دران وقت حاکمِ بهکر بود سپرد. و فوجِ دیگر بهمراه ابوالقاسم (۲) پسرِ میانهٔ خود

---

۱ - حکیم محمد صالح از ۱۰۳۸ تا ۱۰۴۳ ھ در بهکر فوجدار بود. (لب تاریخ سند و ضمیمه تاریخ سند میر معصوم تالیف محمد بن زنده علی بیگ)

۲ - در سال ۱۰۴۵ ھ وفات یافت، و بر کوهچه " صفهٔ صفا " (بهکر) دفن شد، کتیبه مزارش چنین است:

فغان از گردش گردون بد عهد — دریغا زین جهانِ عمر فرسا
که از بادِ اجل ناگاه بشکست — بباغستا ن جان، سرو دل آرا
گل و گلزار اقبال و جواني — ابوالقاسم فروغِ بخت والا
سزد گر در فراقِ او بگرید — بجایٔ آب خون چشم احبا
چو دلها داغ شد از فرقتِ او — نوشتم سال فوتش " داغ‌دلها "

(۱۰۴۵ ھ)

ر ک . تذکرهٔ امیر خاني از راقم الحروف.

(۲۵۴ - ۱) نموده بجانب هاله کندي تعین کرد، و او بدان صوب رفته فتح خوب نمود. آخرالامر دیندار خان که دران وقت جاگیر دار سهوان بود طلب عفوِ گناه سمیجه کرد. و شیر خان افغان (۳) آمده ملک سیوي و گنجابه را تاخت نمود، درین اثنا دیوان و بخشئ تهته و منصبداران صلاح درین دیدند، که درین وقت باید بـه تهته رسید، و دیندار خان با یک فوج برادر مذکور به بهکر برود. بنا بران براد، سومی الیه به تهته مراجعت نمود، و برادر خوردِ خود را لطف الله نام با جمعیت خوب همراه دیندار خان کرده به بهکر فرستاد. و اگر نه سمیجه استیصال خوب مي یافت. و قریب سي صد سوار، و صد و پنجاه برق انداز و تیر انداز تهانه در پرگنه مذکور گذاشت.

و درین سرکار دو جا جمعیت خوب (۲۵۴ - ۲) درکار است. یکی در پرگنه سمواتی، دوم در پرگنه هاله کندي، دیگر پرگنجات از دست یکباجي عمل مي دهند.

و سرکار چاکر هاله در دامنهٔ کوه واقع است، و در کوه مردمِ کوهي سرکش بسیار اند بنا بران قومهاي این سرکار که جنب کوه ساکن اند سرکشي داشتند. و چند قوم درین سرکارمتوطن اند، یکی: قوم شور، دوم: قومِ سمیجه دل. سوم: قوم بلوچ بَبَر. و این هر سه قوم حرامزاده و مفسد بودند. چهارم: قوم پَلیجه.

---

۳ - رک ذخیرة الخوانین (خطي ۵۰۲) در ۱۰۳۰ھ شیر خان بر سیوي تاخت.

پنجم : قوم کوریجه . ششم : قوم لنجار. هفتم : قوم ناریجه ، و این چهار قوم همیشه مطیع و منقاد جاگیردار شده آمده اند. و این سرکار در زمان ترخانیان بطریق خوب آباد و معمور بود. اما دران سه قوم مذکور عمل ترخانیان زبون میشد ، تا آنکه رستم پسر (۲۵۵ - ۱) کلان خسرو بیگ حاکم تهته را مردم شوره کشتند ، و او لشکر جمع کرده برسر مردم شوره آمد. و اینها بقوم نُهمَردي ملحق شده درون کوه گریختند ، و خسرو بیگ تا موضع کوهیار و ونکار درمیان کوه تعاقب اینها نمود ، و بدستش نیفتادند ، و از طرف سهوان آمده برآمد و هیچ سودي نکرد.

و مرزا غازي ترخان (۱) درزماني که صوبه‌دار قندهار شد ، سایدنه نام هندو را بخطاب ''هندو خاني،، داده بجاي خسرو بیگ کرده به تهته فرستاد. و شهبازي نام خدمتگار را خطاب ''خاني،، داده بجاي پسران قاسم خان ارغون به نصر پور. و هرگاه سایدنه در تهته رسید ، خسرو بیگ از تهته برآمده به قصبه هاله کندي آمده نشست ، و سر انجام (۲۵۵ - ۲) قندهار مي نمود. درین اثنا خبر فوت مرزا غازي (۲) به سایدنه

---

۱ - مرزا غازي بیگ بن مرزا جاني بیگ ترخان که بعد از فوت پدر (۱۰۰۸ ه) از جانب اکبر بادشاه صوبه دار تته شد و در عهد جهانگیر حکومت قندهار نیز یافت .

۲ - متوفي ۱۱ صفر ۱۰۲۱ ه

در تهته رسید. او باجماعه خود از دریا عبور کرده دامنه کوه را گرفته، بطرف سهوان فرار نموده، چون درمیان قوم شوره رسید، اینها بحکم خسرو بیگ جمعیت کرده به سائیدنه جنگ انداخته در موضع بدا پور(۱) در آورده، او را و نارو نام برادرش که بخطاب ''شجاعت رای''، از مرزا غازي رسیده بود، دستگیر کرده کشتند. و اسپانِ عراقي و میلکهاي زرین و خرجینهاي مال، که از قندهار آورده بودند، و نقاره و سکپال وغیره اسباب آنها را بتاراج بردند.

و بعد از فوت مرزا غازي، مظفر خان معموري را حضرت جنت مکاني به تهته فرستادند، و دران زمان شمشیر خان اوزبک جاگیردار (۲۵۶ - ۱) سهوان بود، او سیصد جوان اول اول پر تهیه از جوانان خود بهمراه خواجه جان خویشِ خود کرده به مظفر خان همراه ساخت. چون مظفر خان به تهته رسید، خسرو بیگ این جماعهٔ اوزبکان را مشاهده کرده، هراس خورد، و خواست تا شهکاري باین لشکر نماید. به مظفر خان گفت که قومِ شوره و دَل و ببر سر برداشته اند، خواجه جان را بطرفِ آنها فرستید. مردم اوزبک واقف آن ملک نبودند، سراسیمه روانه شدند. و آنها قریب دو هزار سوار و هشت هزار پیاده جمع شده در قابوي لشکر نشسته بودند، همین که مردم اوزبک در میدان نواحئ قلعهٔ نیرن کوت رسیدند. و قاعدهٔ اوزبکان

---

۲ - بدا پور

است که اکثر قرقره برسر میگذارند. مردم متمردان این حال را مشاهده (۲۵۶ - ۲) کرده، درمیان خودها گفتند که بیائید ماهم برگذاریم، و برگذاشتنِ ما این معني دارد که با هر سوارِ ما چهار پیاده جمع شود، دو از یک طرفش ودو از طرفِ دیگر، بعد ازان بمغل جنگ کنم. و همین طور کرده، بجنگ مقابله شدند. مردم اوزبک چون جلوها را درمیان غنیم انداختند، پیاده‌هاي آنها اسپان اکثر اینها را پَي کردند و جوانان از پشتِ اسپ بزمین آمدند، و بدرجهٔ شهادت رسیدند. و خواجه محمد سلطان نام اوزبک که یکی از بهادران شمشیر خان بود، درین جنگ کشته شد، و باقي مانده هزیمت خورده در قلعه نیرن کوت درآمدند و مفسدان، قلعه را محاصره کرده نشستند. و این خبر به شمشیر خان رسید، او از سهوان به جمعیت خوب برآمده بمدد (۲۵۷ - ۱) لشکرِ خود روانه شد. چون خبر سواري او را متمردان شنیدند، محاصرهٔ قلعه را گذاشته بجاهاي خود رفتند، و خواجه جان با مردمِ خود از قلعه برآمده به سهوان آمد.

و درمیان قوم شوره، اسمعیل شوره در متمردي نام برآورد، و همیشه با نقاره و سکپال بابت سایدنه هندو میگشت. و از احشامات کوهي و مردم رعیتِ سرکار مذکور و ملک سهوان، هیچ قوم مقاومت باو نمي کرد.

دویم: داؤد شوره، و او در موضع خسائي شوره کنار دریا جنب دامن کوه مي‌بود، و از دزدان ملاحان هوسره وغیره بسیار داشت، و علانیه راهِ خشکی و تري را مي زد.

سوم : در قوم دَل ، مَتاهي نام اسم برآورد .

بيان صوبه داري تهته به شمشير خان ازوبک

و بعد از فوت تاج خان (۱)، شمشير خان (۲۰۷ - ۲) اوزبک را صوبه دار تهته نمودند ، و ملک سهوان از تغيير ِ او بشرکت مرزا دوست بيگ، به برادر ابوالبقا جاگير ِ تنخواه کردند .

و او خربزهاي موضع نارلم (۲) به شمشير خان و مظفرخان که در آن زمان بخشيُ تهته بود ، بدست محبت نام خدمتگار خود در زورقي کرده فرستاد . همين که زورق ِ خربزه بگذر موضع خسائي شوره (۳) رسيد، هوسرهاي داؤد شوره ، بر زورقهاي خود سوار شده ، محبت مذکور را کشتند و خربزها را به داؤد شوره دادند . و اين خبر به برادر مومیٰ البه رسيده تاب و طاقت نياورده ، همان روز نمازشام از سهوان در کشتيهاي سوار شده تا سه پاس شب راه رفت . و در پاس ِ آخر يک کروهي از گذر سن بطرف سهوان از (۲۰۸ - ۱) کشتيها فرود آمده برخسائي شوره (۴) تاخت نمود . چون بموضع مذکور رسيد ، قضا را به

---

۱ - متوفي ۱۰۲۳ھ (ماثرالامرا ۳۸۳ - ۱ ، ذخيرة الخوانين خطي ص ۳۹۷) -

۲ - نار (پ)

۳ - خاصه شوره (پ)

۴ - خاصه شوره (پ)

داؤد شوره پیشتر خبر رسیده بود، او خود را با اهل و عیال بطرف کوه کشید، و لشکر بادشاهي آمده خسائی شوره (۱) را آتش داده سوختند، و چند شوره و هوسره که پیش لشکر آمدند، بقتل رسانیدند. و اسباب و متاعي که دران موضع یافتند غارت کردند. و اول طپانچه که بمردم شوره از لشکر بادشاهي رسید، این بود.

بیان صوبه داري تهته به مظفر خان معموري

بعد ازان صاحبِ صوبهٔ تهته از تغییر شمشیر خان، مظفر خان معموري شد. و شمشیر خان را باز سهوان دادند، و برادر مشارالیه را بدین، که داخل سرکار چاچکان ست، و نیرن کوت و شال که داخل سرکار چاکر هاله است، جاگیر تنخواه کردند (۲۵۸ - ۲). و او حسب الحکم به بدین رفت.

و مظفر خان قصد تنبیه سمیجه دل که در پرگنه شال مي بودند کرده، با منصبداران که در تهته پیش او حاضر بودند سوار شد. و برادرمذکور هنوز از بدین به تهته نیامده بود. و چون لشکر مظفر خان نواحي شال رسید، مناهی مذکور سردار قوم دلان با جمعیت آمده سر راه لشکر را گرفته جنگ کرده چند کس لشکر را بدرجهٔ شهادت رسانید. مظفر خان این حال را مشاهده کرده استقبال ننمود، و همان جا دیره داده نشست. و مردم لشکر را از براي کاه و هیمه برآمدن از دیره متعسّر

---

۱ - خاصه شوره (پ)

گردید، که درین ضمن برادر مذکور از بدین یلغر کرده شب درمیان بلشکر مظفر خان رسید. و شب دیگر سواري بر مسکن. (۲۵۹ - ۱) متمردان مذکور نموده تمام شب طي راه کرده وقت صبح در دامن کوه برآن بدبختان ریخته، قریب دویست سیصد کس از آنها کشته، سرها بریده پیش مظفر خان آورد. و مهم سمیجه دّل را بطریق خوب فیصل داد. بعد آن مظفرخان برادر مذکور را همان جا درقلعهٔ نیرن کوت مانده، خود برگشته به تهته رفت. و او مردم سمیجه دّل را دفعهٔ دیگر، و پارهٔ مردم شوره که جماعهٔ حمید شوره باشند، بطریق نیک تادیب کرد. چنانچه مردم دّل بتمام از پا افتادند، و مناهی دّل و حمید شوره زبون شده پیوسته درخدمت او حاضر مي بودند، و مالگذاري مي کردند. و در تاخت این جماعهٔ شوره، برکوه دار و بند نام، نور الله برادر او شهید گشت و بکار بادشاهي آمد (۲۵۹ - ۲) و فتح برادر مذکور شد.

بآخر برادر موسیٰ الیه را بمهم کانگره حکم شد. و او حسب الامر بخدمت کانگره رفت (۱). و این احشام شوره در سردارئ اسمعیل شوره نهایت سرکشي و متمردي را پیش کردند. چنانچه رعیت غریب را بتمام و کمال از میان برداشتند و باغ بابو پلیجه را بریدند. و خبر فساد اینها را مظفر خان شنیده، میرزا محمد برادر زادهٔ خود را با جمعیت خوب بطرف این مخذول

---

۱ - در اواخر ۱۰۲۴ھ یا در ابتدائي ۱۰۲۵ھ به این مهم رفت (تذکره امیر خاني)

العاقبتان سوار کرد. و میرزا محمد از گذر تهته گذشته رو برو بر قوم اسمعیل شوره تاخت نمود، و آن بدبخت را فرجه تعبیه جمعییت نشد، و جماعهٔ وي در گریزانیدن اهل و عیال خودها مقید شدند. و او با چند برادرانِ خود پیش راهِ لشکر را گرفته جنگ کرده (۲۶۰ - ۱) کشته شد. و فتح خوب مناسب از دست مرزا محمد بوقوع آمد، و درمیان ملک شوره نشست، هر جا مال و مواشئ مردمِ شوره و بَبَر (۱) و دَل بود جمع کرد، و بندي بسیار بدست آورد، و طپانچه زور بمردمِ شوره رسید. چنانچه بقیة السّیف زبون شده جاهاي خودها را گذاشته دامنِ کوه را گرفته نشستند، و از قوّت ماندند. مگر بطریق دزدي باتفاقِ مردم کوهي مال و مواشي رعیت را می بردند، و داؤد شوره برحال بود.

و درین ضمن شمشیر خان اوزبک از سهوان بحکم حضرت جنت مکاني به کمکِ بهادر خان اوزبک به قندهار رفت، و از آنجا از تغییر خوشم بیگ، حکومت سهوان را به شاه خواجه خویشِ خود داده فرستاد. و موضع خسائی شوره (۲) (۲۶۰ - ۲) درجاگیرِ شمشیر خان بود. آنها متمردي مي نمودند، و مالِ واجبي جواب نمي گفتند. شاه خواجه نماز پیشین از سهوان در کشتیها سوار شده قریب صبح کاذب از گذر رنبهن(۳)، که یک

---

۱ - ببر

۲ - خاصه شوره (پ)

۳ - شاید بهنّ باشد

کروه این طرف سمّن بجانب سهوان واقع است، از کشتیها برآمده قتره کرده، وقت چاشت بر سر خسائي شوره که ده کروه ازین گذر خواهد بود، ریخته، مردم بسیار از جماعهٔ داؤد شوره بقتل رسانیده اسیر کثیر بدست آورد. چنانچه زن داؤد شوره نیز در بند افتاد. و شاه خواجه بندیان را گرفته به سهوان آمد، و داؤد شوره عاجز شده متعاقب وي در سهوان آمده، او را دیده گردن انقیاد مانده جرمانه و بقایاي موضع خود را داده، زن خود را از قید خلاص نمود. و طرف (۲۶۱ - ۱) داؤد شوره از دست او تادیب خوب یافته رعیت شد. چنانچه جاي قدیم خود که در دامن(۱) کوه واقع بود، گذاشته، در بیله که زمین نو دریا گذاشته، ساکن شدند. و تا حال رعیت اند و سرکشي ندارند.

صوبه داري سید بایزید بخاري از تهته

و چون صوبه دار تهته، سید بایزید بخاري (۲) شد و پسرانش صاحب تردّد بودند، بحکم حضرت جنت مکاني لشکر

---

۱ - دامنه (پ)

۲ - میر بایزید بخاري: در سال پانزدهم از جلوس جهانگیري که هزار و بست و هشت هجري (۱۰۲۸ ه) باشد، بمنصب دو هزاري ذات و هزار و پانصد سوار صاحب صوبگی تته فائز شده. و قبل برین فوجدار سرکار بهکر بود. (مقالات ص- ۱۰۸) در تته وفات یافت و در جوار سید جلال بخاري برکوهچه مکلي دفن شد. صاحب لب تاریخ سند نوشته است که در سال ۱۰۲۰ ه وارد بهکر شد.

کرده در کوه در آمدند و تا قلعهٔ کائیره و انون بیله سیر کردند، و سرداران این هر دو قلعه آمده آنها را دیده پیشکش گذرانیده، خطبه بنام همایون حضرت جنت مکانی در هر دو جا خوانده، اطاعت قبول کردند. وقت مراجعت قراولی مردم شوره و دل را بر وجه نیک کرده، از آنجا تاخت بران مردم کوته اندیش نموده (۲۶۱ - ۲) در دامن کوه صبحي آمده بر آنها ریختند. و چنانچه شکار قمرعه می شود، آن بدبختان را محاصره کرده اکثر از آنها بقتل رسانیدند، و پسر اسماعیل شوره، جُونجار نام را با اسیران بسیار بدست آوردند، و آنچه مال و مواشي داشتند همه بتاراج رفت، و بندیان را گرفته پیش پدر خود به تهته آمدند. و پسر اسماعیل شوره در حبس فوت شد. و درین تاخت مردم شوره و دل بتمامی استیصال یافتند، چنانچه بقیة السّیف، پاره درکوه رفته باحشام کوهی منضم شدند، و پاره که در ملک خود ماندند رعیتي را قبول کردند. چنانچه تا حال رعیت اند، و آسیبي ازینها بر رعیت سرکار چاکر هاله نیست.

و مردم بَبَر خویشان بابو پلیجه بودند. چون حمایت قوم (۲۶۲ - ۱) شوره و دل از آنها رفت، جماعهٔ قلیل بودند آمده نزدیک بدیه بابوي پلیجه ساکن شدند. بابوي مذکور قابو یافته لشکر تهانه سید بایزید را که در نیرن کوت بود خبر کرد. و آنها صبحي بر سر مردم بَبَر ریختند و اکثر را کشتند، و پاوهٔ که ماندند رعیتی را قبول کردند. و در زمان

سید بایزید این هر سه قوم متمردان بطریق نیک استیصال یافتند. و چون این سه قوم در سرکار چاکر هاله ضایع و خراب شدند، دست قوم نهمردي کوهي که در کوههاي طرف سهوان مي بودند، بر رعیت چاکر هاله قوي شد. چنانچه جاگیرداران سرکار مذکور چند دیه از طرف خود در جاگیر آنها داده، بمدارا جاگیرهاي دیگر را آبادان کرده (۲۶۲ - ۲) متصرف اند. و از نیرن کوت تا نظرگاه اویس قرني رحمة الله علیه نهمردي نشسته اند. و بیان این نظره گاه پیشتر خواهد آمد.

و این سرکار و پاره از سرکار تهته که بطرف چاکر هاله افتاده از پرگنه ساکیره وغیره، جمعیت طلب است. و احشامي که جنب پرگنه ساکیره است، مردم بلوچ کلیماتی و بلوچ جوکیه مي باشند، و این هر دو فرقه قریب سه هزار کس از سوار و پیاده خواهند بود. و چند شتر و گوسفند فصلانه به صوبه دار تهته داده مي‌آیند، و بي وجه از فساد ملک تهته محترز اند. و براي همین، صوبه دار تهته در قلعه موضع ناریله تهانه مي‌نشاند، تا خبردار این جماعه باشند.

و در عمل سید بایزید از مردم جوکیه خطائي رفته بود. و آن بدین نهج است (۲۶۳ - ۱) که سید بایزید، شاه محمد نام پسر خوانده خود را با پنجاه سوار تهانه دار ناریله کرده فرستاد، و او مرد تنک مزاج بود. بحرفي خشم آورده حاجي ولد بجار جوکیه را درشت پیش آمده، پاوزار خود بطرف او انداخت. درین ضمن شورش درمیان قوم جوکیه افتاده مجتمع

شده از مسکنِ خودها کوچ کرده بطرف کوه روانه شدند. شاه محمد با جمعیت خود تعاقب کرده هر چند سخن صلح درمیان آورد، صورت پذیر نشد و کار بجنگ کشید. مردم شاه محمد بسلاح کوتاه که شمشیر و نیزه وغیره باشد، کوشیدند. و آن بي سعادتان بجنگ تیر مشغول شده، هر پنجاه جوان را با شاه محمد بدرجهٔ شهادت رسانیدند. و اسپان و سلاحِ آنها را غارت کرده داخل کوه شدند. و بسبب (۲۶۳ - ۲) این معامله سید بایزید تدبیر منعِ غلّه وغیره اشیاء بکوه کرد. بعد آن مردم جوکیه قول گرفته آمده او را دیدند. و گاهي این جماعه کلماتي و جوکیه آمده، ملک سهوان را مي‌تازند. و درمیان اینها و قوم نُهمردي عداوت کلي میگذرد، و پیوسته تاخت باخت درمیان ایشان میشود. اما مردم نُهمردي زورند، از براي آنکه جمعیت بسیار دارند.

و عمل ملک تهته غله بخشي شده آمده و تا حال نیز همان عمل منظور است. و عمل غله بخشي موجبِ آبادانی مي‌باشد، اگر جاگیرداران از نصف بالا نگیرند، و حصه رعیت را بواسطهٔ توجیهات باطله در زیر مهر نگاه ندارند، تا آمدن فصلِ دیگر.

و تربیت این ملک بدین نهج است که توجیه این ملک را از قانون گویان (۲۶۴ - ۱) طلبیده بحضور تحقیق فرمایند. و آنچه از نصف بالا جاگیرداران مي‌گیرند به توجیهات باطله، از روي حکم شهنشاهي از رعیت بر طرف سازند. و امین‌متدین را

تعیین کنند، و او را فرمایند که: آباداني و خرابي ملک را ز تو مي‌پرسیم، زیاده از دستور العمل جاگیردار را از زراعت رعیت، گرفتن مده.

و سرحدهاي این ملک را از مردم متمرّد نگاهدارند، تا از یک ملک ده ملک دیگر بهم رسد، و مانند زمان ترخانیان آباد و معمور گردد، و رعیتش قوت گیرد. چنانچه دستیار جاگیرداران بوده در استیصال متمردان سعي نماید. و سبب آبادانی در زمان ترخانیان نیز همین بود، چون از نصف بالا حاصل زراعت رعیت نمي گرفتند و بعضي جاها سیوم (۳ ۶ ۲ - ۲) حصه و چهارم حصه هم میگرفتند. ملک آباد بود و رعیت پر قوت، و یکایک مردم متمرّد راه تغلب بر رعیت نمي یافتند. و الحال بواسطهٔ بدعملیهاي بعض جاگیرداران، رعیت از قوت افتاده و مردم متمرّد قوي شده. بنابران متمردان گاهي دست‌درازي بمردم رعیت مي نمایند. و درین ضمن اگر بدست جاگیردار ظالمی مي‌افتند خود خراب تر مي‌شوند، و اگر بدست جاگیردار خدا ترسي مي‌آیند، پارهٔ استقامت بهم مي‌رسانند، و آن جاگیردار هم محظوظ میشود. چنانچه فصل بفصل حاصل جاگیر خود را زیاده مي‌بردارد، و جاگیردار ظالم فصل بفصل حاصل از جاگیر خود کم می‌بردارد، تا آنکه بیزار جاگیر شده درپی تبدیل آن جاگیر مي گردد. و بیزار (۲۶۵ - ۱) از ظلم نمی شود تا حظ نشاتین را دریابد. و اگر جمع اسپ تنخواهي را چون وجهي شرعی ندارد، به رعیت ملک تهته به بخشند، و آن جمع را در جمع

پر گنجات اضافه کنند ، گنجایش دارد که توجیه پیشکش اسپ رعیت را پریشان دارد ، و باین حیله راه توجیهات عاملان و اربابان و رئیسان و قانون گویان کشاده می شود . و اگر کوتوالی شهر ـ تهته را نیز بدستور سابق خالصه فرمایند ، موجب رفاهیت خلق ـ تهته است . چراکه هرگاه چبوتره کوتوالی در جاگیر صوبه‌دار گردید، و از صد یکي درین زمانه خدا ترس تابع شرع نبوي خواهد بود ، یقین است که بعض صوبه‌داران طمع دنیوي درمیان کرده حق اکابر و اشراف را نخواهند گذاشت . و به تهمت‌هاي باطله سکان (٢٦٥ - ٢) این دیار را آزار هاي گوناگون داده ، زیاده از جریمه آنها جرمانه که از طاقت بشر دور است ، مقرر مي‌سازند . چنانچه مردم هلاک مي‌گردند . و چون آدم لا سلک گردید، هزار گونه فساد در دین و دنیا پیدا مي‌شود ، چرا که مدار ـ عالم وابستهٔ معاش است . و چون در چبوتره کوتوال شهنشاهی باشد ، و جرمانهٔ مردم تعلق به خالصه شریفه ، دامن دولت شهنشاه فراخ است ، جرمانه هر کس را مطابق شریعت بیضا گرفته داخل بیت المال میسازد . و درین هیچ آزار خلق الله نیست، بلکه اگر در جمیع ملکهاي که معتدبه اند ، کوتوال شهنشاهي باشد اهم است . از براي آنکه زمانه بسیار فساد یافته ، هر چند درین باب زیاده احتیاط فرمایند برجا است .

والامرُ ارفعُ واعلیٰ ، واللهُ اعلمُ بالصّواب

بـــاب چهارم

●

در بیـان احوال ملـک سهوان

●

و این باب مشتمل بر پنج فصل است

فصل اول

در بیان احوال پرگنجات این ملک از روي اجمال

بباید دانست کـه سهوان نـام قلعه ایست خام قدیم کهنه، که کنار دریا بطرف سیت پور ناهران بر پشتهٔ خاک واقع است. و دریا شمال رویه قلعه افتاده، و شهریت آن بطرف جنوب، و آستانه متبرکه حضرت مخدوم لعل شهباز (۱) قدس پرواز، در انتهاي شهر، و مزار حضرت مخدوم چتا امراني (۲) رحمة الله علیه، در پاکروهي بیرون شهر. و در یک کروهی بطرف تهته کوهستان دارد، امّا سنگ این کوه خام است سبز رنگ از ریگ بسته شده، و در اندک مسافت واقع است (۲۶۶ - ۲) چنانچه سه کروه طول دارد و نیم کروه عرض. و در ابتداي این کوهستان، کوهیست که بزبان سنده مشهور به "یک تنبي" (۳) شده، و وجه تسمیه این ست که این کوه

---

۱ - رک - بتعلیقات

۲ - رک - بتعلیقات

۳- "تحفة الکرام" در بارهٔ این "یک تنبي" (در سندي ڪ تنبي) این عبارت دارد- "دیگر جای یک ستون است که صفه

(بقیه در صفحه ۵۶)

را تراشیده، خانهٔ بر یک ستون برپا داشته اند، و میگویند که نظر گاه حضرت امیر علی رضي الله تعالیٰ عنه است. و بر بالاي این کوه نیز پیر غلام مثل صفه بهکر، صفه ساخته و "صفه‌وفا" نام نهاده. و در شبهاي ایام بیض اکثر آنجا مي گذرانید، و خربزهاي موضع نـار را بـا مردم علما و فضلا و سپاه بزم میداشت. و تا حال که سنه ۴۴۰۱ هزار و چهل و چهار است،

بزرگی در کوه بیک ستون، باعتقاد مردم قدرتي متکونست. مردم بسیر و صفا آنجا روند، و بر سقفش نظاره کنند. گویند آنجا چار یار اعني مخدوم جـلال جهانیـان (؟)،و شیخ عثمـان مروندي، و شیخ فرید متوفي۶۶۴ه) و شیخ بهاٗ الدین (متوفي ۶۶۱ه) بمکاشفات نشسته اند. خطه نامي و بقعه گرامي است. (ج ۳ ص- ۱۳۶)-"، این یک تنبی تا کنون روبروي ریلوي اسٹیشن سیوهن موجود است. هینری کوزنس (Henry Cousens) در کتاب خود (-THE ANTIQUITIES OF SIND 1929) نوشته است که:

There is a small cave between the town of Sehwan and the bandar, called the "Ek Thamb" or one pillared cave, which was visited by Dr. Wilson and is noticed in his "Memoir on the Cave Temples, etc, of Western India". (pp. 45)

این یک تنبي و غارهای دیگر که متصل سیوهن در کوهها یافته میشوند، در اصل سکونت گاه مردمان این خطه قبل از تاریخ اند. درین باره ر- ک کتاب فوق.

آن صفه برجاست. و درنیم کروهي این کوه، ریگ سرخ است و ریگ ماهي بسیار درین ریگ بهم مي‌رسد. و وقت صید نمودن این ماهیها هواي تابستان است، (۲۶۷ - ۱) که هنوز باران ریخته نباشد. و چند چشمه متصل این ریگ از زمین جوشیده برآمده، که آن چشمها را چشمهاي حضرت مخدوم شهباز قدس سره میگویند، و بطرز ولایت برین چشمها مجاوران حضرت مخدوم رحمة الله علیه زراعت مي‌کنند (۱). و روز، شب‌ِ سیورات هندوان، زنان مردي هندوانِ شهر، آنچه به دکري کلان نمی توانند رسید، در یک چشمه ازین چشمها غسل مي‌کنند. و این چشمه را دکري خورد مي‌نامند (۲)، و ذکرِ دکري کلان پیشتر مي‌آید. و در سه کروهي شهر، کوه پخته است که سنگ سفید شخ دارد. و همین کوه است که از جانب جنوب بدریا شور و به ملک کیچ و مکران متصل است. و از طرف شمال بکوههاي قندهار و کابل و کشمیر پیوسته. و درمیان (۲۶۷ - ۲) این کوه آباداني بسیار است. مردم احشامات بلوچ

۱- این چشمها هنوز موجود اند، و مجاوران مخدوم شاهباز آنجا زراعت میکنند و این قطعه زمین موسوم ''بباغ قلندر لعل شهباز'' است و ''لعل واهي'' نیز گویند.

۲ - در تحفة الکرام ثبت است که: برکوهش چشمهٔ واهي از عجائبات است. اکثر ارباب امراض بغسلش شفا یابند. همواره بر یک قرار پر و جايْ آمد آب محسوس نه. هنود آنجا بپرستش در ایام معهود هجوم کنند. (ج ۳ ص- ۱۳۵)

وغيره ساكن اند، در يكجا متوطّن نمى باشند، هر جا كه چراگاه خوب است نشستگاه اين مردم است. و چند قلعه نيز درين كوه است كه آنجا زراعت هم مي‌شود، مثل قلعهٔ كائينرَه (١) و اَنْكون بيله و كُوهيار و ونيكار (٢) و غير ذالك. و بر پشت كوهي كه آن را كوه لكى مى‌نامند، گنبدي ست از خشت پخته، كه الحال ويران افتاده است. و آن گنبد درين ملک مشهور به ماري (٣) حضرت رضوان مكانى رحمة الله عليه شده، و ماري بزبان سنده بالا خانه را گويند، و از شهر چهار كروه مي باشد. و اين كوه دو راه دارد، يكى را ''باقي جى،،(٤) ميگويند، كه مرزا محمد باقي ترخان (٥) كوه را تراشيده اين راه را بر آورده. دويم را ''گانه،، كه نزديک به ماري مذكور ميگذرد (٢٦٨ - ١). و گانه (٦) بزبان سنده روغن كده را ميگويند، و درين راه يک سنگ ست كه بروغن كده مي‌ماند. و عجب راهها مخوفه است، كم كس ازين راهها جان بسلامت

---

١ - كاهنري تا حال موجود است

٢ - در لغت سندي ''وٹكار''

٣ - در لغت سندي ''ماڑي''

٤ - در سندي ''باقيء جي''

٥ - ميرزا محمد باقي بن ميرزا عيسي ترخان والى سند (زمانه حكومت ٩٧٣ - ٩٩٣ ه)

٦ - در لغت سندى ''گهاٹو،،

برده ، و اکثر از دست بلوچان بدرجهٔ شهادت رسیده. و مردانِ غیب و شهدا درین کوه بسیار اند ، اکثر شده که در نیم شبي آواز ذکر ایشان علانیه شنیده میشود. و در زیر همین کوه بطرف تهته ، میرزا جاني ترخان با عساکر ظفر مآثر حضرت عرش آشیاني از توابعان خانخانان عبدالرحیم ، که بجهت محاصره قلعه سهوان گذاشته ، خود بطرف پرگنه جون من اعمال سرکار چاچکان رفته بود ، جنگ کرده شکست خورد. و همین شکست کمرِ او را شکست. و دارو (۱) ولد راجه تودر مل درین جنگ کشته شد. (۲) .

۱ ـ در ذخیرة الخوانین (خطي) دهارو ثبت است ص ۱۶ .

۲ ـ در ذخیرة الخوانین (خطي) واقعه جنگ چنین ثبت است : ''در سال وقائع سي و پنجم الهي موافق سنه ثمان و تسعین و تسعمایة (۹۹۸ھ) حکومت ولایت ملتان و بهکر بخانخانان شد. و حکم شد که بتسخیر ولایت سند و تته بپردازد. میان محمد خان نیازی، و فریدون خان برلاس و شاه بیگ خان کابلي و سید بها الدین بخاري و شیر خان و جانش خان بهادر و میر معصوم بهکري ''نامي،، (مولف تاریخ سند) و بختیار بیگ وقرا بیگ ترکمان و دهارو ولد راجه تودرمل وغیره همراه خانخانان رخصت شدند. تاریخ این عزیمت را قدوة الفضلا ملک الشعرا شیخ فیضي ''قصد تته'' یافته . . . . . (خانخانان) بجانب پرگنه جون که قریب تته است، روان شد. و سید بها الدین بخاري و بختاور بیگ و قرا بیگ ترکمان و میر محمد معصوم بهکري و حسن علی عرب و جمعي

(بقیه حاشیه در ص ٦٢)

و بالفعل (٢٦٨ - ٢) يازده پرگنه تعلق باين قلعه دارند. ازان جمله هشت پرگنه اين روي دريا بطرف قلعه واقع اند، و

از نوكران خود به سهوان رفت. چون اين خبر بخانخانان رسيد بسرعت هر چه تمام تر، ميان دولت خان لودي سپهبد، و شجاع بينظير و رستم وقت خود بود، و خواجه رستم بخشي و ميان محمد خان نيازي و دهارو پسر راجه تودر مل و دلپت ولد رائ رايسنگه بهرته و بهادر خان ترين را، بكومك سهوان فرستاد. و اين مردم در دو روز هشتاد كروه راه را طي نموده خود را با جمعيت به سهوان رسانيدند. روز ديگر مرزا جاني فوجهائ خود را راست كرده رسيد. و دونت خواهان نيز صفها آراسته كرده. باوجود آنكه اين لشكر بدو هزار سوار نمي رسيد و جمعيت مرزا از پنجهزار سوار زياده بود، تكيه باقبال لايزال حضرت شاهنشاهي نموده، جنگ صعب اتفاق افتاد. دهارو ولد راجه تودر مل ترددهاى مردانه بظهور رسانيده بقتل رسيد. و ميان محمد خان نيازى بذات خود ترددات نمايان كرده جمعي از خويش و تبار خود را بكشتن داده. دولت خان لودي چندان سعي و تلاش و تردد كرده كه مزيدي بران متصور نباشد. و دلپت با چهار صد سوار راجپوت بكناره جنگگاه استاده ماند. و مير محمد معصوم بهكري و شاه بيگ خان ترددات مردانه كردند. و مرزا جاني بيگ را بحدي تلاش كرد، كه خود با شاه قاسم ارغون در حربگاه استاده ماند. شاه قاسم جلو اسپ مرزا را گرفته بر آورد، كه اگر حيات است باز جنگ مي كنم. هر دو سوار جانب نواره رفتند. . . . . و در انر پور مرتبه دوم بر خود قلعه ساخته درانجا نشست. خانخانان باز محاصره كرد، هر روز جنگ و جدل درميان بود، . . . . . و بضرب توب و تفنگ در صلح زود فراز داد. . . . . الخ" (خطي ١٦-١٧-١٨) (برائ تفصيل اين واقعه رك تاريخ سند مير معصوم ص- ٢٥١ تا ص- ٢٥٦)

سه پرگنه آنروي دريا. امّا آن هشت پرگنه که اين روي دريا افتاده اند:

يکي: ازان پرگنه باغبانان است، و اين پرگنه کلان پرگنه ايست. چند مردم و قوم درين پرگنه ساکن اند، مردم ملکان باغبانان، مردم پهوار، مردم آبيره، و از گروه سَميجه، چهار قوم درين پرگنه مي باشند.

يکي: قوم جونيجه،

دوم: قوم بَريه (۱)،

سوم: قوم بُکيه (۲)،

و اين هر شش (۳) قوم رعيت اند، مال ديوان را مي دهند و سرکشي ندارند.

چهارم: قوم تيبه،

و اين قوم متمردانند مانند سميجه آونَر. اگر سر فصل جمعيت خوب برسر آينها مي رود چيزي مالگذاري مي کنند، و الا چيزي نمي دهند. و ازين قوم چهار موضع است. سه

---

۱ - اين قوم بنام پربه مشهور است.

۲ - اين قوم درين وقت بنام بکيجه مشهور است.

۳ - هر شش مردم و قوم.... الخ (پ).

مذکوره موضع تعلق بـه پرگنـه (۲۶۹ - ۱) مذکوره دارد، که کنده کوت و جین (۱) و تیبه باشند. چهارم موضع که پتریجه (۲) است، تعلق به پرگنه تکر دارد، من معموله ملک بهکر.

و در عمل مردم سمّه این پرگنه در آباداني و معموري بدرجه کمال رسیده بود. چنانچه مخدوم جعفر بوبکاني که یکی از مشاهیر علماء سنده بود، از میرزا عیسي ترخان (۳) نقل می کردند که: در تاخت لشکر شاه بیگ ارغون که از قندهار بر سنده تعیین کرده بود و آنها آمده قریه باغبانان را تاخت نمودند. هزار شتر از چرخهاي باغات که کار مي کردند، بدست افتاد. و قیاس بایـد کرد برین چیزهـا دیگر و معموري آن دیار را. و در زمان ترخانیان نیز این پرگنـه بطریق نیک آبادان بود (۴). سلطان محمد برتکاني (۵) ارغون تهانه دار این

۱- شاید چني باشد که تا حال موجود است.

۲ - شاید پتیجي باشد که تا حال موجود است

۳- میرزا عیسیٰ ولد عبدالعلی ترخان والی سند (۹۶۲ تا ۹۷۴ ه).

۴ - در تاریخ سند میر معصوم اینطور ثبت است: ''آن جماعه در هفدهم شهر ذي قعده سنه احدي و عشرین و تسعمائه (۹۲۱ ه) قریه کاهان و باغبانان را آمده تاختند. مخدوم جعفر (بن عبدالکریم الشهیر به ران بن یعقوب البوبکاني) که یکی از علماي سند بوده، از میرزا عیسیٰ ترخان نقل میکرد که درین تاخت هزار شتر از چرخهاي باغات که (شب) کار میکردند بردند. و قیاس باید کرد برین چیز های دیگر را و معموری آن دیار را. و یک هفته دران حوالی لشکر بوده معاودت نمودند—'' ص- ۱۱۰.

۵ - در نسخه (پ) برنتقاني ثبت است.

پرگنه بود و او چند جا قلعه‌ها انداخته (٢٦٩ - ٢) تعيينات نشانيده، خود در موضع پُلِجي (١) قلعهٔ مستحکم ساخته نشسته بود. چنانچه آسيب متمردان برعيت اين پرگنه نمي رسيد.

درين ولا چون جنب گروه چاندیه و قوم تيبه مخذول العاقبتان واقع است، و رعايت تهانهاي او بواقعی شده نمي آيد، از پا افتاده و اکثر ديها(ي) او ويران شده رفته. و درين پرگنه مها نام کولاب کلانيست. در آنجا پرکلکی (٢) بغايت خوب و بسيار بهم ميرسد.

دويم: پرگنه پاتر(٣) است، و رعيتش اکثر مردم خواجه غريب مي باشند محتاج دلاسا جاگير دار.

سويم: پرگنه نيرون قلعه (٤) است، در زمان سابق اين موضع را واهی مي‌گفتند. و واهي بزبان سنده جوي آب را گويند، که از طرف کوه مي آيد. و درين موضع چهار جوي آب ست، که از طرف کوه (٢٧٠ - ١) جاري ست، و در دشتها مي‌افتد، و درانجا زراعت مي‌کنند. اول اين موضع بدست

١- شايد اين موضع ''قُلجي،، باشد که تا کنون آنجا موجود است

٢ - يک قسم ماهي کوچک است.

٣ - اين قريه ايست بنام پاتن که تا هنوز قائم است. و در زمان سابق اين قريه مرکز اين پرگنه بود.

٤ - قلعه يا قصبه باين نام موجود نيست.

مردم ماچي (١) بود ، و آنها متمردان بودند ، چيزي بجاگير دار نمي دادند . بختيار بيگ ترکمان آن جماعه را تاخته استيصال نمود . آنجا را " اکبر آباد " نام کرده ، بمردم پهوار (٢) که رعيت مطلق اند حواله کرد . و هر جوئی را بيک طرف از آنها مقرر ساخت . چنانچه يک جوي بطرف موسي پهوار افتاد ، و يک جوي بطرف عيسی پهوار ، و يک جوي بطرف داؤد پهوار ، و يک جوي بطرف جلال پهوار . و تا حال اين موضع بدست مردم پهوار ست . و پيشتر اين موضع داخل پرگنه باغبانان بود . در زمان شمشير خان اوزبک ازان پرگنه جدا کرده ، نيرون قلعه نام نهاده در جمع سهوان افزودند . و در زمان احمد بيگ خان (٢٧٠ - ٢) ويران مطلق شد .

چهارم : پرگنه کاهان هم(٣) است . و اين پرگنه کلان پرگنه ايست . چند مردم و قوم درين پرگنه مي باشند :

يکی : قوم پهوار و اينها خود را قريشي ميگويند ، از اولاد بی بي حليمه دايهٔ حضرت رسول صلی الله عليه وسلم .

دوم : مردم کوريجه .

---

١ - در لغت سندي "ماچي"

٢ - در لغت سندي "پهنور"

٣- کاهان . گاها ، (باکاف سندي به دو نقطه تحتاني) قريه ايست در بيست ويک ميل شمال و مغرب سهوان .

سوم : مردم سميجه بُكيه .

چهارم : مردم سَميجه تيبه .

پنجم : مردم راه پُوتِرَهْ ، و اينها هم از قوم سميجه ميشوند .

ششم : مردم بهان .

هفتم : سادات .

هشتم : شيخان .

و قوم پهوار و مردم سميجه درين پرگنه صاحب جمعيت اند ، تا اين پرگنه از مردم سواس پاره محفوظ است . و رعيت اين پرگنه در مالگذاري جاگير دار و همراهيْ او وقت سواري بر مردم متمردان هيچ تقصير ندارد ، و بيكباجي (؟) عمل ميدهد . اما بواسطهْ ظلم احمد بيگ خان (١٠٢٧ - ١) اين پرگنه از پا افتاده است ، چنانچه چند موضع اين پرگنه كه در دامنه كوه واقع اند تا حال ويرانند .

پنجم : پرگنه بوبكان (١) است . و درين پرگنه هم چند مردم مي باشند :

يكي : مردم بُوبَك كه خود را خلجي ميگويند . و درين

---

١ - به اين نام هنوز يک قصبه موجود است كه در زمان سابق پرگنه بوبكان بنام همين قصبه بود .

مردم جماعهٔ مخادیم اند، از اولاد مخدوم جعفر (۱) رحمة الله علیه که ساکن قصبهٔ بوبکان اند.

دویم: مردم سمیجه دَل.

سیوم: مردم سَمیجه بُکیه.

چهارم: مردم خواجه، یعني نو مسلم.

پنجم: مردم بهجه. و اینها هم از قوم سمیجه اند.

ششم: مردم پَهوار.

هفتم: مردم هندو.

و رعیت این پرگنه نهایت غریب ست، هر چه جاگیردار ستم بر اینها میکند، تحمل آن مي‌نماید و هیچ سرکشی ندارد. و این پرگنه بسیار آبادان و معمور شود اگر دلاسا یابد. اما مردم ساعي و چغل (۲۷۱ - ۲) در قصبه بوبکان بسیار ند. همین که جاگیردار نو مي‌آید، یکی بر دیگري سعایت کرده آتشي مي‌افروزند، که خودها را دران آتش سوخته دیگران را هم مي‌سوزند (۲). چنانچه موجب ویرانیٔ تمام این ملک

---

۱ - مخدوم محمد جعفر بن عبدالکریم الشهیر بمیران (المتوفي ۹۴۹ھ) بن یعقوب البوبکاني مولف-(۱) البصارة في العمل بالاشارة (۲) حاصل النهج (۳) حل العقود في طلاق السنود (۴) عجالة الطالبین (۵) فتح الدارین (۶) قرنه في مرنه و پرنه (۷) کشف الحق (۸) المتانه في مرتبة الخزانه (۹) منهج العمال (منتخب کنز العمال).

۲ - سوزانند (پ)

مي شوند.

ششم: پرگنه حویلی سهوان است. و رعیت این پرگنه بسیار غریب و بیکس اند. غیر از رعیتي کار دیگر ندارند.

هفتم: پرگنهٔ نیرون (۱) است. و در زمان سابق کولاب منجر (۲) نام داشت. و در اینجا زراعت معنی چیزي نمي شود. ماهی و کاه و دیگر چیزهاي آبی بهم میرسد. و از روي آن مقطعي سال دیوان را ساکنان آنجا جواب میگویند. و رعیتش مردم ملاح غریب اند، چنانچه اکثر اینها بدین وجه اند که بر روي زمین نه گشته اند، و غله بنام نخورده اند، و پرچه پوشیدني را نمي دانند (۲۷۲-۱) که چیست. از نَي مثل فرش بریسمان چیزي بافته میان او را بکاه پُر مي کنند، و بالاي آنرا نیز بهمان نَي بافته میگیرند مانند تل شده در آب مي ایستد. و بزبان سند، کلان او را مد (۳) می گویند، و برآن چپر (۴) انداخته درمیان آب نشسته اند. و خورد آنرا تر (۵) مي نامند، و برآن سوار شده

---

۱ - این نام در این زمان وجود ندارد

۲ - مَنْجُر باین نام کولاب کلان تا ایندم موجود است که ۲۰ میل طول و ۱۲ میل عرض دارد

۳- مَنْ

۴ - چَپَرْ

۵ - تُرَهو یا تَرْ

شکار ماهي و مرغابي مي کنند ، و در پي روزگار خود ها میگردند. و پوشاک آنها بوریا ست و خوراک اشیاء آبي ، مثل ماهي و بیخ گیاههاي که در آب مي باشند ، و بزبان سند بیه کُمَ و لُوَر (۱) وغیره می نامند. و اگر بر زمین کسي آنها را بیارد ، راه رفتن نمی توانند.

شانزده دیه کلان درمیان آب واقع است. عجب کولاب کلانیست ، قریب ده کروه در ده کروه خواهد بود. در هواي زمستان ، شکار (۲۷۲ - ۲) قاز و کلنگ و مرغابي درین کولاب بي نهایت می شود. چنانچه لک لک و کرور کرور درین کولاب مي افتند و بهر وجه شکار مي کردند. دامهاي روز و دامهاي شب ، مردم سلاح ساخته اند بآنها مي گیرند. و نیز صیادان قالب دارند که قالب را برسر کرده صید این جانوران مي نمایند. امّا از جمیع وجه شکار ، شکار بندوق بغایت خوب می شود ، چراکه هیچ احتیاج بکمین کردن کس نمي برد. بر یک زورق سوار شده آنقدر تیر که خواهد بیندازد ، که فوج فوج نشسته اند. بسیار شده که بیک تیر سه چار قاز افتاده. مولف اکثر درین کولاب شکار تفنگ نموده.

و در اطراف و جوانب این کولاب گیاهي است که آنرا

---

۱ - بهه - بیخ کنول (فارسي) عروق الکهار (عربي)
کُمَ - تخم نیلوفر (فارسي)
لُوَرَهه - بیخ نیلوفر - برچک - (فارسي)

بزبان‌سند دیر (۱) مي‌مانند، بورياي خوب (۳۷۲-۱) از و مي‌شود. و بعد از رفع فصل ربیع که آب کمي مي‌کند، تمام رعیت، ملک سهوان بلکه اکثر رعیت ملک بهکر آمده، بیخ آن گیاه را کشیده آتش داده پاک می‌کنند. و آنرا بزبان سند بد (۲) مي گویند. و خوراک رعیت تا سال دیگر اکثر همین است، و بقوت همین زراعت خریف و ربیع سال تمام مي‌نمایند. و اگر این گیاه در ملک سهوان نمي بود، در بعض عملهاي جاگیرداران این ملک که مولف مشاهده کرده متنفسي نمي ماند. اما وطن گفته افتاده اند، و بد که عام است کشیده مي‌خورند. و نیز دربن کولاب و کولابهاي دیگر این ملک، گیاهیست که آنرا کهر (۳) مي گویند. و اکثر خوراک اسپان این دیار آن گیاهست، و باسپ خوب مي‌فارد. امّا اگر جانور دیگر مثل گاو (۳۷۲ - ۲) و گاومیش و بز و گوسفند این گیاه را بچرد، جگرش بسته می‌شود و هلاک میگردد.

و این کولاب اول داخل جمع پرگنه حویلی سهوان بود. در عمل شمشیرخان اوزبک از جمع پرگنه مذکوره کشیده نیرون

---

۱ - ڈیر -

۲ - بُنْدِ - از تخمهائي ڈیر میسازند

۳ - بزبان سندي این گیاه را "کِهَر" مینامند. در موسم زمستان از آب بر مي آید و تا تابستان میماند.

نام مانده، در جمع ملک سهوان افزودند. و درین کولاب پرگنکی نیز بهم مي‌رسد.

هشتم: پرگنه سن (۱) است. و این پرگنه هم کلان پرگنه ایست. چند مردم و قوم درین پرگنه مي‌باشند:

مردم سادات،

قوم لاکه،

مردم کُوریجه،

و این هر سه مردم و قوم رعیت پاک خالص اند.

مردم مانجَنْدَ،

مردم کُمان،

مردم جَجَّر (۲)،

مردم کاهیجه (۳)،

و این هر چهار فرقه پاره سرکشي دارند و باندک تنبیه جاگیردار، متنبه می گردند.

۱- باین نام قصبه تاحال موجود است و ریلوي اسٹیشن هم دارد.

۲- چچر.

۳- گاهیجه.

و از مردم سادات درین پرگنه چهار (۴۷۲ - ۱) موضع اند. قصبهٔ سنّ، موضع لکعلوي (۱)، موضع آمیري (۲)، موضع تنّهتي ولی محمد (۳).

و سادات لکعلوي بسیار صحیح النسب اند. باین سادات دیگر که مذکور شد نسبت دختر نمي کنند. و در حادثه حضرت جنت آشیاني زماني که باین طرفها رایات ظفر اثر نزول اجلال فرموده بودند، خدمت خوب از دست سادات لکعلوي در حق عساکر ظفر مآثر آمده بود. چنانچه تمام ملک بحکم میرزا شاه حسن (۴) ویران شده بود، و این جماعه سادات بجا و مقام خود نشسته بودند، و از دانه و کاه و بز و گوسفند وغیره اشیاي که بمردم سپاه درکار میشد خبرداري مي گرفتند. و حضرت جنت آشیاني خدمتهاي این جماعه را دیده خوشحال شدند (۴۷۲-۲) و فرمان عالی شان در باب سیورغال دیه ایشان عنایت کردند. و چون ملک سهوان در جاگیر پیر غلام شد، سادات لکعلوي

---

۱ - این موضع بنام لکی موجود است و ریلوي استیشن متصل دارد.

۲ - این موضع باینْ نام موجود است و ریلوي استیشن متصل دارد.

۳ - این موضع بنام تهتي از ریلوي استیشن آمري به فاصلهٔ یک و نیم میل موجود است.

۴ - میرزا شاه حسن بن شاه بیگ والی سند (۹۲۸ھ تا ۹۶۲ھ)

قبل ازین بواسطهٔ حادثات از جا و مقام خود ویران شده، در پرگنه کاهان ساکن بودند، و قوت آن نداشتند که باز بوطن اصلی خود سکونت نمایند. پیر غلام اینها را استمالت داده تخفیف حصه قرار کرده باز بجا و مقامِ خودها نشاند. و تا حال این موضع بطریق نیک آباد است. و فرمان حضرت جنت آشیانی را دیده اینها را نصیحت بسیار کرد که رفته این فرمان را بنظر کیمیا اثر حضرت عرش آشیاني بگذرانید، تا امضاء یابد. در پیِ بردن فرمان مذکور بودند که بمقتضاي الٰهی آتش در موضع (۲۷۵ - ۱) لکعلوي افتاد و آن فرمان در آتش از دست اینها فوت شد.

و این پرگنه تا اوائل عمل شمشیر خان خوب آباد بود، چراکه قوم لاکه درین پرگنه صاحب جمعیت خوب بودند، و باتردّد و دشمنی ذاتي به سمیجه اونر مخذول العاقبة داشتند. و چند موضع مردمِ لاکه این روي آب بطرف سن واقع بودند، و بمردم کوهي مقاومت میکردند، و چند موضع آن روي آب جنب مردم سمیجه اونر کوته اندیش به سمیجه مقاومت می نمودند. تا آن که آسیب این هر دو گروه متمردان، برعیتِ این پرگنه نمي رسید. و با این حال شمشیر خان در قصبهٔ سن کنارِ دریا قلعه خوب ساخته، تهانه مستحکم همراه خواجه جان خویش خود گذاشته بود. و بعد از رفتن شمشیر خان (۲۷۵ - ۲) به قندهار، این پرگنه زبون افتاد و رفته رفته از دست سمیجه و مردم کوهي خراب و ضایع شد. چنانچه از مواضع سادات، دو

موضع ، یک موضع آمري و دیگر موضع تهتي ولی محمد ویران مطلق شدند. و اکثر سادات این مواضع را مردم کوهي و سمیجه بدرجهٔ شهادت رسانیدند ، و رعیت متفرق شده رفت. و همچنین موضع ادر بیلی از مردم قوم لاکه ، و موضع جیسروت از مردم کوریجه وغیره مواضعات خراب و ضایع شدند ، مگر در عمل دیندار خان پاره استقامت این مردم کردند.

و آن سه پرگنه که آنروي آب واقع اند :

یکی از آنها پرگنه جُنپچه (۱) است. و این پرگنه هم کلان پرگنه ایست. چند مردم و قوم درین پرگنه مي‌باشند :

اول : قوم کوریجه (۲۷۶ - ۱)

دویم : مردم پهوار

سویم : مردم شیخان

و این هر سه مردم وقوم رعیت پاک اند سرکشي ندارند.

چهارم : مردم سمیجه بُکیه

و این مردم سرکش اند ، و نسبتها به سمیجه اُونَر مخذول العاقبت دارند. نهایتش در اوائل زمان مثل سمیجه اونر باغي محض بودند ، جزوي سر فصل دست برداشته بجاگیر دار پرگنه مذکوره مي‌دادند. و چون چند نوبت برادر

---

۱ - اکنون پرگنه یا قصبه باین نام موجود نیست.

ابوالبقا سواريهاي خوب برين جماعه كرد، و مدتی پرگنه مذبوره در جاگيرش بود، اين جماعه بطريق نيک رام شدند و لذت زراعت را دريافتند و الحال چندان سرکشی ندارند.

و اين پرگنه جنب مردم سميجه اُونَر کوته انديش افتاده. در زمانِ سابق قوم کوريجه و مردم پهوار قوت تمام داشتند و به سميجه مقاومت (۲۷۶ - ۲) خوب ميکردند، و در يَسَق جاگيردار نيز حاضر مي بودند. الحال مردم اين پرگنه زبون افتاده اند، بنا براين دستِ تعدي سميجه بر اين مردم کشاده است.

و درين پرگنه شکار گوزن و نيل‌گاؤ و گورخر و کوته پاچه بسيار است. و کولابي دارد ريل نام، در آنجا شکار مرغابي سونه وغيره از حد متجاوز است، پلهاي خوب براي پراندن باز و جرّه دارد، و پرکلکی درين کولاب نيز بسيار است.

دويم: پرگنه خيطه (۱) است. و اين پرگنه هم کلان پرگنه ايست. چند مردم درين پرگنه ساکن اند:

اول: مردم هاله پوتره

دويم: مردم شيخان

سويم: سميجه اُوتَه (۲)

---

۱ - اکنون پرگنه يا قصبه باين نام موجود نيست.

۲ - اوتا

چهارم : سمیجه پَریه

پنجم : سمیجه بُکیه

ششم : راهُوجَه

هفتم : کوریجه

هشتم : ترک (۷۷ ۲-۱)

نهم : دیته (۱)

دهم : پَلی

یازدهم : لاکه

و این یازده مردم رعیت خالص اند و سرکش نیستند.

دوازدهم : سمیجه داهِري

و اینها متمردانند جمعیت طلب.

رای سنگه ، نواسه گوریه (۲) هندو ، وقتي که پارهٔ ازین پرگنه در جاگیرش بود ، ترددي خوب باین مردم کرده بود. و آن بدین نهج بود که صد سوار نوکر از خود داشت ، و از رعیت نیز تا دو یست سوار و پیاده همراه کرده از قصبه تلهتي(۳)

---

۱ - دَیته

۲ - شاید گهوریه باشد.

۳ - تلهتي - تاحال قائم است.

بر سر یک فرقه مردم داهري (۱) تاخت نمود. چون نزدیک بمواضعات آنها رسید، بیشتر آنها خبردار شده قریب یک هزار مردم داهري از سوار و پیاده برسر او ریختند، و او را علاج غیر از فرار نمودن نماند. و هر چند مي گریخت آنها تعاقب مي کردند، بآخر در اثناءِ راه میانِ جنگل (۲۷۷-۲) پنجاه سوارِ خود را یک طرف ایستاده کرد و پنجاه سوار بطرف دیگر، و میانه راه خالی گذاشت. هرگاه غنیم درمیان رسید دست به تیر کرده سي نفر از سرداران مردم داهري را کشتند، و اکثر سرداران خوب بدست خودش افتادند، باسم شه میر و ساند وغیره. و ازین طرف هم تا بیست کس کشته شد. اما مردم داهري شکست خوردند و ازان روز متنبه شده پاره مالگذاري را قبول کرده منقاد جاگیردار گشتند.

دیگر مردم هاله پوتره درین پرگنه صاحبِ جمعیت بودند، و مقاومت با سمیجه اونر کرده مي آمدند، و زراعت هم بسیار مي نمودند و در یَسَق سمیجه اونر در خدمت جاگیردار قیام می داشتند. تا عمل شمشیر خان اوزبک و گذشتِ عملِ او چون (۲۷۸-۱) رعیت این پرگنه بواسطهٔ ستم و ظلم بعض جاگیرداران زبون شد، آن جماعه هاله پوتره نیز از پا افتادند. و دستِ تمرد سمیجه اونر برین پرگنه کشاده شد، و دار و مدار میان اینها مي گذشت تا آنکه، در عمل احمد بیگ خان بالکلیه این پرگنه را مردم سمیجه اونر ویران کردند، و اکثر مواضعش متفرق شده رفتند. و بواسطهٔ ویرانیٔ این پرگنه دستِ تعدي سمیجه اونر بمواضعات

---

۱ - ڈاهري

پرگنهٔ بوبکان و پرگنهٔ حویلی سهوان و پرگنهٔ سن که این روي دریا واقع اند، دراز گشت. چراکه این پرگنه خیطه روي دریا را گرفته متصل پرگنه لاکوت که سکونت گاه سمیجه اونر است سراسر واقعست. و مواضعات این پرگنه دران وقت جابجا نشسته بودند، و سمیجه بدبختان (۲۷۸-۲) روسیاهان هر جنگ و جدلی که داشتند برعیت این پرگنه مي کردند، و جاگیردار حمایت رعیت بادشاهي کرده می آمد. بنابران یکایک سمیجه اونر رعیت این پرگنه را زیر کرده از دریا گذشته آسیبي برعیت مواضعات این روي آب نمي رسانیدند. و هر فسادي که داشتند آنروي آب مي‌نمودند. و بسبب ویرانیٔ این پرگنه قوت تمام بمردم سمیجه اونر حاصل شد.

دیندارخان، بعض مواضعات پرگنه خیطه و پرگنه لاکوت و برگنه سن را بمردم سمیجه اونر وغیره سادات سن و سادات لکعلوي جاگیر کرد، و صلح کل درمیان آورد. و کرن نام سردار یک طرف سمیجه اونر را آورده، درمیان پرگنه خیطه نشاند. تا چند موضع از پرگنه خطه روي بآباداني آورد. (۲۷۹-۱) اما این پرگنه از دست ستم سمیجه اونر نگه داشتنی است و آبادان کردني، که در آبادانیٔ این پرگنه ربونیٔ سمیجه اونر است. والله اعلم بالصّواب.

سیوم پرگنه لاکوت(۱) است. و این همان پرگنه ایست

۱- لاکاوت - در ضلع نواب شاه تعلقه سکرند، متصل بقصبه قاضي احمد یک دیهي باین نام موجود است، شاید که در آنوقت نام این سرزمین پرگنه لاکوت بود.

که سمیجه اونر مخذول العاقبة داخل اوست. و این پرگنه دو تپه مي‌شود. یک تپه سمیجه مذکور، دوم تپه مردم لاکه، که عداوت جبلي به سمیجه اونر دارند. در زمان سابق جاگیرداران سهوان رعایت مردم لاکه کرده مي آمدند، و بر سمیجه اونر نیز سرفصل سواري خوب می کردند. و مردم لاکه پیش مي‌شدند و جاسوسي مینمودند، و هر جا از مردم سمیجه اونر مي یافتند تا ذرّیات اینها را هم مي کشتند. و تپه مردم لاکه بطریق نیک آبادان و معمور مي بود، و مال دیوان را کردن چو موجواب (۲۷۹ - ۲) مي گفتند. و سمیجه اونر از ترس اینها و لشکر بادشاهي بر کنار کولاب ها، در زمین ریزاني زراعت کم مي کردند، و اکثر زراعت خریف و ربیع از قسم جواري و جَو در دشتها بآب باران مینمودند. و آن زراعت را هم مردم بادشاهي باتفاق مردم لاکه تاراج می کردند، و یا مال از سمیجه مي گرفتند. و باین معني مردم سمیجه چندان قوت نمی توانستند گرفت، و رعیت رجوع بمردم لاکه داشت. و گذشت عمل شمشیر خان اوزبک مردم لاکه بسبب بد عملیهاي بعض جاگیرداران از پا افتادند، و اکثر زمینهائ اینها را مردم سمیجه اونر متصرّف شدند، و از حد بیش اینها از دست سمیجه تلف گشتند، و بقیة السیف بطرف سن گذشته ساکن شدند. و رعیت این پرگنه اکثر (۲۸۰ - ۱) رجوع بمردم سمیجه اونر نمود. و سمیجه زراعتهائ خود را بفراغ خاطر برداشتن گرفت، و هیچ کس مطالبه بآنها ننمود، و پرگنه لاکوت از جمع افتاد. و

سميجه رفته رفته قوت پذير شد. ديندار خان چون صلح كل بمردم سميجه كرد، بنا بران باقي ماندهاي مردم لاكه آنروي آب در وطن خود ها پاره استقامت نمودند. و اين پرگنه جمعيت خوب از جوانان كار آمدني با سردار صاحب تردّد مي طلبند.

والله اعلم بالصواب

فصل دوم

در بیان متمرّدان و مفسدان این ملک

که بواسطهٔ فساد آنها این ملک زبون افتاده، بلکه ملک بهکر و ملک تهته و ملک جیسلمیر هم از تمرد اینها خلاصي ندارند.

●

بباید دانست که اینها سه گروه مي باشند. یک گروه: سمیجه است، و سمیجه از (۲۸۰ - ۲) روي ظاهر دوازده قوم مي شوند:

۱ - قوم بُکیه

۲ - قوم تیبه

۳ - قوم جُونیجه

۴ - قوم پَرِیَه

۵ - قوم دَل

۶ - قوم کیبَر

۷ - قوم اُوْتَه (۱)

---

۱ - اوثا

۸ - قوم لاکیار

۹ - قوم راجپال (۱)

۱۰ - قوم بیهن (۲)

و این دَه قوم غیر تیبه پرگنه باغبانان و دَل پرگنه سمواتي (۳) و پرگنه شال (۴)، رعیت پیشه اند، و مالگذاري جاگیردار مي نمایند. چنانچه سابق هم در ذکر احوال پرگنات اشارت درین باب رفته.

۱۱ - قوم سَنگِوانه، و این حرامزاده قوم است.

۱۲ - قوم اونر، و این از روي ظاهر پنج فرقه مي باشند:

(الف) - فرقه راهُو،

(ب) - فرقه داهِري،

(ج) - فرقه سَاند،

و این هر سه فرقه اطاعة جاگیردار کرده مي آیند.

(د) فرقه سانریه (۵) و این فرقه بچهار جماعه منقسم

---

۱ - راجپال شاید ''راجپر،، باشد.

۲ - بیهَن

۳ - این شاید ''ساهتي،، باشد

۴ - شال نزدیک به کوتري است.

۵ - این قوم بنام ''ساریه،، معروف است.

می شود :

جماعه دیریجه (۱)

جماعه راهوجه

جماعه مناهجه

جماعه فیروزجه

(ه) فرقه کیریه ،

و این فرقه کیریه و قوم سنگیوانه هر دو درمیان فرقهٔ سانریه متصل اند. و از قوم اونر همین (۲۸۱ - ۱) فرقهٔ سانریه مادّهٔ فساد و فتنه اند ، که بهیچ تنبیه متنبّه نمي گردند. و چون جاگیردار زبون می‌باشد ، فرقهاي دیگر نیز از قوم اونر به فرقهٔ سانریه در آمده فتنه انگیزي می نمایند. بنا بران در فساد گروه سمیجه قوم اونر را مذکور کرده میشود. و فرقه سانریه بذاتِ خود در پرگنه لاکوت قریب پنج هزار کس مي باشند ، قریب هزار سوار و قریب چهار هزار پیاده. امّا در جنگ پیاده اینها از سوار جري تر است ، بلکه وقت جنگ سواراني کـه داعیهٔ شمشیر دارند ، پیاده شده جنگ مي کنند. و سکونت اینها در پرگنـه لاکوت ست ، درمیـان هفت قومِ صاحب جمعیت رعیت شهنشاهی.

---

۱ - دیریجه غالباً داریجه باشد.

دشمنانِ این روسیاهان، جنوب رویه قوم هاله که تعلق به (۲۸۱ - ۲) پرگنه هاله کندي من اعمال سرکار نصر پور دارند. و شمال رویه قوم کوریجه و قوم پهوار که تعلق به پرگنه جنیجه دارند. و قوم سهته که تعلق به پرگنه دربیله من اعمال ملک بهکر دارند. و مغرب رویه قوم لاکه و قوم هاله پوتره که تعلق به پرگنه لاکوت و پرگنهٔ خطه دارند. و مشرق رویه تلهاي ریگ جیسلمیر که تعلق به راجپوتان راجه جیسلمیر دارند.

و این فرقه سانریه در مواضعات خودها زراعت هم می کنند، امّا مالگذاري مانند رعیت دیگر از نقد و جنس غله کم مي کنند. اگر گاهی جاگیردار زور می آرد بطریق اجاره جزوي زر و غله مقطعی مي نمایند، و آن هم از اسب و شتر و گاؤ و خرِ فرتوت عوض زر و غله جواب میگویند. و گذشت عملِ شیر خواجه چیزي بکسي نداده اند، بلکه رعیت شهنشاهی را کشته و تاراج (۲۸۲ - ۱) کرده خراب و ضایع ساخته، پرگنه خطه و طرف مردم لاکه را هم اکثر به تحت خود برده اند.

و مواضعات این قطّاع طریقان از پرگنه لاکوت که دران مواضع زراعت مي نمایند، از روي ظاهر پنج اند، دیگر دیهات ریزه بسیارند.

یکی : دیراؤن، که مسکن جماعهٔ دریجه است، و از قلعهٔ سهوان هشت کروه مي باشد.

دویم : کاتیره، که از قلعهٔ سهوان یازده و نیم کروه مي شود.

سویم : و یجره، که از قلعهٔ سهوان دوازده کروهی واقع است. و این هر دو موضع مسکن جماعهٔ مناهجه اند.

چهارم : سابه.

پنجم : پریاري، و این هر دو موضع مسکن جماعهٔ راهوجه و جماعهٔ فیروزجه اند که باهم متصل نشسته اند. و از قلعهٔ سهوان این هر دو موضع چهارده کروه میشوند.

و عجائب جاها ست (۲۸۲ - ۲) در تمام ملک سهوان بلکه در ملک بهکر و تته و ملتان هم این قسم جاهاي پُر شکار پر زمین قابل زراعت کم است. کولابهاي عظیم درین جاها واقعست که بالاي آن کولابها دشت است و آنجا زراعت خریفی از جواري بغایت خوب مي شود. و در زیر زمین ریزاني ربیعی بسیاراست، که احتیاج بقلبه راني ندارد، و همیں به تخم پاشی جَو میکنند، و بر بالاي آن کاه مي اندازند، تا وحوش و طیور تخم را نخورد. بقدرت الٰهي همان طریق بکمالیت رسیده پخته مي شود، و قوت این بدبختان مي گردد. و اگر عشر این زراعت هم مال بدیوان بدهند بسیار است.

دوم گروه : متمرّدان بلوچ چاندیه است. و اینها جنب پرگنهٔ باغبانان، دامنهٔ کوه را گرفته مي باشند و زراعت (۲۸۳ - ۱) هم مي کنند و مواشي نیز بسیار دارند. و گذشت

عملِ بختيار بيگ و پير غلام، هيچ كس از آنها مال نگرفته. و دو فرقه ميشوند:

يكي: گورا كه بزبان سندي سفيد را گويند،

دويم: كارا كه سياه را گويند.

و وجه تسميه اينست كه چاندیه نام بلوچ كوهي دو پسر داشت، يكي را نام گوره بود و ديگر را نام كاره. آنچه از اولاد گوره اند آن ها را گورا مي نامند، و آنچه از اولادِ كاره اند آنها را كارا. و همگي قريب يك هزار كس از سوار و پياده ميشوند، قريب سيصد سوار و قريب هفصد پياده. امّا اين قسم مفسدان كم بهم مي رسند. پيوسته كارِ اين بد بختان آدم دزدي است و حرّ فروشي، سواي تاخت مال و مواشي. و پرگنه باغبانان از دستِ ستم اينها خراب و ضايع است. و سبب زبوني پرگنه كاهان و پرگنه پاتر و پرگنه اكبر آباد نيز اكثر همينها ميشوند.

سيوم گروه (۲۸۳ - ۲) متمرّدان: قوم نُهمردي است. و وجه تسميه اين قوم بـه نُهمردي ازان شده، كه ميگويند نُه نفر سميجه از ميان قوم خود جدا شده در كوه ساكن شدند، و از نسلِ آن بد بختان اين بد بختان حاصل شدند، پس در اصل قوم نهمردي نيز سميجه مي باشند. و اينها صاحبِ جمعيتِ خوب هستند، قريب شش هزار كس ميشوند، ازان جمله قريب هزار و پانصد سوار، و قريب چهار و نيم هزار پياده. درميان

خودها چهار طرف اند، طرف کانبو (۱)، طرف هارون، طرف چولی، طرف لشکري. و اکثر در کوهستاني که جنب پرگنه حویلی سهوان و پرگنهٔ سن است، سکونت دارند. درین ولا چون جاگیرداران سرکار چاکر هاله اینها را از طرف خود دیهها انعام (۲۸۴ - ۱) داده اند، پاره بطرف کوهاٗ چاکر هاله هم مي باشند.

و این قوم زراعت نمي کنند و در یک منزل ساکن نیستند و جائ کـه چند گاه ساکن مي شوند آنجا را تهانه مي نامند. و ازقسم اسپ و شتر و گوسفند وگاؤ و دیگر متاع کوهي بسیار دارند و هیچ کمی ندارند و متمولند. و شتران رنگین اول اول درمیان اینها بهم میرسند، و کار و پیشهٔ این قوم تاخت باخت است. و ماده فساد پرگنجات ملک سهوان که این روي دریا بطرف قلعه وافعند و سرکار چاکر هاله می باشند، و تا حال هیچ صوبه دار تهته و جاگیردار سهوان اینها را نجنبانیده. چنانچه تهانه اینها را زده باشد، مگر یک فرقهٔ اینها آمده یک جاي را تاخته باشد، و تعاقب آنها نموده چند کس (۲۸۴ - ۲) کشته باشند.

والله اعلم بالصواب

---

۱ - کانپو نام یکی کوه است.

فصل سیوم

در بیان سبب خرابیٔ رعیت ملک سهوان ، و قوت گرفتن متمردان.

و چون بیان این سبب موقوف بر بیان عملهای جاگیرداران سابق بود ، بنا بران متعرض عملهای جاگیرداران سابق گردید.

و بباید دانست که در عمل ترخانیان این قومهأ رعیت که در صدر ذکر یافت ، بواسطهٔ خوش سلوکیٔ آنها و عدم ظلم، همه پر قوت بودند ، و مال دیوان را هم میدادند. و با آن ، تانهای مستحکم هرجا نشانده بودند ، تا هیچ قومی بدیگری ستم نرساند ، و از دست متمردان رعیت در امن باشد. بنا بران رعیت باوجود استمالت تهانه داران ازطرفِ خود ، هم قدرت آن داشت که مقاومت یک دیگر و متمردان نماید. و باین معنی فتنه درمیان مردم رعیت واقع نمی شد ، و بفراغِ خاطر (۲۸۵ - ۱) در کِشت کار خود مشغول می بود ، و هیچ فکر بجز زراعت نداشت. و برای همین ، هر جا زمین افتاده بود مزروع ساخته ، حصهٔ دیوان را بدیوان داده ، حصهٔ خود را متصرف می شد.

و سمیجه اونر نیز درمیان رعیتي می کرد ، امّا چون اکثر کلان تران مردم ارغون و ترخان ازینها دختر مي گرفتند و نسبت میکردند ، بنابران سرکش بودند . و مرزا صالح ترخان (۱) کشش خوب در اینها کرده بود ، و مرزا محمد باقي خود براینها در کشتیها سوار شده آمده بود . یک شب سمیجه بر لشکر او شبي خون آورده بر کشتیٔ مرزا مومی الیه چند سمیجه ریختند . مرزا بر یک زورق چوکی سوار شده ، خود را بگوشه کشید . و رائحه بیگم دختر ناهید بیگم زن مرزا را کشته رفتند (۲) . مقصود (۲۸۵ - ۲) که این سمیجه اونر در زمان ترخانیان هم این قسم عملهاي بد مي کردند .

و احشام دیگر از بلوچ چاندیه و قوم نهمردي سلامي بودند . از قسم شتر و اسپ و گوسفند وغیره متاع کوهی چیزي فصلانه میدادند ، و برعیت آسیبي نمی رسانیدند ، و هر جا لشکر کشی مي شد همراهي مي نمودند .

و چون ولایت سنده بعنایت الهی و باقبال بي زوال حضرت عرش آستاني از دست خانخانان عبدالرحیم فتح یافت ، او زیاده

---

۱ - بن میرزا عیسیٰ ترخان اول ، شهادت بتاریخ ۲۳ رمضان ۹۷۰ھ (ر ک تاریخ سند میر معصوم صـ ۲۲۵ و تعلیقات مکلي نامه ، طبع مجله مهران) .

۲ - ر ک - برائ تفصیل تاریخ سند میر معصوم صـ ۲۱۲ و بیگلار نامه خطي صـ ۷۷

از مردم ترخانیان برعیت سنده سلوک نمود. چنانچه در بودن مرزا جاني اهل سنده بتمام رجوع باو کرد، و هیچ تفرقه بدل اینها راه نگرفت. بعد ازان چون مرزا جاني بشرف عتبه بوسي حضرت عرش آستاني مشرف شد، ایشان از روي تدبیر سلطنت، احوال (۲۸۶ - ۱) سرکار سهوان و بندر لاهري را دریافته، از مرزا جاني جدا کرده، بخالصهٔ شریفه نگهداشتند. و باقي چهار سرکار را به مرزا جاني جاگیر نمودند.

و الحق کـه این چنین است، هر گاه سرکار سهوان بدست کسي باشد مردم سهته سر برداشته نمي توانند. و مقصود بیگ (۱) از طرف خانخانان درین سرکار حاکم بود.

عمل بختیار بیگ ترکمان و گذشت او، جاگیر سهوان بـه بختیار بیگ ترکمان (۲) عنایت شد، و او بسیار سپاهي خوب بود. چنانچه شنیده مي شود که بهتر از مردم ترخان، این ملک را در ضبط و ربط آورده آبادان کرده بود. و این احشام مفسده

---

۱ - وي از ملازمان خانخانان و در فتح سند موجود بود، و بعد از فتح سند اولین صوبه دار سیوهن شد، و غالباً چند ماه یا یک سال انجا ماند و بعد او بختیار بیگ رسید.

۲ - صاحب طبقات اکبري (۴۵۵ - ۲) او را صوبه دار سیوستان نوشته و ازان ظاهر است که عمل بختیار بیگ در سال ۱۰۰۰ھ آغاز شده و تا ۱۰۰۳ھ انجا بود و درین سال همراه میر ابوالقاسم نمکین برائ فتح سیوی رفت (رک اکبر نامه ۶۶۶ - ۳).

مذکوره هر یک را تادیب خوب داده در عمل خود آورده منقاد و محکوم ساخته.

اول : طریقِ سپاه پروریٔ او را بیان کنم. قریب هزار سوار (۲۸۶ - ۲) خوب با تردد پُر تهیه نوکر داشت، و پیوسته در آسودگیٔ لشکر خود سعی می نمود. چنانچه شیخ سعدی رحمة الله علیه در بوستان آورده. نظم :

دلاور که باری تهوّر نمود
بباید بمقدارش اندر فزود
که بارِ دگر سر نهد بر هلاک
ندارد ز پرخاش باجوج باک
سپاهی در آسودگی حوش بدار
که در حالتِ سختی آید بکار
کنون دست مردان جنگی ببوس
نه آنگه که دشمن فرو کوفت کوس
سپاهی که کارش نباشد به برگ
کجا دل نهد روز هیجا بمرگ
نواحیٔ ملک از کفِ بدسگال
بلشکر نگهدار و لشکر بمال
مَلِیک را بود بر عدو دست چیر
چو لشکر دل آسوده باشند و سیر
بهایٔ سرِ خویشتن می خورند
نه انصاف باشد که سختی برند

چو دارند گنج از سپاهي دريغ
دريغ آيدش دست بردن بتيغ (۲۸۷-۱)
چه مردي کند در صف کارزار
که دستش تهي باشد از روزگار

دوبم : تدبير سپاهگريش را بتحرير آرم. که لشکر خود را قدغن کرده بود که سه روزه آذوقه هر کس همیشه موجود پیش خود داشته باشد. چنانچه اگر خلاف این امر از کسي ظاهر مي شد، يک ماهه از علوفه او وضع مي نمود. و چند جاسوس از طرف احشامات کوهي و سمبجه اونر دلاسا کرده نوکر نگهداشته بود، چنانچه دلهاي آنها با وي رام شده اخبار مفسدان را پيوسته خاطر نشان او مي کردند. و لشکر حضور خود را هفت فوج قرار داده بود، هر فوجي بنوبت خود يک روز و يک شب مستعد پيش او حاضر مي بود. و نفيري داشت و کره ناي، و ضابطه بسته بود که هرگاه نفير کرده سوار شود، همان فوج (۲۸۷ - ۲) نوبتي بهمراه او سوار گردد، ديگري را امر نبود که سوار شود. و هرگاه کردناي کرده سوار شود، مردم لشکري بتمامي بغير اشارت بخشي و جارچي سه روزه آذوقهٔ خودها را از خوراک و آب برداشته سوار شوند. و اين نهايت تدبير سپاهگري ست که هرگز بر اسرار او کسي واقف نمي شد. و الحال، اگر اميري قصد سواري ميکند دو ماه در استعداد سواري مي گذرد تا سوار شود.

سیوم : چند سواري او و مردمش در تقریر بیان آرم. اگرچه سواري بسیار و تردد هاي بیشمار بر احشامات متمردان این ملک از وي و از لشکر او بوقوع آمده بود.

اول چون بملک سهوان رسید، شهسوار نام شقدار خود را بر تپه سمیجه اونر من اعمال پرگنه لاکوت فرستاد، (۲۸۸-۱) و او در سمیجه اونر نشسته مالگذاري میکرد. یکروزي مردم سمیجه فرصت یافته او را کشتند، و همین که بختیار بیگ را خبر رسید لشکر به همراه قوج علی شاملو کرده بر سمیجه اونر کوته اندیش تعیین نمود. چنانچه روز دیگر لشکر مذکور بر سمیجه اونر ریخته، کس بسیار ازان بدبختان بقتل رسانیدند. سرداران هر چهار طرف سمیجه اونر باسم پریه و بودله و محمود و فرید و جیونده و جوده، کاه در دهن کرده آمده قوج علی را دیدند. و اوسرهاي مقتولان متمردان را در سبدها کرده، با آن شش سردار پیش بختیار بیگ به سهوان فرستاد. و بختیار بیگ این سرداران را در قید خود نگهداشت بآخر قاسم خان ارغون (۱) که از قبل میرزا جاني بیگ (۲۸۸ - ۲) ترخان در نصر پور (۲)

---

۱ - امیر شاه قاسم، خان زمان، متوفي ۱۴ رمضان ۱۰۱۹ھ - (رک برای تفصیل بیگلار نامه خطي و مقدمه مثنوي چنبسر نامه)

۲ - در سال ۹۹۲ھ بعد از مرگ پسر خود میرزا شاه رخ که صوبه دار نصر پور بود، میرزا محمد باقي پرگنه نصر پور را در جاگیر شاه قاسم خان زمان داد. و بعد ازان سالهاي دراز این پرگنه در تحویل این خانواده ماند.

حاکم بود ، بیست و چهار هزار لاري جرمانه سمیجه قرار داده ضامن گشته ، سرداران مذکور را از بند خلاص کرد . و بختیار بیگ مردم خود را به نصر پور پیش قاسم خان ارغون فرستاد ، تا زر مذکور سامان کرده بیارند . و مردم سمیجه از بی بضاعتي مسکن خودها را گذاشته ، جلا وطن گردیده ، در سرکار نصر پور رفته ساکن شدند . و پاره مبلغ از جرمانه مذبوره نقد ادا کردند، و تتمه را خواستند از جنس اسپ و شتر و گاو و خر ادا نمایند . کسان بختیار بیگ این معنی را بصاحب خود عرضه داشت نمودند . بختیار بیگ این حرف را پسند نکرده از دریا عبور نموده در قلعه وینجره رفته نشست . و از آنجا نوشته به قاسم خان ارغون (۲۸۹ - ۱) فرستاد که بقایا را زر نقد جواب گوید ، و الاّ مرا بر سر خود رسیده داند ، و مردم سمیجه که رعیت من است در ملک خود جاي ندهد . چون این نوشته به قاسم خان ارغون رسید بحیله و حیل گذرانیدن گرفت . بختیار بیگ استعداد لشکر کرده روانه نصر پور گردید ، چون بموضع نگر که هم سرحدي سرکار مزبور است رسید ، و این خبر مسموع قاسم خان ارغون گردید ، در ساعت و لمحه بقایاي جرمانه را زر نقد از خزانهٔ خود برآورده بمردم بختیار بیگ حواله کرد ، و عذر خواهي بسیار نوشت . و کسان خود بر قوم سمیجه اونر تعیین نمود ، تا هرجا در سرکار نصر پور بیابند برآورده بطرف ملک سهوان فرستند ، و از ضامنیه سمیجه اونر ابرا نمود . بعد (۲۸۹ - ۲) آن سمیجه زبون گردیده در جا و مقام خودها ساکن شدند . و

شیوهٔ رعیتي را شعار خودها ساخته دست متمردي و کوته اندیشي را قاصر کردند. و بختیار بیگ مراجعت نموده به سهوان آمد، و پیوسته شقدار او، درسمیجه اونر نشسته مثل سائر رعیت از آنها مال متصرف میشد، تا آنکه زراعتي که در دشتها باراني میکاشتند، آنرا هم از روي ضبط مال مي گرفت.

دیگر رحمان قلی نام غلام چرکس پسر خوانده داشت، بغایت مردانه بود، او را با پنجاه سوار در قصبه سن نشانده بود. روزي مردم نهمردي آمده مواشی سن را برداشتند، و نماز پیشین او را خبر شد. همان ساعت پاي کش را پیش کرده سوار شد، و آن روز و شب تا دو پاس روز دیگر، تعاقب آن روسیاهان (۲۹ - ۱) نموده، نماز پیشین بود که بآن جماعه متمردان ملحق شد. و آنها تا سیصد نفر از سوار و پیاده بودند، مواشي را گذاشته بالاي کوه سوار شدند. رحمان قلی مواشي را بمردم سن که همراه او بودند، داده، خود متوجه کوه شد. و از آنها تا دویست نفر را بقتل رسانید، و سرهاي آنها را بریده به سهوان پیش بختیار بیگ فرستاد. و بعد الیوم، قوم نهمردي در عمل او از تاخت ملک سهوان باز آمده گرد متمردي نمي گشتند.

دیگر: مردم ماچي که در موضع اکبر آباد مي بودند، و رعیتي نمی کردند، آنها را خود سوار شده استیصال نمود. و درین باب سابق هم اشارت رفته.

و یک دفعه بلوچ نُوحاني که ذکر این بلوچان پیشتر

خواهد آمد، بي اداي ٔ کردند، آنها را نيز خود سوار شده هفده (۲۹ - ۲) کس از سرداران بلوچان جنگی بقتل رسانيد. درين ميان توته نام بلوچي جنگ خوب کرد، چنانچه چند کس از لشکر بختيار بيگ شهيد گردانيد، بآخر رحمٰن قلي تاخته بران بلوچ رسيد و آن بلوچ اسپ رحمٰن قلي را پي کرد، و رحمٰن قلی بزمين آمده هر دو باهم پيوستند. رحمٰن قلي اوبچي بود، زخم بلوچ برو کارگر نمي شد، و زخم رحمٰن قلی بر حريف کارگر شده او را مقتول ساخت. بعد ازان بختيار بيگ مردم نوحاني را باعزاز و اکرام بنواخت و درّها ٔ کوه که بطرف مواضعات پرگنه حويلی واقع اند، بآنها سپرد، تا خبردار لشکر قوم نهمردي باشند.

ديگر: موضع خسائي شوره (۱) و بٗداپٗر (۲) سن معمولات پرگنه اٗنر پور (۳) سرکار چاکر هاله که دران وقت در جاگير ميرزا جاني (۲۹۱ - ۱) ترخان بود، رحمٰن قلی را با پنجاه جوان حکم کرد که رفته، مزروعات اين مواضعات را داخل پرگنه ٔ سن کرده، متصرّف شود. رحمٰن قلی رفته در موضع

---

۱ - اين قصبه بهمين نام نزديک ريلوي استيشن گوپانگ (خانوت) موجود است.

۲ - **بداپور** اين قصبه تاکنون موجود و ريلوي استيشن باين نام متصل قصبه واقع است.

۳ - **اٗنر پور**، تاکنون اين قصبه موجود است.

کمان (۱) من معموله پرگنه سن که متصل خسائی شوره است، نشسته غله ربیع موضع خساي شوره را بدست آورده، در کشتي ها انداخته بطرف سهوان روانه کرد، و خواست تا مزروعات موضع بداپر نیز بدست آورد. درین ضمن خسرو بیگ که از طرف میرزا جانی حاکم تهته بود، لشکر تعیینات سرکار چاکرهاله و سرکار نصر پور را با احشامات این هر دو سرکار براي جنگ رحمن قلي تعیین فرمود، و این لشکر عظیم مجتمع شده در موضع خسائی شوره آمده نشستند. رحمن قلي به بختیار بیگ عرضه داشت نمود که: (۲۹۱-۲) لشکر زور از تهته آمده، اگر فیل خاصه را با کومک خوب بمن فرستید یک جنگ با این مردم بکنم. قضا را بختیار بیگ باو نوشت که: اي نامرد از دست تو کار نمي آید، از من فیل و کومک میطلبي. چون این نوشته به رحمن قلی رسید جشن خوب با جوانان که همراه داشت کرده، پرچهاي زعفراني پوشیده گفت: فردا توي من است. و چون صباح شد مستعد جنگ گردیده بطرف موضع خسائی شوره روانه گردید، و لشکر تهته هم مکمل و مسلح گردیده رو برو ایستادند. درین حال رحمن قلی با پنجاه جوان خود جلو بران لشکر انداخته، از میانِ صف حریف گذشته آن طرف ایستاد، و احشامات سن که همراه رحمن قلی بودند، یک مرتبه رو بگریز نهادند، و لشکر تهته، رحمن قلی را

---

۱ - این موضع تاکنون موجود است.

(۲۹۲ - ۱) با جماعه او محاصره کرده، او را با بیست و پنج جوان مقتول ساختند، و بیست و پنج جوان دیگر از جنگ گاه برآمده پیش بختیار بیگ آمدند. و این خبر را بختیار بیگ شنیده بغایت متاسف گردیده، تعبیه سواري بر سرکار چاکر هاله نمود.

درین اثنا ملک بهکر در جاگیر خان اعظم (۱) مرزا کوکه شد، و او میرزا انور (۲) نام پسر خود را در بهکر فرستاد، و مردم چاندیه ملک بهکر را تاخت نمودن گرفتند. میرزا انور، حیدر بیگ نام ملازم خود را با جمعیت خوب بر سر قوم چاندیه فرستاد، و مردم چاندیه با او روز روشن در میدان، جنگ کرده شکست دادند، و اسباب و نقاره او را بتاراج بردند. مرزا انور ازین مقوله خبر یافته استعداد سواري خود کرده به بختیار بیگ کس فرستاد که او نیز ازان طرف سواري (۲۹۲ - ۲) کند.

بختیار بیگ، به میرزا موسي الیه در جواب نوشت که: من طیّارم، هرگاه از آن طرف شما سواري فرسائید، مرا رسیده دانید. و جاسوسان را بطرف مردم چاندیه تعیین کرده، خبر

---

۱ - خان اعظم میرزا عزیز کوکه متوفي (۱۰۳۳ھ) بن خان اعظم شمس الدین محمد خان آتکه (متوفي ۹۷۰ھ) در سال چهل و یکم اکبری (۳-۵۰۰ھ) صوبه داری ملتان یافت (ماثرالامرا ۶۸۵ - ۱) شاید دران زمان بکر نیز در جاگیر او داده شده بود.

۲ - ر ک بتعلیقات.

تحقیق یافته. وقت پیشین بود که از قلعه سهوان نفیر کرده بطرح شکار طرف کولاب منجر سوار شده، یک دو دست مرغابی از باز گیر آمده شگون گرفته مراجعت نموده، نزدیک سهوان پا کروهی مزاریست، آنجا رسیده، از اسپ فرود آمده چند پروانچه باحشامات رعیت باسم بهوار و کوریجه و سمیجه نوشته، بدست چند سوار جلد و تند داد که رفته احشامات مذکور را گرفته، علی الصباح در موضع کونر کوت من اعمال پرگنهٔ کاهان حاضر شوند. و خود از آنجا نماز دیگر کرّه نا (۲۹۳ - ۱) کشیده، سوار شد، و تمام شب یلغر میکرد. صبحش بموضع کونر کوت رسید، و آنجا تمام لشکر او و احشام رعیت تا دوپهر روز جمع شدند. بعد ازان سرداران مردم پهواران را باسم عیسی و موسي و داؤد و جلال را طلبیده گفت که: تا حال مردم چاندیه از سواري من خبر ندارند، و من قصد آنها دارم، اگر بعد الیوم آنها را خبر سواري من شد، و آنها گریختند، شمایان را بجاي مردم چاندیه میکشم. و این هر چهار سرداران را بهمراه، راهبر کرده پیش کرد. و در وقتِ زوال از آنجا سوار شد، و آنروز و شبِ آینده قتره کرده، صبحي بود که برسر مردم چاندیه ریخت. آنها پیش دویدند و دلیرانه بجنگ شدند، دانستند که مثل لشکر سابق از بهکر لشکري آمده. (۲۹۳ - ۲) درین ضمن معلوم کردند که این بختیار بیگ ترکمان است که از سهوان رسیده، و سراسیمه شدند. و بهر طریق جنگ خوب درمیان اینها واقع شد، و چاندیه

هزیمت خورد ، و کس بسیار ازان بد بختان بقتل رسید ، و اسیر کثیر بدست افتاد. و ازینجا چند سر از سرداران چاندیه و چند بندي بدستِ کس خود داده ، به مرزا انور فرستاد.

هنوز میرزا در تعبیه لشکر بود که سرهاي مردم چاندیه و بندیان آن متمردان بنظر او گذشت. و ازان تاخت ، مردم چاندیه چنان زبون شدند که شقدار خود را درمیان آنها گذاشت ، و تا عمل او بود ، از آنها مال زراعت مثل رعیت دیگر مي گرفت.

و عمل بختیار بیگ در سهوان تا هفت سال (۱) بود ، و برعیّت غله بخشی قرار کرده بود ، نصفانصف (۲۹۳ - ۱) و در بعض جاها ازقرار ، سیوم حصه و چهارم حصه و پنج دوي فقط هم ، غله بخشي مي نمود. و حاصل یک فصلِ ربیع در عملِ او به هشتاد هزار خروار غلّه رسیده بود ، سواي وجوه سبز بري و غله خریف. و به زمیندار این ملک سواي این قدر که رعیت اند ، دیگر آشنائي براي توجیهاتِ ظلم نداشت. و هر کس را بحدِ او برابر نگه می داشت ، چنانچه یک ، بر دیگر غالب نمی شد. و انعامِ اربابان و مقدّمان از مالِ خود جواب مي گفت ، و رعیت را تصدیع نمی داد. و این طریقِ عمل نهایت موجبِ آباداني میشود. از براي آنکه ، در غله بخشي چنانچه قطعه یک رعیت غریب در عمل می آید ، همچنان قطعه

---

۱ - بختیار بیگ در سال ۱۰۰۱ھ به سیوستان آمد ، و هفت سال تا حدود سال ۱۰۰۷ آنجا ماند.

ارباب و مقدم و قانون گوي در عمل مي‌آيد، و ستم شريکی نمي شود، و در ضبط قطعهاي خود را مردم ارباب و مقدم و قانونگوي وقت (۲۹۳ - ۲) توجيه از ميان مي بر آرند، و مال‌ـ آنها را بر زراعت رعيت غريب زياده کرده، توجيه مي‌کنند. و اين معني موجب ستم شريکی است. مگر چگونه عامل فهميده سنجيده بايد تا حافظ اين شيوهٔ ناستودهٔ مردم ارباب و مقدم و قانونگوي بوده، عمل ضبط را از روي حق و حساب پيش برد. چنانچه چند کلمه در باب مير معصوم بهکري سابق مذکور شد. و نيز در عمل غله بخشی زمينهاي کم حاصل را هم رعيت مزروع مي‌کند، و زمينهاي پُر حاصل را بطريق اولیٰ و در عمل ضبطئ زمينهاي پر حاصل که از عهدهٔ ضبط بر آيند ميکارد، و کمِ حاصل را مي‌گذارد. و بمهم فلعه سيوي بحکم حضرت عرش آشياني، با جمعيت درست بهمراه پير غلام بود (۱)، و بخدمت قندهار با ابا بيگ پسر خورد خود را با سيصد سوار (۲۹۵ - ۱) خوب فرستاده بود (۲).

مقصود آنکه در عمل بختيار بيگ هم ملک سهوان در ضبط و ربط آمده آبادان و معمور بود. و هم لشکري

---

۱ - اين کمک به سيوي در سال ۱۰۰۳ ه فرستاده شده بود.

۲ - در سال ۱۰۰۳ ه بعد از فتح سيوي بر قندهار نيز لشکر کشي شد، و مير معصوم بکري از سيوي بآنطرف رفت ممکن است ابا بيگ نيز همراه او از سيوي رفته باشد.

بقوت (۱) اين ملک ، بخدمت ملک ديگر بکار بادشاهي مي آمد. و از ضابطهٔ او تمام احشامات ملک بهکر و ملک تهته در ترس و لرز مي بودند. و از حضرت عرش آشياني ملاحظه تمام داشت ، چنانچه هر کاري که ميکرد از بيع و شرا و توجيه مال واجبي رعيت باتفاق قاضي و مفتي شهر ميکرد ، تا بکسی ستم نرسد. و همين است معني رفاهيّت رعيت و خرابي متمردان. والله اعلم بالصواب.

و چون بختيار بيگ بيمار شد و بيماريش روز بروز به تزايد کشيد ، پسرانش هر يک عبدالرحمٰن و بابا بيگ ، سرداران مردم پهوار را در قلعه سهوان بند نمودند ، مگر يک (۲۹۵ - ۲) بهاؤ الدين پهوار بيرون بود. درين اثنا وقتي که غله ربيع درو شد بختيار بيگ جان بحق تسليم کرد (۲).

عمل اجارهٔ کوريا هندو | و آن فصل را کوريه هندو از درگاه ، اجاره کرده به جيسر هندو که دران وقت در عمل قانونگوئی سهوان گماشتهٔ او بود ، سپرد ، تا عمل بکند. درين ميان احشام سميجه وقت يافته خواستند تا مردم پهوار و کوريجه که رعيت

---

۱ - در نسخه (پ) از اينجا ورق ۲۲۴ تا ۲۲۸ از بين رفته است.

۲ - تاريخ وفات دستياب نشد، قرين قياس است که بعد از هفت سال (۱۰۰۲-۱-۷-۱۰۰۸ھ) در سال ۱۰۰۸ھ اين دليا را پدرود کرده باشد.

پاک اند، از میان بردارند. و هر جا سمیجه بود خواه در ملک بهکر و خواه در ملک سهوان، براي دفع قوم پهوار و کوریجه کمر همت بر بستند. چنانچه این روي آب سمیجه موضع لاکیار من معمولهٔ ملک بهکر آمده، موضع بنهن (۱) من معموله پرگنه کاهان را که تعلق به سهوان داشت، آتش داده سوختند، و آنچه یافتند غارت کردند. و همچنین سمیجه (۲۹۶ - ۱) موضع کانهري (۲) من اعمال پرگنهٔ کاهان، موضع سامتاني (۳) را من معمولهٔ پرگنه مذکوره که مسکن بهاؤالدین پهوار است، آتش داده، تاراج نمودند. و سمیجه اونر آنروي آب، مواضعات مردم کوریجه و پهواران را از پرگنه جُنیجه تاخت نمودند، و فساد کلی درملک سهوان بظهور رسید. لاعلاج، مردم پهوار و کوریجه مجتمع شده قرار دادند که اول جنگ به سمیجه اونر نمایند که اصل اند. در فساد سمیجه، اگر حق تعالیٰ فتح داد فبها، و اگرنه جلا وطن گردیده بملک تهته بروند.

باین قرار داد چهار پنج هزار سوار و پیاده از مردم پهوار و کوریجه از دریا گذشته در موضع ببري (۴) من اعمال پرگنه جنیجه استقامت کردند، و جیسر هندو نیز با جمعیت خود باینها

---

۱ - سندي، بِهَنْ.

۲ - کانهري تاکنون در ضلع دادو موجود است.

۳ - سامتاڻي - تاکنون در ضلع دادو موجود است.

۴ - سندي، ببري

ملحق گردید. و ازان جانب سمیجه اونر با پنج شش هزار سوار (۲۹۶ - ۲) و پیاده آمده در موضع کجیره (۱) من اعمال پرگنه مذکوره، قرار گرفتند. بآخر مردم پهوار و کوریجه کنگاش برین دیدند، که پیش دستی کرده خودها را بر لشکر سمیجه بزنند، و شباشب مکمل گردیده بهاء الدین پهوار را با سیصد سوار بقحي (؟) نموده روانه مقصد گردیدند. و از آن طرف سمیجه نیز همین مصلحت نموده، دران شب سوار شدند. همین که صبح صادق دمید لشکرها باهم پیوستند وجنگ عظیم مابین این احشامات واقع گردید، و کس بسیار از طرفین مقتول گشت، که نسیم فتح بطرف رعیت بادشاهي وزیدن گرفت، و بهاءالدین پهوار که بقحی بود، بوقت رسید و پَریَه نام سردار سمیجه اونر که مادّهٔ فساد و فتنه درین معامله او بود، از دست بهاءالدین کشته گردید، و شکست بمردم سمیجه روي داد (۲۹۷ - ۱) و رعیت بفتح و فیروزي مراجعت نموده در جا و مقام خودها ساکن شدند.

عمل خواجه نورالدین کروري. و در ابتداي فصل خریف خواجه نورالدین کروري را بر ملک سهوان فرستادند، و او تیمور بیگ نام برادر زادهٔ خود را با سیصد سوار بر سمیجه اونر فرستاد، تا بقایاي فصل ربیع گذشته را سامان کند، و فصل خریف حال را تحصیل نشاند. تیمور بیگ رفته در قلعهٔ ویجره نشست، و

---

۱ - کَجیرَه تاکنون در سوره (ضلع نواب شاه) موجود است.

سميجه درميان كولاب سُونَهَري كه اطراف و جوانب آب داشت و درميان خشک بود، جمعيت كرده نشستند. و از بقاياي فصل ربيع گذشته، جنس اسپ و شتر و گاؤ ميدادند، و در بها چنانچه قاعدهٔ آن بدبختان است، زياده مي كردند. تيمور بيگ اين معنى را پسند نكرده بر سميجه سواري نمود، چون نزديک بكولاب سونهري (۲۹۷ - ۲) رسيد دهكى از سميجه پيش راه او آمد، مردمش بتاراج مشغول شدند. درين ضمن از پيش رويش گردي برآمد، تيمور بيگ پرسيد كه اين چگونه گرد مى نمايد؟ بعضى گفتند گردباد است، بعضي گفتند غنيم است. در همين گفتن سميجه ظاهر گرديد، و تيمور بيگ در اول حال قدم ثبات نداشته جلو گردان شد، و هزيمت در لشكر او افتاد، و كس بسيار از لشكرش كشته شدند و اسپان و سلاح آنها را سميجه بتاراج بردند. و در آن روز قوتي بمردم سميجه اونر بهم رسيد، و تيمور بيگ جلو ريز خود را بقلعه ويجره رسانيده متحصّن گرديد. و سميجه آمده اطراف قلعه را محاصره نمودند، و غله هاي جواري خريف خودها را و از رعيت هرجا دست رسيد، متصرف شدن (۲۹۸ - ۱) گرفتند.

خواجه نورالدين، مانک هندو ولد گهوريه هندو را كه از طرف پدر خود، در پرگنهٔ كاهان حاكم بود، و قانون گوئي اين ملک نيز تعلق باو داشت، جمعيت خود و احشام رعيت همراه كرده بكومک تيمور بيگ فرستاد. چون او از دريا عبور كرد، سميجه محاصره قلعه را گذاشته، بطرف تلهاٰ جيسلمير رفتند،

و مانک هندو به تیمور بیگ ملحق شده تا کنار تلها تعاقب سمیجه نمود، اما چیزي بدست نیفتاد. و از آنجا تیمور بیگ مراجعت نموده به سهوان آمد. و از دست خواجه نورالدین کاري نتوانست شد، و همین است معني خرابي رعیت و قوت گرفتن متمردان.

عمل شیخ موسي گیلاني. و گذشت عمل او، ملک سهوان را در جاگیر شیخ موسی گیلاني دادند. و او جان محمد نام (۲۹۸ - ۲) پسر خود را برین ملک فرستاد. و جان محمد جمعیت با خود نداشت، عمل او درین ملک بغایت زبون نشست. چنانچه در عمل خود تا یک کروهي از قلعه بیرون برآمده بشکار نمي توانست رفت، چه آنکه بر متمردان سواري نماید. و در زیر قلعه درون شهر، دزدان مردم را می‌کشتند، چه آنکه در سرحدها. و همین است معنی ویرانی ملک و قوت متمردان.

عمل قره بیگ. و از تغییر او، قره بیگ این ملک را جاگیر یافت و او نیز عاملان خود را درین ملک فرستاد. و درمیان مردم قره بیگ و جان محمد در بازار شهر سهوان جنگ شد، و شقدار قره بیگ، آقه محمد نام از دست مردم جان محمد کشته شد. بآخر مردم قره بیگ بر سر جان محمد زور آوردند و جان محمد درقلعه درآمده قلعه بند شده، مدتي درقلعه محاصره بود، (۲۹۹-۱) بآخر یک شب از طرف دریا قلعه را شگاف کرده برآمده بدر رفت.

و عمل مردم قره بیگ نیز زبون بود، و همین معنی موجب

فساد ملک است. و درین سه عمل مذکور مردم متمرد قوت تمام گرفتند و رعیت از حد متجاوز زبون و خراب شد. از برای آنکه، انچه رعیت در دهنه متمردان بودند از سبب تاخت آنها خراب شدند، و آنچه بدست جاگیرداران افتادند از توجیهات باطله آنها خراب تر و ضایع تر شدند. و نیز چون زمین داران این ملک قوت لشکر جاگیر داران را ندیدند، عداوت سابق را درمیان خودها تازه نموده، باهم جنگ کرده، یک دیگر را ویران ساختند، و بنهجی این ملک ویران شد. چنانچه در افسانهٔ مردم هند می گویند که فلان کس بشهری ویرانی رسید (۲۹۹ - ۲) که یک "راکسی" مردم آن شهر را خورده ویران کرده بود. و هیچ "راکس" بدتر از عامل ظالم نیست.

عمل پدر مرحوم دفعه اول. و از تغییر قره بیگ ملک سهوان را سوای پرگنه کاهان و جُنیجه و نصف پرگنه خیطه، از تغییر بهکر (۱) در جاگیر پیر غلام دادند. و چون پیر غلام درین ملک رسید، ملک برهم خوردهٔ ویرانی را دیده، قانونگویان را طلبیده گفت که: مواضعات هر پرگنه را به تفصیل نوشته بدهند که در هر پرگنه چند موضع است، و ازان جمله چند موضع آبادان، و چند موضع ویران است. و این کاغذ را بدست گرفته

---

۱ - میر نمکین غالباً در حدود سال ۱۰۰۸ھ یا ۱۰۰۹ھ به سیوستان آمد، و تقریباً یک سال و چند ماه کم و بیش عرصه، عمل گوریه، عمل نور الدین، عمل موسیٰ گیلانی، و عمل قره بیگ باشد.

مردم رعیت مواضعات ویران شده را ، از هر جا تجسّس و تفحّص نموده آورده در جا و مقام آنها نشاند ، و دلاساي غلّه بخشي بامساعدت و تخفیف حصه هر یک را نوشته داد ، (۱۰۳۰) و حرف هیچ غرض گوي را از مردم چغل در حق رعیت بسمع نیاورده ، و تهانهاي مستحکم در سرحدهاي این ملک گذاشت ، و همچنین شقدار بر تپه سمیجه اونر نیز تعیین کرد . چنانچه در سال اول این ملک رو بآبادانی آورد ، و هر جا متمردي بود ، گردن انقیاد داشته مالگذاري کردن گرفت .

یک دفعه بایزید نام خدمتگار او که شقدار پرگنه سن بود ، یک روزي مردم سمیجه اونر نماز دیگري آمده مواشي مردم لاکه را از موضع گُجران (۱) که مقابل سن است ، همین دریا درمیان است ، تاختند . بایزید مذکور از روي غیرت تحمل نکرده بغیر جمعیت ، تنها با اسب خود در یک زورق سوار شده آنروي آب رفته درمیان مردم سمیجه افتاد . آن بد بختان (۱۰۳۰-۲) اسپش را پی کرده ، او را بدرجهٔ شهادت رسانیدند . و این خبر چهار گري روز برآمده بود که به پیر غلام رسید . همان ساعت خود سوار شد ، و خانه زادان پیش از گذشتن او از دریا ، خودها را با جماعهٔ سپاه بمواضعات سمیجه رسانیدند ، و جمعي

---

۱ - این موضع که اکنون بنام **گُجَر پُوت** معروف است از موضع سن ۲/۱-۱ میل دور و بآنطرف دریا متصل محراب پور است . و در آنجا درگاه یک عابده ، معروف " بمائي رونجهي رائي " ، است ، که مرجع خلائق است .

ازان بد بختان کشته ، سرهاي آنها را بريدند. و جمعي باسم دني پسا (۱) و طيب و فريد سرداران آن روسياهان آمده ديدند. و اين جماعه را با سرهاي مقتولان گرفته پيش پير غلام آوردند ، و او نيز از دريا عبور کرده بموضع مهران ، که داخل پرگنه خطه است ديره داده نشسته بود. صباحش باقي ماندهاي سرداران سميجه نيز کاه در دهن کرده آمده ، پير غلام را ملازمت نموده چند دختر خود را با جرمانه خوب گذرانيدند (۱۰۳ - ۱).

ثاني الحال يک قلعه مستحکم در موضع ويجره که ناف مسکن آنها ست ، و قلعه ديگر در موضع ديه کنار دريا که داخل پرگنه حويلي است ، ساخته ، تهانهاي مستحکم نشاند. و بعد اليوم در عمل او سميجه اونر متمردي نکردند ، و مثل سائر رعيت مالگذاري مي نمودند.

و دفعه ديگر مردم سميجه تيبه ساکن پرگنهٔ باغبانان ، که درصدر متمردي آنها ذکر يافته ، بهمراه مردم چاندیه متفق شده قدم در سرکشي نهادند. پير غلام خود سوار شده رفته درميان مواضعات مردم تيبه که کنده کوت و چين (۲) و پيتّه (۳) باشند ، نشست. و فصل خريف که بغايت خوب شده

---

۱ - اين نام شايد "ڈڈي بخش" يا "ڈڈي پرتو" باشد ، چراکه " دني پسا " ، درسندي معنيٰ نه دارد و نه مروج است.

۲ - چني تاکنون موجود است در ضلع دادو.

۳ - پيٹو تاکنون موجود است در ضلع دادو.

بود حسب المدعا در عمل آورد. و مردم تیبه و چاندیه همه آمده او را دیدند و مطیع و منقاد گشتند. و دیگر متمردي در (۳۰۱ - ۲) عمل او ننمودند و مالگذاري می کردند.

و دفعه دیگر مردم نُهمردي آمده مواشئ مواضعات پرگنه حویلی سهوان را تاختند. قلی جان نام جوان که تهانه دار موضع تیري (۱) بود، با جماعهٔ خود برآمده تعاقب متمردان نموده رسید. و مواشي را از دستِ آن بد بختان خلاص ساخت و جنگ خوب درمیان اینها واقع شد، بعنایت اللهي و باقبال بي زوال بادشاهي، متمردان شکست خوردند، و کس بسیار از آنها بقتل رسید، و تادیب مناسب یافته، دیگر شیوه متمرّدي باین ملک ننمودند. و جمیع سرداران آنها آمده پیر غلام را دیدند، و قول گرفتند. چنانچه همیشه کاروان آنها با چهار پنج هزار شتر در شهر سهوان آمده، خرید و فروختِ متاعِ کوهي مي کرد، (۳۰۲ - ۱) و ازینجا غله وغیره بملک خود مي برد، و پاره پیشکش از قسم شتر و گوسفند نیز قرار دادند که هر فصل می رسانیدند.

و چون میرزا جاني فوت شد (۲)، میرزا غازي پسرِ او در تهته بود، براي تسخیر او سعید خان (۳) را حضرت عرش آشیانی

---

۱ - تیڑھي تاکنون این موضع در سیوستان موجود است.

۲ - ۲۷ رجب ۱۰۰۹ھ

۳ - ر ک بتعلیقات.

ملک بهکر و ملک سیوي جاگیر داده فرستادند، او آمده در پرگنه دربیله نشست. و پیر غلام را فرمان صادر (۱) شد که خود رفته میرزا غازي را سزاولی کرده از تهته برآورده بحضور فرستد. بنا بران او استعداد لشکر خوب کرده، حسب الحکم مي‌خواست پیش از سعید خان خود را به تهته رسانیده میرزا غازي را سزاولی نموده بجانب دارالخلافت آگره برآرد. چنانچه تا نصر پور که ناف ملک تهته است، رفت. و میر عطاءالله مشهدي را از ملازمان خود که در فضیلت شعر و خط دخل تمام داشت، ایلچی کرده پیشتر فرستاد، که این خبر را میرزا (۳۰۲ - ۲) غازي شنیده در جواب نوشت که: من حکم حضرت را قبول دارم، شما برگشته روید، و من در تعاقب شما می آیم. و پیر غلام مراجعت نموده به سهوان آمد، و متعاقب او میرزا غازي نیز رسید، و پیر غلام او را همراه کرده پیش سعید خان آورد. و از انجا هر سه باهم متفق شده روانه دارالخلافت آگره شدند (۲). و چون بعتبه بوسي حضرت عرش آشیاني مشرف گشتند، صوبه قندهار را به پیر غلام قرار دادند،

---

۱ - از اکبر نامه معلوم میشود که این فرمان در سال (۴۷ اکبري یعني ۱۰۱۱ھ) صادر شد، در وقائع این سال ابوالفضل نوشته است که:

"با ابوالقاسم نمکین فرمان نافذ گشت که میرزا غازي را با خسرو خان غلامي که معتمد اوست روانه درگاه والا سازد (۸۱۶ - ۳).

۲ - رک بتعلیقات.

که از تغییر شه بیگ خان باو حواله نمایند، و ملک بهکر و سیوي و سهوان را بوي تنخواه کننـد. درین میان حضرت عرش آشیاني شنقار شدند (۱)، و نوبت دولت شاهی بحضرت جنت مکانی رسید.

عمل سردار خان. حضرت ایشان توختـه بیگ خـان (۲) را از صوبه داري کابل تغییر نموده (۳۰۳ - ۱) بخطاب سردار خاني سرفراز کرده ملک بهکر و سیوي و سهوان را در جاگیر وي مرحمت نموده، خدمت صوبـه قندهار را بجاي شـه بیگ خان باو مقرر داشتند. و پیر غلام را بمهم جلال آباد تعیین فرمودند. همین که سردار خـان بنواحئ ملتان رسید، شه بیگ خان را لشکر شاه عباس آمده در قلعهٔ قندهار قَبَـل داشت، و بسماع این خبر حضرت جنت مکانی، میرزا غازي و قره بیگ را با جماعـهٔ احدیان نیز تعیینات قندهار نمودند، و این لشکر آمده به سردار خان ملحق شده یکجا روانه قندهار شدند. در اثناي راه قره بیگ فوت شد، و میرزا غازي و سردار خان با جمعیت به قندهار رسیدند، و لشکر شاه عباس تاب و طاقت جنگ لشکر چغتیه نیاورده (۳۰۳-۲) براهي که آمده بود برگشته رفت (۳)

---

۱ - ۱۲ جمادي الثاني ۱۰۱۴ھ (۲۵ اکتوبر ۱۶۰۵ع).

۲ - رک بتعلیقات.

۳ - رک بتعلیقات.

و به میرزا غازي فرمان طلب آمد (۱)، و صاحب صوبگی قندهار بـه سردار خان برحال مانـد (۲)، و درویش بیگ نام ملازم سردار خان در سهوان حاکم بود. او باتفاق مانک ولد گوریه جمعیت کرده، بر سمیجه سوار شده رفته، در موضع دیراون نشست. یک شبي سمیجه فرصت یافته بر لشکرش شبخون آورده، قریب پانصد کس از لشکر او بدرجهٔ شهادت رسانیدند. مانک دران شب قدم ثبات داشته استادگی خوب کرد، صباحش درویش بیـگ نتوانست در آنجا استقامت نمود، و برگشته بـه سهوان آمد، و سفر آخرت گزید. و چون این خبر از نوشتهاي واقعه نویسان بسمع حضرت جنت مکاني رسید،

عمل پدر مرحوم دفعه ثاني. باز تغییر سردارخان، ملک (۳۰۳-۱)

سهوان را در جاگیر پیر غلام (۱) مرحمت کردند. و دران وقت تهانه باجور حوالهٔ او بود، و از انجا این خانه زاد راقم حروف را پیشتر با جمعیت خوب به سهوان فرستاد، و متعاقب خود نیز رسیده آمد، و ملک ویران برهم خورده را دیده، باز درپـّي دلاسا رعیت پر ریخته شده ملک را فراهم آورد. درین اثنا سردار خان

---

۱ - رک بتعلیقات.

۲ - رک بتعلیقات.

۱ - میر نمکین در ماه صفر ۱۰۱۶ھ تهانه دار باجور مقرر شد، و بعد از هشت ماه در رمضان ۱۰۱۶ھ دوباره صوبه داري سیوستان باو تفویض شد. (رک - تذکره امیر خاني از راقم الحروف)

در قندهار جان بحق تسليم كرد (۱)، و ميرزا غازي را بجاي او به قندهار فرستادند (۲) و پير غلام را نيز بهمراه ميرزا غازي نوشتند كه به قندهار برود. پير غلام ازسهوان برآمده حسب الحكم در بهكر رفته ميرزا غـازي را ملاقـات كرد. درين ضمن چون در عملهاي سابق مردم لاكه را سميجه اونر مخذول العاقبت زده و تاراج كرده، ملكهاي آنها را در تحت (م ۳۰ - ۲) خود برده بودند، بنا بران جماعه از مردم لاكه بدربار عالم مدار مستغاثي شده، فرمان حضرت جنت مكاني بنام پير غلام حـاصل كرده آوردند، باين مضمون كه: ملک مردم لاكه را از دست سميجه بد بخت گرفته بمردم لاكه بدهد، و سميجه را تاديب خوب نمايد كه ازين شيوهٔ متمردي منزجر شوند. و اگر از عهده اين خدمت نمي تواند برآمد، بدرگاه والا عرضداشت كند، كه بجاي او ديگري را باين خـدمت تعين كنيم، تـا حق مظلوم را از دست ظالم گرفته و جدا كرده حواله مظلوم نمايد.

الغرض، او را دو حكم ازين قسم در يک حـال رسيد كه، هم بهمراه ميرزا غازي به قندهار برود، و هم قوم سميجه اونر را تاديب خوب كرده، ملک مردم لاكه را كه بغصب و عنف گرفته انـد، ازان (۵ ۳۰ - ۱) بـد بختان گرفته بمردم

---

۱ - سردار خان قبل از ۱۰ رمضان ۱۰۱۶ھ فوت شد (رک تذكرهٔ امير خاني از راقم الحروف).

۲ - رک بتعليقات.

لاکه سپارد. و ملک سهوان ویران با آن دو نیم پرگنه جید صاحب جمعیت ازین ملک در تنخواه جاگیر او نشده. پیر غلام میخواست برادر ابوالبقا را با جمعیت خوب بهمراه میرزا غازي داده خود بجهة تنبیه قوم سمیجه اونر در سهوان باشد. مرزا غازي قبول نکرد و گفت: شما بجاي پدر من اید، همراه من باشید که مرد دانا کار کرده رسائید، یک مرتبه مرابه قندهار رسانیده در ضبط و ربط ملک قندهار بامن شریک بوده باز بجاگیر خود بیایند. پیر غلام لا علاج همراه چهار صد پانصد جوان مغل قدیمي، رفاقت مرزا غازي را اختیار کرد، و برادر ابوالبقا را بجاي خود در سهوان گذاشت، و فرمان بدست او داد که: آنچه از دست تو (۳۰۵ - ۲) بیاید بقوم سمیجه روسیاه بکن، و حق مردم لاکه را از آنها گرفته باز بمردم لاکه بده. برادر مذکور رو به مرزا غازي کرده گفت که: هرگاه قوم سمیجه را قافیه تنگ مي گردد، در سرکار نصر پور که تعلق به شما دارد، بواسطهٔ نسبتهاي اینها بجماعه قاسم خان ارغون مي درآیند، درین باب فقیر را چه می فرمائید؟ مرزا غازي در جواب گفت: هرگاه فرمان بر این مضمون آمده که سمیجه را تادیب خوب کرده شود، هر جا آن بد بختان در آیند شما تعاقب آنها کرده بقتل رسانید، و اهل و عیال آنها را اسیر گردانید و مال و مواشي را بتاراج برید. برادر مومي الیه گفت: پس درین باب دو کلمه بمن نوشته بدهید، تا ثاني الحال حرف بر من نیاید. مرزا غازي في الحال مضمون صدر (۳۰۶ - ۱) نوشته و مهر

کرده بدست برادر مذکور سپرد ، وخود پیر غلام را همراه کرده متوجه قندهار گشت (۱).

و برادر مسطور از بهکر شده عازم سهوان گردید. در اثناي راه چون به پرگنهٔ جنیجه رسید ، و آن پرگنه در جاگیر مرزا غازي بود ، عاملان مرزا مومیٰ الیه آمده مستغاثی شدند که : مردم سمیجه بُکیه که درموضع کجیره مي باشند ، متمرّدي می کنند و مالگذاري نمي نمایند. بنا بران از همان جا قصد موضع کجیره نموده یلغر کرده بر سر کجیره رسید. مردم بُکیه اول خندق مضبوط گرد آن موضع کنده خار بندي نموده بودند. درین ضمن جنگ تیر واقع شد ، اکثر مردم سپاه و دو اسپ برادر مومیٰ الیه ، درین جنگ زخمي شدند ، بآخر خار بندي را شکسته درون در آمد (۳۰۶ - ۲) و پارهٔ را از آن بد بختان بقتل رسانید. دیگر سرداران کاه در دهن کرده آمده او را دیدند ، و او آنها را بدست عمّال مرزا غازي سپرده خود به سهوان رسیده ، استعداد سواري سمیجه اونر نموده ، از دریا عبور کرد.

بمجرد گذشتن او از دریا ، قوم سمیجه متفرق شده رو بفرار نهادند . بعضي بطرف تلهاي ریگ جیسلمیر رفتند ،

---

۱ - عمل دیگر میر نمکین از شوال ۱۰۱۶ تا رجب ۱۰۱۷ھ بود ، و در اواخر رجب ۱۰۱۷ھ همراه مرزا غازي بطوف قندها روانه شد. (رک - تذکرهٔ امیر خاني)

و بعضي در سرکار نصر پور در آمدند . و برادر مومي اليه تعاقب آن بدبختان نموده بموضع هاله کندي که داخل سرکار نصر پور است ، رسیده خبر یافت که ، طالب یک سردار سمیجه اونر با جماعه خود از آب سانکره گذشته ، بجانب تلهاي نصر پور میرود ، که از همان جا یلغر در پي او نموده خود را رسانید ، و طالب سمیجه را فرصت رسیدن تلهاي (۳۰۷ - ۱) ریگ نصر پور نشد. قلعهٔ بود "صد گر" (۱) نام ، که شر بیگ (۲) داماد قاسم خان ارغون در آنجا مي بود ، دران قلعه با جماعه خود در آمده متحصن گردید و برادر مومی الیه آمده بقلعه مذکوره چسپید . از درون قلعه حربهٔ تیر و تونگ و توب کردند ، لشکر بادشاهي یک ضرب مردم قلعه را برداشته ، فیل در پیش کرده ، بدروازهٔ قلعه دویدند ، بعنایت الهی و باقبال بی زوال بادشاهي دروازهٔ قلعه را فیل شکسته درون در آمد ، وجوانان در عقب او ، و قتل سمیجه مخذول العاقبة درمیان قلعه روي داد . چنانچه قریب هزار و دویست کس از قوم سمیجه با طالب مذکور بقتل رسید ، و فتح خوب مناسب محصل گشت.

و از آنجا مراجعت نموده ملک سمیجه (۳۰۷ - ۲) اونر را از سابه و وینجره و کاتره (۳) و دیراون و جانره زیر کرده مستقبل قلعه سهوان از گذر مندیهجي از دریا گذشته به سهوان آمد.

---

۱ - صید گر - پ .
۲ - رک بتعلیقات.
۳ - این موضع به کاڻيڑي معروف و موجود است .

و ازانجا که بد ذاتی و بد نهادي این قوم است ، باز آمده پرگنهٔ خطه را تاختند . و برادر مذکور دفعه دیگر از سهوان طرح داده ، به بهانه سواري مردم سمیجه تیبه که در پرگنه باغبانان مي باشند ، روانه گردید . هر گاه به قصبه پاتر رسید ، نماز پیشین بود که از گذر مهره من اعمال پرگنهٔ مذکوره عبور کرده ، نماز شام بر سمیجه اونر تاخت نمود . و آن شب و روز دیگر و شب آینده کنار دشتهاي جیسلمیر گرفته یلغر می کرد . صبحی بود که بر موضع دیراون قریب شصت کروه راه را طي کرده افتاده ، قریب پانصد کس از سمیجه اونر (۳۰۸ - ۱) بقتل رسانیده بند بسیار بدست آورد ، و مال و مواشی بي عد از آنها در تصرف خود در آورد . و ازانجا کوچ کرده بموضع کجران آمد . و مردم لاکه التماس نمودند که قلعه براي آنها دران موضع ساخته بدهد ، و تهانه مستحکم دران قلعه نشاند . حسب التماس مردم لاکه قلعهٔ خوب در موضع مذکور انداخته ، جهانگیر آباد نام نهاده ، فتح علی نام از قدیمان پیر غلام با جمعیت خوب دران قلعه تهانه دار گذاشته ، خود به سهوان آمد .

و چون خبر مراجعت برادر مذکور در نصر پور به قاسم خان ارغون رسید ، از روي خجالت شکستن قلعه صیدگر (۱) ، جیندائی و فتحی نام پسران خود را ، با سمیجه اونر و مردم

---

۱ - آثار این قلعه در توابع نصر پور موجود است .

سهوده قريب يک هزار سوار و دو هزار پياده جمع کرده ، بر قلعهٔ جهانگير آباد فرستاد. هرگاه (۳۰۸ - ۲) اين لشکر بنواحئ قلعهٔ جهانگير آباد رسيد ، ابراهيم نام افغان براي شکار بيرون بر آمده بود ، اين حال را مشاهده نموده ، تاخته رسيده ، خبر به فتح علی رسانيد . او في الحال جماعة برق اندازان و تير اندازان را بر قلعه سوار کرده ، تورک نموده ، خود با جمعيتي که همراه داشت ، از قلعه بيرون بر آمده مابين خار بندي و خندقِ قلعه ايستاده شد. و لشکر مذکور آمده بقلعه دويد که از با لاي قلعه به تير و توفنگ گرفتند . حق تعالی راست مي آرد ، و بضربِ اول ده پانزده جواني که پيش تاخته بودند ، همه افتادند ، و لشکر غنيم قدم ثبات نداشته رو بهزيمت آورد . فتح علی تکيه بر مضمون اين آيهٔ کريمه - کَمْ مِن فِئَةٍ قليلَةٍ غلبت فِئَةً کَثيرةً باذن الله - کرده تعاقب آنها (۳۰۹ - ۱) نموده قريب دويست کس ديگر ازان لشکر بقتل رسانيده ، سر هاي آنها را بريده به سهوان پيش برادر موسٰي اليه فرستاد . و بعد اليوم مردم سميجه اونر در عمل برادر مذکور متمردي ننمودند ، و ملک مردمِ لاکه را بمردم لاکه گذاشته مثل ساير رعيت مالگذاري مي کردند.

و پير غلام تا يکسال در خدمت قندهار پيشِ ميرزا غازي بود . و بعد ازان برخصت ميرزا غازي روانه جايگير خود شد . در اثناٴ راه بقضاي الٰهي برحمت حق پيوست (۱).

---

۱ - رک - بتعليقات.

الغرض کـه در هر دو دفعه با آنکه تمام سرکار سهوان در جاگیر پیر غلام نبود ، هم ملک سهوان را چنانچه شاید و باید در ضبط و ربط آورد . و هم لشکر این ملک بخدمت ملک دیگر بکار بادشاهي آمد . و همین است معني معموري ملک و خرابیٔ متمردان . (۳۰۹ - ۲)

و عمل پیر غلام در هر دو مرتبه قریب شش سال بود ، و رعیت غلّه بخشي میکرد از قرار بالمناصفه ، و در اکثر جاها سیوم حصه و چهارم حصه ، هم مي گرفت . و بمردم علماٴ و فضلاٴ دوست مي داشت ، چنانچه روش مدد معاش درین ملک او پیدا کرد که ، اکثر اهل علم و اهل فضل این دیار را در دور حضرت عرش آشیانی از طرف خود روزیانه کرده ، و بار بر داده همراه خود برداشته بخدمت مغفرت پناه میران صدر جهان (۱) رسیده تجویز هر کدامي را فراخور دانش او فرموده ، فرامین درست کنانیده خرجی راه داده به سهوان مرخص نمود .

عمل شمشیر خان دفعه اول . و چون خبر فوت پیر غلام به حضرت جنت مکاني رسید ، شمشیر خـان اوزبک (۲) را به غلام بچهاي خود ، در ملک سهوان شریک کرده تعیین فرمودند . برادر ابوالبقا (۳۱۰ - ۱) شرکت شمشیر خان را قبول نکرده ،

---

۱ - رک بتعلیقات .

۲ - رک بتعلیقات .

قبيله را گرفته بدار الخلافة آگره در خدمت حضرت جنت مكاني رفت . و حضرت ايشان تمام ملک سهوان را به شمشير خان اوزبک جاگير تنخواه نمودند ، و جميع قبيله را تابع برادر موسیٰ اليه ساخته ، اوباوره و گنجابه و رپيري لنگاهان را بجاگيرُ اينها مرحمت فرمودند . و اين خانه زاد راقم حروف از آن روز ترک منصب نموده بجزوي مدد معاش قناعت كرده ، در سهوان منزوي گشت .

و شمشير خان اوزبک نيز اين ملک را بغايت آباد كرده ، لشكر خوب مستعد ساخت . چانچه قريب هفصد جوان اوزبک ازان قسم داشت كه ازانجمله قريب صد كس جيغهٔ مرصع بر سر مي نهادند ، وكمر خنجر و شمشير طلا مي بستند ، و زين نقره در زير ران مي كردند . و هريک (۳۱۰ - ۲) هفت هشت ، اسپ عراقي و ترکی در طويلهٔ خود داشت ، و باقی اكثر دو اسپه عراقي و ترکی بوده ، شمشيرها بمشت نقره می بستند .

و تهانهاي خود را در سرحدها جابجا گذاشت ، و جمعيت او را ديده مردم سميجه اونر وغيره متمردان چندان سركشي نمي كردند ، و بدار و مدار مي گذرانيدند . و بعد از فوت مرزا غازي (۱) بهمراه ميرزا رستم قندهاري (۲) باسي صد چارصد

---

۱ - بتاريخ ۱۱ صفر ۱۰۲۱ھ در قندهار فوت شد .

۲ - ميرزا رستم بتاريخ ۱۰ محرم ۱۰۲۲ھ درتته رسيد ، (براي شرح حال رک - ماثر الامرا ، ج ۳ - ۳۳۴ - ۳۴۰ ، و ذخيرة الخوانين ۵۷ و تحفة الكرام و مقالات الشعرا ۳۸۸ .

سوار اوزبک روانه تهته شد . و درمیان راه دستبرد خوب بمردم سمیجه دل سمواتي نمود ، چنانچه سابق هم اشارة درین باب رفته . و به تهته رسیده تا یک سال آنجا در خدمت بادشاهي بود (۱) و ملک سهوان همچنان درضبط و ربط خود داشت ، و بعد یک سال باز به سهوان آمد.

عمل برادر ابو البقا. و چون تاج خان صوبه دار تهته فوت (۳۱۱ - ۱) شد (۲) ، شمشیر خان را صاحب صوبه تهته کردند ، و برادر ابوالبقا (۳) را با میرزا دوست بیگ شریک کرده ملک سهوان را جاگیر تنخواه نمودند . و مرزا دوست بیگ را حکم آمد که خزانهٔ ملتان را به قندهار رساند ، او حسب الحکم به قندهار رفت و برادر موصی الیه ضرورةً باستعداد دو سه پرگنه ملک سهوان را در ضبط و ربط آورد ، و چند سواري خوب بر متمردان این ملک نمود .

اول : مردم چاندیه و سمیجه تیبه دست متمردي بر پرگنهٔ باغبانان دراز کردند. و دو حصه ازان پرگنه در جاگیر مرزا دوست بیگ بود . عمّال او آمده مستغاثي شدند ، و

---

۱ - رک بتعلیقات.

۲ - رک بتعلیقات.

۳ - رک بتعلیقات.

برادر مذکور صبحی از سهوان برآمده آن روز و شب تمام یلغر نموده وقت چاشت، بموضع اکبر آباد رسید. و آنجا گورو ارداوه اسپان را داده وقت زوال (۳۱۱ - ۲) بر مردم چاندیه سوار شد. و آن روز و شب، یلغر مي کرد، و صبحی بود که در دهنهٔ کوه داروبند نام، بر سر مردم چاندیه ریخت و کس بسیار ازان بدبختان بقتل رسانیده، و اسیر نموده. وقت مراجعت مردم سمیجه تیبه را که داخل پرگنه باغبانان اند، گوشمال خوب داده، کوریه تیبه (۱) سردار آنها را در قید کرده، به سهوان آورد. و بعدالیوم در عملِ او مردم چاندیه و سمیجه تیبه متمردي ننمودند و گردن انقیاد داشته مالگذاري می کردند.

دوم: مردم نهمردي یک دفعه آمده مواشي پرگنجات قصبه سهوان را تاختند. برادر مذکور تعاقبِ آنها کرده نزدیک به کوه انده (۲) نام رسیده، جمعي ازان بدبختان را بقتل رسانیده، مواشي مردم رعیت را خلاص (۳۱۲ - ۱) کرده آورد. و بعدِ آن مردم نهمردي آمده او را دیدند، و قول و قرار نمودند که ملک سهوان را نتازند، و کاروانِ آنها براي خرید و فروخت درین ملک مي آمده باشد، و پارهٔ پیشکش فصلانه از قسم شتر و گوسفند نیز قرار دادند که فصل بفصل می رسانیدند.

---

۱ - صحیح گَهُور یو ٹیبو یا کَهور یُو ٹیبو.
۲ - در سندي لُنڈو جبل یعني کوه دم بریده.

سیوم : منظور نام خدمتگار خود را در قلعهٔ جهانگیر آباد در تپه مردم لاکه با پنجاه سوار گذاشت، و جمال خدمتگار را در تپه سمیجه اونر. قضا را منظور مذکور بر جمعی از سمیجه اونر تاخت نمود، و سمیجه اونر را از سواریٔ او خبر شده بود، در تعاقب او آمده راه را بستند. هرگاه او جایٔ که قصد داشت تاخته مراجعت کرد، مردم سمیجه اونر برو ریختند، و ده پانزده مردم سپاهي را بدرجهٔ شهادت رسانیدند، و اسپان (۳۱۲ - ۲) و سلاح مقتولان و نقاره را بتاراج بردند، و منظور هزیمت خورده در قلعهٔ جهانگیر آباد در آمد.

و این خبر به برادرِ مذکور رسید و او دران وقت تپ داشت، چنانچه سوار نمي توانست شد، بنا بران عتیق الله (۱) پسر کلانِ خود را با برادران و خویشان و سپاهیان بر سمیجه تعیین نمود. او آمده در قلعهٔ جهانگیرآباد نشست. مردم سمیجه کسان درمیان کرده اسپان سپاهیان مقتول و اسباب آنها و نقاره را گرفته آمده او را دیدند، و جرمانه نیز قرار دادند که بدهند. عتیق الله چون غرور جواني در سر داشت صلح قبول نکرده بر آنها سواري نمود. هرگاه بمیدانِ کولاب سابه رسید، زراعت جواري آنجا بسیار بود، درعقب زراعت، سمیجه قابو (۳۱۳ - ۱) شده ایستادند، و اهل وعیال و مواشي خودها را بطرف دشتهایٔ جیسلمیر روانه کردند. عتیق الله پي آنها را یافته، دویست جوان کار آمدني بهمراه

---

۱ - رک بتعلیقات.

میر کامل پسر عمک پدر خود کرده پیش نمود. و خود تیپ شده، در تعاقب آنها روانه گردید. مابین این دو لشکر دو کروه راه مفاصله شده باشد، که سمیجه روبروی فوج عتیق الله ظاهر شده جنگ نمودند. و درین ضمن سی چهل جوان خوب که در پیش لشکر بودند، اسپان آنها را پی کرده، بدرجهٔ شهادت رسانیدند. و از طرف سمیجه هم کس بسیار کشته شد. چنانچه لاکه ولد پریه سمیجه، خسربره مرزا عیسی ترخان، سردار خوب سمیجه نیز درین جنگ کشته شد. و شتر نقاره را (۳۱۳ - ۲) پی کردند، و لشکر هزیمت خورد. باری، عتیق الله کاری کرد که نقاره از شتر جدا کرده بر خچر بار کرده، بهمراه ده پانزده سوار متعاقب لشکر شکست خورده، به قلعهٔ جهانگیرآباد آمد.

و این خبر را برادر مذکور شنیده بغایت آشفته شده، در حین تپ از قلعهٔ سهوان بر آمده، از دریا عبور کرده، بموضع سهران که داخل پرگنهٔ خطه است نشست. و درمیان موضع مذکور و قلعهٔ جهانگیرآباد یازده کروه راه مفاصله است. سمیجه اونر این حال را مشاهده نموده، مردم درمیان کرده آمده، برادر موسی الیه را دیدند، و لشکری که بهمراه عتیق الله بود، نیز پیش برادر مذکور آمد، و سمیجه در مالگذاری شد. و برادر مذکور همانجا در موضع سهران نشسته معاملهٔ خریف و ربیع را (۳۱۳ - ۱) بی باق نمود.

و بعد آن، قصد سواری بر سمیجه اونر کرد. درین ضمن

جماعه دیریجه و مناهجه قول گرفته بجا و مقامِ خودها نشسته ماندند، و سرداران آنها بنام دني بسا (۱) و طیب همراه شدند. وجماعه راهوجه و فیروزجه و قوم منگوانه رو بفرار آوردند. و برادر مومیٰ الیه در عین تابستان و هواي گرم ملک سهوان، در وقت چاشت از موضع مهران برآمده، نماز پیشین بود که بموضع وینجره که نافِ مسکنِ سمیجه اونر است، رسید. و مردمِ سپاه در جنگلها در آمده دو سه هزار گاؤ با چند سر از طرف راهوجه زده آوردند. و آن شب بر کنار کولاب وینجره، دیره داده نشست، و بمردم سپاه گفت که: من قصد سواري دارم و مرا کار بسرهاي سمیجه است (۳۱۴ - ۲) نه بمالِ آنها. این گاوان را به تحت شمشیر بکشید، تا در مانده مواشي نگردید. سپاهیان همچنان کردند. و صباحش تا دوپهر روز در آنجا بود، و بعد از نماز پیشین از آنجا سوار شده تعاقب سمیجه نموده، آن روز و شب تمام یلغر کرده صبحي بود که بر کولاب موضع کتاهر (۲) نام، نماز فجر خوانده مسلح شده اسپان را گرگ دو نموده، وقت چاشت بر قوم منگوانه نزدیک بمواضعاتِ پرگنهٔ هاله کندي قریب سی کروه راه قتره کرده ریخت. و قریب دویست کس ازان بدبختان بقتل رسانیده، اسیر و مواشئ بسیار بدست

---

۱ - این نام در سند مروج نسیت، شاید "ڈڈي بخش" یا "ڈڈي پرتو" باشد.

۲ - شاید "کنوهر" باشد.

آورد . و سرهاي مقتولان را جدا کرده پیش مظفر خان که دران زمان بخشئ تهته بود ، فرستاد . و خود مراجعت نموده بهمان راه مسکن سمیجه اونر آمده در قلعهٔ (۳۱۵ - ۱) جهانگیر آباد نشست . و هر چهار طرف سمیجه اونر آمده او را دیدند ، و شقدارِ خود را گرفته در تپه خود رفتند ، و مالگذاري می کردند .

و دفعه دیگر از سهوان بر موضع خسائي شوره تاخت نموده ، از آنجا مراجعت کرده از گذرِ سن گذشته رفته ، در موضع ویجره قلعهٔ او را مرمت کرده نشست . و هر روز شکار مرغابي و درّاج و کوته پاچه مي کرد . و سمیجه جابجا نشسته مال میداد . و الحق که موضع ویجره جایهاي شکار خوب دارد . و تا رفع خریف آنجا بود ، و بعد آن از هر طرف سمیجه اونر یگان یگان اول گرفته میر کامل پسر عمک خود را با جمعیت خوب در قلعهٔ ویجره گذاشته خود بطرفِ پرگنهٔ جنیجه رفت .

درین اثناٴ خبر رسید که صاحب صوبگیٔ تهته به مظفر خان (۱) دادند (۳۱۵ - ۲) و شمشیر خان اوزبک را باز سهوان . و او را تابع مظفر خان کرده ، در صوبه تهته جاگیر تنخواه نمودند . این خبر را شنیده از قصبهٔ جنیجه کوچ کرده آمده بموضع رفیعان که داخل پرگنه خطه است ، و

---

۱ - رک - بتعلیقات.

سرکوب سمیجه اونر واقعست، نشست ـ و طلب باقي خود را از سمیجه نمود، و لشکري که در ویجره بود اینجا طلبید و با سمیجه دار و مدار مي کرد، و اسپ و شتر در مقابل باقي خود می گرفت. بآخر مردم شمشیر خان رسیده آمدند، برادر مذکور دانست که کار از دار و مدار گذشت، از موضع رفیعان در عین برسات سواري بر سمیجه نموده قریب دو سه هزار گاؤ را تاخته آورده به سهوان نشست. و هر گاه شمشیرخان از تهته به سهوان آمد، یکدیگر را ملاقات کرده روانه تهته (۳۱۶ - ۱) شد و چون سمیجه بدبخت پیروي آدل هاي خود نکردند، در بدین (۱) رفته هر یک را بر سیخ کشید.

عمل شمشیر خان دفعه ثاني. و درین مرتبه که شمشیر خان به سهوان آمد (۲)، مردم سمیجه اونر سرکشي کردن گرفتند، و چند مرتبه مردم سوداگران را براه خشکی و تري تاراج نمودند. چنانچه، یک دفعه مردم سوداگران طرف تهته قریب هزار نفر شتر می آوردند، و بطرف بهکر مي رفتند، وقتیکه بقصبهٔ هاله کندي آمدند، گذرانیدن شتران از

---

۱ - بعد از آمدن شمشیر خان (۱۰۲۵ ه) میر ابوالبقا را در پرگنهٔ چاچکان علاقه بدین و در سرکار چاکر هاله نیرن کوت و شال تفویض شد.

۲ - رک بتعلیقات.

دريا و براهِ قلعهٔ سهوان بردن دشوار دانستند ، چراکه راهِ آن روي دريا طرف سميجه ، و اين روي دريا طرِف قاعه ، حکم چله و کمان دارد ـ و از سميجه بدرقه همراه کرده براه اين قطّاعِ طريقان روانه شدند . همين که در وطن سميجه رسيدند ، اگرچه قول و قرار هم بمردم سوداگر کرده بودند ، شتران آنها را تاختند .

و دفعهٔ ديگر کشتئ کلان از سوداگران (۳۱۶ ـ ۲) تهته پُر از اسباب از قسم پارچه آلَچه (۱) و تفصيله وغيره مي آمد . بران کشتي ريخته اکثر مردم سوداگر غريب را کشته ، اسباب آنها بتاراج بردند . و شمشير خان از شتر و متاع مزبور اکثر را بجنس ، از سميجه گرفته بسوداگرانِ مذکور سپرد ، و آنچه تلف شده بود آنرا بها کرده زر از طرفِ خود بانها جواب کرد . و بجهة تسخير آن قطّاعِ طريقان تهيّهٔ لشکر کرده از دريا عبور نمود ، و از روي فريبِ سپاهگري قتل خوب درميان سميجه نمود .

و آن فريب بدين نهج بود که ، چون شمشير خان از دريا گذشت دني پسا نام سردار سميجه از طرف ديريجه ، و طيب نام سردار سميجه از طرفِ مناهيجه آمده شمشير خان را ديدند ، و از طرف راهوجه و فيروزجه کسي آمده نديد . شمشير خان گفت : هر کس از (۳۱۷ ـ ۱) مردمِ سميجه

---

۱ ـ انواع البسهٔ نخي و ابريشمي است .

بجا و مقامِ خود نشسته مي ماند ، مرا باو هيچ كاري نيست ، و كسانيكه مي گريزند تعاقب آنها مي نمايم . و باين قول قومِ سميجه اونر علی‌الخصوص طرف ديريجه و مناهيجه در موضع ديرؤان اهل و عيال خود را گرفته نشستند ، و بواسطه طرحِ صلح سلاحهاي خود را از بر فرود آورده ، مانند مردم رعيت ريزه مي گذرانيدند . هرگاه گذر شمشير خان قريب آن موضع شد ، اين خانه زاد راقم حروف دران وقت پيش شمشير خان بناءً بر دوستيِ او حاضر بود ، باو گفت كه : اينچنين وقت نخواهي يافت ! اشارت بكن كه اين موضع را بتازند . از براي آنكه بواسطه يک سرِ سميجه كه پنجاه شصت كروه راه يلغر نمايند و آن هم در معرضِ شک ، بدست آيد (۳۱۷ - ۲) يا نه ، اينجا آن قسم سرها دو سه هزار خواهند بود . اگرچه بعضي زمينداران سهوان اين حرف را خوش نكردند ، اما شمشير خان را اين كنكاش بغايت خوش آمد ، و چون قول درميان بود از روي حيله به لشكر و احشام رعيت فرمود كه : آنچه فلاني بگويد بعمل آريد . باين قدر گفتن بعنايت الٰهي و باقبال بي زوال بادشاهي ، كشش در مردم سميجه اونر افتاد ، و حق تعالی دستهاي آنها را بيد قدرت خود ، بر بست - و هيچ همت آن روز از آن بدبختان ظاهر نه شد . و قريب هزار كس از سميجه اونر بقتل رسيد ، و قريب هفصد بندي از مردم سردار وغيره بدست افتاد ، و مواشي و اسبابي كه غارت شد ، بدست مردم سپاه و احشام رعيت كه همراه

او بود ، حساب آن نزدِ خد است. و دني پسا (۱) (۳۱۸-۱) و طیب را نیز کشته ـ در عین جنگ گاه دیره داده نشست ، و صباحش از آنجا کوچ کرده بموضع ویجره آمده ، قلعه او را مرمت تازه کرده ، درمیان قلعه نشست . و هر روز یک فوجِ خود را بنوبت بر مردم سمیجه متفرق شده مي فرستاد ، و این فوج رفته پنجاه شصت سر از سمیجه جدا کرده مي آوردند ، چنانچه سمیجه بغایت الغایت زبون شد.

و از مردم ملاح هوسره که در سمیجه مي بودند ، و بزور اینها راهِ دریا را آن روسیاهان مي زدند ، قریب صد کس زنده بدست افتاد ، و همه را شمشیر خان فرمود که : کنار دریا ، در گذر قصبه لاکوت ، بر دارها کشیدند . و تا یک هفته در قلعهٔ ویجره بود ، و اگر تا دو ماهِ دیگر در قلعهٔ مذکوره مي نشست ، اثري از سمیجه اونر معنی نمی ماند ، و ملک آنها را بهر که می خواست (۳۱۸ - ۲) از فرقهاي رعیت میداد . هر چند این خانه زاد گفت که : تا دو ماه درینجا صبر کن . قبول نکرد ، و بگفتهٔ بعض زمینداران که بمردم سمیجه راست بودند ، قلعهٔ ویجره را گذاشته ، بندیان را همراه گرفته ، بقصبهٔ لاکوت کنار دریا فرود آمد . و درین موضع در عرض یک هفته قلعچه خوب مناسب درست کرده ،

---

۱ - این نام شاید "ڈڈي بخش" یا "ڈڈي پوتو" باشد .

دران قلعه نشست . و از بندي سميجه مردم کوهي هزار نفر شتر ميدادند ، شمشير خان قبول نکرد . بآخر مردم سميجه بزميندارانی که بآنها راست بودند ، در آمده به شمشير خان داناندند که : الحال بايد بـه سهوان رفت ، که سميجه مُطيع و مُنقاد شده اند . و او مردِ ساده خدا ترس بود ، رحم بر دلش مستولی آمده ، روزِ جمعه بود که تمام بندي سميجه را به سميجه بخشيد ، و از آنجا (۳۱۹ - ۱) عبور کرده به سهوان آمد .

و دفعه ديگر قوم بلوچ چاندیه پرگنهٔ باغبانان و کاهان و اکبر آباد را تاختن گرفتند ، و حُر فروشی مي نمودند . رعيتِ اين پرگنجات از دستِ آن بدبختان پيش شمشير خان مستغاثی شدند ، و شمشير خان بر قوم چاندیه سواري کرد . و اين خانه زادِ درگاه راقم حروف ، درين دفعه نيز بوجه دوستی همراهِ مشار اليه بود ، باو گفت که : چاندیه را جاسوسي کرده بيلغر ميتوان بدست آورد . شمشير خان بيلغر راضی نشد و منزل بمنزل بر مواضع چاندیه رسيد ، و آنها اين خبر را اول شنيده خود را بر کوه کشيده بودند . شمشير خان آمده دامنه زراعت جواري آنها را زير کرده ، خندق گردِ لشکر کنده خار بندي نموده نشست . شب مردم چاندیه آمده بلشکر تير باران کردند ، (۳۱۹ - ۲) امّا حق تعالی خير کرد . صباحش شمشير خان سوار شده در زير کوه رفت و مردم چاندیه بر کوه ايستاده دهل ميزدند . بآنها چندان مقيد نشد و سپاه

را امر کرد که : زراعتِ جواري که خام بود ، به شمشيرها ببرند ! تا آنها زيانِ زراعتِ خود را بچشم خود ديده حسرت برند . و مردمِ سپاه همچنين کردند و تا توانستند زراعتِ جواري را بريدند . و باز شب آمده در جاي اول فرود آمد . مردم چانديه فرقهٔ پهوار را که هم سرحدي آنها مي باشند ، درميان کرده روز ديگر آمده شمشير خان را ديدند و جزوي پيشکش قبول نمودند . و بعداليوم در عملِ او ملک سهوان را کم تاخت مي نمودند .

دفعهٔ ديگر بلوچ باريجه که در کوه مي باشند و معمولهٔ پرگنهٔ بوبکان مي شوند ، چند شتر و گوسفند جاگيردار (۳۲۰ - ۱) سهوان را در فصل می دادند - پارهٔ از آن مقطعي کم دادن گرفتند . باين خانه زاد پرسيد که : در باب اينها چه فکر کنم ؟ در جواب گفت که : اگر مثل چانديه بر اينها سواري ميکني ، بدستِ تو چيزي نمي آيد ، و راه بر عبث می افتد . مسکنِ آنها پنج پهر راه مي شود اگر قتره نمائي ، مي تواني کار کرد . باز اين تدبير در خاطرِ او نشست ، و نمازِ شام بود که از سهوان سوار شده ، تمام شب قتره می کرد . تا يک پاس روز وقت صبحي بود که بر مردم باريجه در زير دامنهٔ کوه رفته ريخت ، و کس بسيار از مردمِ باريجه بقتل رسانيد . چنانچه قاسم باريجه سردارِ آنها با پسرش نيز کشته شد ، و اسير بسيار از اناث وطفولِ آنها بدست آورد . و از آنجا سرهاي مقتولان و بنديان را

برداشته به سهوان آمد . در تعاقب او مردم (۳۲۰ - ۲) باریچه بقیةالسیف آمده او را دیدند ، و او بندیان آنها را گذاشت . و بعدالیوم فصلانه خود را مي دادند .

و دفعهٔ دیگر بلوچ نوحاني که از سهوان چهارده کروه راه در کوه مي باشند ، و آنجا دو چشمه ایست که از کوه مي آید ، یکی را کائي مي نامند ، و دیگري را نیئیگ . و اینها نیز دو طرف می شوند ، یکی بر چشمهٔ کائي (۱) ساکنند ، و دویم بر چشمه نیئیگ (۲) و در آنجا زراعت می کنند ، و از معمولهٔ پرگنه بوبکان مي باشند . در عمل بختیار بیگ و پیر غلام پارهٔ گوسفند و بز فصلانه مي دادند ، و درخدمت لشکر کشي نیز همراه مي بودند . و در عمل شمشیر خان هم بدستور سابق مقطعي خودها را مي دادند ، و در خدمت او در لشکر کشي مي بودند . چنانچه در لشکر کشئ سمیجه آنروي دریا ، هم گذشته (۳۲۱ - ۱) خدمت مي کردند . اگرچه مردم کوهي در دشت و جنگل زبون مي باشند اما بگفتهٔ بعض زمینداران سهوان که بآنها عداوت دارند ، شمشیر خان طرح داده استعداد لشکر کشي بر سمیجه اونر نموده بر گذر مندیجي که پاو کروه از قلعهٔ سهوان مي شود ، بر آمده نشست .

---

۱ - چشمهٔ کائي ، تاکنون موجود است .

۲ - نیئیگ نیز تاکنون موجود و از سیوستان بیست میل و از دادو نیز بیست میل دور است .

و از آنجا نمازِ دیگر بود که بر قوم بلوچ نوحانی تاخت کرد. صبحی بود که برسرِ آنها ریخت، و کس بسیار بقتل رسانید. چنانچه ناتاله نام سردار چشمهٔ نیئیگ، با برادران و پسرانِ خود تا دوازده کس آنجا مقتول گشت، سوای بلوچان دیگر. و کمر این جماعه شکست، برنگی که تا حال بقوت نمی آیند. در اول قریب دویست کس می بودند، و درین جنگ قریب پنجاه شصت کس کشته شد و تتمّه متفرق شده رفتند. (۲ - ۳۲۱)

امّا این قدر شد که مردم نوحانی را بختیار بیگ و پیر غلام که دلاسا داده بودند، بواسطهٔ قوم نهمردی که دهنهٔ کوه را این جماعه گرفته نشسته بودند، و هرگاه نهمردی لشکر بر مواضعات قصبهٔ سهوان می نمودند، اینها اول آمده برعیت خبر می رسانیدند. و رعیت مال و مواشیٔ خود را بطرف کولاب منچر می کشید، و جاگیردار سهوان نیز این خبر شنیده جماعهٔ لشکر را می فرستاد که رفته درمیان مواضعات مذکوره می نشست، تا وقتیکه لشکر نهمردی متفرق می شد. و باین جهة قوم نهمردی چندان آسیب بقریاتِ قصبهٔ سهوان نمی توانستند رسانید. و بعد ازین واقعه بقیةالسیف رفته درمیانِ قوم نهمردی ساکن گشتند، و بومیهٔ این ملک بودند. رهنمونیٔ لشکرِ آن بدبختان کرده آنچه (۳۲۲ - ۱) از دست اینها آمد، تقصیر نکردند. تا آنکه اکثر

مواضعاتِ پرگنهٔ حویلی سهوان و سن را قوم نهمردي خراب و ضائع کرد .

بعد آن شمشیر خان ، مرید نام سردار یک طرف خوب مردم نهمردي را دلاسا داده ، پیش خود طلبیده موضع تیهني (۱) را از مواضعاتِ پرگنهٔ بوبکان که دو سه هزار روپیه حاصل داشت ، در جاگیر او داد . و این اول بدعت درین ملک پیدا شد که بمردم متمردان سرکش ، حاکم از روي زبوني ، جاگیر داد ، و عهد درست به مرید بست ، و یک قلعه گرد موضع نار بخرچ خود راست کرده جماعهٔ لشکر آنجا نشانید .

اما قوم نهمردي از افعال قبیحهٔ خود باز نیامدند . چنانچه بعد از صلح ، در طغیانِ آب رعیتِ پرگنهٔ کاهان و بوبکان بدستور قدیم مواشیٔ خودها را بدامنهٔ (۳۲۲ - ۲) کوه ، طرف کاچه (۲) بردند . جماعه نهمردي ، بغیر صلاح مرید آمده آن رعیت را تاختند و اکثر رعیت پرگنهٔ بوبکان را بدرجهٔ شهادت رسانیدند . و قریب چهل و پنج هزار مواشیِ از رعیت پرگنه مذکوره سواي اسباب دیگر بتاراج بردند . و مرید در سهوان پیش شمشیر خان حاضر بود ، و این خبر به شمشیر خان رسید ، و جماعه گفتند که مرید را قید کن ، باري اگر رعیت

---

۱ - تهیٹی تاکنون موجود و قریب است به قریه شاه حسن و چنی . (ضلع دادو)

۲ سر زمین مابین خیر پور ناتن شاه و جوهي کاچهٔ نام دارد .

تلف کردند مال و مواشي آنها را گردانده بدهند ـ قبول نکرد، و مرید را طلبیده گفت که : مبادا رعیت بوبکان پیش من فریادي بیاید ، تو ازین جا بالفعل بمسکن خود برو ، بعد ازان خواهی آمد . و او همچنان کرد که شباشب روانه مسکن خود شد ، و بعد از چندگاه که این شورش فرو نشست ، باز پیش شمشیر خان آمد . (۳۲۳ - ۱)

و دفعه دیگر ، نمار دیگري بود که از طرف مواضعات پرگنهٔ حویلی سهوان ، که نزدیک بکوه واقع اند ، خبر به شمشیر خان آوردند که : لشکر نهمردي از مسکن خود بر آمده قصد مواضعات مذکوره دارد . قضا را دران روز اکثر لشکرش حاضر نبود که به تانها و جاگیرها رخصت شده رفته بود . باري بهر حال از آنچه موجود داشت تا شصت هفتاد سوار بهمراه بادشاه خواجه برادر عروس خود ، کرده ، بطرف موضع نار (۱) که هفت کروهي از سهوان در دهنهٔ کوه واقع است فرستاد . و او شب رفته در قلعهٔ نار قرار گرفت . صباحش شمشیر خان وقت فجر سوار شده بیرون شهر کنار آب ناله دادیجهي نشست . و شاه خواجه نام جواني را از خویشان خود ، با بیست سوار دیگر نیز تعیین کرد که خود را بموضع نار (۳۲۳ - ۲) بلشکر پیش رساند .

درین ضمن مولّف خبر یافته نزد شمشیر خان رفت .

۱ - موضع نار تا کنون موجود است .

شمشیر خان احوال را بیان کرد که : این قسم خبر شنیده میشود ، و من لشکر بجهة نگهباني مواضعات مسطوره تعیین نموده ام . مؤلف گفت که : اگر خود هم سوار مي شدند مناسب بود ، چراکه مردم اوزبک غائبانه شما جنگ کم مي کنند ، و در بودنِ شما کمال سعی در جانبازي مي نمایند . بخاطرش این حرف نشست و همان ساعت با ده دوازده کس از خاصه خیلانِ خود که حاضر بودند ، و مؤلف سوار شد . درین اثنا بادشاه خواجه را باجماعهٔ خود در قلعهٔ نارنگه دارید . و شاه خواجه با همراهیان که داشت بموضع تیري (۱) که سه کروهی سهوان واقع است ، رسیده بود که لشکر قوم نهمردي قریب دویست سی صد سوار و هفصد (۳۲۴ - ۱) هشصد پیاده ، چهار گري روز بر آمده بود موضع کچي (۲) را که در پنج کروهي سهوان است ، تاختند ، و چند کس از رعیتِ موضع مذکور کشتند ، و مواشی را پیش کرده طرف کوه روانه شدند . شاه خواجه این واقعه را مشاهده کرده ، تاخته ، خود را بلشکر نهمردي رسانیده دید که ، باین لشکر در جنگ تیر و شمشیر راست نمی توان آمد ، چراکه نهمردي بسیار است و بغایت تیر را خوب مي اندازد . دست به تفنگ کرده از راه دور تفنگ اندازي کرده می رفت ، و هرگاه غنیم برگشته حمله مي کرد ، جلو را دزدانده بیک طرف

---

۱ - در سندي ٹیڑھي

۲ - این موضع بنام کَچي معروف و تاکنون موجود است .

مي شد ، و چون باز مراجعت مي نمود ، تعاقب آنها کرده به حربه تفنگ مشغول مي شد. شمشير خان اين خبر شينده خود را بموضع کجي رسانيده ، برکشتگان رعيت غريب ايستاده شده (۳۲۴ - ۲) بخاطر آورد که ، من بلشکر خود نرسيدم و مابين من و لشکر من غنيم حايل است ، و آنقدر جمعيت همراه من نيست که سر خود بغنيم توانم ، پس آمد . و از آنجا پيش نجدو ، شاه خواجه بغنيم جنگ کرده ميرفت . و بيگ محمد قرق نام اوزبک از معتمد عليه شمشير خان بزخم تير درين جنگ شهيد شد . و از طرف موضع نار باو ، شاه خواجه با جمعيت خود نيز رسيد ، و غنيم آن طرف ناله که آب باران از کوه بآن راه می آيد ، شده ، مواشی را بدست چند پياده داده بطرف کوه راهي ساختند ، و خودها ايستاده شده بجنگ تير مشغول گشتند . درين ضمن جهان روشن پوستين سياه شب را در کشيد ، و لشکر اوزبک نتوانست کار ساخت ، و بر گشته پيش صاحب خود آمد . و علی هذالقياس مردم (۳۲۵ - ۱) نهمردي دست درازي بمواضعات پرگنهٔ سهوان و سن می کردند ، و شمشير خان با اينها در مقام صلح مي بود .

مقصود ازين کلام آنکه مردم مفسد و متمرد غير از ضربت شمشير ، بطريق نيک ، رام نمی شوند . علی الخصوص قوم نهمردي ، که آنها را جا و مقام معين نمي باشد . هر جا در کوهسار چراگاه خوب است همانجا ساکن مي شوند ،

و چون آن چراگاه چریده شد ، جاي ديگر كه چراگاه بسيار است رفته مي نشينند ، و مواشئ خود را مي چرانند . و زراعت جائي نمي كنند ، و كار و پيشهٔ آنها دزدي و تاخت است .

و بعد از چند گاه به شمشير خان ، فرمان حضرت جنت مكاني آمد كه : بكومك بهادر خان اوزبک (۱) به قندهار برود . حسب الحكم با چهار صد پانصد اوزبک خوب پر تهيه روانه قندهار گرديد ، و بجاي خود قنبر خواجـــه نام از خويشان خود حاكم گذاشت . و او در مدتِ قليل رخت از عالمِ سفلی بعالم علوي (۳۲۵ - ۲) كشيد ، و از قندهار بجاي او شمشير خان ، خوشم بيگ اتكه حاكم كرده فرستاد . خوشـم بيگ چون به سهوان رسيد ، مردي ناكرده كار بود خواست كه بر سميجه اونر سواري نمايد . و استعداد لشكر و احشام رعيت نموده از دريا عبور كرده مقابل سهوان چند روز نشست . و هنوز احشامِ رعيت بتمام جمع نشده بود كه ، بي استقلالی كرده ازينجا كوچ نموده در گذر موضع كاكه كنار دريا خـار بندي كرده ديره داد ، از بالا لشكر و از زير كشتيها . چون نمازِ پيشين رسيد و مردم بنماز مشغول شدند ، خوشم بيگ هم نماز خواندن گرفت . درين ضمن ، قضارا باد و جكر از طرف سميجه پيدا شد ، و يک گونه غوغاي مهيب نيز بسمعِ او و مردمِ لشكر رسيد . في الحال نماز گذرانيده

۱ - رک بتعليقات .

خود را با مردمی که پیش او حاضر بودند ، مجتمع ساخته (۳۲۶ - ۱) ، کس بیرون خار بندي فرستاد تا خبر بگیرد که ، فرصت درمیان نشد و سمیجه بر لشکرش از راه خار بندي ریخت ، و کس بسیار از مردم اوزبک بدرجهٔ شهادت رسانید . و ملاّ راجو نام کمبوه دیوان شمشیر خان درین جنگ کشته شد - و تتمهٔ مردم گریخته در آب افتادند ، و قریب دویست سیصد اسپ و دیگر اسباب و سلاح را مردم سمیجه تاراج کرده بردند . امّا خوشم بیگ کاري کرد که نماز دیگر از جنگ گاه با جمیعتي که مانده بود سوار شده خود را بقلعهٔ کاکه (۱) رسانید . و دران قلعه متحصّن گردید و سمیجه محاصره کرده نشستند . و دران روزها عتیق الله پسر کلان برادر ابوالبقا که براي صید نمودن جانور رنگ ، حضرت جنت مکاني به سهوان فرستاده بودند . (۳۲۶ - ۲) و سید باقر پسر سید بایزید بخاري (۲) که دران وقت حاکم بهکر بود ، و نیز براي بهم رسانیدن رنگها پدرش فرستاده بود ، در سهوان بودند . همان شبي که روزش جنگ شده بود ، عتیق الله و جماعه که همراه او بود و این خانه زاد راقم حروف خودها را بقلعهٔ کاکه رسانیدند و به خوشم بیگ ملحق گردیدند . و روز دیگر سید باقر نیز با مردم خود در آنجا رسید ، و استقامت

۱ باین نام تاکنون جایٔ در ضلع دادو موجود است .

۲ - رک بتعلیقات .

بـه خوشم بیگ روي داد . و مـردم سمیجـه اطراف قلعـه را گذاشته ، دور تر رفته . و مدتی این لشکر در آنجا بود تا آنکه سمیجه ، مردم درمیان کرده طرح صلح انداختند . و آنچه اسپان و سلاح و اشیاء دیگر که بتاراج برده بودند ، همه را بجنس آورده رسانیدند و صلح کرده بجا و مقام خودها رفتند . و خوشم بیگ نیز برگشته به سهوان آمد ، و بار دیگر ترک (۳۲۷ - ۱) این قسم سواریها نموده بدار و مدار ملک را استقامت داد .

و شمشیر خان در قندهار سـه چهـار سال در خدمت بادشاهی گذرانید ، و ملک سهوان نیز آباد و معمور بود . و اول شخصي که توپ بر لشکر شاه عباس گذاشت ، (۱) در قلعه بندي قندهار ، شمشیر خان بود . و هرگاه قندهار بدست شاه عباس افتاد ، و امراي قندهار به ملتان پیش سپیرا افغان آمدند ، او دو هزار سوار احدي و منصبدار ریزه ، بجهـة تنبیه سمیجه اونر همراه شمشیر خان کرده بطرف سهوان فرستاد . و درمیان جماعه احدیان و شمشیر خان صحبت راست نیامد ، بنا بران بمهم سمیجه نپرداخت و آن لشکر را رخصت ملتان فرمود .

---

۱ - درسال ۱۰۳۱ھ شاه عباس بر قلعه قندهار تصرف کرد . (رک تزک جهانگیري طبع نولکشور ، ۳۰۰ ، ۳۴۶ ، ۳۵۸) و شاهجهان درسال ۱۰۴۷ھ این قلعه را باز گرفت .

و مطلب آنکه بهر طریق، این ملک در عمل شمشیر خان آبادان و معمور بود. و لشکر این ملک (۲-۳۲ ز) بملک دیگر در خدمت بادشاهی بکار می آمد. و همین ست موجب آبادانیٔ رعیت و زبونیٔ متمردان.

و عمل شمشیر خان هر دو دفعه قریب پانزده سال بود. و برعیت در سفید بري عمل غلّه بخشي مي نمود از قرار بالمناصفه، و در بعض جاها سیوم حصه و چهارم حصه نیز متصرف مي شد. و در سبز بري عمل ضبطی موافق حق و حساب این ملک مي کرد، و سپاه را بتمام جاگیر داده بود، تا فراش و سیئس هم. و در اواخر حکومت حسب التماس رعیت در خالصهٔ خود سفید بري را هم عمل ضبطي میکرد. و امّا عملي که موافق دستور العمل این ملک باشد، و ملاحظه حق و جلّ و علی و حضرت جنت مکانی، بسیار داشت. و اکثر در مسجد مي گذرانید و چوبداران خود را حکم کرده بود که: هیچ کس چوب بر روي رعیت (۳۲۸ - ۱) نه کشد، تا هرگاه و هر وقت که رعیت خواهد براي مقاصد خود پیش من مي آمده باشد. و در عدل نمودن روي کس را نمي دید، اگرچه چند اوزبک در پیش او ازان قسم بودند که حکمش را هم بعض وقت قبول نداشتند. و نماز دیگر که مردم در مجلس او از مخادیم و اشراف و قضاة جمع مي آمدند، مي گفت: یاران شما بمن آشنائید و مظلومي که پیش من مي آید بداد او میرسم، و یحتمل که در جائگیرهاي خود و

یا در شهر، چند اوزبک شاخ ناتراشیده که معتمد علیه من اند، ظلم میکرده باشند، و بگوش من از ترس آنها کسي نرساند، و شمایان مطّلع باشید و بمن خبر نکنید، فرداي قیامت بحضور حق جلّ ذکره مواخذه خواهد شد.

و سهوان در عمل او چنان آبادان و معمور بود که از اسباب هند و عراق (۳۲۸ - ۲) و فرنگ هرچه کس مي طلبید بهم میرسید. و از خرج معنی بسوداگران تصدیع نمي داد، مگر یک سیر نبات سر کشتي بر می گرفت. و مردم رعیت دائما و سوداگر و حرفه‌گر در عمل او بفراغت مي گذرانیدند. و اگر احیاناً در جاگیر او سوداگري بتاراج مي رفت، قصد آن داشت که مال او بجنس بدست آورده باو رساند، و اگر چیزي تلف مي شد بهاي آن را از طرف خود بسوداگر جواب مي گفت، و او را راضي میداشت. و الحق که در عمل او خلق الله راضي و شاکر بودند، و مساجد معمور و خود هم بنماز و روزه و تهجد تقید تمام داشت. و خرج پوشاک و خوراک ذات خود از حاصل کشتیهاي که ساخته بود مي نمود، و از مال رعیت بذات خود چیزي خرچ نمي کرد.

عمل شیر خواجه. و از تغیر او، این ملک را (۳۲۹ - ۱) در جاگیر شیر خواجه که باقي جان خواجه (۱) باشد، در

---

۱ - رک - بتعلیقات.

ربیع سچقان ئیل ۱۰۳۲ ه هزار و سی و دو تنخواه کردند. و او عاملان خود را درین ملک فرستاد و خود در خدمت حضرت جنت مکاني مقرب بود. قضارا به سبب خرابئ این ملک، آن فصل ربیع را مردم رعیت بواسطهٔ دلاساٴ غلّه خشی بسیار کاشته بودند، و آفت سماوي دران فصل بزراعت پیدا شد، چنانچه اکثر زراعت همان نهج خشک افتاده بود. و در جائیکه غله شده بود، سر جریب گندم پنج کاسه، که سي سیر جهانگیري باشد، نشست. و سر جریب نخود، دو تویه که سه سیر جهانگیري باشد. و هرگاه عمّال او درین ملک رسیدند، مردم غرضگوي و چغل پیش دست آنها شده تمام زراعت این ملک را (۳۲۹ - ۲) از نیک و بد در ضبط آوردند، و هیچ فرق آفت رسیدگی نکردند. و موافق عمل ضبط غله، جمع بر بسته نرخ غله ده بیست زیاده کرده، مال از رعیت تحصیل نمودند. و بي انصافي بسیار در حق رعیت واقع شد. امّا چون چند سال در عمل شمشیر خان آسوده بودند، تاب ظلم عاملان شیرخواجه را تحمل نمودند، و رعیت ریزه بسیار از هم پاشید و استعداد زراعت خود را نیز فروخته در مظلمهٔ آنها داد. و همچنین زمین مردم ائمه را بگفتهٔ چغلان، بطناب ظلم و ستم در ضبط آورده، مال بر فقرا بستند. چنانچه در بازار و کوچه، ائمه را آویختند، زر تحصیل نموده گرفتند. و همچنین بر کشتیهاي سوداگران دستور زیاده بسته، بر یک کشتي مبلغی کلي میگرفتند، و

دستور دهرت که چیزي (۳۳۰-۱) کم بود بسیار نمودند. و بواسطهٔ این تعدي و ستم، مردم ائمه بیک قلم و از رعیت پارهٔ، بداد خواهي بطرف حضرت جنت مکاني بر آمدند. و حضرت ایشان دران ایام در دارالسلطنت لاهور تشریف داشتند، و شیر خواجه مقرب الحضرت. هر گاه فرقه فرقه مردم فقرا در لاهور، جهة داد خواهی آمدند، شیر خواجه بر قبح عمل عاملانِ خود واقف شده مردم فریادي را پیشِ خود طلبیده یک بیک را دلاسا داده. بمردم ائمه یک قلم پروانچهاي مدد معاش نوشته داد، که بدستورِ قدیم چکهاي خود را متصرف شوند. و آنچه عمّال او از مردم ائمه بظلم و ستم گرفته بودند همه را واپس دهانید. و مردم رعیت را را نیز در استقبال استمالت خوب داده دستور العمل شمشیر خان نوشته داد. و (۳۳۰-۲) چون مردم فقرا آزار بسیار در عمل او یافته بودند، و ازین قدر هم راضي نمي شدند، بنا بران عاملانِ خود را با آن جماعه که بسعایت آنها ظلم و ستم بر فقرا کرده بودند، در قید کرده جرمانه خوب گرفت، و بجاي آنها عاملانِ دیگر فرستاد. و در باب ظلم و تعدي قدغنِ تمام کرد. چنانچه بعدالیوم در عملِ او عاملانِ وي بظلم و ستم راضي نمي شدند و رعیت و ائمه درِ آسودگی بودند. امّا از سر کشتیهاي سوداگران دهرت همچنین چیزي زیاده از دستور سابق مي گرفتند.

و عمل شیر خواجه، بقوم سمیجه اونر خوب واقع شده

بود . چنانچه میر عاقل نام جواني سید چولاغ ، فوجدار پرگنهٔ لاکوت کرده ، بر سمیجه اونر از حضور خود تعیین نموده بود. و او باپنجاه سوار چنان (۱ ۳۳ - ۱) عمل در سمیجه کرده بود که شرح آن بقلم راست نیاید. قلعهٔ در قصبهٔ لاکوت بر کنارِ دریا ساخته دران قلعه نشسته مي بود . وکشتیها که به تهته میرفتند ، و یا از تهته می آمدند ، همیشه پیش ازین وقتیکه کشتي بسیار جمع مي شدند به چوکی میرفتند و می آمدند. و در عملِ او اجتماع کشتي و چوکی بر طرف شده بود . چنانچه یگان دوگان کشتي بفراغ خاطر آمد و رفت می کردند ، وهیچ کس از سمیجه اونر و مردم هوسره بآنها مزاحم نمي شد . و چند جنگ بمردم سمیجه اونر نموده هزیمت داد ، و آنچه بندي سمیجه بدستش مي افتاد مي فروخت .

بآخر یار محمد کوکه که از طرف تیر خواجه در سهوان حاکم بود ، با میر عاقل عداوت پیدا کرد ، و از پنجاه جوانی که همراه میر عاقل بود (۳۳۱ - ۲) چهل جوان پیش خود طلبیده ، بهمراه خود کرده بطرف پرگنهٔ باغبانان رفت . و میر عاقل با ده جوان در قلعهٔ لاکوت ماند ، و لشکر سهوان هم دور رفت . دران زمان سمیجه ، شتران میر عاقل را ، نماز دیگر بود که از بیرون قلعه لاکوت تاختند . و میر عاقل با دَه جوان تعاقب آن بدبختان نموده وقت نماز شام بانها رسید . و آن دَه سوار را گفت که من اینجا شهید خواهم

شد ، شمایان خبر فرزندانِ خود بگیرید . پنج شش کس ازان دَه کس قدم ثبات نداشتـــه مراجعت کرده بقلعهٔ لاکوت آمدند ، و چهـــار پنج دیگر بهمراه میر عاقل کمر همت بر بستند. و سمیجه آمده اینها را گرد کرده به میر عاقل گفتند که : تو میگفتی زماني که مرد را قافیه تنگ شود از اسپ باید فرود آید ، این همان وقت است که قولِ خود را آب دهی . میر عاقل (۳۳۲ - ۱) همچنین کرد و دست بر یال اسب نموده اسم یا الله بر زبان رانده فرود آمد ، و همان جا با دو سه کس جنگ کرده شهید گشت. انا لله و انا الیه راجعون.

و در فتور خانخانان مهابت خان (۱) شریرالملک (۲)

---

۱ - زمانه بیگ بن غیور بیگ المخاطب به مهابت خان ، خانخانان (المتوفي ۱۰۴۳ھ) این فتور در سال (۲۱ جهانگیري که بروز سه شنبه ۲۲ جمادي الثاني ۱۰۳۵ھ آغاز شد) بمقام بهت ظهور یافت. (رک ماثر الامرا ۳۹۷ - تزک ۴۱۳)

۲ - در سال ۱۰۳۵ھ شریف الملک بحکومت تهته بود ، و شاهـزاده شاه جهـان در آخر رمضان یا در شروع شوال ۱۰۳۵ھ بتهته رسیـــد - (رک تزک ۴۲۱ - ۴۲۳ - ۴۲۵ و تحفة الکرام ج ۳ ، ص - ۹۴) .

که از قبل سلطان شهر یار (۱) صوبه دار تهته بود ، بطرح سواري سمیجه اونر آمده در قصبهٔ لاکوت نشست . و یار محمد کوکه را بلشکر آنجا طلبید که باتفاق یک دیگر بر سمیجه اونر سواري کنند . چون یار محمد کوکه با لشکر خود پیش او رفت ، شریرالملک (۲) فوج خود را بر سهوان تعیین کرد که آمده داخل قلعه شدند . و بغیر سند معتبر ، ملک سهوان را از مردم شیر خواجه گرفته در عمل خود در آورد .

عمل شمس الدین . و شمس الدین را حاکم درین ملک گذاشته خود به تهته مراجعت نمود ، و به سمیجه اونر چیزي نکرد . و این عمل شمس الدین (۳۳۲-۲) سهل بود ، هرگز بر متمردان این ملک سواري نکرد ، مگر یک دفعه خواجه عارف نام جواني را از خویشان خود با جمعیت بر سر مردم سمیجه تیبه بطرف پرگنهٔ باغبانان فرستاد . و او آنجا رفته کار نتوانست کرد ، و بر گشته در موضع اکبر آباد واهي آمد . و اینجا دو سمیجه تیبه پیش مردم پهواران آنجاي مهمان بودند ، بشنیدن این خبر خواجه عارف آن هر دو سمیجه را

---

۱ - سید بایزید بخاري المخاطب به مصطفی خان در ذی الحج ۱۰۳۴ھ یا در شروع محرم ۱۰۳۵ھ انتقال کرد ، و حکومت تتهه بسلطان شهر یار تفویض شد - (رک تزک ۳۰۷)

۲ - رک بتعلیقات .

بغدر گرفته ، روانه سهوان شد. چون در زنهار پهواران بودند ، باین سبب احشام پهوار شوریده ، به خواجه عارف جنگ نموده شکست دادند ، و فریب دویست کس از لشکرِ او از سوار و پیاده بقتل رسانیدند. و خواجه عارف آن هر دو بندي راکشته یک جلو خود را بقبعهٔ سهوان رسانید . و آن شمس الدین بي سعادت و لطیف بیگ وغیره بندهاي (۳۳۳-۱) شهنشاهي را ، تا هژده کس بدرجهٔ شهادت رسانیده در یک حفره (۱) دفن کرد. و بقایاي ستم و ظلم ، که بر اربابان ، شریرالملک بسته بود ، چون تغییر شد ، و نوروز بیگ را بجاي او کرده فرستادند ، همهٔ آن بقایا را از رعیتِ ریزه و مردم بیوپاري و سائر اصناف قرض ده گرفت ، و ملک را برهم کرده به تهته رفت . و این اول بدعت درین ملک بهم رسید که بمقتضی این کریمه — و لا تَزِرُ وازِرةٌ وِزرَ اُخریٰ — عمل نشد .

عمل نوروز بیگ . و عمل نوروز بیگ ازو زبون تر بود . امّا شیخ مصطفیٰ نام کروري پرگنهٔ باغبانان ، یک تردد خوب بمردم نهمردي کرد ، و آن بدین طریق بود که او از پرگنهٔ باغبانان براي گذرانیدن محاسبه خود ، در سهوان آمده بیرون قلعه نشست ، و قریب شصت هفتاد سوار از توابع خود همراه داشت ، و (۳۳۳ - ۲) دران حین مواشیٔ پرگنجات سهوان را مردم نهمردي تاختند و وقتِ زوال به سهوان خبر

---

۱ - بمعني جاي عمیق و چقر باشد .

آمد . شیخ مصطفیٰ بهمان طریق که بیرون نشسته بود ، تعاقب آن بدبختان نموده چون بموضع نار رسید ، نماز دیگر شده بود . مردم رعیت باو گفتند که الحال وقت تنگ گردیده و غنیم مواشی را گرفته درون کوه در آمده ، شما مراجعت نمائید . او قبول نکرد ، و آنجا فرود آمده گور و آرداوه باسپان داده ، تنگ و زیر تنگ اسپان را درهم کشیده ، نماز شام از آنجا سوار شد . و آن تمام شب قتره می کرد تا یک پهر روز دیگر . و متمردان را ازین خبر نه آمده ، بر یک چشمهٔ آب خواب کردند ، و اسپان و مواشي را بچراگاه گذاشتند ، که درین ضمن لشکر بر آنها ریخت . و قریب سي چهل کس از مردم (۳۳۴ - ۱) نهمردي بقتل رسانیده سرها بریده اسپان و یراغ آنها گرفته ، مواشي رعیت را گردانده آورد .

عمل سیف الملوک کاشغري . و از تغییر نوروز بیگ ، این ملک به سیف الملوک کاشغري دادند ، با جماعة منصب داران دیگر ، و او را از خریف تنخواه کرده بودند . امّا وي بسیار دیر آمد چنانچه خریف بر طرف شده بود ، و ربیع نیز قریب برفع . بنا بران نوروز بیگ خریف را در عمل خود آورده متصرف شده بود . سیف الملوک کاشغري حصهٔ خود را ازو خاطر نشان کرده نوشته گرفت که جواب معامله خریف را در دربار عالم مدار او بدهد . و ربیع را سیف الملوک کاشغري عمل کرد . و سپاهیٔ خوب بود .

یک دفعه ، مهدي سلطان نام برادر داشت ، بهمراه او لشکر داده بطرف پرگنهٔ سن فرستاد ، تا هم دبدبهٔ لشکر در کوه افتد ، و هم (۳۳۴ - ۲) در سمیجه اونر . و از گذر سن مي خواست بطرف سمیجه اونر بگذرد ، که سمیجه مردم سادات سن را درمیان کرده چهار سردار سمیجه از چهار طرف امده مهدي سلطان را در قصبهٔ سن دیدند ، و او اینها را گرفته پیش برادر خود در سهوان آورد . برادرش از روي تدبیر سپاه گري اینها را در قید کرده نگهداشت ، و مي خواست چون هوا سیرون (؟) شود بر سمیجه سواري نماید .

و دفعهٔ دیگر مردم نهمردي بر سر مواضعات پرگنه حویلی سهوان سواري کردند . و خبر سوارئ آنها را مردم رعیت به سیف الملوک رسانیدند . او باز مهدي سلطان را بالشکر پیشتر بموضع نار فرستاد ، و مهدي سلطان رفته در قلعهٔ نار شب ماند . صباحش مردم نهمردي دامنهٔ کوه را گرفته ، از بالا دست موضع (۳۳۵ - ۱) نار گذشته ، مواشئ موضع کچهي را که این طرف موضع نار است ، بطرف قلعهٔ سهوان تاختند . و این خبر نماز پیشین بود ، که به سیف الملوک رسید . اگرچه لشکر را اول بهمراه برادر خود کرده فرستاده بود ، و بهمراه او چند سوار فرتوت بیش نبودند ، امّا از شنیدن این خبر از روي غیرت ، تاب و طاقت نیاورده خود هم با پنج شش سواري که نزدیک او بودند ، سوار شد . و برادرش مهدي سلطان پیشتر از موضع نار سوار شده قریب نماز شام بود که به متمردان رسید . آنها خود را

بر کوه گرفتند و درمیان جنگ تیر و تفنگ واقع شد . اما مردم کشته نشدند ، و غنیم هزیمت خورده دور تر گردید . و مواشیٔ رعیت را از دست آن بدبختان خلاص کرده مراجعت (۳۳۵ - ۲) نمود . و در اثنائ راه هر دو برادر باهم ملحق شده به سهوان آمدند .

عمل احمد بیگ خان . (۱) و همین که خریف دلمل شد و وقت سواریٔ سمیجه رسید ، سیف الملوک را تغیر کرده این ملک را سواي پرگنهٔ جنیجه به احمد بیگ خان دادند . و تا آمدن احمد بیگ خان ، مرتضی خان مرزا حسام الدین (۲) خویش او که دران وقت صوبه دار تهته بود ، مردم خود را باسم محمد رضا بیگ حاکم و ابراهیم بیگ دیوان کرده ، براي عمل این ملک فرستاد . آنها آمده زراعت خریف را ضبط نمودند که درین ضمن احمد بیگ خان نیز رسیده آمد . و در اوائل آمدن خود چند روز سلوک خوب بمردم نمود تا آنکه اربابان و مقدمان پرگنجات و مواضعات همه رجوع کردند . و احمد بیگ خان دانست که مردم بیرون اکثر در سهوان آمدند . مرزا یوسف نام (۳۳۶ - ۱) برادر همراه داشت ، که یوسف حجاج درظلم ادنیٰ شاگرد او خواهد بود . معاملهٔ خود برو انداخت و مُشهر از دست خود کشیده بدست وي سپرد ، و دیوان درخانهٔ او شدن گرفت .

---

۱ - ۲ رک بتعلیقات .

میرزا یوسف اول معامله که پیش کرد ، این بود که عاملانِ سابق را بغیر پرسش و حساب در قید کرد . و شروع در بند نمودن اربابانِ جمیع ملک نمود ، و بگفتهٔ چغلان خواست تا مواضعاتِ باراني را مثل اراره وغیره که پیشتر تفصیل خواهند یافت ، و موضع اکبر آباد واهي که هرگز ضبطي شده نیامده اند ، و همیشه عمل غله بخشی دارند ، ضبط کرده ، مال بر مردم پهوار وغیره رعیت بر بندد . ومواشیٔ هردو پرگنهٔ سهوان را که در جاگیرش بود فرمود که جا بجا بداغ رسانند ، و گاو شماري بگیرند ، که بحکم حضرت جنت مکانی در جمیع ممالک (۳۳۶ - ۲) محروسه معاف شده ، و الی یومنا که ۱۰۴۴ هـ هـزار و چهل و چهار است ، درین ملک آن حکم عالی معمول است . درین ضمن بعض اربابان که صاحب استعداد بودند ، مثل بهاٴ الدین پهوار وغیره ، این حال را مشاهده کرده شباشب رو بفرار آوردند . و پارهٔ سرداران پهوار باسم ارباب علی و ارباب داود وغیره که به بهاٴ الدین پهوار عداوت داشتند ، و وطن گفته فراري نشدند . ازان جمله چهل و یک پهوار را حکم کرد که رفته موضع اکبر آباد واهي را ضبط کرده بیائید . و از مردم خود معدودي چند همراهِ آنها نمود . چون این جماعه بموضع اکبر آباد واهی رسیدند ، کسان بهاٴ الدین پهوار باتفاق مردم کوهي آمده هر چهل و یک پهوار را بدرجهٔ شهادت رسانیده رفتند . و باقي ماندهها چه ارباب و چه مقدم و چه پتواري (۳۳۷ - ۱) و چه قانونگویان بهمراه

گماشتهای آنها ، همه را در بندی خانه انداخت . و موافق مضمون این بیت ، فلک در گردش گردید - بیت :

چو خواهد که ویران کند عالمی
نهد ملک در پنجهٔ ظالمی

و انواع عقوبت باین مردم کردن گرفت . چنانچه هر روز در منزل خود دویست ، سیصد کس را بناحق کرّه می زد . هر یک را صد کرّه و دو صد کره . و یک ابریشم فروش نشسته بود که طرهٔ کرّه که می شکست ، باز بسته میداد .

و قرار احمد بیگ خان بود که تمام روز در محل خود میگذرانید و چون شب می شد بر آمده دیوان می کرد ، تا پاس اخیر . و میرزا یوسف آن وقت در پیش برادر خود می آمد و آنجا بحضور او نیز مردم را کرّه می زد . و چند کس در تحت کرّهٔ او مُردند و پروا نداشت . ظاهراً در مذهب اهل تشیع آزار مردم اهل تسنّن (۲ - ۳۳۷) عبادت خوب است .

و بآخر کار بجائی رسید که مردم شهر سهوان را از ذکور و إناث پیش هر که میدانست چیزی هست ، به تهمت طلبیده کرّه می زد ، و مال و اسباب او را آنچه داشت می گرفت . و پیش هر که درین ملک شتری بود و دستش

رسید همه را بعنف و غضب گرفته داخل سرکار خود نمود. و برین قیاس فرمائید که "مشتي نمونهٔ خرواري" گفته اند.

و در گذرها مردم خود را گذاشت، و قدغن تمام نمود که هیچ فردي بغیر دستک بمُهر او نگذارند. و هر کشتي که از بالا یا پائین مي آمد، مردم او را طلبیده می نوشت. و مدتی آن کشتي را در گذر نگه میداشت، و مي گفت متاع خود را همین جا فرود آرید. تا آنکه سوداگران بتنگ آمده مبلغ کلي سر یک کشتی باو می دادند. بعد ازان (۳۳۸ - ۱) ملاحان و صاحبان مال را فقط مي گذاشت، دیگر هر که می بود در قید میکرد، و مي گفت نوکر شوید و کُرّه می زد. و آنچه متاع سوداگران خوش میکرد به نیم بها از آنها زده می گرفت. و از هر موضعي که دزدي کشتني گرفته پیش او مي آوردند، از بند خلاص کرده سروپا داده ملازم خود مي ساخت. و مي گفت از هر جا دزدي کرده پیش من می آورده باشید.

و قمار بازان بنگاله را در گذرهاي شهر گماشت، تا هر که ازان گذرها می گذشت حکمي پیش خود نشانده باو قمار می باختند. و هر چه موجود داشت در پُل قمار مي گرفتند، و در آنچه باقی مي ماند چادریهاش را کشیده می بردند.

و گرد شهر سهوان، بمردم شهر از شریف و وضیع طرح انداخته قلعهٔ فرمود و حکم کرد که بسر خود گل و آب (۳۳۸-۲) آورده قلعهٔ سازند. و هرکس خود کار نمی کرد

و عوض خـود سـزدور مي بـرد ، باو تعدي ميكـرد . و قـاضي عبدالواحـد قاضئ موضـع سامتـانی را در زر چک فرماني او ، بدست ابراهيم بلوچ بمقابل مبلغ يک صد روپيه فروخت ، و يک کرّه دار ابراهيم بلوچ را کرّه مي زد و مي گفت : هان ، صد روپيـه بده . و ابراهيـم بلوچ ، قاضي عبدالواحـد را کرّه می زد و می گفت : هان ، صد روپيه بده . و اگرچه دران روز بمردم شهر را کالقيامة می گذشت ، امّا اين حال را مشاهده کرده هر کس از روي تعجب خنده مي کرد . بمردم چغل و ساعي بارعام داده ''حقيقت دان'' نام نهاد . و همچنين دستور دهرت را زياده کرد .

و چکهاي ائمه را بتمام و کمال در ضبط آورده چکهاي مسماتی را ، در کل و اکثر مذکراتی موافق رعيت مال (۱۰۳۳۹) بر بسته تحصيل کرده گرفت . و برنگی جمعبندي رعيت و ائمه را نمود که هر دو سر حاصل زراعت را داده هم خلاصي نداشتند . تا آنکه استعداد زراعت وغيره ، نيز از گاو و قلبه و زمين و خانه فروخته دادند ، مطالبهٔ مال خريف بآخر نمي آمد . و موافق نيتِ او بقضاءُ الهٰی در زراعت ربيع آينده آفت پيدا گرديد ، بنهجي که اکثر زراعت همان طريق ايستاده خشک شد . و پارهٔ که ماند غله زبون کرد . و ميرزا يوسف (۱) خواست که اين قسم زراعت را

---

۱ - از نسخه (پ) دريجا يک ورق (۳۰۰) از بين رفته است .

بي تحقيق آفت رسيدگي در ضبط آورده، ده بيست و ده سي مانند خريف مال ديوان بربسته، از رعيت تحصيل نمايد. و رعيت هنوز از مطالبهٔ مال خريف خلاصي نداشت، بنا بران چاره غير از جلا وطني (۳۳۹ - ۲) نديد. و زراعت را همان طريق ايستاده گذاشته رو بفرار آورد، مگر آن جماعه که در قيد بودند. و چون رعيت ريزه گريخت آنچه در خانهاي آن غريبان بود پارهٔ بتاراج سپاه احمد بيگ خان رفت، و اکثر بتاراج مردم متمردان.

و هيچ آفريده نبود که از ترس ميرزا يوسف بيان واقع را به احمد بيگ خان بگويد که برادر تو اين قسم ظلم و ستم برپاٴ داشته عالم را خراب و ضائع کرده. بآخر اين خانه زاد درگاه، راقم حروف، يک شب به احمد بيگ خان صريح گفت که: اين ملک خدا ست، و خداي تعالی به شهنشاه سپرده، و شهنشاه ترا نائب خود کرده برين ملک فرستاده، و تو اين خلق الله را بدست برادر خود داده خراب و ضايع ساختي. اين معني را درين جهان از تو شهنشاه خواهد پرسيد، و چون متوجه آن جهان شوي، خالق (۳۴۰ - ۱) علی الاطلاق از تو خواهد تحقيق کرد. بحکم قيوم دانا اين کلمات در دل او اثر کرد. و يک چغل را دران وقت برادرش سروپا پوشانيده آورده، زير چبوتره که بالاي او احمد بيگ خان ديوان ميکرد، نشانده بود. و چغل مذکور قضا را آن شب بنگ بسيار خورده در پنک خواب بود، و

دهنش وا. احمد بیگ خان بیک کس خود فرمود که : خاک در دهن این چغل بینداز. و او همچنین کرد . و قریب دویست سیصد کس را آن شب احمد بیگ خان از بند خلاص کرد. و مردم شهر را از بیکار قلعه راحت داد . و مسّهر خود را از دست مرزا یوسف گرفته بدست خود نگهداشت. امّا چه فائده که ملک برهم خورد و رعیت زراعت‌هاي خود را گذاشته گریخته رفت ؟ و چند موضع که از پرگنهٔ بوبکان و کاهان بجاي (٢٠٣٠-٢٠٣٠) خودها نشسته بودند ، مردم پهواران باتفاق مردم کوهي آمده آن موضع را تاخته حکمي ویران کردند و این معني را احمد بیگ خان فهمیده از سهوان بیرون آمده در موضع سامتاني که داخل پرگنه کاهان است و مسکن بهاءُ الدین پهوار، رفته نشست ، و رعیت را دلاسا کردن گرفت . امّا هیچ کس اعتبار برو نمی کرد . اگر شخصی شب آمده مي دید فرداي آن مي گریخت .

و این خانه زاد ، راقم حروف پریشاني احوال وطن اختیاريُ خود دیده ، از احمد بیگ خان درین موضع رخصت سیر پرگنهٔ جُنیجه من اعمال ملک سهوان ، که دران وقت جاگیر برادر ابوالبقا بود ، گرفته ، آنجا رسیده ، عازم عتبه بوسيُ آستان فلک نشان گردید. و بخاطر آورد که احوال این ملک و عمل احمد بیگ خان را در یک (١٠٣٠-١٠٣١) طوماري نوشته بنظر اقدس اعلیٰ گذراند. هر گاه به بهکر رسید ،

این خبر را حکیم صالح (۱) و محمد علی بیگ بندري (۲) و مانسنگ که دران وقت حاکمان بهکر بودند، نوشته به احمد بیگ خان فرستادند. احمد بیگ خان بدیدن این نوشته مضطرب گردیده شیوهٔ ظلم را بالکلیه از رعیت و ائمه بر طرف کرد. چنانچه از رعیت در فصل ربیع مذکور غلهاي کهلی ها (۳) را بخش کرده گرفت. و از ائمه آنچه دران فصل ربیع از فرامین مذکراتی و مسماتی گرفته بود، واپس داد. و بجانب این خانه زاد، راقم حروف، میر هاشم نام ملازم خود را فرستاد. با نوشتها طرف حکیم صالح و محمد علی بیگ بندري و مانسنگ که فلاني را دلاسا داده گردانیده فرستند. و رفتن بدربار ندهند. پیش از رسیدن میر هاشم مذکور، مولف از بهکر متوجه (۱۰۳۴-۳۵) مقصد گردیده بود.

و چون دران ایام برادر ابوالبقا صوبه دار ملتان بود، خود را پیش او رسانید تا استعداد سفر هندوستان کرده روانه سازد. درین اثنا خدمت ملتان ازو تغییر گشت و صوبه داري تهته باو مقرر شد (۴). مولف را همراه خود

---

۱ - رک بتعلیقات.

۲ - رک بتعلیقات.

۳ - یعني خرمن.

۴ - میر ابوالبقا از طرف یمین الدوله در ملتان نیابت میکرد و بعد از وفات مرتضیٰ خان حسام الدین انجو، بحکومت تهته تغیر یافت. این واقعه در حدود سال ۱۰۳۹ ه روي داد.

ساخته به تهته آورد، که از تهته سامان سفر هند نموده رخصت میکنم. قضارا بواسطهٔ مخالفت هواي تهته، مؤلف را عارضهٔ نزله روي داد، چنانچه مسافر شدن متعسر گردید. بخداي خود نذر بست که چون ازین مرض خلاص یابد، احوال ولایت سند را کتاب کرده، دست آویز خود ساخته، احرام کعبه خلائق هفت اقلیم بر بندد. الحمد لله و المنته که بمقتضي این بیت:

الهٰی تو بر نیستم آگهي
چونیت بخیر است خیرم دهی

نسخهٔ "مظهر التدبیر" با تمام رسید. و امید (۳۴۲-۱) دارم که امیر عادل، مقوي الاسلام، ملجا الانام، امام المشارق و المغارب، ابو المظفر، شهاب الدین محمد، صاحب قران ثاني، شاه جهان بادشاه غازي، بیت:

اي بمیدانِ خلافت سالها صاحب قران
انس و جان را در ممالک از تو باشد انس و جان

بنظر رحمت درو نگرد.

و احمد بیگ خان بمردم پهوار وغیره رعیت پرگنهٔ کاهان پیچید، و پرگنهٔ خطه را سمیجه اونر ویران کردند، و پرگنهٔ بوبکان و پرگنهٔ حویلی و پرگنهٔ سن را مردم نهمردي و سمیجه مذکور از پا انداختند.

چنانچه یک دفعه لشکر مردم نهمردي آمده مواشئ قصبهٔ سن را تاخته ، درون قصبه در آمده ، مردم سن را لوت کردند . و شیخ فتح خان و شیخ حبیب هر دو برادران که شقداران پرگنهٔ مذکور بودند ، گریخته در خانهاي خود مستحکم شدند ، و چند (۲ - ۳۴۳) کس از سپاهیان که در پیش راه آن بدبختان آمدند ، بدرجه شهادت رسانیده رفتند . و احمد بیگ خان این خبر را شنیده برعیت پرگنهٔ مذکوره حکم کرد ، تا قلعه گرد قصبهٔ سن راست نمودند . و الیٰ یومنا که ۱۰۴۳ھ الف و اربع و اربعین ست ، آن قلعه موجود است .

و پرگنهٔ باغبانان و کاهان و پاتر و اکبر آباد را مردم چاندیه خراب نمودند . و مرد متمرد و رعیت این ملک یکسان گردید ، از براي آنکه آنچه ریزه رعیت بود از هم پاشیده متفرق شد ، و از زمینداران بعضی رفته درمیان متمردان ساکن شدند ، و بعضي از روي عاقبت اندیشی جاگیردار ظالم ، عداوت مردم متمردان را از دل برآورده ، باهم مصالحه نمودند . و درین وقت لشکر متفق می بایستي تا هر که آمده می دید او را بدلاسا می نشانید ، و مردم متمردان را از بلوچ و سمیجه و اوباش (۳۴۳ - ۱) که ملک را برهم دیده قدم از جاده حساب بیرون نهاده ، در پي فساد و فتنه شده بودند ، آنها را متنبه مي ساخت . و لشکر هم از بدسلوکی برادرش پریشان مي گذرانید . چنانچه چهار پنج ماه گذشته بود که چیزي به سپاه نرسیده بود ، و درین فتور

هم چيزي نمي داد . بنا بران چند مرتبه بر سر مردم بهوار سواري نموده ، جنگ کرده شکست خورد . و آن فصل آفت رسيده به بدستش افتاد و نه بدست رعيت . خوان يغما شد. در هر جائي که دست احمد بيگ خان رسيد او جمع کرد ، و آنچه مردم اوباش توانستند برد ، آنها برداشتند ، و آنچه بدست متمردان افتاد آنها گرفتند . و اکثر مواضعات اين ملک که در عمل احمد بيگ خان ويران گشته تا حال آبادان نشده . و همين معني ست خرابي (۳۴۳ - ۲) رعيت و قوت متمردان.

عمل ديندار خان . و چون خبر ظلم و ستم او بوسيلهٔ واقعه ابو القاسم تباتبا (۱) واقعه نويس تهته ، و سانسنگ واقعه نويس بهکر، بدرگاه فلک اشتباه رسيد ، اين ملک از تغيير وي به ديندار خان دادند . و احمد بيگ خان را صاحب صوبهٔ ملتان کردند .

و چون ديندار خان (۲) درين ملک آمد بسيار بي استعداد و بي سامان بود . راهِ سلوک را پيش گرفته بهر کس از زميندارانِ اين ملک ، که صاحب جمعيت بود ، يک موضع در جاگيرِ او نمود . و تمام ملک را سواي چند محال معدوده

---

۱ - در هر دو نسخه خطي اينطور ثبت است . در اصل طبا طبا است که از سهو کتابت تباتبا نوشته شده است .

۲ - رک. بتعليقات .

که بخالصهٔ خود نگهداشت ، بمردم سپاه جاگیر داد . و مردمش اگرچه سال اول چیزي کم یافتند ، اما سال دیگر که رعیت دلاسا یافت ، ده بیست بلکه زیاده ازتنخواه بعضي جاگیر داران حاصل بدست آوردند . و از تنخواه خود هیچ جاگیردار کم نیافت و سلک رو بآبادانی آورد (۳۴۳ - ۱) .

و همچنان بتمردان این ملک که سمیجه و مردم نهمردي و چاندیه باشند ، سلوک پیش آورده مواضعات در جاگیر آنها داد و هر چند این مردم بي اعتدالی میکردند ، او راهِ سلوک را نمي گذاشت . تا آنکه مردم سمیجه اونر از میان شهر سهوان اسپان سپاهیان را مي بردند ، و در زیر قلعه مردم را می کشتند و تاراج می کردند . چنانچه نعمت الله نام واقعه نویس سهوان گماشتهٔ مانسنگ واقعه نویس بهکر را در زیر سایهٔ قلعه سهوان کشتند . و نماز شام هیچ کس از بیرون شهر داخل شهر نمي توانست شد ، و هیچ کس از درون شهر بیرون . و زراعتی که نزدیک شهر رعیت مي کاشت ، شبها سمیجه آمده دزدیده مي بردند ، و اگر خاوندش حرف مي زد ، مي کشتند . و همچنین بر گذر مندیجي که از (۳۴۳ - ۲) شهر سهوان پا و کروه جنوب رویه مي باشد ، سمیجه افتاده مردم را می کشتند و تاراج میکردند و جپرهاي ملاحان که ساکن آنجا می‌باشند مي سوختند . و هر که سر راه آن قطاع طریقان مي افتاد ، بقتل می رسانیدند . و علی هذا القیاس در مسکن ملاحان توره که در نیم پاو کروهي

شمال رویه شهر است ، سمیجه افتاده آن غریبان را مي کشتند ، و خانها را آتش میدادند ، تا آنکه عاجز شده مسکن اصلی خود را گذاشته متصل شهر آمده متوطن گشتند . و از گاذران شهر سمیجه پارچها را لوت کرده می رفتند .

و برین منوال مردم نهمردي و چاندیه روز روشن مواشی شهر سهوان مي تاختند ، و حُر فروشی مي کردند . و این مرد در قلعهٔ سهوان نشسته می بود ، و نه خود سوار مي شد و نه لشکر (۳۴۵ - ۱) تعیین میکرد . و هرگاه دست درازئ دزدان سمیجه ، در شهر سهوان بغایت بسیار شـــد ، آن زمان قلعهٔ دیگر از خرج خود گرد شهر سهوان راست کرد ، و این کار بسیار خوب ازو واقع شد .

مقصود آنکه او کار سلوک را بغایت خوب نمود ، و بتدبیر ، ملک را بدست آورد . چنانچه یک دفعه سید یوسف و سید جُنگ اربابان پرگنهٔ سن که مواضعات بآنها جاگیر داده بود ، بسببی از وي رنجیده . سید یوسف از دریا عبور کرده در سمیجه در آمد . و سید جُنگ بکوه رفته در مردم نهمردي پیوسته ، آن بدبختان را همراه خود کرده آمده دروازهاي قلعهٔ قصبهٔ سن را شکسته درون در آمده ، تا دوپهر قصبه مذکوره را لوت نموده ، در پاکروهي بیرون قصبه نزدیک به عیدگاه رفته نشستند . و خلیل (۳۴۵ - ۲) الرحمن شقدار قصبه مذبوره باجماعه خود نتوانست کار کرد و درخانهٔ خود مضبوط

شده نشست . و این خبر را دیندار خان شنیده از قلعه سهوان بر آمده بیرون شهر در مزار حضرت پیر توپن رحمة الله علیه ایستاده شده ، سید جلال را با جمیعت خوب بطرف سن فرستاد. و چون سید جلال نزدیک به سن رسید مردم نهمردي خودها را بکوه کشیدند ، و سید جلال در قصبهٔ سن نشسته هر دو اربابان مذکوران را از سمیجه و کوه دلاسا داده طلبیده انعام و اکرام دیگر ، بر انعام سابق افزوده بجاي و مقام خودها مقیم ساخته ، آتش فتنه را فرو نشانیده پیش دیندار خان آمد.

و دفعهٔ دیگر عربی نام حلال خور سمیجه راهوجه که بغایت دزد صعب بود و راه خشکی (۱ - ۳۴۶) و تري ازو عاجز، عالمي از دست او شهید شده، و مبالغی از مالِ سوداگران و سپاهیان به تحت وي تاراج رفته. هرگاه به سمیجه صلح شد، آن دزد هم در قصبهٔ سن آمد و رفت میکرد . شیخو بیگ نام جواني که برادرش از دست آن دزد ، شهید شده بود یک روز آن دزد را دیده ، دست بشمشیر کرده کشت . و چون این خبر به دیندار خان رسید ، آن جوان را چند روز در قید فرموده میخواست بجاي آن دزد ، او را بکُشد ، اما به شِفاعتِ بعض مردم نکشت ، و از نوکري دور کرد . بآخر نیکیهاي دیندار خان در دل متمردان جاگرفت و همه اینها دست درازي از جاگیر او گذاشته مطیع و فرمان برادرِ وي شدند .

و جمعیت خوب درین ملک مستعد ساخت . و در (۳۴۶-۲) خریف تخاقوئیل (۱۰۴۳ ه) هزار چهل و سه ، خود با لشکر مستعد پر تهیه ، از دریا گذشته در موضع جهانگیر آباد نشست . و زراعت طرف سردم لاکه را بی غل و غش بدست آورد . و جمیع سمیجه اونر آمده او را دیدند ، و از جا بی جا هم نشدند ، و جزوي حسب الصلاح مالگذاري کردند . و درین موضع سردم ِ لاکه که از دست ِ تعدي و ستم ِ سمیجه اونر بدرگاه ِ عرش اشتباه فریادي رفته بودند و از انجا فرمان عالی شان بنام قلیج خان در باب تنبیه سمیجه آورده بودند . و او بهادر خواجه منصب دار را با فرمان مذکور بهمراه سردم لاکه کرده بطرف دیندار خان فرستاده بود که تادیب سمیجه نماید ، آمدند . و فرمان را بنظر دیندار خان گذرانیدند . دیندار خان سردم فریادي را از طرف ِ خود پاره ٔ زمین و جزوي (۳۴۷-۱) سبلغ ، انعام داده خط رضامندي بتقلب از آنها نوشته گرفت . و از جهانگیر آباد کوچ کرده مواضعات سمیجه را از ویجره وغیره زیر کرده میگشت . و سمیجه بجاي خود نشسته بود و سرداران ِ سمیجه همراه ِ او بودند ، تا آنکه از گذر مندیجی نزدیک به قلعه ٔ سهوان عبور نموده بشهر آمد . و اکثر سرداران هر چهار طرف سمیجه پیش او حاضر مي بودند ، و در سهوان میگذرانیدند ، و ملاحظه نمي کردند . و در ربیع ایت ایل سنه مذکوره نیز از دریا گذشته درمیان سمیجه اونر رفته نشست . و جزوي غله سردم سمیجه قرار داده بودند که

باو بدهند . و وقتِ آن رسیده آمده بود ، که اگر بتدبیر سپاهگري استیصال سمیجه اونر میخواست میکرد ، که درین اثناءُ این ملک ازو تغییر نموده (۳۴۷ - ۲) به جان نثارخان (۱) مرحمت فرمودند . و چون خبر تغیر دیندار خان را سمیجه شنید ، مردم او که براي تحصیلِ غله در مواضعاتِ آنها رفته بودند ، اکثر را کشتند و اسپان و یراغِ آنها را غارت کردند ، و تتمّه گریخته پیش دیندار خان آمدند . و دیندار خان این حال را مشاهده کرده في‌الحال از دریا عبور کرده داخل قلعهٔ سهوان گردید . و از براي همین ، این مردم سمیجه را دُمِ سگ می‌نامند . پس چنانچه دُمِ سگ هرگز کجي را نمي گذارد ، همچنان این مردم سمیجه اگر هزار احسان کسي باینها کند ، از افعالِ نا شائسته خود باز نمي آیند ، و بغیر ضربت شمشیر رام نمی شوند .

و عمل دیندار خان ، بمردم اشراف و ائمه این ملک و سپاه قدیمي بسیار خوب بود ، و با اهل صوفیه و وجد (۳۴۸-۱) ذوق تمام داشت ، و عرس بزرگان بسیار میکرد . چنانچه هیچ روزي و شبي نبود که عرسِ یک بزرگی در خانهٔ او نبود ، و در هر ماه چند عرس خوب میکرد ، به ترانه و سرود . مطربان بسیار همراه او بودند از قوّال وغیره . و بتلاوت مصحف نیز شوق بسیار داشت ، و اکثر صائم میگذرانید . و در شهر

---

۱ - رک بتعلیقات .

شعبان ، خواه زمستان مي بود و خواه تابستان ، در ايّام بيض روزه طي نگاه ميداشت . و رمضان را پر شوق ميگذرانيد ، تا يک سال سامان خرچ رمضان مي نمود ، و در رمضان خرچ ميکرد . اطعمه و شيريني و فواکه بسيار وقت افطار در مجلس مي آورد . و قريب سيصد چار صد کس بنماز تراويح پيش او حاضر مي شدند ، و ختم قرآن مجيد را استاده می شنيد ، و در شب قدر ختم تمام ميکرد . و مردم علماء (۳۴۸ - ۲) و حفّاظ و گوشه نشينان را دران شب خيرات بسيار ميداد . و صباح آن ختم از روي مصحف در يک روز خود مي نمود . و در زمستان جميع سپاه و آشنايان را سروپا ميداد ، و مردم اشراف را آن قدر پرچه مي فرستاد ، که تا بسال ديگر کفايت او می شد . و اگر بسفر مي بر آمد مردمی که همراه او می بودند ، از اشراف و اکابر وغيره رعيت ، همه را علاحده علاحده طعام پخته از دولت خانهٔ خود ميرسانيد . و هر جا مزار بزرگواري بود بزيارت آن ميرفت و مرمت و عمارت آن مزار مي فرمود (۱) .

امّا مواضعات خالصهٔ او ، بواسطهٔ اجارهاي باطله قاضي پيره وکيل او ، در عقوبت و بلا گرفتار بودند . و آنچنان بود که وقت نسق ، اربابان و مقدمان مواضعات را طلبيده در

---

۱ - رجوع کنيد به تعليقات تحت شيخ عثمان مروندي قلندر لعل شهباز و چهته امراني .

قید (۹ ۳۴-۱) کرده بضرب شلاق ، ده بیست و ده سي زراعت ازسال گذشته نوشته میگرفت ، که این قدر زراعت بکنیم ، اگر نکنیم از عهدهٔ جواب آن بر آئیم . و این معني را نمي دانست که اینها در خانه خودها چیزي ندارند و زراعت را رعیتِ ریزه باستمالت و دلاسا میکند ، در آنچه قوت آنها میرسد نه بزور و ستم . و چون سر فصل می شد بقانونگویان میگفت که تخمین زراعت را کرده بیارید . و تهدید بسیار میکرد که مبادا چیزي کم و زیاد نویسانند ، و آن را ده بیست کرده ، برف مناره ساخته به اربابان و مقدمان مي نمود ، و ستم مي‌آورد . تا آنکه لا علاج اربابان و مقدمان اجاره را بر خود قبول کرده نوشته میدادند ، و حال آنکه رعیت در نالش و زاري مي بود . بعد آن (۹ ۳۴ - ۲) رعیت بدست اربابان و مقدمان مي آمد ، و آنها زراعتِ خودها را از میان بر آورده ، مال اجاره را بر زراعتِ رعیتِ فقیر توجیه مي کردند . و رعیت هر دو سر حاصلِ زراعت را میداد ، و هم خلاصي نداشت . بنا بران بعض هندوان قصبهٔ بوبکان باسم پتربتّ وغیره ، مستغاثی شده این حال را رفته بدرگاه معلی بعرض رسانیدند . و فرمان عالیشان قضاجریان در باب عدم اجاره و عمل دستور سابق از غله بخشي وغیره آوردند . در ربیع مذکور میگفت که عمل غله بخشي یا ضبطي موافق دستور العمل این ملک خواهم کرد که تغییر شد .

و علی هذا القیاس بر کشتیهاي سوداگران دستور بسیار

مانده بود . و دستور العمل درت نیز بسیار افزوده . چنانچه سر خروارِ غله دو کاسه وضع (۱۰۳۰) مي نمودند . و خروار این ملک شصت کاسه است ، و همچنین سر یک من نیل ، سه روپیه میگر فتند . چنانچه دو روپیه از مشتري و یک روپیه از بائع باشد . و یک من نیل دران وقت به بیست روپیه ارزش داشت . و سر یک من تنباکو هفت دام متصرف مي شدند و یک من تنباکو هشت تنکه مي فروختند . پس هرگاه سرِ خروارِ غله دو کاسه بگیرند ، و سر یک من نیل سه روپیه ، و سر یک من تنباکو هفت دام ، از چهل یکی زیاده شد . مصرع :

ببین تفاوتِ ره از کجاست تابکجا

و دستور کشتي را به تفصیل ننوشت ، از براي آنکه سر یک کشتئ خالی و پُر ، از روي ظاهر ، تا سي چهل روپیه وگاهي کم و زیاده در هر چهار گذر سهوان مي گرفتند . امّا مردم سوداگران و ملاحان فقیران را در گذرها ایستاده (۳۰۲) کرده ، و بتنگ آورده ، در خفیه چیزي بسیار متصرف مي شدند . آن را تحقیق از کاغذِ قانونگویان معلوم مي شود ، بنا بران مبهم گذاشت .

و کمترین خانه زاد این راقم حروف مي گوید که مقصود از تطویل بیان عمل جاگیرداران سهوان ، نه استماع احوال آنها ست . چه احوال با شاهانِ متقدمین شنیدن بهتر است . امّا چون خوبترین حواسِ خمس که مدار تعقّل و تفکّر

انسان بر آنها ست ، حسّ بصر است . و احوالِ ملک سهوان را اکثر این خانه زاد بحسّ بصر مشاهده نموده ، و سبب آباداني و ويراني او را به تجربه دانسته ، و احوالِ ممالکِ ديگر بحسّ سامعه درک کرده ، و از بصر تا به سمع فرق بسيار است ، بنابران خواست تا صورتِ احوال اين ملک را از معموري و ويراني ، در لباسِ عمل هر يک از جاگيرداران اين ملک نمايد . و نتيجه (۱-۳۵۱) عملِ نيک و بد ظاهر گردد ، و خاطر نشان شود که درين عملها آنچه از لازمه خط ملک که در قسم اول ذکر يافته ، که بادشاهان را در هر ملک سواي جريان خطبه و سکّه ، يک نفع ازين دو نفع لازم است . يا زر که از مال و معاملهٔ هر ملک پارهٔ سواي خرچ جاگيردار وغيره بخزانهٔ عامره هر سال و هر فصل مي آمده باشد . و يا لشکر که بقوت استطاعتِ هر ملک سواي تعيينات آنجاي بخدمت ملک گيري و يا بسرحدِ ملک ديگر بکار آيد . در عملِ کدام جاگيردار بوده و کدام جاگيردار از عهدهٔ نگهبانئ اين ملک هم نه برآمده . و همچنان رعيت شهنشاهي که خزانهٔ خوب شهنشاه است ، خراب و ضائع ساخته ، و بدستِ او هم از ظلم و ستم سواي بدنامي چيزي ديگر نيامده . و رفته رفته (۲-۳۵۱) کارِ اين ملک بجائي رسيده که ملکِ نا پرسان ، و ملکِ بيدادان ، و ملکِ بيکسان شده . چنانچه اگر صد کس را جاگيردارِ سهوان بناحق بکُشد و تاراج کند ، کسي دستِ او نمي گيرد .

و اگر یک فقیري بمحنتِ تمام ، راهِ دور دراز را طي کرده بدربارِ عالی رسیده مستغاثي گشته فرمانِ عالیشان می آرد ، اینجا قبول نمي شود ، و در عمل نمي آید . بلکه او عدوِ چغلانِ این ملک مي گردد ، و در اندک زمان از دست جاگیردارِ سهوان او را خراب می کنانند . پس اگر یک جاگیردار پاروٴ از خداي تعالیٰ و یا از حضرت بادشاه ملاحظه دارد ، یک طرف را از رعیت و یا ائمه از ظلم نگاه میدارد ، و الاّ هر دو را پامال میکند . و هیچ کس از صاحب خدمتانِ این ملک ، از صدر و قاضی و قانونگوئي و ارباب نیست که حرف حساب را در وقت بجاگیردار بگوید ، بلکه (۳۵۲ - ۱) هر کس دفعهٴ وقتِ خود کرده میگردد . و بگفتن نفسي نفسي احوالِ قیامت را مشاهده مي کند . و اگر یکی از زمینداراِن این ملک را جاگیردارِ ظالم دلاسا داده پیش دستِ خود مي سازد ، عالمي را از رعیت و ائمه آتش داده میسوزد .

و ازین قیاس فرمایند که در تمام ممالک محروسه واقعه نویس بادشاهي نشسته است ، و واقعه‌نویسی این ملک را ، گذشت شمشیر خان ، هیچ جاگیردار قبول نمی کند . چنانچه در عمل دیندار خان ، نعمت الله نام واقعه نویس که از بهکر آمده بود ، در زیر قلعهٴ سهوان دزدان کشتند . و درین باب سابق هم مذکور شده ، و هیچ کس غور رسي او نکرد . و حال آنکه بحکام از شکستن پاي بزي بر سر

پلی فرداي قیامت سوال خواهد بود ، چنانچه حکیم "سنائي" بنظم آورده. نظم : (۳۵۲ - ۲)

دید یک شب بخواب عبدالله
پدرِ خویش را عمر ناگاه

گفت آیا امیر عادل خوي
حالِ خود با من این زمان برگوي

با تو ایزد چه کرد بر گو حال
بعد ازین مدتِ دوازده سال

گفت ازان روز باز تا امروز
در حسابم کنون شدم پیروز

کارِ من صعب بود با غم و درد
عاقبت عفو کرد و رحمت کرد

گوسفندي ضعیف در بغداد
رفت بر پول و ناگهان بفتاد

گشت رنجور و پاي او بشکست
صاحبِ وي بدامنم زد دست

گفت کانصاف من بده بتمام
که تو بودي امیر بر اسلام

تا بامروز من دوازده سال
بوده ام مانده در جواب و سوال

اي ستوده شهِ نکو کردار
باز پرسند از تو این مقدار

چون چنین بُد خطاب با عمري
چه رود روز حشر با دگري

هان و هان بار خود نگردان سست
ورنه گردي بروز محشر پست (۱-۳۵۳)

آنت خواهم که هر کجا شنوند
همه نیکان ترا نکو گویند

بهر رغم ستم گران نان را
الکني کن ستم سرایان را

آنچنان عدل کن که از رهِ داد
کس ز عدلِ عمر نیارد یاد

خوش بود خاصه از جهانگیران
رحمت طفل و حرمت پیران

و دفعه دیگر عبدالباقي نام گماشتهٔ خود را مانسنگ از بهکر فرستاد . او نیز چند روز بوده باز به بهکر رفت .

و دفعهٔ دیگر بخشیٔ تهته ، گماشتهٔ خود را واقعه نویس کرده فرستاد ، دیندار خان قبول نکرد ، و او چنانچه آمده بود باز به تهته رفت. پس اگر طمع ظلم درمیان نباشد ، بودن واقعه نویس چه نقصان دارد .

و همچنین در باب طلب مردم قانونگویان ، در عمل او ، فرمان عالیشان با سزاول آمد که تقسیم ده ساله را درست کرده بیارند . و سبب ویرانیٔ ملک (۳۰۳ - ۲) که بواسطه ستم جاگیرداران شده و یا بواسطهٔ متمردان بوقوع آمده ، یک بیک بعرض رسانند . و فرستادن قانونگویان چه قدر کار بود که نفرستاد .

و در اصل ارخاءِ عنانِ ظلم درین ملک ، در عمل احمد بیگ خان شد ، که حقیقت ظلم مرزا یوسف برادرش یک بیک بسمع ایستادهأ حضور پایه سریر خلافت مصیر رسید . و سوای تغییر این ملک ، اثرِ غضب برو مترتب نگردید ، بلکه اثر رحمت بظهور رسید که از تغییر سهوان ، صاحب صوبه ملتان شد ، که جای عمده است . و همین معنی را دیده مردم ستم رسیدهگان این ملک که میخواستند بهمراه او شده بدرگاه فلک اشتباه رسیده طلبِ حق نایند ، از بهکر مایوس گشته بوطن خودها مراجعت نمودند . و اگر همین عمل احمد بیگ خان را در زیر پایه تخت (۳۰۳ - ۱) سلیمانی تحقیق می فرمودند ، و از روی حکم شرع شریف ،

ستم گرفتگيهاش بمردم مظلوم واپس ميدهانيدند ، و خون‌هاي ناحق که از روي عنف و ظلم کرده بود ، بامر عدالت عظمي اجراي حکم او ميکردند ، هيچ جاگيردار بعداليوم در ويراني اين ملک راضي نمي شد ، بلکه جاگيرداران ممالک محروسه ديگر نيز از ظلم محترز بوده ، راه راستي و خوش سلوکی را پيش ميگرفتند .

در کتب تواريخ سنده مذکور است که ، سلطان محمد شاه بن تغلق شاه در حوالي تهته علم عزيمت سفر آخرت برافراشت (۱) . و بعد از فوت سلطان محمد شاه ، فيروز شاه بوصايه او بر سرير سلطنت صعود نموده (۲) ، عازم دار الملک دهلی گشت (۳) . و جام خير الدين (۴) والی ولايت سنده چند منزل تعاقب (۷۵۴ - ۲) نموده ، از حوالی سن که از مضافات سهوان است ، معاودت کرد . و جام خير الدين بعد

---

۱ - بتاريخ ۲۱ محرم ۷۵۲ھ وفات يافت . (برني صـ ۵۲۵) .

۲ - چهارده کوس دور از تته بر لب دريائي سند بتاريخ ۲۳ محرم ۷۵۲ھ (رک فيروز شاهي - برني صـ ۵۲۹ و ۵۳۷).

۳ - اواخر ماه جمادي الاخر ۷۵۲ھ به دهلی رسيد . (برني صـ ۵۴۶) .

۴ - خيرالدين ولد جام تماچي والی سند (رک تاريخ سند ميرمعصوم صـ ۶۴) .

از عزیمت و نهضت سلطان فیروز شاه ، بساط عدل و احسان مبسوط گردانیده ، در ترفیهٔ حال رعایا و عامهٔ برایا کمال اهتمام مي نمود . و از نوادر وقائع آنکه ، ازان جام نیکو سر انجام نقل کرده اند ، که روزي با جمعي از خواص و خدم بسیر و تماشا برآمد ، ناگاه استخوان آدمیان بنظرش در آمد که در مغاک افتاده بودند . عنان کشیده لحظهٔ دران عظام بوسیده نگریست . پس روي بملازمان خود آورده گفت که : میدانید استخوانها با من چه میگویند ؟ ایشان سر در پیش انداخته ساکت شدند . جام فرمود که : مظلومی چندند و داد میخواهند . آنگاه همت بر استکشاف احوال این ممات (۳۵۵ - ۱) گماشت . مردي کهن سال که آن سر زمین تعلق بوي داشت طلب کرد ، و از وي حال آن استخوانها پرسید . پیر گفت که قبل ازین تاریخ بهفتاد (۱) سال ، کاروانی از جانب گجرات باینجا رسیده بود . و فلان جماعه ایشان را کشته اند ، و مالها برده ، و اکثر ازان اموال موجود است . چون جام برین حال وقوف یافت ، بجمع اموال فرمان داد ، و اکثر آن را جمع آوردند . وکس نزد والیٔ گجرات فرستاد که این اموال از ورثه کشتگان هر کس باقي مانده باشد ، باو برساند . و جماعه قاتلان را بقصاص رسانید (۲) .

---

۱ - در تاریخ سند هفت سال ثبت است (رک صـ ۶۵) .

۲ - این تمام شرح حال از " تاریخ سند " میر معصوم عیناً گرفته شده است (رک - تاریخ سند صـ ۶۴ تا ۶۵) .

و الحال مطومان سهوان حی و قائم ، و احمد بیگ خان و برادرش در تنعم و تلذذ . در ایام دولت مثل حضرت شهنشاهی معظمي و مکرمی مستعلی. و پارهٔ استقامت که رعیت (۳۰۵ - ۲) این ملک را در عملهاي بظلم آغشته می باشد ، سبب زراعت ائمه از براي آنکه جماعه ائمه جهة آباداني چکهاي خود بضرورت مردم بذرگران را مساعدت میدهند ، و تخفیف حصه میکنند . و از قوت آن مردم بذرگران زراعت خالصه جاگیردار هم می کنند ، بلکه در ظلمانه او نیز مي دهند . واگرنه احوال رعیت این ملک بغایت خراب و زبون است .

آمدیم بمطلب که از تحقیقات سابقه معلوم شد که اکثر خرابي ملک بهکر و دو سرکار ملک تهته که سرکار چاکر هاله و سرکار نصر پور باشند ، بسبب متمردانی که تعلق بملک سهوان دارند ، می شود . پس همگی همت عالی و تدبیر سلطاني در باب رفاهیت ولایتِ سند ، بر معموريِ ملک سهوان نمودن ، اهم است . و بودنِ بخشي و امین و واقعه نویس (۳۰۶ - ۱) درین ملک مقصود تر ، که همیشه جاي تردّد و لشکر کشی است . و سرحدهاي اینِ ملک را مضبوط داشتني ، تا متمردان قدم از جادهٔ حساب بیرون نه نهند . و الحال کار سهوان بجائي رسیده که شنیده مي شود ، هیچ جاگیردار برغبت این ملک را در جاگیر خود قبول نمي کند . و مدتی ست که خبر فساد سمیجه اونر مخذول العاقبت به سمعِ ایستادهاي حضور پایه سریر خلافت مصیر رسیده . و فرامین

عالی‌شان بتاکید طرف صاحب صوبه تهته و جاگیردار بهکر و جاگیردار سهوان آمده که استیصال این بدبختان نمایند، که اثري از آثار اینها نماند. و تا حال سهم این روسیاهانِ دنیا و آخرت فیصل نیافته، بلکه متمردي و سرکشیٔ اینها روز بروز در ترقی است.

و الله اعلم بالصواب (۳۵۶-۲).

oooooo

فصـــل چهـــارم

در تربیت ملک سهوان از روي اجمال

بر ضمیر منیر آفتاب نظیر، مخفي نماندکه رعیت این ملک چنانچه مذکور شد، بسیار زبون گشته و از پا افتاده. و اکثر زمینداران رعیت و متمردان باهم یکسان گردیده و بعض بدعتهاي جاگیرداران ظالم تا حال رواج دارد.

پس اول دستور العمل این ملک را از ضبطي، و غله بخشي، و انعام اربابان و مقدمان، و رسوم قانونگویان، و دستور کشتي، و دهرت، از ابتداي عمل بختیار بیگ تا انتهاي عمـل شمشیر خان اوزبک از روي تحقیق مؤلف معلـوم نمایند.

و بیان آن اینست که اول باید دانست که خروار این ملک شصت کاسه مي باشد. هر کاسه بوزن منک کهنـه شش سیر و دونیم پاؤ جهانگیري و یک نیم دام، و کاسه (۳۵۷ - ۱) بچهار تویه منقسم است.

ثانیاً، احوال ضبطی و غله بخشئ این ملک بخاطر آرند. ضبطي فی بیگه پخته نوشته مي شود که دو بیسوي عمل معمول ممالک محروسه از نیک اندر بد زراعت از میان برعیت معاف مي شود، سواي نابود و تخم زده و شوره که وقت ضبط ملاحظه کرده میگذارند.

خريف : جواري و سندوه و شالی : في بيگه - جنس سي و سه و نيم كاسه ، و نقد يک تنكه مرادي . و سی و پنج و نيم دام : پنبه .

و خربوزه و تربوزه و ترکاري و کنجد و ترب و ارزن و کال و سن : في بيگه - بيست و پنج تنكه مرادي ، و سوا بيست و نُه دام.

زردک : في بيگه سی و پنج تنكه مرادي .

ماش و سُنگ : في بيگه - چهارده تنكه مرادي ، و سوا دو دام .

نيشكر : في بيگه - هفتاد و دو تنكه مرادي .

کچره : في بيگه - شش و نيم (۲-۳۵) تنكه مرادي .

نيل : في بيگه سی و پنج تنكه مرادي.

ربيع : گندم و جو: في بيگه - جنس، سي و سه و نيم كاسه ، و نقد يک تنكه مرادي، و سي و پنج و نيم دام .

نخود : جنس ، هفده و نيم كاسه. و نقد چهل و پنج دام .

سرشف : جنس ، بیست و هشت کاسه و سه تویه ، و نقد ، یک تنکه مرادي و هشت دام .

آهور : فی بیگه - جنس ، بست و هشت و نیم کاسه ، و نقد ، سی و پنج دام .

ارزن و پیاز و خربوزه و تربوزه و سن و بادنجان : فی بیگه - بیست و پنج تنکه مرادي ، و سوا بیست و نُه دام .

منگ و مسنگ : في بیگه - چهارده تنکه مرادي ، و سوا دو دام .

عدس : في بیگه - بیست و هشت تنکه مرادي ، و سی و یک دام .

زیره و بادیان و گل معصفر و اجود و سیر و بنگ و کوکنار : فی بیگه - چهل و هشت تنکه مرادي ، و سی و هفت دام و سه پاو .

و تنباکو : در عمل سابق نبود ، در عمل (۳۵۸ - ۱) دیندار خان پیدا شد . في بیگه - دونیم عدد روپیه ، و معمول روپیه بیست و چهار تنکه مرادي ست .

غلـه بخشي : بالمناصفه : دو خروار ـ يک خروار رعيت باقي يک خروار .

سوم حصـه : سه خروار ـ دو خروار رعيت باقي يک خروار .

چهارم حصه : چهـار خروار ـ سـه خـروار رعيت باقي يک خروار .

پنجم حصه : پنج خروار ـ چهارخروار رعيت باقي يک خروار .

پنـج دو : پنج خروار ـ سه خروار رعيت باقي دو خروار .

نُه حصـه : نُه خروار ـ پنج خروار رعيت باقي چهار خروار .

و انعام اربابان و مقدمان از مال : در عمل بختيار بيگ دهٔ نيمي بود که سرِ صد خروار ، پنج خروار از مال بآنها انعام مي داد ، و سر صد روپيه ، پنج روپيه . و گذشت عمل او تا انتهاي عمل شمشير خان اوزبک صد دوئي از مال بود ، که سرِ صد خروار ، دو خروار از مال انعام بآنها مي دادنـد ، سـر صـد روپيـه (۳۵۸ ـ ۲) دو روپيـه .

و رسوم قانونگویان : صدیکی از رعیت بود ، که سر صد خروار ، یک خروار از رعیت می گرفتند . و سر صد روپیه ، یک روپیه .

و دستور کشتي : در عمل بختیار بیگ و عمل پیر غلام دفعه اول در عصر حضرت عرش آشیاني زکوة بود ، بر مال سوداگران حساب کرده چهل یکی میگرفتند . و در ملک سهوان یک گذر شهر بود ، درو هیچ مضایقه نیست .

و در عمل پیر غلام دفعهٔ ثانی در عهد حضرت جنت مکانی که زکوة معاف داشتند ، سر کشتئ پُر : نیم سیر نبات بجنس میگرفتند . و کشتئ خالی را : متعرض نمي شدند ، و همین گذر شهر بود .

و در عمل شمشیرخان اوزبک دفعه اول ، سر کشتئ پُر :

یک سیر نبات را بها ، ده تنکه مرادي مي گرفتند ، و بعد از چند گاه به بیست تنکه کشید .
(۱ - ۳۵۹)

و دفعهٔ ثانی که از تهته بر گشته آمد ، یک روپیه : سر کشتئ پُر میگرفت ، و کشتي خالی را متعرض نمي شد ، و همین یک گذر سهوان بود .

و دهرت : درين عملها همين بر غله بود، كه سر خروار يک تويه از مشتري مي گرفتند ، و بر ديگر چيزها نبود .

بعد ازان قانونگويان اين ملک را بحضور طلبيده توجيه يک عملی از عملهاي مذکوره مثلاً همين عمل ديندار خان را تحقيق فرمايند ، و آنچه از رعيت زياده از دستور العمل گرفته آنرا بخاطر عاطر آورده در استقبال رعيت را مستمال سازند .

و آنچه خلاف حکم کرده از دستور کشتيهاي سوداگران و دهرت متصرف شده ، و آن بدعت تا حال جاريست ، بخلق الله در آينده به بخشند ، و اگرنه تعلق بخالصه شريفه بکنند که جان و مال خلق الله تصدق شهنشاه است (۲-۳۵۹)

و نيز تحقيق مواضعات هر يک پرگنهٔ اين ملک را فرمايند که هر پرگنه مشتمل بر چند موضع است و ازان جمله بالفعل چه قدر آبادانست ، و چه مقدار ويران . و بعد آن امين متدين فهميده براي رفاهيت رعيت از حضور تعيين کنند ، و دستور العمل اين ملک را از روي فرمان عالیشان نوشته باو سپارند . و او آمده قريه بقريه هر پرگنهٔ اين ملک را بنظر در آورده آنچه آباد ست رعيت او را مستمال سازد ، و خاطر نشان کند که آنچه گذشت گذشت ، الحال موافق عمل معمول عمل خواهد شد ، شمايان در کشتکار خود مشغول باشيد . چنانچه روز بروز آباداني و معموري زياده شود ، و آنچه

ویران ست مردم او را تفحص و تجسس کرده دلاسا داده طلبیده بجا و مقام خودها نشاند. و نگذارد که کسي (۳۶۰-۱) از جاگیرداران و قانونگویان و اربابان و مقدمان، از رعیت زیاده از دستور العمل به ستم و ظلم متصرف شود، تا رعیت داند که من رعیت شهنشاهم، و خاوند مستحکم دارم. و اربابان و مقدمان و قانونگویان نیز از شیوهٔ ساختگی جاگیرداران در ظلم منزجر گردند و بدانند که رعیت خزانهٔ خوب شهنشاه ست و این امین خازن خزینه، پس بر رعیت دست تصرف دراز کردن موجب خرابی ست. و همچنین از مردم سوداگر و تجار و حرفه گر با خبر باشد که در حق کسی ظلم نشود. و آن امین طمع شوم درمیان کرده بجاگیردار چندان مخالطت نه کند و بدادهٔ شهنشاه راضي باشد.

و در هر پرگنه گماشتهٔ خود را گذارد که واقف عمل جاگیردار بوده یوماً فیوماً حقیقت را بطرف (۳۶۰ - ۲) منیب خود مي نوشته باشد، و در جاي که ستم برعیت رسد غور رسیٔ آن نماید، و اگر از دست او نشود بجاگیردار رجوع کند، و اگر جاگیردار حمایت کند بدرگاه فلک اشتباه عرضداشت نماید، تا از انجا فکر شده آید.

ومثل این، امین را مثل خزانچي تصور فرمایند. پس چنانچه خزانچی مثلاً اگر برات یک لک روپیه برو شود همان یک لک روپیه میدهد، و زیاده ازان نمي دهد. و از کسي

به ستم زیاده خواهد ، نمي گذارد ، و اگر زور آرد ، آمده پیش صاحب مال مستغاثي میشود ، و خاطر خاوند مال از متعدي آزرده مي گردد و در پي تنبیه آن متعدي میشود . همچنان امین اگر جاگیردار زیاده از دستور العمل از رعیت طلب کند نگذارد که بگیرد ، و اگر بزور و ستم بگیرد به شهنشاه (۳۶۱ - ۱) خبر کند . و شهنشاه ده صد زیاده از معامله خزانچي در تعدّي ظالم بر رعیت خاطر آزرده کرده آن ظالم را در زیر خاک گرداند تا عبرت دیگر ظالمان شود ، چراکه رعیت بهترین خزانهاي بادشاه است . چنانچه سابقاً ذکر یافت و درین ضمن اگر دو سه چغل که بسعایت باطله رعیت شهنشاهی را خراب ساخته اند دریافته بسیاست رساند ، نورٌ علی نور می شود . و این امین غیر از عملی که در عهدهٔ اوست بدیگر عمل نه پردازد ، و بهمین عمل خود مقید باشد که دو عمل بیک کس ضایع است . چنانچه در قسم اول تفصیل یافته و نسخهٔ آبادانی و معموریٔ ملک را از پرگنه به پرگنه و قریه بقریه سال بسال بدفتر خانهٔ شهنشاهي می فرستاده باشد تا حقیقت آباداني (۳۶۱ - ۲) و معموریٔ ملک را سال بسال ارکان دولت باهره واقف می شده باشند .

و این بخاطر مبارک خطور نکند که قانونگوي جاي امین را میگیرد . از براي آنکه مردم قانون‌گویان را عزت کم مي باشد ، و نمی توانند جاگیردار را از ظلم و ستم باز داشت ، بلکه در ظلم و ستم شریک غالب جاگیردارمیشوند .

و امین باید که شخصي با عزت و متدیّن باشد تا حرف او را جاگیردار بسمع قبول آرد .

و براي رفاهیت لشکري که درین ملک ضروري است ، چنانچه مفصل ذکر خواهد شد ، بخشی تعیین کنند. تا آنقدر جمعیت از جاگیردار این ملک طلب کرده در سرحدها نشاند ، که رعیت از آسیب متمردان محفوظ بوده در کشت‌کار خود مشغول باشد (۳۶۲ - ۱) و خراج گرفتن از رعیت حلال شود . و حق آن لشکر را اگر جاگیردار در توقف نگهدارد باو گفته میدهانیده باشد که در معني این لشکر ، لشکر شهنشاهي است ، و بکار شهنشاه می آید ، جاگیردار وسیله بیش نیست. و اگر یک جاگیردار تغییر شود تا آن وقت که لشکر جاگیردار دیگر در سرحدها رفته نه نشیند ، لشکر جاگیردار اول را از سرحدها بر آمدن ندهد .

و بجهة خدمت اخبار نویسي ، واقعه نویس دیگر مقرر باشد ، چنانچه سابق در صوبها روش بود ، نه بخشي ، که الحال رسم شده .

دیگر ائمه این ملک که لشکر دعا ست ، نیز پریشان احوال و بي وقار اند ، بسبب آنکه ائمه این دیار چهار قسم مي شوند :

قسم اول : جماعه منصب‌دارانند ، که قاضیان و مفتیان و صدر و محتسب باشند (۳۶۲ - ۲) .

قسم دوم : اهل علم و حفّاظ اند .

قسم سوم : سادات و مشائخ و مردم مغل اصيل اند ، كه ترک زياده طلبي دنيا كرده بگوشهٔ انزوا نشسته بجزوي مدد معاش كه از درگاه اعلیٰ دارند ، قانع اند ، و از ره گذر ديگر وجه معيشت ندارند . و اين هر سه جماعت بنظر حضرت عرش آشياني و جنت مكاني و سجاده نشين ايشان خلد الله تعالیٰ ملكه ، گذشته ، مدد معاش آورده اند . و مدد معاش اين مردم به نهجي ست كه بمحنت تمام جزوي مزروع ساخته قوت لا يموت خود مي كنند . چنانچه فصل بفصل و سال بسال مردم كارندها را دلاسا كرده ، و مساعدت داده ، و جويهاي آب كنده ، پارهٔ از زمين خود مزروع مي نمايند . با اين قدر محنت هم زمينهاي ايشان كم حاصل (۳۶۳ - ۱) .

(قسم) چهارم : مردم زمينداران اند كه تعلق باربابي و مقدمي نيز دارند . و اين مردم بنظر حضرت عرش آشياني و جنت مكاني نگذشته اند . و در زمان نور جهان بيگم فرامين مسماتي بزر خريده آورده اند . و چون در اصل زمينداراننند ، زمينها خوب پر حاصل از جاهاي نيک در تحت چكهاي خود گرفته اند . و مردم رعيت محتاج آنها ، بغير گرفتن مساعدت و كندن جوي آب ، زمينهاي آنها را مزروع مي نمايند ، چنانچه اكثر زمينهاي آن مردم مزروع مي شود ؛ و محنت در آباداني چكهاي خود نمي برند . و اگر يک جاگيردار اين ملک از روي شدت در پي تحقيق معامله ائمه ميشود ، آن مردم

پیش شده مبلغ کلي بجاگیردار قرار می دهند و بر مدد معاش جمیع ائمه توجیه می اندازند .

و درین ضمن (۳۶۳ - ۲) آن سه قسم اول از عهدهٔ جواب توجیه ظلمانه نمی توانند بر آمد . و حاصل مدد معاش را بتمام و کمال داده ، دَه بیست برابر وي دیگر از کتب و خانه و اسباب که داشته باشند ، فروخته مي دهند ، و هنوز خلاصی ندارند ، و در کوچه و بازار پیادهاي جاگیردار بي‌عزت و بی آبرو کرده میگردند ، و باین جهت خراب و ضائع مي شوند ، و زمینهاي مدد معاش ایشان اکثر مطروحه مي ماند . و قسم چهارم را چندان آسیب نمي رسد .

و صدر این ملک بجاگیردار نمي تواند حرف حسابي گفت ، محتاج خلاص کردن مدد معاش خود مي باشد . پس براي رفاهیت ائمهٔ این ملک دست صدر را قوي فرمایند که تحقیق ائمه کرده آنچه از قسم فوقي و فراري و دو جائي و تقلّبي (۳۶۴ - ۱) و لباسي بود ، بر آورده بخالصه شریفه بازیافت میکرده باشد . تا نتیجه مزروعیهٔ زمین افتادهٔ خارج ، جمع بخالصه شریفه میرسیده باشد ، و اگرنه در یک فصل مطروحه مي شود .

و دیگر ائمه فقرا را چنان سازد که دست تصرف جاگیردار بر آنها دراز نشود ، و مدد معاش خودها را بفراغ خاطر

متصرف گردیده ، در دعا گوئي و خدمات ماموره که لوازم ایشان است قیام و اقدام داشته باشند .

و قاضي بهمین خدمت قضا که عهدهٔ جمیع مصالح معاش انسان است مقیّد باشد ، و پیوسته در دارالقضا نشسته معاملات مردم را مطابق شریعت بیضا فیصل میداده باشد . و این هر دو عزیز بدیگر امر حکومت نیز دخل نکنند ، و بدادهٔ شهنشاه راضي بوده بواسطه طمع شوم دلجوئي (۳۶۴-۲) جا گیردار نه نمایند .

و الله اعلم بالصواب

oooooo

فصل پنجم

در تدبیر فرو نشاندنِ آتش تمرد مفسدان ملک سهوان، و لشکري که درین ملک بجهت این خدمت درکار است

بر راي عالم آراي بهجت افزاي، روشن و هویدا میگرداند که: سابقاً احوال پرگنجاتِ این ملک مجملاً بیان شده و در ضمنِ آن دست رسيِ هر یکی از سه گروهِ متمردان مسطور بر هر پرگنه در تقریر آمده. الحال، وجهِ قلع و قمع متمردانِ مذکور مفصل بیان مي شود، و در ضمن آن سبب آباداني و معموريِ هر پرگنه مشروحاً خاطر نشان میگردد. و این فصل مشتمل بر سه رکن است.

رکن اول

در تدبیر قلع و قمع قوم سمیجه اونر که چهار پرگنه درست وکسري را ازین ملک ضایع و خراب دارند:

یکی: پرگنهٔ جُنیجه،
دوم: (۳۶۵ - ۱) پرگنهٔ خطه،
سوم: پرگنهٔ لاکوت،
چهارم: پرگنه سن،

و چند مواضع پرگنهٔ حویلی سهوان که آنروي دریا بطرف آن بدبختان واقع اند.

و همچنین چهار پرگنهٔ ملک بهکر را در شکنجه دارند :

یکی : پرگنهٔ ماتیله ،

دوم : پرگنهٔ الور ،

سوم : پرگنه لده کاکن ،

چهارم : پرگنهٔ دربیله ،

و اکثر سرکار نصر پور صوبهٔ تهته ویران کردهٔ اینها ست ، و راجه جیسلمیر از دست اینها در همین دنیا گرفتار عذاب ، راهِ خشکی و تری از تمرّد اینها در خوف و رجا . چنانچه راهِ خشکی غیر از پانصد شش صد سوار ممکن نیست که بطرف آن قطاع طریقان جاری گردد ، مگر باتفاق سرداران آنها . بنا بران سوداگر معنی کم از آن طرف آمد و رفت می نماید . و راهِ تری مدتی کشتیهای سوداگران در گذرِ سهوان (۳۶۰ - ۲) می ایستند ، و مبلغ کلی هر کشتی بجاگیردار سهوان و چوکیداران میدهد ، بعد ازان چوکی همراه میسازند و بگذرِ سن میرسانند . و در گذرِ سن خرج ازان کشتیها علی قیاس گذرِ سهوان گرفته ، چوکیٔ دیگر همراه ساخته بگذر هاله کندی میرسانند . باینهمه تاکید ، اکثر اوقات کشتیهای سوداگران وغیره تاراج میکنند و صاحبانِ مال را می کشند .

مقصود آنکه استیصال این بدبختان بر عساکر ظفر مآثر لازم و متحتم است . و انچنان میشود که ، اول باید

دانست که از زمانِ ترخانیان تا انقراض عمل شمشیر خان اوزبک فرقهاي رعیت که در صدر ذکر یافته مقاومت سمیجه اونر کرده می آمدند . و چون سوارئ جاگیردار بر سمیجه مي شد ، اکثر فرقهاي رعیت خصوصاً فرقهٔ لاکه که هم سرحدي سمیجه اونر (۳٦٦ - ۱) مي نمود ، بدل و جان در خرابئ سمیجه مي کوشیدند . و هر گاه این قدر خلق الله از سر صدق در پیّ خرابي اینها مي شدند و جاگیردار نیز قصد کلي میکرد ، البته کار فیصل مي یافت ، و جماعه ازینها بقتل میرسید ، و جماعه اسیر مي شد ، و مال و مواشي اکثر بتاراج میرفت . و پیوسته تهانهٔ مستحکم درمیان اینها نشسته مي بود ، و طرفِ مردم لاکه از پرگنهٔ لاکوت و پرگنهٔ خطه که جنب این بدبختان است ، آبادان و معمور بود . بنا بران قوم سمیجه اونر چندان قوت پذیر نبودند و درپیٔ خلاصی طرف خودها از پرگنه لاکوت می بودند که کس از آنها بواقعی مال نگیرد ، و جاگیردار ازان طرف هم پارهٔ مال بطریق اجاره وغیره میگرفت ، و هرگاه از آنها تمرد (۳٦٦ - ۲) ظاهر میشد ، في الحال سواري میکرد و انتقامِ خود را میگرفت .

و گذشت شمشیر خان اوزبک هیچ جاگیردار در تنبیه این قطّاع طریقان سعي نکرد ، مگر یک دفعه محمد علی بیگ بندري از بهکر آمده باتفاق مردم شیر خواجه تادیب داده ، بندیٔ بسیار در قید أورده بدست افاغنهٔ سیوي فروخته بود ، و بودله نام سردار کلانِ این مفسدان را از طرف دیریجه در

بند کرده به بهکر برده بود . و به سبب طپانچه دو سه سال از متمردي مانده منزوي شده بودند ، چنانچه درين باب اشارت در قسم اول گذشته .

و بعد از تاديب محمد علي بيگ مذکور، روز بروز سميجه قوت گرفت ، و رعيت بسبب ظلم و ستم جاگيرداران زبون شد . چرا که هر جاگيرداري که (۳٦۷ - ۱) گذشت شير خواجه ، اين ملک را يافت ، حاصل پرگنهٔ لاکوت را بر خرج سپاه تهانه سميجه قسمت کرده ديد ، و بيرامون سواري سميجه و تهانهٔ او نشد. و درين ميان قوم سميجه برگنهٔ خطه و طرف مردم لاکه را بالکليه خراب و ضايع ساخته در زير خود بردند . از براي آنکه مردم چانده را کشتند ، و ديگر مردم ضعيف که ماندند اطاعت آنها را قبول کردند ، و اکثر مواضعات پرگنهٔ حويلي و پرگنهٔ جنيجه را از پا انداختند . و چون رعيت بسيار زبون و خراب شد ، بعض زمينداران بوسيلهٔ نسبت و بعضي بوجه دوستي از روي عاقبت انديشي به سميجه اخلاص کردند ، و تا حال بهمين طريق مي گذرد . و پس اگر مقصود فرو (۳٦۷ - ۲) نشاندن فتنهٔ سميجه و چانديه است . آن زمان يک شخصي ، صاحب تردّدي مدبّري را پرگنهٔ کاهان و پرگنهٔ جنيجه که في‌الجمله آبادانند ، و پرگنهٔ خطه و پرگنهٔ لاکوت که ويرانند ، در جاگير او بدهند . و او را همين خدمت سميجه و چانديه فرمايند ، مي تواند که دفع شر اين هر دو طايفه را بر وجه احسن بکند . چنانچه از قيد او

بیرون شده آسیبی بممالک دیگر نرسانند . و اگر مقصود قلع و قمع سمیجه اونر است ، آن به دو وجه میسر می شود :

وجهِ اول : آنکه افواج قاهره را از چهار طرفِ این بدبختان حکم شود . چنانچه سزاؤلان جلد و تند آمده جاگیردار بهکر را با جمعیت آورده در موضع کرنک که داخل پرگنهٔ دربیله است ، نشانند . و صاحب صوبه تبته را با جمعیت آورده در موضع (۳۶۹ - ۱) ابریجه که داخل پرگنهٔ هاله کندي است نشانند . و راجهٔ جیسلمیر را با جمعیت آورده بر سر جاهاي گریزگاهِ این مفسدان که در زیر تلهاي جیسلمیر واقع اند نشانند . و جاگیردار سهوان را با جمعیت در موضع کاکه من معمولهٔ پرگنهٔ خطه نشانند . تا ازین چهار طرف غله باین قطّاع طریقان نرسد ، و مال و مواشي و اهل و عیالِ خودها را نتوانند بر آورد . بعد ازان اخلاص و یکجهتي این متمردان که به بعض زمینداران ولایت سند درین حادثها از قوت بفعل آمده بر طرف سازند ، و آن بدین نهج می شود که منادي کنند که در هر موضعی که سمیجه اونر یا عیال و اطفال و اسباب و مواشي او میدارید ، و خبر بتحقیق میرسد ، مردم آن موضع را از مثلِ آن مخذول‌العاقبتان بقتـــل میرسانیم ، و مال (۳۶۸ - ۲) و مواشي او را بغارت مي بریم ، و درین باب روي هیچ کس را از شریف و وضیع نمي بینیم . تا زمینداران این ولایت از سر ترس عساکر ظفر مآثر مصالحه این بدبختان را که بضرورت شده بود بر طرف کرده عداوتِ سابق را در

خاطر آورده همه مردم در پي خرابي اين قطّاع طريقان گردند . پس هزار سوار خوب كه اسپان جلد و تند در زير رانِ خودها داشته باشند ، با پانصد شتر پر آب بطرف سميجه روانه كنند . معلوم شود كه اين كوته انديشان كجا مي روند ، پنج شش هزار كس اند ، و زنان طفول اينها تا بيست هزار كس مي كَشَد ، كجا خواهند رفت ، مگر آنها جا ندارند ، البته بر آب و علف خواهند بود ، و اين قدر مردم پوشيده و پنهان نمي مانند . و هرگاه لشكر ظفر اثر بر آنها ريخت اكثر مردم (۳۶۹ - ۱) جاندار بر سر اهل و عيال خودها بقتل ميرسند و بعضي در بند مي افتند ، و اهل و عيال و مال و مواشيْ آنها بغارت مي رود ، و بعضي كه متفرق مي گردند ، چهار طرف را افواج قاهره گرفته نشسته ، البته بدست مي آيند ، و بالفرض اگر پر و بال بهم رسانند نمي توانند بدر رفت و دست گير مي شوند . و بقية السيف از دست آنها كاري نمي آيد و رعيّتي را قبول ميكنند . و چون اين قسم فتح عالي باين متمردان روي داد ، ملك اينها را بمردم رعيت كه در اطراف و جوانب اينها مي باشند ، بخش كرده بدهند .

پس آنچه از ملكِ اين بدبختان بطرف مردم سهته واقع است ، تعلق به پرگنه دربيله كرده حواله آنها نمايند . و چيزي بآنها در مالگذاري احسان كنند كه ملك ديگران را (۳۶۹ - ۲) آباد خواهند نمود . و در قلعهٔ كرنك كه بالفعل آن قلعه از جهة ترس سميجهٔ بدبخت ، مردم سهته مكمل و طيار

دارند . و قاعدهٔ خريف ملک بهکر است که در زمينهاي دشت بسيار خوب مي شود وقتيکه نسق خريف مي رسد ، دران قلعه مردم سهته جمعيت کرده رفته مي نشينند . و اطراف و جوانب را رعيت کشت کار خريف مي نمايد ، آنجا صد سوار و پنجاه برق‌انداز تهانه از حاکم بهکر نشانند ، تا بطريق نيک اين ملک سميجه عمل معمول مردم سهته گردد .

و همچنان از ملک اين مفسدان که بطرف مردم کوريجه و پهوار واقع است ، داخل پرگنهٔ جنيجه کرده بانها سپارند . و در مالگذاري پارهٔ احسان برعيت قرار دهند ، تا برغبت تام در پي آبادانئ ملک غنيـــم مشغول گردند . و قلعـهٔ در (۱ - ۳۷۰) موضع کجيره انداخته صد سوار و پنجاه برق انداز از جاگيردار سهوان دران قلعه تهانه نشانند .

و بدين نهـج ، ملک اين قطاع طريقان که بطرف پرگنـه خطه افتاده ، بمردم هاله پوتره وغيره رعيت پرگنـهٔ مذکوره حواله نمايند . و در قلعهٔ کاکه پنجاه سوار و بيست و پنج برق‌انداز از جاگيردار سهوان تهانه نشانند ، تا پرگنهٔ خطه بطريقي که آبادان بود ، معمور و آباد شود .

و علی هذالقياس ملک اين روسياهان که بطرف مردم لاکه افتاده بانها بدهند . و اين مردم لاکه را در ملک قديمي اينها و در ملک سميجه که الحال مي دهند ، بسيار احسان قرار دهند که دشمن جبلّي سميجه اونر مي‌شوند . هرگاه اينها

قوت گرفتند، دیگر جاي سمیجه رفت، و قلعه وینجره را مرمت کرده (۳۷۰ - ۲) دویست سوار و صد برق‌انداز از جاگیردار سهوان آنجا تهانه نشانند، تا مردم لاکه بفراغ خاطر در کشت‌کار خود مشغول شوند.

و بدین منوال ملک این متمردان که بطرف پرگنهٔ هاله کندي مین اعمال سرکار نصرپور واقع ست، بمردم هاله سپارند و داخل پرگنهٔ هاله‌کندي نمایند، و تهانه هاله‌کندي که همیشه هر صاحب صوبه تهته بواسطه فساد سمیجه اونر می نشاند، او را حکم شود که تا دو صد سوار و صد برق‌انداز در قلعهٔ ابریجه من اعمال پرگنهٔ مذکور که برادر ابوالبقا ساخته، نشیند.

و این جمله مردم تهانجات شش صد و پنجاه سوار و سیصد و بیست و پنج برق‌انداز می شوند، ازانجمله یک صد سوار و پنجاه برق‌انداز از حاکم بهکر، و دو صد سوار و صد برق‌انداز از صاحب (۳۷۱ - ۱) صوبهٔ تهته، و سیصد وپنجاه سوار و دویست و بیست و پنج برق انداز از جاگیردار سهوان.

و هرگاه این تدبیر به پرگنهٔ لاکوت شود، از یک پرگنه پنج پرگنه می گردد. و مردم این تهانجات تا چهار سال متصل جابجا نشینند، بعد آن یک تهانه وینجره قرار باید داد که در آنجا پیوسته، دویست سوار و صد برق‌انداز از جاگیردار سهوان نشسته باشند. والله اعلم بالصواب.

وجه دوم : آنکه جاگیر سهوان سرِ خود بغیر معونت لشکر تهته و بهکر و جیسلمیر کارِ این قطاع طریقان را بکند ، و آن بدین نهج میسر می شود که شخصی صاحبِ ترددی ، سپاهی دوستی ، رعیت پروری ، از ظلم دوری را این ملک جاگیر بدهند تا او اینجا آمده اول دو چیز را (۱ ۳۷ - ۲) در دستِ خود مضبوط بگیرد : یکی رعیت ، دوم سپاه .

تا بقوتِ این هر دو چیز استیصال متمردانِ این ملک نماید و ملک را آبادان و معمور سازد . پس برای دست آوردن رعیت ، او را تدبیر هر پرگنه علاحده باید کرد . و آن بدین طریق ست که از جمله هشت پرگنه که بطرف قلعه این روی دریا واقع اند :

یکی پرگنه باغبانان است ، و تربیتِ این پرگنه بدین نمط بدست می آید که قلعهٔ سلطان محمد برننکانی ارغون را که در موضع پُلجی من اعمال پرگنهٔ مذکوره واقع ست ، از سرِ نو مستحکم کرده ، دویست سوارِ کارآمدنی و صد برق انداز آنجا تهانه کرده نشاند . چراکه چهار قوم سمیجه صاحب جمعیت درین پرگنه ساکن اند .

قوم بُکیه -

قوم جُونیجه -

قوم بَریه - و این هر سه (۲ ۳۷ - ۱) قوم مالگذارند و سرکش نیستند .

قوم تیبه - و این قوم حرامزاده و متمرد است . اگر جاگیردار قوت لشکر دارد و لشکر فهمیده سر ِ فصل بر مواضعات ِ اینها مي فرستد ، چیزي دست برداشته می دهند ، واگرنه چیزي نمی دهند .

و نیز قوم چاندیه مخذول‌العاقبه جنب ِ این پرگنه مي باشند ، چنانچه درین باب سابق هم مذکور شده . و هرگاه که این قدر جمعیت آنجا بطریق استقامت تهانه کرده نشست ، هردوقوم مذکور را در نظر خواهد داشت و سرکشي نمی توانند کرد . و رعیت ِ این پرگنه را دلاسا بدهد و دستورالعمل سابق را منظور داشته ازان چیزي تفاوت نکند . و آن دستورالعمل اینست که عمل ِ این پرگنه اکثر ضبطی شده آمده و درجاهاي دیگر دو بیسوي عمل معمول مي دهند (۲۷۳ - ۲) ، و درین پرگنه سه بیسوي و نیز از نرخ غلّه یک‌پاو روپیه سر ِ بیگه تخفیف مي‌کنند . و جویهاي آب که در زمان ِ سابق جاري بودند مرمت کرده باز جاري سازد ، تا مردم رعیت پراگنده شده از هر طرف رجوع باین پرگنه نماید ، و همچنان که این پرگنه ویران و خراب شده آباد و معمور گردد . و زمینهاي کاجه (۱) که در اطراف و جوانب کولاب سها و ناله ماروي است که از طرف ِ ملک سیوي و گنجابه مي آید ، نیز مزروع شود ، و از یک پرگنه چهار پرگنه

---

۱ - کاچّه .

گردد . و قصبهٔ باغبانان از قلعهٔ سهوان در بیست و دو کروه واقع است .

دوم پرگنه نیرون قلعه است . و تربیت او بدین نهج است که ، در قلعـــه آن موضع بیست سوار و دَه بـرق‌انداز تهانه نشاند و رعیت را دلاسا کند (۳۷۳ - ۱) و عملِ غله بخشي آنها را از عمـل بختیار بیگ لغایه شمشیر خان اوزبک منظور دارد . و آن عمل اینست که ، زراعتِ ارباب بهاءالدین پهوار بقرار سوم حصه غلـــه بخشي نماید ، چنانچه دو حصه بمشار الیه گذارد و یک حصه خود بگیرد . و زراعت رعیت دیگر بقرار نُه حصه که پنج حصه برعیت گذارد و چهار حصه خود متصرف شود ، بلکه ازان هم پارهٔ تحفیف کند تا رعیت استقامت گیرد که جاي صعب است ، و در دهنهٔ احشامات کوهي و چاندیه واقع است ، و با این حال بالفعل ویران است . و این موضع از قلعهٔ سهوان در بیست و پنج کروه واقع است .

سوم پرگنه کاهان است ،

و چهارم پرگنه بوبکان ـ و تربیت این هر دو پرگنه بدین طریق است که ، این هر دو پرگنه چند مواضع ریزانی دارند ، که زمینهاي (۳۷۳ - ۲) آن مواضع بآب دریا ریز مي‌یابند ، و بالفعل اکثر آن مواضع آبادانند . زراعتِ این مواضع را غله بخشي بالمناصفه قرار بدهد که ازو تجاوز و تفاوت نکند . امید است که دَه سي بلکه زیاده حاصل بدهند .

و ديگر مواضع كاجه (۱) دارند ، در دامنهٔ كوه كه از آب سيلابِ كوه وقتِ بارندگی زمينهاي آن مواضع ريز مي‌شوند ، و زراعتِ خريفی از قسم جواري و كنجد و ربيعي سرشف درين زمينهـا بسيار خوب می‌شود . و اين مواضـع گذشت عمـل شمشير خان اوزبک در تنزل شده ويرانِ مطاق گشته اند . از بـراي آنكه ، اين مواضـع در جـاهاي سخت در درّه‌هاي راهِ كوه واقع اند. و خوف احشاماتِ كوهي و مردم نهمردي و چاندیه كه در صدر ذكر يافته ، بسيار دارند . چنانچه غير از جمعيتِ خوب آنجا مردمِ (۳۷۴ - ۱) رعيت زراعت نمي توانند كرد .

و تا انتهاءِ عمل شمشير خان اوزبک رعيت پُر تهيّه بود ، چنانچه قريب هزار سوار و چهار پنج هزار پياده مكمل از مردم پهوار وغيره از پرگنهٔ كاهان مي بر آمدند ، و همچنين تا دويست سيصد سوار و دو سه هزار پياده از پرگنهٔ بوبكان . و درين ضمن دلاساي جاگيردار برعيّت از غله بخشي با تخفيف حصه‌هاي بود ، و جاگيردار خود هم با جمعيت خوب درست در سهوان نشسته می بود. و جميع مردم رعيتِ اين دو پرگنه در موسم آب كلاني مواضع ريزاني را گذاشته با اهل و عيال خودها رفته دامنهٔ كوه را گرفته مي نشستند ، و مواشي خودها را بتمام آنجا برده مي چرانيدند و زراعت ميكردند ، و جاسوسان

---

۱ - كاچه .

بطـرف کوه مي ماندند ، تا اگر خبر لشکر گران و سنگین (۳۷۳ - ۲) از کوه مي آمد ، اهل و عیال و مواشي را بطرف مواضعات ریزاني کشیده ، خودها جریده شده خبردار مي بودند . و اگر خبر لشکرِ سهل مي آمد ، آن زمان چوکی درهاي کوه را قرار مي دادند که جماعه بچوکیٔ خود خبرداران درها مي بود ، تا بغفلت لشکرِ کوه بر سر اهل و عیال و مواشیٔ اینها نریزد . باین سبب مواضع کاجه آبادان میشدند ، و حاصل کلی بجاگیردار می دادند . و این رعیت پر تهیّه بجنگ سمیجه مخذول‌العاقبه نیز بکار مي آمد ، چنانچه سابق هم درین باب اشارت رفته .

و گذشتِ عمـــل شمشیر خـان ، این مواضـع را بعض جاگیرداران از روي ضبط مال برعیت بستند . چنانچه بهر دو سر حاصلِ زراعت دادن هم خلاصی نداشتند ، و استعداد زراعت هم فروخته دادند و زبون گشتند . و بواسطه (۳۷۵-۱) زبوني و بي استعدادیٔ رعیت ، دستِ احشامـاتِ کـوهي برعیّت غریب دراز شد و اکثر مردم رعیت را احشام کوهي بدرجهٔ شهادت رسانیدند ، و مال و مواشي بغارت بردند ، چنانچه الحال آن قدر قوت ندارند که جمعیّت کرده دران مواضع رفته نشینند و آبادان نمایند .

و سبب آبادانئ این مواضـع اینست که ، عمـل غلـه بخشي یا تخفیفِ حصـه‌هاي که در عمـــل بختیار بیگ و

پیر غلام و شمشیر خان بود ، بر قرار دارد . و آن عمل این ست که زراعت اولادِ مرحوم مخدوم جعفر بوبکاني رحمة الله علیه ، بقرار چهارم حصه غله بخشي کنند که ، سه حصه باولاد مخدوم مذکور گذارد و یک حصه خود بگیرد . و زراعتِ ارباب بهاءالدین پهوار بقرار سوم حصه و زراعتِ رعیتِ (۳۷۵ - ۲) ریزه بقرار نُه حصه ، چنانچه پنج حصه برعیت گذارد ، و چهار حصه خود متصرف شود . بلکه ازان عمل هم پارهٔ تخفیف کند ، چراکه آن زمان رعیت پُر قوت بود و بالفعل آن قدر قوت ندارد .

دیگر جام نشده والی ولایت سنده هر گاه جاکله نام هندو وزیرِ خود را همراهِ دریا خان پسر خواندهٔ خود کرده بملک سهوان فرستاد . او آمده ناله ساوه را که وقت بارندگی از آبِ کوه جاري مي شود ، و وقتِ طغیانِ آب از کولاب منجر (۱) . یک طرفش که بجانب شمال است رعیت پرگنهٔ کاهان زراعت میکند ، و طرف دیگر که بجانبِ جنوب است ، رعیت پرگنهٔ بوبکان بند پخته بگچ و ماش بربسته ، آب‌هاي او را بر زمینهاي مواضع کاجه (۲) گذاشته ریز کرده بود . و برنگی (۳۷۶ - ۱) این مواضع کاجه (۳) دران وقت معمور و آبادان شده بودند که مولّف از زبان نصیرالدین محمد ولد مرحوم

---

۱ - مَنْجِر .

۲ ، ۳ - کاچه .

مخدوم جعفر بوبکاني شنیده بود که ، این بند همگی دو نیم روز پاینده بود بعد آن بدعاي درویشي شکست یافته . و بهان قدر محصول زراعت مواضع کاجه (۱) بقرار دهم حصه که نُه حصه از رعیت باشد و یک حصه از خالصه به جام نند یک لک خروار آمده بود . آن بند را دو سه هزار روپیه خرج کرده از سر نو مستحکم سازد ، و قلعه بر سر آن بند راست کرده دو صد سوار و صد برق‌انداز دران قلعه تهانه نشاند ، تا خبردار آن بند بوده استقامت رعیت بهم رسانند .

و موضع قاسم باریجه و موضع بلوچان نوحاني من متعلقات پرگنه بوبکان که میان کوه اند ، و گذشت (۳۷۶ - ۲) عمل شمشیر خان اوزبک غیر معموله شده مي آیند ، باز معموله نمایند .

و نیز یک چشمهٔ آبي ست که از کوه مي آید بالاي موضع کوتله و در زمینهاي ناقابل زراعت افتاده ضایع مي شود . دهنهٔ آن چشمه را هم بگچ و ماش بربسته بر زمینهاي مواضع کاجه گذارد . بعد آن قدرت الهي را مشاهده نماید که این مواضع چه مقدار حاصل مي دهند . چنانچه هر موضع سر کُله بیک پرگنه خواهد زد .

و آن مواضع کاجه که تعلق باین دو پرگنه دارند ، سه اند .

---

۱ - کاچه .

یکی موضع اوتهل است ، که تعلق به پرگنه بوبکان دارد . و این موضع منقسم به شش طرف مي شود :

یکی : دوبک

دوم : انکی

سوم : سادر

چهارم : تابک

پنجم : کورانه

ششم : اکناري

دوم موضع ارازه و

سوم موضع کروتي ست . و این هر دو موضع تعلق به پرگنهٔ (۳۷۷ - ۱) کاهان دارند .

و موضع اوتهـل و موضع ارازه از قلعـهٔ سهوان در شانزده کروهي واقع اند ، و از کوه کلان اوتهل در هشت کروهی ، و ارازه در یـازده کروهي ، و موضـع کروتي از قلعهٔ سهوان بیست کروه می شود ، و از کوه شش کروه ، و قصبهٔ کاهان از قلعهٔ سهوان سیزده کروه مي باشد ، و قصبهٔ بوبکان پنج کروه .

پنجم پرگنهٔ پاتر است . و این پرگنه را احتیاج جمعیت نیست . براي رفاهیت رعیت غله بخشي بالمناصفه بدستور

سابق قرار دهد ، تا آبادان گردد . و قصبه پاتر از قلعهٔ سهوان در سی کروهی واقع است .

ششم پرگنهٔ نیرون است . و از قلعهٔ سهوان یک کروه خواهد بود . اطراف و جوانبش را مواضعات پرگنهٔ کاهان ، پرگنهٔ بوبکان و پرگنه حویلی سهوان احاطه (۳۷۷ - ۲) کردهٔ اند . اجاره بر مردم ملاحان که درین کولاب ساکن اند بربسته اند ، سر فصل می گیرند . احتیاج بجمعیت ندارد ، و قابل آبادانی هم نیست ، از برای آنکه رقبه ندارد .

هفتم پرگنه حویلی سهوان ست . و این پرگنه مشتمل بر پانزده موضع است ، ازان جمله دَه موضع این روی دریا بطرف قلعهٔ واقع اند . ازان میان هفت موضع در دامن کوه بطرف احشامات کوهی افتاده اند ، و پنج موضع دیگر از پرگنهٔ بوبکان ، که این مجموع دوازده موضع می شوند . و تربیت این مواضع بدین وجه است که :

موضع ساوه : و این موضع از قلعهٔ سهوان در نوزده کروهی واقع است و از کوهِ کلان در شانزده کروهی - و

موضع عزیزانی : و این موضع از قلعه سهوان پانزده کروه می باشد ، و از کوه (۳۷۸ - ۱) هشت کروه - و

موضع پاهني کوت : و این موضع از قلعه سهوان سیزده کروه می شود ، و از کوه هفت کروه ، و

موضع تهني : و این موضع از قلعه سهوان در دَه کروهي واقع است ، و از کوه در دو کروهي.

و این هر چهار موضع از معمولهٔ پرگنهٔ بوبکان مي شوند . و

موضع جانکار : و این موضع از قلعه سهوان در هفت کروهي است ، و از کوه در پنج کروهي . و

موضع بازاران : و این موضع از قلعهٔ سهوان و کوه پنج و نیم کروه مي شود . و

موضع کجي : و این موضع از قلعهٔ سهوان و کوه پنج کروه خواهد بود . و

موضع نار : و این موضع از قلعهٔ سهوان هفت کروه است ، و از کوه چهار کروه .

و این همان موضع است که خربوزه و تربوزه ولایتي در آنجا بغایت خوب می شود جاي نیکو ست . چشمهٔ آبي ست که از کوه همیشه جاري است (۳۷۸ - ۲)

بُن این چشمه دو کروه ازین موضع میان کوه مي شود. مولف سر آن بُن مکرر رسیده و مشاهده کرده، مثل حوضي ست که از زمین جوشیده بر آمده، و از آنجا بر زمین افتاده، بطرف موضع مذکور می آید. و بران آب رعیت آنجا بطرز ولایت زراعت میکنند و اکثر فالیز و نیل مي شود، و نیل آنجا سر کلّه به نیل بیانه مي زند. آب کم ست، نهاتیش سال تمام بدویست و پنجاه جریب زمین کفایت میکند، و اگر آب بسیار می بود از زمین کمي ندارد، تا بیست هزار جریب بلکه بیش هم زراعت مي شود.

و حضرت آري شیهانی رحمة الله علیه بزرگی در آنجا آسوده اند. ازین موضع مزار ایشان پا کروه خواهد بود، بسیار جاي پر فیض ست. و ایشان را شیهانی باین سبب مي نامند که "شیهه (۱)"، بزبان (۳۷۹ - ۱) سنده شیر را می گویند. و روزي در حیوٰة خود باجماعهٔ یاران بسیر بر آمده بودند، نا گاه شیري از پیش

۱ - شیهن

آمد ، جميع مردم که همراه ايشان بودند ملاحظـــه نموده بيک طـرف شدند ، و ايشان گوش آن شير را گرفته برو سوار گشته سير نمودند .

و چون خربزهاي اين موضع را برادر ابوالبقا هرگاه ملک سهوان بشرکت ميرزا دوست بيگ در جاگير او شد ، بخدمت حضرت جنت مکاني (۱) فرستاد . حضرت ايشان بغايت محظوظ شده اين خربزها را با خربزهاي ولايتي اصلی برابر ساختـــه امتحان فرمودند ، اين خـربزه از خربزهٔ ولايتي بسيار خوب بر آمد . بنا بران اين موضع در خالصهٔ شريفه نموده حوالهٔ نواب کامياب قدسي القاب نواب آصف جاهی (۲) کردند ، و چند سال اين موضـع در تحت (۹۷۳ - ۲) تصرف وکلاي ايشان بود .

---

۱ - جهانگير بادشاه (۱۰۱۴ - ۱۰۳۷ ه) .

۲ - ميرزا ابوالحسن بن اعتمادالدوله غياث بيگ ملقب به آصف خان معروف به آصف جاهي. برادر کلان نور جهان بيگم و واله ، ارجمند بانو بيگم (ممتاز محل زوجـه شاه جهان بادشاه) وفات ۱۷ شعبان ۱۰۵۱ ه ، مدفن لاهور . (مآثرالامرا ، ج ۱ ، صـ ۱۵۱)

و این چهـــار موضع از متعلقـات پرگنهٔ حویلی سهوان مي باشند ، و این مجموع هشت موضع مي شوند . و ممکن نیست که تا یک سال رعیت این مواضع از دست متمردان کوهي سلامت باشد ، چنانچه البته درین میان بدفعات مردم نهمردي و بلوچ چاندیه وغیره مردم کوهی ، این مواضع را آمده مي تازند و مال و مواشي را غارت می کنند ، و اطفال را بند کرده مي برند ، و هر کس از رعیت پیش راه آن بدبختان مي افتد بدرجـــهٔ شهـادت میرسانند . و باین سبب این مواضع خراب و ضائع اند . رعیت این مواضع را غله بخشي نماید ، از قرار نُه حصه ، چنانچه پنج حصه برعیت گذارد ، چهار حصه خود متصرف شود . یک حصه بواسطهٔ یراغ سپاهگري برعیت معاف کند . تا مکمل گشته سر وقت با مردم کوهی (۱-۳۸۰) استقامت نماید . دیگر

موضع تیري : است که بالفعل ویران مطلق ست ، از براي آنکه رعیت این موضع اکثر از دست مردم کوهي تلف شده ، و باقي مانده از

روي بي استعـــدادي هر جا متفـــرق شـــده رفتـه .

دیندار خان این موضع را در اواخر عملِ خود بسادات آستانه متبرکه حضرت مخدوم لعل شهباز بلند پرواز رحمة الله علیه بطریق انعام داده بود . و آنها زمینهاي این موضع را بقرار پنج حصه کرده برعیت سپرده بودند ، که چهار حصه از رعیت باشد و یک حصه از ایشان. بنا بران چند جریب زراعت درین موضع شده بودند .

قلعه احمد بیگ خان را که درین موضع ساخته و این کارِ خوب ازو واقع شده ، مرمت کرده صد سوار و پنجـاه برق‌انداز در آنجا تهانه نشاند . و مردم متفرق شده (۳۸۰ - ۲) این موضع را از هر جا تجسّس و تفحص کرده ، طلبیده استمالت داده بجاي و مقام اصلی آنها سکونت دهد . و یک سال از زراعتِ آنها چیزي محصول نگیرد ، بعد آن همان پنج حصه غله بخشي بآنها قرار دهد ، چنانچه یک حصه خود بگیرد و چهار حصه

برعیت گذارد ، که آبادانیٔ این موضع دخل تمام دارد . گویا دستِ تطاول مردم کوهي را از قصبه سهوان مسدود می سازد . و این موضع از قلعهٔ سهوان در سه کروهی واقـــع است ، و از کوه در دو کروهی . و مردم این تهانه باتفاق مردم تهانه بند ساوه خبردار جمیع مواضعات مذکوره که طرف کوه واقع اند خواهند بود . دیگر ،

موضع کاهی معجوبي : است که بر سرِ راهِ کوهِ لکی واقع است ، و این طرفه راهِ مخوفه است ، عالمی را خراب و ضایع ساخته و مي سازد . در زیر این کوه دریا مي گذرد (۳۸۱ - ۱) و وقت زمستان که آب کمي میکند ، پهلوي کوه مردم آمد و شد مي نمایند و وقتِ غلبهٔ آب بر دو راه کوه ، که بالا مذکور شدند . و اکثر متمردان کوهي و سمیجه این راههـــا را می زنند ، و مردم را مي کُشند و مالِ آنها غارت میکنند .

مردم ترخان رعیتِ این موضع را دلاسا داده مواجبي باینها مقرر کرده بودند ، و راهِ کوه لکي را جاري میکردند

و آنچه زراعت اینها مي شد در مواجبِ اینها مجري مي دادند . و براي همین این مـــردم را در زمـان ترخـــانیان "مواجبي" مي گفتند ، و الحال درین ملک مشهور به "معجوبي" شده اند. و گذشت بختیـار بیگ ترکمان از دست جاگیرداران سهوان رعیتِ این موضع ویران شده متفرق گشته رفته بودند . چون پیر غلام در سهوان آمد ، رعیتِ این موضع را از ملک بهکر دلاسا کرده (۳۸۱ - ۲) طبیـــده مساعدت داده در جاي و مقام آنها نشاند. ۱
و سیم حصه از محصول زراعتِ آنها میگرفت ، و خبرداري نصف راه لکی را که بطرف قلعه سهوان واقع است ، بعهدهٔ آنها گذاشت . و نصف راهِ دیگر که بطرف پرگنهٔ سن است ، بمردمِ بلوچ نوت بنده که در موضع لکعلوي ساکن اند ، سپرد . و خود کاشته آنها که در موضع مذکور میکردند انعام کرد. و همچنین می بود تا انقراضِ عملِ شمشیر خان اوزبک . و گذشتِ عمل او رعایت احوال رعایاءِ این موضع کسي نکرد تا آنکه رفته رفته زبون

شـدند ، و اکثر مردم جاندار اینهـــا را متمردان کوهي بدرجهٔ شهادت رسانیدند . و در عمل دیندار خان جماعه از مردم نهمردي آمده برین موضع ریخته ، آنچه مرد معني در نظر آن بدبختان افتاد کُشتند (۳۸۲ - ۱) ، و گوشهاي زنان را بریدند و طفلان را اسیر کرده بردند ، و بقیةالسیف گریخته در قصبه سهوان آمده ساکن شدند ، و بعضي متفرق شده رفتند و موضع مذکور ویران مطلق گردید . و این موضع از قلعه سهوان در دوُ کروهي واقع ست ، و از کوه لکی در یک کروهي . و مواشئ شهـــر اکثر بآن طرف رفتـه مي‌چریدند ، و هیزم کشان هیزم مي آوردند . چون این موضع ویران شد ، دستِ تصرّف دزدان سمیجـه و مردم کوهی ، بقصبهٔ سهوان دراز گردید . چنانچه مواشی را تاختـه مي بردند ، و هیـزم کشان وغیره مردم مسافران را مي کشتند و تاراج میکردند . بلکه درمیانِ شهر ، مواشي و اسپان را نگه داشتن مشکل شد . چنانچه چند مرتبه اسپان سپاهیانِ دیندار خان را

(۳۸۲ - ۲) دزدان سمیجه ، از میان شهر جبراً و قهراً کشیده بردند ، و هیچ کس مقاومت آن روسیاهان نه نمود . و بواسطه همین شدت دیندار خان گردِ شهر سهوان ، قلعه ساخت . و درین باب سابق هم مذکور شده .

یک روز این خانه زاد به دیندار خان گفت که ” این قسم موضع در ایام حکومت شما ویران بودن خوب نیست “! این حرف در دل او کارگر شده ، موضع مذکور را به سید جلال داد ، او بنام پسرِ خود سید کمال نام ، کمال پور نام نهاده گرد آن موضع دیوار قلعه ساخته رعیت باقي مانده را دلاسا داده بجاي و مقام آنها نشاند . و از زراعتِ آنها عمل غله بخشي بقرار چهارم حصه نوشته داد ، چنانچه یک حصه خود بگیرد و سه حصه رعیت را گذارد . باین دلاسا پارهٔ استقامت یافته ده بیست جریب در ربیع ایت ئیل (۱) (۳۸۳ - ۱)

---

۱ - نام سال یازدهم از دورهٔ دوازده سالِ تورکی است که حیوانات منسوبند ، و بعد از هر دورهٔ دوازده ساله دورهٔ دیگر آغاز مي شود . ایت ایل بمعني سال سگ است .

زراعت کرده بودند که دیندار خان تغییر شد . غرض که تربیت این موضع نیز از لوازمات است ، این موضع را همان حصه سید جلال منظور دارد و ده برق انداز و دَه تیر انداز در آنجا نشاند ، تا رعیتِ این موضع استقامت گیرد و خبر داري نصف راهِ کوه لکی هم میگرفته باشند . و این هر دو موضع از معمولهٔ پرگنه حویلی سهوان مي شوند. دیگر ،

قصبه سهوان : است. و تربیت این موضع از مواس در ذیل مواضعاتِ صدر ذکر یافت ، و براي رفاهیت رعیت غله بخشي بدستور سابق بالمناصفه قرار دهد . و چون قلعهٔ سهوان کهنه شده و ضائع گردیده و آب دزد از کار رفته ، اگر از سر نو مرمت یابد عین صواب ست .

دیگر چشمه کائي است و چشمه نیک (۱) - و این هر دو (۳۸۳ - ۲) چشمه را یک موضع در دفتر مي نویسند و از متعلقات پرگنه بوبکان

---

۱ - نثینگ تاکنون موجود و معروف است .

مي شوند ، و درين هر دو چشمه بلوچ نوحاني ساكن اند و زراعت ميكنند ، و محصول مثـل سائـــر رعيت بجاگيردار نمي دهند مگر پاره' گوسفند و بزّ فصلانه در عمل بختيار بيگ و پير غلام تا اواخر عمل شمشير خان ميدادند ، و در لشكر كشي نيز همراهي مي كردند و درين باب سابق هم مذكور رفته ، و الحال زبون شده غير معموله افتاده اند . مابين اين هر دو چشمه يک كروه مفاصله خواهد بود و از سهوان چهارده كروه مي شوند ، ميان كوه .

و شكار_ رنگ و قوج بر پشتهاي كوههاي اين چشمه ها بسيار است . مؤلّف بهمراه مرحوم عتيق الله پسر كلان برادر ابوالبقا كه حضرت جنت مكاني براي شكار رنگ فرستاده (۳۸۴ - ۱) بودند درين كوه ها شكار_ رنگ و قوج بسيار كرده .

اين بلوچـان را براي محافظت مواضعات مذكوره ، از فساد احشامات كوهي دلاسا دهد و علوفه براي آنها مقرر سازد ،

تا دويست كس خواهند بود ، همه جنگره و بهوميه كوه . و اين هر دو چشمه در علوفه آنها مجرئی داده موضع تيري نيز در جاگير آنها بدهد . و صد نفر از آنها آورده در تهانـه موضـع مذكور بهمـراه تعينات آنجا نشاند . و صد كس ديگر همچنان در جاي و مقام اصلی خود بر چشمهاي مذكوره ساكن باشند .

و قلعه احمد بيگ خان را كه بر چشمـه نيک ساخته و اين كار نيز ازو خوب بوجود آمده ، مرمت كرده بيست سوار و دَه برق انداز دران قلعه تهانه كرده نشاند ، تا آن چند بلوچ هم در (۳۸۴ - ۲) زير حكم لشكر شهنشـاهی بوده پيوسته خبر احشامات كوهي بآن مردم ميرسانيده باشند . و باين تدبير اين دوازده موضع مسطور ، از دست تغلب مردم كوهی محفوظ مانند ، و خاطر جاگيردار ازين طرف دغدغه نكند .

و آن سه موضع ديگر از جمله دَه موضع پرگنهٔ حويلي سهوان كه اين طرف دريا واقع اند :

یکی : کبروت است ـ و

دوم : سانکپور ـ و

سوم : بهوتره .

و درمیـان این هر سه موضع و کوه ، کولاب منچر حائل است بنا بران وسوسه از طرف متمردان کوهي ندارند . رعیت این مواضع را هم غله بخشی بقرار بالمناصفه نماید تا آبادان شوند .

و پنج موضع از مواضعات پرگنه حویلی آن روي دریا بطرف سمیجه مخذول‌العاقبة واقع اند ، و بسببِ آن بدبختان (۳۸۵ ـ ۱) ویران افتاده اند ، و تربیت این مواضع در ذیلِ تربیت پرگنه خطه بیان مي شود . و اسامي این مواضعات این ست :

موضع لنجار ،

موضع سیدان کاره ،

موضع دولت آباد ،

موضع دیـه ،

موضع بیلی شیخ مومه .

هشتم پرگنه سن است. و بواسطهٔ آسیب مردم نهمردي و سمیجه اونر بالفعل خراب است، چنانچه چند موضع این پرگنه آباداني هم ندارند و ویران افتاده اند.

و تربیت این پرگنه بدین وجه است که: قلعه احمد بیگ خان را، که در موضع آمري ساخته و این کار هم ازو خوب واقع شده، مرمت نموده پنجاه سوار و بیست و پنج برق انداز آنجا تهانه نشاند، تا مواضعات که این طرف قصبهٔ سن مغرب رویه واقع اند آبادان شوند. و،

موضع آمري مذکور و موضع تهتی (۳۸۵ - ۲) ولی محمد بالفعل ویران مطلق اند. و درین هر دو موضع سادات می بودند، و تا انقراض عمل شمشیر خان اوزبک بغایت آبادان و معمور بودند، و گذشت عملِ او اکثر سادات این هر دو موضع از دست مردم نهمردي و سمیجه اونر بدرجهٔ شهادت رسیدند، و قلیلی که ماندند متفرق شده بهر جا رفتند. و موضع آمري را دیندارخان به سید یوسف اربابِ سن جاگیر کرده بود، و موضع تهتي را به سید حسن از سادات موضع لکعلوي. بنا بران درین هر دو موضع پارهٔ آباداني نموده بودند. مردم متفرق شدهٔ

شدهٔ این هر دو موضع را تجسّس کرده
طلبیده در جاي و مقام اصلی آنها نشاند ، و
زراعت آنها را چهارم حصه غله بخشي
نماید که یک حصه خود بگیرد و سه
رعیت (۳۸۶ - ۱) متصرف شود . دیگر
موضع لکعلوي است ، و درین موضع هم سادات مي باشند
و حصهٔ غله بخشی این مردم بدستوري که
پیر غلام قرار داده ، تا حال منظور است.
چنانچه چهارم حصه از اولاد حضرت میان
سید ابو بکر رحمة الله علیه ، و سوم حصه
از سائر سادات و رعایاي ریزه جاگیردار
میکرد ، و باقي برعیت میگذارد . و ازین
جهت این موضع بطریق خوب آباد است ،
چنانچه یک وجب زمین قابل زراعت
ازین موضع غیر آباد نیست ، و سر کلّه
بتمام پرگنه سن میزند ، و بزور خود در
زیر کوه مردم این موضع نشسته اند ، و
اگر زبون میشدند کیّهها مانند سادات
آمري و تهتي از دست متمردان کوهي
کشته میشدند ، و این موضع هم ویران
میگردید . بعد آن (۳۸۶ - ۲) یک آتش
در قصبـــه سن میسوخت ، و آتش دیگر

در شهر سهوان که درین میان از دست متمردان کوهي و سمیجه اونر جانوري پر نمي زد . این موضع را بدستور سابق عمل میکرده باشد ، و جزوي زراعت بلوچ نوت بنده که بیرون این موضع مي باشند بدستور قدیم معاف دارد ، و نصف راه کوه لکی را به عهدهٔ اینها گذارد ، چنانچه درین باب سابق هم مذکور شده .

و یک کروهي ازین موضع در کوه ، چشمه ایست که ممر او بر چشمهٔ گوگرد است . روز ، شب ِ سیوه‌رات هندوان ، جمیع هندوان ِ ملک ِ سهوان و اکثر هندوان ِ ملک بهکر و ملک ِ تهته درین چشمه از زنان مردي (۱) غسل میکنند و عجب تماشاي مي شود . زن و مرد باهم ، پرچها بسته ، برهنه شده ، درین چشمه مي در آیند . مرزا جاني ترخان (۳۸۷ - ۱) بالاي این چشمه ، پارهٔ کوه را تراشیده جاي ساخته که دو

---

۱ - کذا در اصل .

سه کس توانند نشسته تماشا کرد . و مردمِ هندوان این چشمه را ”دهارا تیرت“ مي نامند ، و بزبان سند مشهور به ”دکري کلان“ شده .

و درسه کروهي این موضع بر پشت کوهي ، یک قبري کلاني واقع است ، از خشتِ پخته ، قریب پنجاه شصت ذرع باشد . مي گویند که : قبر حضرت هارون علیه الصلوٰة والسلام است . مؤلّف آن جا رسیده و زیارت کرده ، بسیار جاي پُر فیض است .

یک قلعهٔ دیگر در موضع جیسروت که آن طرف قصبهٔ سن مشرق رویه است ، انداخته پنجاه سوار و بیست و پنج برق انداز آنجا تهانه نشاند .

و موضع مذکور و موضع ادربیلی لاکه را ، که درعمل شمشیر خان بغایت آباداني داشتند ، و الحال (۳۸۷-۲) از پا افتاده و ضایع شده اند ، نیز چهارم حصه غله بخشي قرار دهد ، و قصبهٔ سن و مواضعات دیگر را بقرار بالمناصفه و رعیت این پرگنه را استمالت نماید . چنانچه هر کس یراغِ سپاهگري داشته

باشد ، فبها ! و هر کس نداشته باشد ، او را بطريق مساعدت يراغ بدهد تا رعيت نيز دستيار لشکر تهانجات اين پرگنه شود .

و مردم تعيينات هر تهانه را چنان قرار دهد که علوفهٔ آنها از حاصل همان پرگنه ميرسيده باشد ، مبادا ، بواسطهٔ گرفتنِ علوفه جاي ديگر بروند و دران وقت دستِ متمردان بر رعيت دراز گردد .

تا آن وقت که رعيت يک مرتبه بطريق خوب استقامت گيرد ، و اين معامله تا مدت يک سال ميکشد . بعد از يک سال از روي اين تدبير آنچنان ملک انشاءُ الله تعالى (۳۸۸ - ۱) رو بآباداني بيارد که شرح آن بقلم راست نيايد . و آن وقت مي تواند که مردم تعيينات تهانجات را بالمناصفه سازد .

و قصبه سن : از قلعه سهوان در هژده کروهي بطرف تهته واقع است ، و از کوه در هفت کروهي . و در پنج کروهي سن بطرف تهته کوهچه واقع است ، و بر پشت آن کوهچه قبر حضرت خواجه اويس قرني و والدهٔ ايشان عليهما الرحمة و الغفران ، ساخته اند ، و مي گويند که اين جا نظرگاه ايشان است . روز حج عالمي در آنجا

جمع میشوند از مردم احشامات کوهي
وغیره و زیارت میکنند .

و هرگاه جاگیردار سهوان خاطر از پرگنات این روي دریا جمع کرد ، و ششصد و چهل سوار و سیصد و چهل برق انداز و تیر انداز در تهانجات این هشت پرگنه مقرر داشت ، و رعیت را استمالت (۳۸۸ - ۲) نمود . بفراغ خاطر براي استیصال سمیجه اونر مخذول‌العاقبة و تربیت آن سه پرگنه که بطرف آن بدبختان واقع اند ، با پانصد سوار و دویست برق انداز از دریا عبور کرده قلعه در ویجره مستحکم راست کرده باغات مناسب باطراف کولاب ویجره طرح انداخته دران قلعه باستقلال تمام نشیند . و رعیت پرگنه جنیجه را عمل غلّه بخشي بقرار بالمناصفه نماید .

و پرگنه لاکوت دو طرف مي شود
یکی طرف : مردم لاکه که رعیت پاک اند .
دوم طرف : سمیجه مخذول العاقبه .

و درین باب سابق هم مذکور شده ، و عمل طرف مردم لاکه از ابتداي بختیار بیگ لغایة احمد بیگ خان ، بقرار سوم حصه غله بخشي و ضبطي شده آمده . دیندار خان چون مردم لاکه را زبون دید از روي رفاهیت (۳۸۹ - ۱) طرفین ، عمل اینها را بقرار چهارم حصه نمود .

این طرف لاکه را همان عمل دیندار خان منظور داشته

محصول زراعت این مردم را بقرار چهارم حصه میگرفته باشد ، وطرف سمیجه وقتي که معمول بود . چنانچه در عمل بختیار بیگ و پیر غلام و شمشیر خان نیز بقرار سوم حصه مال از زراعت اینها مي گرفتند . و در غیر عملی سختي نیست ، این طرف سمیجه را همان عمل سابق بر قرار داشته محصول زراعت این بدبختان را از روي ضبط جبراً و قهراً بقرار سوم حصه غله بجنس بگیرد . و رعیت پرگنه خطه و چند موضع پرگنه حویلی سهوان را که بطرف سمیجه واقع اند ، پنج و دو غله بخشي نماید ، چنانچه سه حصه برعیت گذارد و دو حصه خود متصرف شود .

و ، قصبه جنیجه : از قلعه سهوان پانزده کروه میشود (۳۸۹ - ۲) و ،

قصبه لاکوت : هشت کروه - و ، قصبهٔ پرگنهٔ خطه که موضع تلهتي باشد . سه کروه . و خطه تمام نام پرگنه شده .

و همچنین نشستن جاگیردار سهوان در ویجره باستقلال تا یک سال سمیجه اونر را خراب و ضایع مي سازد ، و این هر سه پرگنه بدستور سابق رو بآباداني و معموري مي آرند . از برایٔ آنکه رعیت ریزه که بضرورة جاي و مقام اصلی خود را گذاشته در سمیجه در آمده بود ، باز بصرافت اولیٰ ازان بدبختان جدا شده بجاي و مقام خود ، از پرگنه خطه و سن و جنیجه و طرف مردم لاکه از پرگنه لاکوت و چند موضع

پرگنهٔ حویلی سهوان که در صدر ذکر یافته ، آمده متوطن میگردد . و آن روسیاهان بغیر رعیت چه مي کنند ، یقین است که پریشان میگردند و ضایع مي شوند .

و بعد آن (۳۹۰-۱) منادي کند که سر سمیجه و بندي و زن و مال او بدستِ هر که افتد ، از آنِ وي ، خواه سپاهي و خواه رعیت. و برین قول خود مستقل باشد و سواري نماید ، به بیند قدرتِ الهي را که کار سمیجه بکجا میرسد . چنانچه اکثر آنها بقتل مي رسند ، و اهل و عیال اسیر میگردند ، و مال و مواشي بغارت میرود ، و بقیةالسیف که در دهن کرده آمده او را مي بینند ، و رعیت پاک مي شوند . و در عرض پنج سال انشاءالله تعالی نام و نشان اینها ، مانند مردم شوره و ببر و دل که در سرکار چاکر هاله مي بودند ، نمي ماند . و عالم از شر و فساد این بدبختان خلاص مي شود .

و این بخاطرِ عاطر ، فیض مآثر دریا مقاطر ، وسوسه نکند که حاصل ملک سهوان این قدر جمعیت را که یک هزار (۳۹۰-۲) و یک صد و چهل سوار ، و پانصد و چهل برق‌انداز و تیر انداز باشند ، کجا کفاف خواهد کرد . از براي آنکه اگر آن قسم شخص که صدر ذکر یافت ، جاگیردار سهوان شود ، این قدر جمعیت را نگهداشته مبلغ پنجاه هزار روپیه دیگر در هر سال بخزانه عامره پیشکش هم میدهد . سواي یک سال اول که دران سال استمالت رعیت و تربیت

لشکر مي نماید . و گذشت پنج سال که متمردان این ملک استیصال یافتند ، و از یک ملک ده ملک دیگر بهم رسید ، خواه او را تغییر کرده شخصي دیگر را فرستند ، و خواه خدمت دیگر در همین صوبـه باو فرمایند . چنانچـه سواري در کوه کنـد .

و انون بیلـه که درو کان سرمـه ظاهر و کان مس مستور است ، در حیطه تصرف اولیاء قاهره آورده ، آن معـدن مس را از قوت بفعل آرد .

و درین باب حکایت مانک ولد گوریه (۱) هندو بطریق تمثیل گفته میشود ، که او (۱۰۳۹۱) باستعداد یک پرگنه کاهان ، در زمان حضرت عرش آشیاني و حضرت جنت مکاني چه کارها که در ملک سهوان وغیره نکرده بود . مجملاً بیان او اینست که :

این پرگنه دو حصه در جاگیر کوریه بود و یک حصه در جاگیر گاذر بادشاهي ، و حصه او را هم بطریق اجاره ازو گرفته تمامي پرگنه حواله مانک پسر خود کرده بود ، و درین باب سابق هم مذکور شده و ترددهاي مناسب ازو بوقوع آمده . چنانچه قلعه در قصبه کاهان انداخته نشسته بود و سیصد سوار مغل و افغان خوب و دویست سیصد برق انداز و تیر انداز

---

۱ - در اصل این نام گهوریو یا کهوریو باشد .

نوکر نگهداشته . از روي تدبير سپاهگيري اين هر سه فرقه متمردانِ صدر را از سميجه و چانديه و نهمردي وغيره احشام کوهي را تنبيه خوب داده بود ، بلکه بلوچ مکسي را که تعلق به ملک (۳۹۱ - ۲) سيوي دارند نيز تاخته ، زبون کرده بود ، و ميخواست درونِ کوه در آمده بر سر موضع حب قلعه ساخته ، از هر قريه از قراءُ پرگنه کاهان يک خانه وار رعيت برداشته آنجا ساکن گماند ، تا زراعت ميکرده باشند . و يک هزار اوبچي نعل تيار کرده ، قصد سواري مواضعاتِ کوه داشت امّا ميسّر نه شد ، و درين معني حرفِ او را تا حال مردم سند مي گويند .

ديگر مردم پهوار رعيت او يک مرتبه با وي سرکشي کردند . چنانچه در سواري چابک از دستِ او افتاد ، عيسىٰ نام سردار پهواران گفت که : " دستهٔ ترازوي سهتـه را برداشته بدهيد . " اين حرف را در خاطر داشته يک روزي بطريق سهماني جميع سرداران مردم پهواران را طلبيده ، همه را در قيد کرده ميان قلعهٔ کاهان نگهداشت . و بجمعيتِ خود سوار شده بر سر موضع (۳۹۲ - ۱) سيکرجي که جاي عيسىٰ پهوار بود ، آمد . مير نام پسر عيسىٰ لشکر کرده سر راه مانک را گرفت ، و درميان اينها جنگ خوب واقع شد و مير مذکور کشته شد ، و مردم پهوار شکست خوردند . با آنکه دران روزها مردم پهوار نهايت قوت داشتند ، قريب هفصد هشتصد سوار و دو سه هزار پياده مکمل درميان اينها مي بر آمدند .

و سر میر مذکور را بریده پیش عیسیٰ پدرش فرستاد کـه : " بآن ترازوي که میگفتي این سر را وزن کن . "، بعد ازان آنچه یراغ سپاهگري پیش پهواران بود ، از اسپ و جیبه و شمشیر و سپر همه را با جرمانه دیگر از آنها گرفته ، از قید خلاص کرد . و همیشه لشکر پهواران همراه او مي بود . و بسبب آنکه رعیت ریزه و سپاهي ازو راضي بودند ، این نوع تادیب بمردم بهوار داد .

و چون احمـــد (۳۹۲ - ۲) بیگ خان رعیت ریزه و سپاهي را از خود راضی نداشت باوجودي که ده پرگنهٔ ملک سهوان و یک حصهٔ پرگنه چندوکه مین اعمال ملک بهکر ، در جاگیر او بود ، چند مرتبه از دست پهواران شکست خورد و کار نتوانست کرد . و هرگاه پرگنهٔ کاهان در زمان حضرت جنت مکاني در جاگیر مرزا غازي ترخان شد ، مانک خواست تا بدرگاه اعلیٰ برود ، چون به بهکر رسید مرزا غازي روانه قندهار بود و در بهکر نشسته استعداد سفر مي کرد ، او را طلبیده دلاسا داده نوکر خود کرده همین پرگنه کاهان را در جاگیروي تنخواه نمود . و او با یک صد و پنجاه سوار خوب بهمراه میرزا غازي شده روانه قندهار گشت .

در اثنا راه مردم بلوچ مکسي ، میرزا غازي را آمده ندیدند . میرزا غازي او را بر آنها (۳۹۳ - ۱) تعیین کرد و او تعاقب آنها نموده بر مواضعات آنها ریخته ، چند سر بریده مواشي بسیار بدست آورده بنظر میرزا غازي گذرانید . و چون

میرزا به قندهار رسید ، تهانه زمین‌داور را باو سپرد و آنجا تردّدهاي خوب با حیدر نمود ، و چند جنگِ صف باوي کرده هزیمت داد . و بر مردم هزاره نیز سواري‌ها نموده مطیعِ خود ساخت . و روشن سلطان سردارِ مردم نوکدر، با تحفها از قسم اسپ و لاجین و باز و چرغ آمده او را دید .

بعد ازان میرزا غازي حکومت تهته را از خسرو بیگ تغییـــر کرده به سایدنه (۱) هندو داد ، و حکومت سرکار نصر پور را از پسران قاسم خان ارغون تغییر کرده به شهباز خان خدمتگار سپرد ، و درین باب سابق هم مذکور شده . و اینها مانک را فوجدار (۳۹۳ - ۲) همراه خود طلبیده گرفتند ، و او بهمراه سائدنه و شهباز خان شده بجمعیت خوب به نصرپور رسیده قلعه نصر پور را از پسران قاسم خان ارغون خالی کرده به شهباز خان داد .

خسرو بیگ با پسران قاسم خان ارغون مشورت کرد که درمیان این جماعـه همین مانک است ، او را بهر حیله بکُشید ، دیگران همه هیچ اند . و باین سبب فتحي ولد قاسم خان ارغون بطریق مهماني مانک را بمنزلِ خود طلبیده بفریب کُشت . و بعد از کُشته شدنِ او جندائي برادر فتحي مذکور با لشکر بسیار فیل در پیش کرده بر سرِ دیره مانک

---

۱ - در اصل این نام **سائیدنڈ** نڈ باشد .

آمد ، و شهباز خان و سائدنه هندو دروازهاي قلعهٔ نصر پور را مضبوط نموده متحصّن گردیدند . و راي سنگ پسر مانک با جمعیتِ پدر خود باو جنگ خوب کرده شکست داده ، کس بسیار را (۳۹۴ - ۱) کُشت ، و فیـل بدست آورده به شهباز خان گذرانید . و شیر بیگ داماد قاسم خان ارغون درین جنگ کُشته شد ، (۱) و رفته بر دیره جندائي که پنج شش کروه راه از نصر پور دور بود ، افتاده آنچه اسباب و متاع دران دیره یافت تاراج کرد . (۲)

غرض که مانک که بقوتِ یک پرگنه این قسم کارها کرده بود . والله اعلمُ بالصواب .

oooooo

۱ - از کتیبهٔ قبر شیر بیگ ظاهر است که وي بتاریخ ۱۱ رمضان ۱۰۲۰ھ کشته شده است .

۲ - رک - برايُ تفصیل ، تاریخ طـاهري ، بیگلرنامه ، و مقدمه مثنوي چنیسر نامه از راقم الحروف .

رکن دویم

در تدبیر ایل نمودن بلوچ چاندیه

فکر این مردم از دست تهانه دار پرگنه باغبانان بسهولت مي شود ، چنانچه اگر در جاي و مقامِ خودها قرار بودن میدهند مالگذاري مثل سائر رعیت میکنند ، و از شیوه متمردي محترز مي باشند . و الاّ بوقتش چنان سواري کرده متنبّه مي سازد که عبرت دیگران میگردند . و اگر وطن اصلی خود را گذاشته بطرف ملک سیوي (۳۹۳ - ۲) و گنجابه رفته متوطن شدند ، ثبت المدعي - احشامات آن طرف که باین بدبختان عداوت جبلی دارند خراب و ضایع مي سازند .

والله اعلم بالصّواب

رکن سیوم

در تدبیر فرو نشاندن آتش فساد قوم نهمردي

بر راي عالم آراي بهجت افزاي روشن و هویدا میگرداند که تدبیر ایل کردن اینها بدو وجه میسّر میشود :

وجه اول : آنکه چنانچه سابق مذکور شد ، این مردم صاحب جمعیت خوب اند و سپاهي بمقتضي ـ الانسان عبیدالاحسان ـ سرداران هر چهار طرف اینها را جاگیردار سهوان دلاسا داده بدرگه فلک اشتباه فرستد ، و از حضور هر یکی بجزوي منصب سرفراز شده بیاید ، و در سرکار چاکر هاله و یا در پرگنهٔ سن جاگیر اینها تنخواه شود ، و لذت جاگیر را دریابند و دل (۱۰۳۹۵) بنوکري بر بندند ، یحتمل که خدمتهاي شایسته بکنند . چنانچه احشامات دیگر که در کوه سکونت دارند همه را زبون کرده رجوع بچبوتره سهوان کنانند ، و سالیانه بر آنها مقرر نموده واصل کرده رسانند . و اگر حکم گرفتن ملک قندهار و یا ملک کیچ و مکران شود ، در مصالح آن نیز بکار مي آیند . والله اعلم بالصواب .

وجه دویم : آنکه اینها زبون شوند و مملکت شهنشاهي از دست اینها محفوظ باشد. و آن نیز از دست جاگیردار سهوان میشود ، چراکه مردم کوهي خصوصاً مردم نهمردي زراعت نمي کنند ، و مال و مواشي از قسم شتر و اسپ و گوسفند و گاو بسیار دارند وتمام معیشت اینها از پرگنجات سهوان و سرکار چاکرهاله مي شود . چنانچه شتر و اسپ و گوسفند و نمد و شطرنجي و دیگر امتعهٔ کوه آورده (۳۹۰ - ۲) درین جا میفروشند ، و از اینجا غله و سلاح و پرچه مي برند . و علی هذالقیاس سوداگران این ملک ، پرچه و غلّه و سلاح در کوه مي برند و از آنجا شتر و اسپ و گوسفند وغیره ، متاع کوهي مي آرند .

پس بمردم تهانجات خود که در صدر ذکر یافت ، تاکید نماید که آمد و رفت مردم بلوچ و سوداگر از کوه بر طرف شود . چنانچه بدزدي هم کس در کوه ، متاع سند را نبرد. و همچنین صوبه دار تهته قدغن کندکه از راه ملک او سلاح و غله و پرچه باین مردم نرسد ، و هیچ احتیاج عساکر ظفر مآثر را باینها نیست . اگر شتر درکار است در مردم جت (۱) بسیار است ، و اگر اسپ باید از قندهار و کیچ

---

۱ - جتّ قبیله ایست در سنده ، که شغل اشترداري دارند ، و از همین راه اعاشه میکنند .

آنقدر اسب مي آيد که کسي قبول هم نمي کند. و اگر دروايش (۱) گوشت است، آنقدر بُز و مرغ در (۳۹۶ - ۱) ولايت سند بهم ميرسد که شرح آن بقلم راست نيايد. پس احتياج باين بدبختان نمودن چه مناسب است.

ديگر جاگيرداران سرکار چاکر هاله جاگيرهاي که باينها داده اند، بر طرف سازند. تا اينها بدستور سابق بتمام باز رجوع بکوه کنند، بعد آن اگر بلطف کريم علي الاطلاق يک سال در کوه باران نه شود، چنانچه درين چند سال همچنين شده بود، امّا اينها در سرکار چاکر هاله در جاگيرهاي خود نشسته بودند و هيچ کس مزاحم احوال اينها نبود. آن زمان بي تردّد جاگيردار سهوان و صوبه دار تهته ضايع و خراب ميگردند، وکاه در دهن کرده آمده جاگيردار سهوان را مي بينند.

و باز اگر احتياج افتد جاسوسي خوب کرده جاگيردار سهوان سواري بر آنها نمايد، و خدا راست آرد (۳۹۶ - ۲) که بي خبر باشند، البته ضايع مي شوند. و الاّ دفعهٔ ديگر

---

۱ - اين کلمه در هر دو نسخه چنين است، که معني آن مفهوم نيست. احتمال دارد، که اصل آن "در واش" سندهي باشد بمعني ضرورت. و يا شايد صحيح آن (در هوس گوشت) بوده و کاتبان ممسوخ ساخته اند.

و همچنين در عرض پنج سال که مذکور شد ، مردم رعيت پر قوت مي شوند و اينها زبون مي گردند . بوجهي که آسيب اينها بملک سهوان و سرکار چاکر هاله نمي رسد . و درين ميان اگر مانند عمل ترخانيان پيشکش خوب سالیانه قرار دهند ، مي توان راه کوه را جاري ساخت . امّا ، الحال بسيار در غرور اند ، چراکه جاگيردار سهوان هم باينها تملق دارد ، و جاگير از ملک خود باينها مي دهد ، و همچنان جاگيرداران سرکار چاکر هاله . و يک مرتبه همين تدبير براي اينها و ديگر مردم کوهي ، سيد بايزيد بخاري در صوبه داري تهته کرده بود ، و مردم خود را جابجا گذاشته در سهوان هم فرستاده بود ، که هيچ کس آمد و رفت بطرف کوه نکنند . بعد آنکه (۳۹۷ - ۱) اينها وغيره مردم کوهي رفته او را در تهته ديدند و پيشکش گذارنيدند ، امر کرد که راه کوه جاري شود و مردم خود را از سهوان و جاهاي ديگر باز طلبيد . والله اعلم بالصواب ـ

و اگر مثل جاگيردار سهوان يک شخصي را دروبست سرکار چاکر هاله از ملک تهته جاگير بدهند ، و شخصي ديگر را پرگنه جتوئي و پرگنه چندوکه و پرگنهٔ تکر از ملک بهکر که بطرف شکر واقع اند ، و ملک سيوي و گنجابه در جاگيرش تنخواه نمايند . و اين هر سه امراء درخدمت شهنشاهي متفق باشند از روي عدل و انصاف نه از روي ظلم و گذاف ، نعوذ بالله منه ـ آن زمان سواي اين جاگيرها ، تمام

ولايت سند از بهكر تا هربلائي بندر خالصه شريفه نمايند و كروريان بگذارند كه از روي عمل معمول عمل كنند ، و رعيت را دلاسا دهند. (۳۹۷-۲) و از كروريان آباداني ملک بپرسند ، تا ملک روز بروز رو بآباداني و معموري بيارد ، و خزانه را يوماً فيوماً توفير حاصل آيد . نه از زيادتي تحصيل مال كه درو هميشه خرابي ملک است و دامن دولت شهنشاه فراخ . و اين ولايت سند اگر چنين شود زود آبادان ميگردد ، و از جاهاي خالصهٔ هندوستـــان بمراتب بهتر است ، چرا كه رعيت ولايت سنـد مسلمان و اكثر غريب و خدا ترس اند ، قاب ظلـم و ستـم جاگيرداران چنـدان ندارنـد . والله اعلم بالصّواب .

و كمترين خانه زادان مي گويد كه : مقصود از اطناب كلام در بيان احوال ملک سهوان اينست كه تربيت اين ملک را از روي تدبيري كه مفصل شد ، نمايند. تا ملک رو بآباداني بيارد و متمردان استيصال يابند (۳۹۸ - ۱) و ايل گردند ، و خاطر بواسطهٔ معموري اين ملک از جميع ولايت سند جمع شود . از براي آنكه متمردان همين ملک ، فساد در ملک بهكر و ملک تهته دارند و بهمين جهـة در بيان احوال ولايت سند احوال ملک سهوان را عقب بيان كرد ، و هرگاه نتيجهٔ تدبير تربيت اين ملک بدست افتاد ، تدبير ممالک ديگر را برين قياس كنند و عمل فرمايند .

دیگر بباید دانست که مقصود اصلی از خلقت انسان آنست که ، این کس باید دو طرف را محافظت کند.

یکی طرف : عالم سفلی را که تا زنده است در آسایش باشد و نیک نام .

دویم طرف : عالم علوي را که چون بحکم ـ کُلُّ شَيْ هالِک الاّ وَجْهَهُ ـــ قدم در منازل عالم الوهیّت نهد ـ در ـ یَومَ یَفِرُّ المَرءُ مِن آخیهِ وَامّهِ وَ آبیهِ وَ صاحِبَتهِ و بَنیهِ لِکل امْرِيٍ مِنهُمْ (۳۹۸ - ۲) یومئذٍ شانٌ یُغنیهِ ـــ تشریف ـــ وَ امّا مَن اوتیَ کِتابَهُ بِیَمینِهِ فَسَوفَ یُحاسَبُ حِساباً یَسیراً و یَنْقَلِبُ إلیٰ آهلِهِ مَسْرُورا ـــ پوشیده ، لذات ـــ عَلیٰ سُرُرٍ مَوضُونَةٍ مُتَّکِئِینَ عَلَیْها مُتقابِلِینَ یَطُوفُ عَلَیْهِم وِلدانٌ مُخَلَّدُون بِاَکوابٍ وَّاباریقَ وکاسٍ مِن مَّعِینٍ لا یَصَدَّعُونَ عَنْهَا ولا ینزِفونَ و فاکِهَةٍ مِمّا یَتَخَیَّرون و لحم طَیرٍ مِمّا یَشْتَهُون و حورٌ عین کامثالِ اللُّؤلُؤِ المَکْنُون جزاءً

بما كانوا يعملون — بگيرد. و حفظ
اين هر دو طرف بسبب دست آوردن
مضمون اين بيت به بادشاهان و امرايان
حاصل مي شود - بيت :

آسايش دو گيتي تفسير اين دو حرف است
با دوستان مروّت (۱) با دشمنان مدارا

و هيچ دوستي در دو عالم ايشان را بهتر از رعيت نيست از براي آنكه از مكاسب اينها بغير كشيدن (۳۹۹ - ۱) محنت و مشقت ، مال بدست مى آرند ، و اينها در رنج و عنا و ايشان در تنعم و غنا . و چون برعيت احسان باشد و خلاف حكم شرع از آنها چيزي مطالبه نشود ، در دنيا در آسائش مي باشند و نيک نام ، و در عقبى همين رعيت شاهد حال خوش خلقي و عدل ايشان ميگردد . و ثواب عدل بمقتضى — عَدْلٌ ساعَةٍ خيرٌ مِن عَمَلِ الثَّقَلَيْن — مي يابند . پس بچه سبب غافل از اينچنين دوستي بعضي امرايان و عمال ايشان بوده ، بسبب ظلم در دنيا خود را بدنام مي كنند ، و در آزار مي باشند ، و درعقبى از روي خداي تعالى شرمسار ميگردند ؟

چنانچه حكيم صالح بملک بهكر كه مانند كاسهٔ طلاي پر جواهر بود ، از روي اجارهاي باطله و مطالبه جمع اسامیها

۱ - تلطف .

فوتي و فراري كرد ، و مردم (۳۹۹ - ۲) رعيت مال ده را كه از دست يكچاچي عمل مي دادند سركش ساخت . و اگر درين طور ملک امين شهنشاهي مي بود ، و خلاف دستورالعمل كردن كسي را نمي گذاشت ، هرگز اين قسم معامله رو نمي داد.

و عجب است كه ظالم طبيعتان بقيه ظلمانه را باقي گفته ، مردم رعيت را در قيد مي كنند ، و اين جزوي غير حساب را مطمح نظر خود كرده معامله كلي حسابي لاحق را از دست برباد مي دهند. و هرگه رعيت را در قيد كنند ، ديگر كدام كس خواهد بود كه در چبوتره حاضر شود . در قيد كردن متمردان سركش را كه مال ديوان را نمي دهند ، و در چبوتره حاضر نمي شوند مناسب است .

محمد علي بيگ بندري معلوم است كه چه قدر جمعيت از خود داشت ، و جميع رعاياي ملک بهكر محكوم او بوده ، بهتر از نوكران در پيش وي خدمت (۴۰۰ - ۱) ميكردند ، و در استيصال متمردان با او ازدل و جان همراهي مي نمودند. و با آنقدر جمعيت حكيم صالح مردم رعيت پرگنهٔ چندوكه و پرگنهٔ تكر ، سبب بدسلوكي وي گردن انقياد تافته فتنه در ملک بهكر قائم ساختند ، و بد آموز شدند .

و بيان آن واقعه اينست كه : چون حكيم مومي اليه ، صديق ولد نندہ ارباب پرگنهٔ چندوكه ، و شه بيگ داماد

نندہ مذکور را بغدر گرفته در قید کرده به بهکر برد ، و جلو ارباب پرگنهٔ ماتیله را قبل ازین در بند داشت . مردم ابره ، دیال داس نام ، خویش مان سنگ دیوان بهکر ، وتراج ولد ونس گوپال قانونگوي بهکر را بر سر تخمیناً زراعت کُشتند ، و کاروان سیوي را تاراج نمودند . و طاهر محمد نام شقدار پرگنهٔ تکر با هشتاد سوار خواست تا عبد (۳۰۰ - ۲) الواحد ارباب پرگنهٔ مذکوره را که دران وقت در موضع لاکیار من معمولهٔ پرگنهٔ مسطوره بود ، بدست آورد ، و سوار شده بموضع لاکیار رسید . سمیجه لاکیار ، بند آبي که درمیان بود شکستند ، و آب گرد لشکر را حلقه کرده ایستاد ، و آن بدبختان لشکر را تیر باران کرده هر هشتاد سوار را کُشتند ، و اسبان و سلاح آنها را تاراج نمودند ، و طاهر محمد شقدار را دست گیر کرده گذاشتند . بیت :

وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز

و اگر در اول حال عمل معمول را پیش مي کرد ، و سر فصل مال حسابئ خود را از رعیت میگرفت ، و رعیت را از گرگان ستم کاره نگه مي داشت ، هرگز این قسم شرمندگی نمي کشید . و اگر حکیم صالح را الحال صد پارچه (۳۰۱ - ۱) بکنند ، بالفعل ملک بهکر آن قسم فراهم نمي آید ، مگر بمرور 'ز روي دلاساي شخص فهمیده . و این بیت حسب حال حکیم مذکور واقع است :

دیدي که چـه کرد ابلهِ خر
او مظلمـه برد و دیگـري زر

و این آخر چیزیست که آوردم در قسم ثاني . و مضمون این بیتِ قصیدهٔ متبرکه را از زبان جمیع رعیت بعرض اقدس اعلیٰ مي‌رسانم .

شعـر :

یا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مالی مَنْ اَلُوذُ بِهِ
سواکَ عِندَ حُلولِ الحادِثِ الْعَمِمِ

ترجمه :

ای گرامي تر ز خلقان من ندارم ملتجـا
جز تو چون آید قیامت یا بود مرگ تنم

و گو شروع نمایم در خاتمه و الله الهـادي الی الصواب ـ

oooooo

خاتمه

در سلوک طریق آخره ، مر سلاطین و وزراء و امراء را ، با شغل ایشان بدنیا و طریق سهولت تحصل درجات و فضائلی که مذکور کتب ، در فصل اول از باب اول از (۱ . ۴ - ۲) قسم اول ، و طریق دور شدن از مواعیدي که مذکور شد در فصل ثاني از باب مسطور .

بر راي روشن ضميران مخفي نيست که مسلمانان بر سه قسم مي باشند :

قسم اول : سلاطين دنيا و آخرت اند ـ و آنها خلفاء اربعه رضوان الله تعالیٰ علیهم ، و بادشاهان عادل و غنياني که سالک شده اند ، در راه ايشان مي شوند .

قسم دوم : فقيران دنيا و سلاطين آخرت اند ـ و آنها فقيران مسلمانان اند که صابر مي باشند بر فقر و فاقه ، و راضي اند بر شدت دنيا و قانع اند بر کم او .

قسم سوم : سلاطين دنيا و فقيران آخرت اند ـ و آنها اغنيا ظلمه دنيا مي شوند ، پس سلطنت دنيوي بغير سلطنت اخروي مذموم است ، و سلطنت اخروي بغير سلطنت دنيوي ناقص . و كمالیت در آنست كه اين كس سلطان (۲.۳ ـ ۱) دنيا و آخرت باشد .

پس كسي را كه حق تعالى از روي كرم سلطنت دنيوي ارزاني داشته باشد ، مي بايد كه او سعي كند ، و جهد نمايد كه سلطنت اخروي هم بدست ارد . پس اگر كسي گويد كه بچه حال حاصل ميشود سلطنت دنيا و آخرت ، و بچه حال امكان ست براي بادشاه سلوك طريق آخرت با شغل او بدنيا و دوستي او بمال و جاه ، و بچه حال امكان ست براي او تحصيل درجات كه مترتب اند بر سلطنت و امارات و عدم واقع شدن در آفاتي ، كه عارض مي شوند براي شخص در سلطنت و امارت ، با آنكه نفس مائل است بسوي شر و فساد و دنيا شيرين و سبز و مزيّن ، و شيطان دشمن قوي . مي گويم كه براي تحصيل اين امر دو طريق است :

يكى ازان دو طريق : (۲.۳ ـ ۲) وهبي است كه حاصل مى شود بغير كسب و مشقت ، و آن بواقع شدنِ نوز خداي تعالىٰ در دلِ بادشاه بدست مي آيد . پس ميداند خيرِ امور و شرِ آنها را به سبب آن نور .

پس تابع مي شود خير را و ميگذارد شرّ را بتوفيق رباني كه حاصل ست او را ازان نور. و اين دور نيست. براي آن كس كه آسان گرفتـه ست ، برو خداي تعالى و قوي كرده ست او را بروحي كه مطيع است در فرمانِ او جلّ ذكره .

دويم ازان دو طريق : كسبي است ، و آن بدست نمي آيد مگر باكستاب چند امور . بعضي ازان امور اينست كه باشد شغل بادشاه در روز بامورِ خلق ، و در شب بامر نفسِ خود ، يعني اشتغال كند بعبادت با تضرّع و دعا تا سبک گرداند خداي تعالى برو شغل دنيا را كه برداشته است آن شغل را (۳۰۳ - ۱) ، پس نباشـــد بر گردن او مظلمه براي هيچ كس .

و بعضي ازان امور اينست كه مي بايد بادشاه تحصيل عام كند ، باين كه ايستاده كند در شب چهار كس را ، تا هر يک بنوبت خود تا يک پاس پيش او بخواند ، از خصلتهاي بادشاهان عادل و احاديث و اخباري كه دال اند بر فضل عدل و دفع ظلم و جور ، از براي آنكه عدل و تدبير بقاي مملكت ركن اصلى است براي بادشاه .

و بعضي ازان امور اينست كه بادشاه در جائي خواب كند كه آواز مظلوم و داد خواه بگوش او برسد . چنانچه از نوشيروان مشهور ست كه زنجيري بسته بود كه يک طرف زنجير در جاي خواب گاه او مضبوط بود و طرف ديگرش در زير جروكه ، تا همين كه مظلوم دست بآن زنجير كرده بجنباند او را خبر شود و بدادِ مظلوم برسد . و در (۳.۴ - ۲) اوائل زمان حضرت جنت مكاني هم زنجير عدالت ايستاده كرده بودند . و كمترين خانه زادان مي گويد كه هيچ احتياج بايستاده كردن زنجير عدالت نيست ، يک جايْ را بادشاه در نظر گاه خود معين بكند كه آنجا خاصه مظلومان و داد خواهان باشد ، و هيچ احدي و فردي مزاحم احوال آنها درانجا نگردد ، تا هر كس از فقير و غني تواند آنجا رسيد ، و همين كه چشم بادشاه برو افتد ، داند كه مظلوم است و عرض احوال او را گوش كند و غور رسي نمايد .

و بعضي ازان امور اينست كه بگذارد هر روز وقت اشراق دو ركعت نفل به نيت استخاره و قرات كند در ركعت اول با فاتحه ـــ قل يا ايها الكافرون ـــ و در ركعت ثاني ـــ قل هُو الله احد ـــ پس وقتي كه فارغ شود از سلام دست (۴.۴ - ۱) بردارد و اين دعا بخواند :

۱ اللّٰهمّ اني استخيرك بعلمک و استقدرك بقدرتک و اسالک من فضلک

العظيم فانک تقدر و لا اقدر و تعلم و لا اعلم
و أنت علاّم الغيوب ـ اللهم اني لا املک
لنفسي ضراً و لا نفعاً و لا موتاً و لا حيواةً
و لا نشوراً و لا استطيع ان آخذ الا ما أعطيتني
و لا ان اتقي الا ما وقيتني ـــ اللّهـم
وفقني لما تحبّ و ترضٰي من القول والعمل
في يسر و عافيةٍ ـ اللهـم خرني و اخترني
و لا تكلني الى اختيـاري ـ اللهـم اجعـل
الخيرة في كل قولٍ و عمل اريده في هـذا
اليوم و اللّيلـة ـــ

که تحقيق اين دعا بجاي مرشد حاضر است . پس کسي که مداومت نمايد برين نماز، اميد داشته ميشود براي آن از فضل خداي تعالى اينکه باشد اقوال او، و افعال او، و حرکات او، و سکنات او، موافق بشريعت نبوي انشاءُ الله تعالى، (۴۰۴ - ۲) پس ميرسند بدرجهاي عالى در بهشت .

و بعضي ازان امور اينست که بگذارد بعد از نمازِ عشاءُ پيش از وتر دو رکعت نماز و نيت کند باين هر دو رکعت توبه را و رجوع بسوي خداي تعالى، و بخواند درين دو رکعت چيزي را که ميسر شود از قرآن، بعد ازان بگويد :

" اللّهـم انّي استغفـرك و اتوب
اليک من کل ذنب . تبت الَيکَ منه

ثم عدت فيه و استغفرك من كل ما وعدتك نفسي فلم توف به و استغفرك من كل عمل اردت بـه وَجهک ثم خالطته غيرك و استغفرك من كل نعمةٍ انعمت بها على فاستعنت بها على معصيتک و استغفرك يا عالم الغيب و الشهاده من كل ذنب اذنبتـه في ضوء النهار و سواد الليل و في خلاء و ملاء و سرّ و علانيةٍ ـ اللهم اني استغفرك لكل ذنب نوي عليه بدني بعافيتک (٥٠٣ - ١) و نالته قدرتي بفضل نعمتک و انبسطتا اليه يدي لسعة رزقک ـ اللهم اني استغفرك لكل ذنب ظلمت بسببه و ليّاً من اوليائک او نصرت بـه عدواً من اعـدائک ـ اللهـم و استغفرك لـكل ذنب لحقني بسبب نعمة انعمتها علي فتقويت بها على معصيتک و و خالفت فيها امرك و اقدمت بها على وعيدك ـ اللهم اني استغفرك لـكل ذنب يورث الاسقام و الضمي و الامراض و البلاء و يكون في القيامة حسرة و ندامة و صلى الله على سيدنا محمدن النبي الامّي و على آله و صحبه و سلم .

فائدهٔ این نماز با استغفار اینست که مشائخ رحمهم الله تعالی فرموده اند که مرید صادق کیست که بگرداند فرشته را که در کتف چپ او ست از کراماً کاتبین بطال ، چنانچه نویسند چیزي را از سیئات (۳۰۵ - ۲) او ، و فرموده اند که نیست معني این کلام و نیک صادر نشود هرگز ازو گناه ، بلکه صادر میشود ازو گناه از براي آنکه غیر معصوم است ، اما فرشته صبر میکند از کتابت معصیت ، تا آخر وقت خواب . پس مي باید برائي انسان که توبه کند پیش ازان وقت ، و بگرداند این توبه را عادت در جمیع عمر خود ، پس باقي مي ماند فرشته بطال ، و نمي نویسند گناهان را . پس کسی که مداومت نماید برین نماز و استغفار در شب پیش از خواب ، امید داشته مي شود براي او از فضل حق تعالی اینکه نوشته شود حسنات او را و انداخته شود سیئات ، انشاءالله تعالی .

پس وقتیکه مي باشد روز قیامت یافته مي شود حسنات را در صحیفه اعمال او و نه یافته مي شود سیئات . پس داخل مي شود (۳۰۶ - ۱) در بهشت بغیر حساب ، و مي گردد از سلطانان بهشت بحاصل شدن درجات عالیه دران بهشت بفضل خداي تعالیٰ و رحمت او و نیست این بر خداي تعالی کمیاب .

و این آخر چیزي ست که آوردم درخاتمه و تمام کردم کتاب را ، و امید دارم از رحمت خداي تعالی که تقصیراتي که درین کتاب رفته باشد ، از روي کرم عفو فرماید و مقبول طباع ایستادهاي حضور پایه سریر سلطنت حضرت بادشاه عالم

و عالميان بر گزيدهٔ حضرت رحمان، سايه لطف حق بر جهانيان ابوالمظفر شهاب الدين محمد صاحب قران ثاني، شاه جهان بادشاه غازي گرداند ـ نظم :

تا نبود صبح را از سوي مغرب طلوع
روز بقاي تو باد هفته يوم الحساب
چار ملک دردو صبح داعي بخت‌تواند (۲۰۳۰ ـ ۲)
(باد) بآئين خضر دعوت شان مستجاب

شعر :

يا نفس لا تقنطي من زلةٍ عظمت
ان الكبائر في الغفران كا للّمم

لعل رحمة ربي حين يقسمها
تاتي علي حسب العصيان في القسم

يا رب فاجعل رجائي غير منعكس
لديک و اجعل حسابي غير منخرم

و الطف بعبدك في الدارين ان له
صبراً متي تدعه الاهوال ينهزم

و اذن لسحب صلواة منک دائمة
علي النبي بمنهل و منسجم

و الال و الصحب ثم التابعين لهم
اهل التقي و النقي و الحلم و الكرم

ما رنحت عذبات البان ريح صبا
و اطرب العيس حادي العيس بالنغم

ترجمه :

اي دل از رحمت مشو نومید با جرم عظیم
چون کبائر نزد غفران خدا شد چون لمم

رحمت رحمٰن مگر آن دم که قسمت مي کند
برمن آید در خور (۷۰۴-۱) جرم و گناه اندر قسم

یا رب امیدم مرا واپس مگردان واژگون
در قیامت نزد تو وانگه حساب آسان کنم

لطف کن با بنده در دنیا و هم در آخرت
زانکه صبرش نزد سختی‌ها گریزد از سدم

پس درود بیکران بادا ز ابر رحمتت
بر پیمبر تا شود ریزان و پاشان این نعم

بعد زان بر آل و اصحاب کرام و تابعین
اهل علم و حلم و عقل و فضل و تقوي و کرم

تابجنبـاند صبـا انـدر چمن شـاخ درخت
تا برانند اشتران ، رانندگانش بر نغم

والله اعلم بالصّواب ، و اليه المرجع والمآب ـ

و قد تم الكتاب بعون الملک الوهاب يوم السبت ، وقت الظهر في تسع عشر من شهر محرم الحرام ـ سنة الف و اربع و اربعين من الهجرة النبويّة عليه افضل الصلوات و التحيات (۲ ـ ۳۰۷) موافق لسنة السابع من الجلوس الشهنشاهی خلد الله ملکه و بقاء و ثبت عدله و انصافه .

تم تم

تعليقات

(۱)
مخدوم لعل شهباز

(متعلق صفحه ۷۰ حد ۱)

ماخذ اول : در بارهٔ شرح حال این بزرگ، تاریخ ضیاء برني است ، که ازان معلوم مي شود که این بزرگوار در ایام سلطنت سلطان محمد خان شهید (اربعه و ثمانین و ستمایة) بن سلطان بلبن ، به ملتان وارد شد . عبارت تاریخ فیروز شـــاهي این طور است : شیخ عثمان مریدي (؟) (مرندي) که بزرگوار مردي بود ، در ملتان رسید . خان شهید از معرفت و اعتقادي که داشت ، او را بافراط تواضع کرد و فتوح بسیار داشت ، و بسیار جهد کرد که آن بزرگ را در ملتان بدارد ، و برائ او خانقاه سازد ، و دهها دهد ، شیخ عثمان اقامت نکرد ، و روزي خان شهید شیخ مذکور را و شیـــخ قدوه (شیـــخ صدرالـــدین المتوفي ۶۷۴ ه)

پسر حضرت شیخ بهاءالدین زکریا را ، در مجلس خود طلبید و بغزلهاي عربي سماع فرمود . ایشان و درویشان دیگر ، در حالت وجد و رقص مي کردند . خان شهید تا آن زمان که درویشان در سماع و رقص بودند ، دست بسته استاده بود . و زار زار مي گریست . (صـ ٦٧ ، ٦٨ . نیز رک فرشته ج ۱، صـ ۷۱۰ . میر معصوم صـ ۳۰ و تحفة الکرام ج ۳).

صاحب تحفة الکرام نوشته است (ج ۳ ، صـ ۱۳٦) که شیخ در حدود سن اثني و ستین و ستمایه (٦٦۲) در ملتان تشریف آورد ، همین روایت را صاحب نزهتـه‌الخواطر گرفته است (ج ۱)

تاریخ ورود سیوستان : در تحفةالکرام ثبت است که شیخ بملازمت شاه شمس (؟) بو علی قلندر رسیده ، وي گفت ، سه قلندر در هنـدوستان اند ، بهتر همین که باز به سند تشریف برید ، بنا بران اشاره به بلده سوستان آمد . صاحب ”لب تاریخ سند“ گفته است که شیخ در سال ۶۴۹ھ به سیوستان تشریف آورد ، و سال ورودش ازین قطعه استخراج مي شود :

چو باز آشیان قدس شهباز سوستان را نموده جنت آسا
خرد تاریخ آن از روي اخلاص ”نمود آفتاب دین“ بگفتا (۶۴۹ھ)

و شش سال در سیوستان زندگی کرد و فوت شد . مولوي فتح محمد مرحوم در ”حیات نامهٔ قلندري“ اقامت یک سال نوشته است (صـ ۳۰) .

تاريخ تولد : تاريخ تولد ايشان فقط در سه كتاب از نظر گذشته . گزيتئر لاركانه (صـ ۴۰) ولادت ايشان را در سال ۵۳۸ھ بيان كرده است و عمرش ۱۱۲ سال . معلوم مي شود كه مولف اين كتاب از اين قطعه تاريخ كه صاحب "حيات نامه قلندري" آورده است (صـ ۴۰) اين عددها را گرفته است :

بجو تاريخ شمس‌الدين عثمان بدر كن "رنج" از "فلک كرامت"
۷۹۱ ۲۵۳
سن عمرش "ولی الله" وفاتش سروش غيب مي گويد "برحمت"
۶۵۰ ۱۱۲

صاحب لب تاريخ نيز سال تولد را (۵۳۸ھ) قرار داده است.

تاريخ وفات : در تاريخ وفات ايشان اختلاف است. بدين طور:

۶۵۰ھ : گزيتئر. لب تاريخ سند. حيات نامه قلندري ۲۱ شعبان
۶۷۳ھ : ماثرالكرام ، آزاد (۲۸۵) ـ ۲۱ شعبان ـ مقالات الشعرا (۴۳۴) ۲۱ شعبان. درمقالات الشعرا اين تاريخ نوشته شده است :

چون رفته سوي جنان آن شيخ كوزيدهٔ آل و پاک نام است
از هاتف غيب مي شنيدند "عثمان به دوازده امام است"
۶۶۱ + ۱۲ = ۶۷۳

تحفة‌الكرام ج ۳ و نزهة‌الخواطر : ۶۷۳ھ : خزينة‌الاصفيا (ج ۲ ، صـ ۴۷)

چو عثمان ولي از دار دنيا برفت و باب جنت شد بر او باز
ز "مخدوم اجل" جو ارتحالش بفرما "عارف محبوب شهباز"

تذکرهٔ فقرا . تذکره الانساب (۲۰ شعبان)

شاهبـــاز نشيمن لاهوت شاه اورنگ خطـهٔ ملکوت
اهل دل عارف معارف حق صاحب وجد و تارک مطلق
شـاه عثمان شـاهبـاز لقب اشرف الذات هم شريف نسب
بحر عرفان ، کنوز دانائی مهر ايقان ، چراغ بينائي
مست خمنانهٔ محبت و شوق بلبـل گلستان عـالـم ذوق
صاحب حال و کامل ابدال محـرم خلوت حريم وصال
در سنه هفت صد و بست چهار بست شعبان بود فصل بهار
چند از روضهاش به سيوستان عطر افزا چو روضهٔ رضوان
فيض افـزاي گنبـد پـر نور چون جهازي ز چشمهٔ کافور
خاک آن آستان قبلـه نشان سرمـهٔ بينش عيون شهان

۱۰۱۵

رياض الاولیا ، برکات اولیا (صـ ۱۱۵) تاريخ الاولیا (ج ۲ ، صـ ۳۲٦)

شجرهٔ نسب : (۱) شيخ عثمان بن سيد کبيرالدين احمد بن سيد صدرالدين ، اولاد اسمعيل بن امـام جعفر صادق . (تحفة الکرام).

(٢) شيخ عثمان بن سيد كبيرالدين ، بن سيد شمس‌الدين بن سيد نور شاه ، بن سيد محمود شاه بن سيد احمد شاه بن سيد هادي ، بن سيد مهدي ، بن سيد منتجب بن سيد غالب بن سيد منصور بن سيد اسمعيل بن امام جعفر (لب تاريخ سند . حيات نامهٔ قلندري)

(٣) شيخ عثمان ، بن سيد حسن كبيرالدين ، بن سيد شمس‌الدين ، بن صلاح‌الدين ، بن سيد شاه ، بن سيد خالد ، بن سيد محب ، بن سيد مشتاق ، بن سيد نورالدين ، بن سيد اسمعيل ، بن سيد امام جعفر صادق بن امام محمد ، بن امام زين‌العابدين على بن امام حسين . (خزينة‌الاصفيا) بحواله اخبارالاولیا ، (ج ٢ صـ ٣٧) تذكرة‌الانساب بحواله سلسلة‌السادات و رياض‌الاولیا . تاريخ الاولیا .

شجرهٔ طريقت : (١) شيخ عثمان لعل شهباز ، مريد شيخ جمال مجرد ، مريد سيد ابراهيم مجرد ، مريد شيخ عاقل شهيد ، مريد شيخ مسكين شهيد ، مريد سيد مرتضىٰ سبحاني ، مريد سيد امام جعفر صادق (خزينة‌الاصفيا ، ج ٢ ، صـ ٣٧ — تاريخ الاولیا بحواله اخبارالاولیا ، ج ٢ صـ ٣٢٦)

(٢) عثمان مرندي ، مريد شيخ بهاءالدين زكريا ملتاني ، مريد شيخ شهاب‌الدين سهروردي . سلسلهٔ طريقت دارا شكوه نيز بچند واسطه به شيخ عثمان مي رسد . دارا شكوه مريد ملاّ شاه بدخشي ، مريد ميان مير سندي ، مريد شاه

پسر حضرت شیخ بهاءالدین زکریا را ، در مجلس خود طلبید و بغزلهاي عربي سماع فرمود . ایشان و درویشان دیگر ، در حالت وجد و رقص مي کردند . خان شهید تا آن زمان که درویشان در سماع و رقص بودند ، دست بسته استاده بود . و زار زار مي گریست . (صـ ٦٧ ، ٦٨ . نیز رک فرشته ج ا ، صـ ٧١٠ . میر معصوم صـ ٣٠ و تحفة الکرام ج ٣).

صاحب تحفة الکرام نوشته است (ج ٣ ، صـ ١٣٦) که شیخ در حدود سن اثني و ستین و ستمایه (٦٦٢) در ملتان تشریف آورد ، همین روایت را صاحب نزهتـه‌الخواطر گرفته است (ج ا)

تاریخ ورود سیوستان : در تحفةالکرام ثبت است که شیخ بملازمت شاه شمس (؟) بو علی قلندر رسیده ، وي گفت ، سه قلندر در هنـدوستان اند ، بهتر همین که باز به سند تشریف برید ، بنا بران اشاره به بلده سوستان آمد . صاحب ”لب تاریخ سند“ گفته است که شیخ در سال ٦٤٩ھ به سیوستان تشریف آورد ، و سال ورودش ازین قطعه استخراج مي شود :

چو باز آشیان قدس شهباز سوستـان را نموده جنت آسـا
خرد تاریخ آن از روي اخلاص ”نمود آفتاب دین“ بگفتا (٦٤٩ھ)

و شش سال در سیوستان زندگی کرد و فوت شد . مولوي فتح محمد مرحوم در ”حیات نامه‌ٔ قلندري“ اقامت یک سال نوشته است (صـ ٣٠) .

تاريخ تولد : تاريخ تولد ايشان فقط در سه كتاب از نظر گذشته . گزيتئر لاركانه (صـ ۴۰) ولادت ايشان را در سال ۵۳۸ﻫ بيان كرده است و عمرش ۱۱۲ سال . معلوم مي شود كه مولف اين كتاب از اين قطعه تاريخ كه صاحب ''حيات نامه قلنـدري'' آورده است (صـ ۴۰) اين عددهـا را گرفته است :

بجو تاريخ شمس‌الدين عثمان بدر كن ''رنج'' از ''فلك كرامت''
۷۹۱ ۲۵۳
سن عمرش ''ولى الله' وفاتش سروش غيب مي گويد ''برحمت''
۶۵۰ ۱۱۲

صاحب لب تاريخ نيز سال تولد را (۵۳۸ﻫ) قرار داده است.

تاريخ وفات : در تاريخ وفات ايشان اختلاف است. بدين طور:

۶۵۰ﻫ : گزيتئر. لب تاريخ سند. حيات نامه قلندري ۲۱ شعبان
۶۷۳ﻫ : ماثرالكرام ، آزاد (۲۸۵) ـ ۲۱ شعبان ـ مقالات الشعرا (۴۳۴) ۲۱ شعبان. در مقالات الشعرا اين تاريخ نوشته شده است :

چون رفته سوي جنان آن شيخ كوزيدهٔ آل و پاك نام است
از هاتف غيب مي شنيدند ''عثمان به دوازده امام است''
۶۶۱ + ۱۲ = ۶۷۳

تحفة‌الكرام ج ۳ و نزهة‌الخواطر : ۷۲۳ﻫ : خزينة‌الاصفيا (ج ۲ ، صـ ۴۷)

خضر سیوستاني ، مرید شاه اسکندر ، مرید شیرالاولیا خواجه حاتي ، مرید سید علی قادري ، مرید شاه عثمان لعل قلندر ، مرید شاه جمال مجرد ، مرید شیخ ابو اسحاق ابراهیم ، مرید شیخ مرتضی سبحاني ، مرید حضرت احمد بن مبارک ، مرید شیخ عبدالقادر جیلاني (تذکرة الفقرا صـ ۸)

مولف تذکرة الفقرا نوشته است که از هفده گروه خانواده سهروردیه ، یکی گروه ''لعل شهبازیه'' است که از شیخ عثمان قلندر شهباز آغاز شده است (صـ ۲۱) و گروه پنجم که از حضرت کرم علی جهلی آغاز شده است ، نیز بچند واسطه درمیان بذریعه شیخ عثمان لعل شهباز بخانوادهٔ سهروردیه منتهي مي شود . (تذکرة الفقرا صـ ۲۱)

طریقه ظاهري حضرت : صاحب خزینة الاصفیا بحواله ''معارج الولایة'' نوشته است که — ''چون جذب و مستي بغایت داشت ، پابند احکام شرع نبود ، و طریقهٔ ملامتیه پیش نظر داشت . و در نظر مردان ، بشرب و اکل مسکرات و مکیفات مصروف ماندي ، و آب گیاه خمر بسیار بنوشیدي ، و لباس سرخ داشتي ، و خطاب ''شهباز'' از پیشگاه پیر روشن ضمیر بوي عطا شده بود ، و در خلق بسبب طریق ملامتیه وي به حضرت شهباز قلندر اشتهار یافت . و بسبب ظهور خوارق و کرامت بسیار ، هزار هزار خلق معتقد و مرید وي گشت'' (ج ۲ ، صـ ۳۶) رک تذکرة الانساب صـ ۱۰۱ ـ ریاض الاولیا —

تذکرة‌الفقرا صـ ۲۱ ـ برکات‌الاولیا صـ ۴۱ ـــ اخبارالاولیا ـــ تاریخ الاولیا، صـ ۳۲۶ .

قول میر غلام علی آزاد : میر غـلام علی آزاد بلگرامي در تذکرهٔ ماثرالکرام (۲۸۵) نوشته است که ـــ ” راقم‌الحروف بخط مولانا محب علي تتوي (رک مقاله راقم‌الحروف بعنوان ” مولانا محب علي سنـدي “ مطبوعـه مجله تاریخ و سیاست کراچي) که از بزرگان عهد بود و ذکر او در شاهجهان‌نامها و دیگر کتب تاریخ مسطور است، مشاهده کرد این عبارت که ـــ ” حضرت مخدوم لعل شهباز قدس سره، اسم شریف وي عثمان است “ ـــ و فقیر در لوح سنگی سیاه دیده بود که باین روش کنده بود، ـــ ” شیخ عثمان مرندي، قطب دین باز سپیـد، و مرند بفتح میم و را مهملـه و سکون نون و دال مهمله، قریه ایست از قراي تبریز “ (انتهی)

نسب شریفش بسیزده واسطه با امام جعفر صادق رضي الله عنـه مي رسد. صاحب ” تذکره مشائخ سنـد “ گوید ـــ ” مولد و منشا حضرت مخدوم مرند است، بعد رسیدن بمرتبه رجال، بخدمت بابا ابراهیم که مرید شیخ جمال مجرد بود، ارادت آورد، و مدت یک سال در خدمت آن صاحب کمال بوده، بمرتبهٔ تکمیل رسید، و خرقهٔ خلافت و اجازت یافت و حضور و مجرد زیست، و آخر به هندوستان تشریف آورد، و خدمت شیخ فرید گنج شکر، و شیخ الاسلام بهاءالدین زکریا

دریافت ، و با شیخ صدرالدین صحبتها داشت ، و در سیوستان رحل اقامت افگند " ـ چون وصول راقم‌الحروف دهم ربیع‌الاول سنه ۱۰۴۳ ه ثلث و اربعین و مائته و الف بشهر سیوستان اتفاق افتاد ، و میر سید محمد خان بخشی‌گري و وقایع نگاري تفویض نموده خود محمل سفر جانب بلگرام بستند . بعد اندک فرصت عزل خدمت رو نمود . ملالی بر حاشیه خاطر فقیر نشست . شبی در عالم رویا مشاهده مي‌کنم که از کوچهٔ شهر مي گذرم ، شخصي پیش آمد ، ازو استفسار کردم که بیشتر کوچهٔ نافذ هست ، در جواب بزبان عربي گفت ـــ سَیَلْقاک رجال ـــ چند قدمي رفته مي بینم که سه کس از مشائخ بر وضع و لباس اهل سند در مکاني نشسته اند . یکی ازینها مقتدا ست ، نزدیک رفته سلام دادم ، و روبروي شیخ مقتدا بدو زانوي ادب نشستم و سوال کردم که خدمت ما بحال مي شود ؟ بمجرد استماع این حرف سر بگریبان مراقبه برد ، بعد یک پاس کامل سر بر آورده فرمود ـــ بحال مي شود ـــ گفتم این چنین است ، فرمود ـــ ما مي گوئیم ـــ آخر بعد یک سال خدمت بحال شد و صحت قول شیخ بظهور رسید ، چنان معلوم شد که آن بزرگ بشارت فرما ، حضرت لعل شهباز بوده اند ، قدس سره . و مراقبه یک پاس کامل اشارت بعرصهٔ یک سال بود ـــ وفات آن جناب بست و یکم شعبان سنه ۶۷۳ ه ثلث و سبعین و ستمائته واقع شد " .

مقبره و خانقاه : مقبره‌اش در سیوستان مرجع خلایق سند هند و افغانستان است. هر سال اجتماع عظیم معتقدان بر مزار ایشان تا سه روز منعقد مي شود .

ابن بطوطه مرقدش را در سال ۷۳۴ھ حین سفر سیوستان دیده بود ، و یک شیخ معمر بنام محمد بغدادي را درین جا ملاقات کرد که دران وقت بعمر (۱۴۰) سال رسیده در خانقاه شیخ عثمان مقیم بود . معلوم نمي شود که دران زمان خانقاه ایشان چه طور بود ، آیا عمارت و گنبد دران زمان بود یا نه. ابن بطوطه فقط ''خانقاه'' نوشته است .

سلطان فیروز تغلق نعش سلطان محمد تغلق را ، که بتاریخ ۲۱ محـرم ۷۵۲ھ نزدیک تته وفات یافته بود ، به سیوستان آورده در حوالیٔ این خانقاه دفن کرد که دو کتیبه داراي این مطلب در آنجا نصب شده است . سلطان فیروز بخشش‌هاي فراوان بمتولیان این مرقد متبرک و دیگر بزرگان سیوستان داد . (برني ۵۲۴ – ۵۲۵ – ۵۳۵)

از یک کتیبه که در خانقاه نصب است ، معلوم مي شود که این گنبد و مقبره بحکم همین سلطان فیروز ، از طرف ملک رکن‌الدین عرف اختیارالدین بتاریخ ۷ رجب ۷۵۷ھ بنا شده ، که مشتمل است بر هفت طاق و شش گنبد . عبارت کتیبه این طور است :

بعهد دولت فیروز شه سلطان دین پرور
که خاک درگهش سازند شاهان جهان افسر

عمارت شد مقام شیخ عثمان مرندي ، کو
ولی الله باز اسفید ، میر بحر بود و بر

اگرچه اولیا اندر زمان شیخ بس بودند
و لاکن در کرامت بود او از همگنان برتر

چه زیبا بارگاهي شد بهفت طاق شش گنبد (کذا)
که رنگ نُه فلک گشته ز رشک بام او اخضر

بروز هفتم از ماه رجب مبني شد این روضه
بسال عفصد و پنجاه و هفت از هجرت مهتر

بنایش کرد والی اختیارالدین ملک ارشد
امیر عادل و باذل ، تهمتن ، ثاني اسکندر

که تا بود است سیوستان نه بود است این چنین والی
تقي و مشفق و مکرم ، سخي و پاک دین دیگر

امید آن ست مي یابد جزايُ این چنین خیري
هزاران قصر در جنت بفضل ایزد اکبر

(قرات بالا از دانشمند گرامي مولانا محمد شفیع لاهوري است)

در "تذکرهٔ مشائخ سیوستان" این یک بیت زاید است که بعد از بیت اول درج است :

ازان گاهي که بر تختِ شهنشاهي نشست آن شه
سراسر گشت گیتي از شعاعِ دولتش انور

در همین تذکره بیت چهارم این طور ثبت است :

چه زیبا بارگاهی شد بهشتي طاق بر گنبد
که رنگ نُه فلک گشته ز زنگ بام او اخضر

بیت هفتم نیز فرق دارد و این طور ثبت است :

که تا بود است سیوستان ، نبود است این چنین والی
سخي و مشفق و مکرم ، تقي و پاک دین پرور

از " تذکره مشائخ سیوستان " ظاهر است که بعد این تعمیر دیگر بار از سر نَو میرزا جاني بیگ ترخان والیٔ سند در زمانِ خویش تعمیر گنبد و خانقاه را آغاز کرد ، لیکن هنوز بتکمیل نرسانیده بود که خانخانان برو فتح یافت و او را از سند بر کشیده بدربار اکبر بادشاه رسانید ، و بعد از چند سال پسرش مرزا غازي بیگ تکمیلش فرمود . و خانقاهي که پیش گنبد بنا نهاده بود ، بتکمیل رسانید . در عهد شاهجهان سید دیندار خان صوبه دار سیوستان خانقاه را بتکمیل رسانید و پیش آن صحن وسیعي که بـه وسعت یک جریب بود بخشتهاي کاشي مزین ساخت و مسجد را هم بنا کرد ، که بر دیوار آن کتیبهاي ذیل موجود اند :

"چون در عهد سلطان فیروز مرحوم روضهٔ قدیم حضرت مخدوم بنا شده بود ، و این دو سنگ تاریخ نوشته نصب کرده بودند ، آخر چون گنبد کلان در عهد مرزا جاني ترخان بنا یافته ، این سنگها برهم افتاده بودند ، الحال که این فقیرسید بهووه عرف دیندارخان باشد ، در عهد دولت حضرت صاحبقران ثاني صحن روضه را ترتیب داده و دو مسجد راست مي ساخت ، این دو سنگ هم در دیوار خانقاه بنهاده تا یادگار سلاطین گذشته باشد"

کتیبه که تاریخ ساختن فرش ازان استخراج مي شود این طور است :

بدوران شهاب‌الدین جهان شاه جهان از عدل او خرسند و آباد
شده تعمیر فرش عرش مسند حسیني سیدي شهبـــاز آزاد
قبول آمد بیازِ خان دیندار دران حضرت ز عونِ طالع شاد
چه گویم وصف آن صحن مقدس بجايِ خشت ، انجم چیده استاد
چو خواهي سال وي باچشم دانش بمقطع بین که آمد سال بنیاد
یکی باشد ز "فرش مسندِ شاه" د گر باشد ز "فرش جنت آباد"
۱۰۴۰ھ ۱۰۴۱ھ

کتیبه مسجد که در سال ۱۰۴۳ھ بنا شده است :

بدور شهنشاه شاه جهان جهان از نوازش چو باغ بهشت
چو مسجد بنا کرد دیندار خان بدرگاه شهباز عالی سرشت
خرد گفت سالش که "بیت العتیق" دگر "مسجد شیخ بهوه" نوشت
۱۰۴۱ھ ۱۰۴۳ھ

در دورهٔ میان غلام شاه کلهوره والیٔ سند در خانقاه یک دهلیز تعمیر شد و یک علم پیش کرد که در کتیبه ذیل ذکرش آمده است :

چه خوش جناب مبارک که نور حقانی
ز روضه است عیان ظاهری و پنهانی

قلندر و سخی و کام‌بخش اهل یقین
ولی و سید عشان پیر نورانی

بخاص و عام که مشهور لعل شهباز است
بپادشاه گدا بار داد سلطانی

باین جناب هر آن کس ارادتی دارد
بکام می رسد از دولت فراوانی

غلام شاه میان صاحب سعادت مند
نشان حضرت عباس کان احسانی

سخی و غازی و فیاض معدن الطاف
چو سرفراز شد از لطف و جود ربانی

ز خاص نیت خود کرد تازه خوش تعمیر
که فرش و صحن و در روضه شد گلستانی

قبول حضرت مخدوم شد نشانی کو
ز رحمت نبوی و علی عمرانی

هر آنکه دید و بیند ز شوق نور ظهور
شود دو چشم و دلش روشن و درخشانی

هزار یک صد و هفتاد و سه ز هجری بود
ز تاریخ باقر نشان شد ارزانی

قبولیت که ز تعمیر جستم از هاتف
ندا بگوش من آمد ز لطف سبحانی

ز یمن مصرع تاریخ خوش بگو صابر
"قبول باد نشان در جناب شاهانی"
۱۱۷۳ھ

در دورهٔ تالپوران، میر کرم علی خان والیٔ سند، تعمیرات قدیم را مرمت ساخت، و یک دروازهٔ سیمین که هنوز موجود است در روضه نصب کرد. این قطعهٔ تاریخ میر غلام علی مائل سرود:

چون باین روضهٔ جنان رفعت که ببابش بود فلک دربان

روضهٔ شاهباز روضهٔ قدس لعل شهبـــاز شیخنـا عثمان

داد اکنون کرم علی خان میر از کرمهـــاي ایزدِ منّـان

بهرِ ترویج کار اجر و خیر که بود احسن از شهانِ زمان

خوش بترمیم روضه زین نو باب زیب و تکمیل زینتِ شاهان

باب این روضةالصفا کردند از زر و سیم سهر و مه رخشان

لوحش الله که بخت و اقبال ست از درش بخش مقبلان جهان

بسکه باب کشود کام دل ست باب این بارگاه فیض نشان

دلم از شوق آستان بوسیش صبحدم در دعايِ بانيِ آن

خواند تاریخش اینچنین ''بکمال'' '' قبل الله خیر وز احسان ''

۹۱ ۹۱ + ۱۱۴۰ = ۱۲۳۱ھ

بازسالش به ''باب'' گفت دگر '' ضاعف الله اجره '' بر خوان

۵ ۵ + ۱۲۲۶ = ۱۲۳۱ھ

حبذا بـارگاهِ بـاب ســـلام با سر گام باز کرد بیان

هم دگر کرد گل دلم این سال ''آمد این باب روضه باب جنان''

۲۰+۱۲۱۱ = ۱۲۳۱ھ

خوش بر این باب ''مائل'' حق است سائل خیر خویش همه آن

تاریخ ثانی :

حبذا این باب بابِ روضهٔ جنت نظیر
کامد از خیر امیر ذوالکرام اکرام جفت

هاتفم سال درستیش ز لوحِ سیم و زر
از طلا و نقرهٔ مهر و مه است این باب گفت

oooooo

(۴)

مخـــدوم چتـا امـرانی

(متعلق صفحه ۷۰ حد ۲)

در بارهٔ این بزرگ صاحب تحفةالکرام نوشته است :
,, واقعه خسف شهر بهانبرا ، المعروف به برهمن آباد ـــ گویند دلو راي مذکور بعد خرابي شهر الور دران شهر مسکن گزیده بود ، برادري داشت چهوته نام امراني ، ولد آمر . حق تعالی در خوردیش توفیق اسلام داده ، که ازان شهر برون رفته قرآن را حفظ نمود ، و عقاید اسلام بوجه نیک آموخت . چون بشهر باز آمده عزیزانش تکلیف کد خدائي کردند ، نپذیرفته ، کسي بطنز و تمسخر گفت این ترک مگر در کعبه رفته دختر فلان عرب نامدار بحباله کشد . از حسن اتفاقات ، وي را در همان ایام صغر اراده حج مصمم شده ، چون آن جا رسید ، روزي زني بر دکان دیده که بتلاوت قرآن مشغول بوده . این براي سماع بایستاد . و زن گفت چه ایستادهٔ ؟

گفت بشیندن قرآن ، اگر کرم کني و قرأت بیاموزي بنده باشم . زن گفت ، استاد من دختر فلاني است . اگر تبدیل رخت کرده بکسوت دختران در آئي ترا آنجا برم . بر این وضع وي را نزد آن دختر بتلاوت قرأت مشغول ساخته . ظاهرا دختر قاریه را در نجوم مهارت کامله بود . روزي زني نزد وي آمده از طالع دخترش که جائي کد خدا می نمود پرسید . بعد فراغ ازان جواب چهوته بدختر قاریه گفت ، چون حال دیگران داني باري از حالِ خود هم آگاه خواهي بود ، دختر قاریه گفت ، خوب بیاد دادي. در حال نظر در طالع خود افگنده گفت : من جفت شخصي از سکّان سند شوم . گفت : کیَ ؟ گفت : در نزدیکی . گفت آن شخص کجا ست ؟ دختر قاریه بعد استخراج گفت آن شخص توئي ! چون پردهٔ کار از چهوته مرتفع شده ، دختر قاریه بعد استخراج گفت : من بعد برو و دیگر میا ، از تن رخت خود را بر کش و طلب مناکحت من بنما که من مقسوم تو ام . آن گاه حال را بوالدین گفته عنقریت بعقد زوجیت چهوته در آمد . چهوته بعد مرور زماني بوطن مراجعت نموده . زن که فاطمه اسم داشت بخود برداشت .

چون شهر دلو راي (بهانبهرا یعني برهمن آباد) رسید ، آن ظالم را وتیره چنان دید که دختر هر که کد خدا شدي ، بجبر طلبیده تصرف مي کرد و رد مي نمود . چهوته همواره بموعظتش سعي کردي ، هرگز از اعمال شنیع باز نیامد. تا آنکه

روزي تعريف فاطمه شنيده ، در وقتي كه چهوته برون بود ، جهت ديدن بخانه‌اش در آمد . چهوته بصفاي ضمير آن حال را در غيب معاينه كرده ، در حال بخانه رسيده زن را با خود گرفته از شهر بيرون شد و ندا افگند كه اين شهر بشامت والى ، امشب سرنگون زمين در مي رود . هر كه درين فرصت خود ازين دام مرگ در كشد اختيار باقي دارد . كم كسي بحرفش اعتماد نموده . شب اول به بيداري پير زالى كه بچرخه مي ريسيد ، و شب دوم بواسطه كنيكري آن بلا از آن شهر مرتفع شده . آخر شب سيم تمام شهر معه سكان سرنگون بچاه عدم در رفت ، و يک منار جهت عبرت و يادگار باقي مانده . (ج ۳ - ۳۵)

بعد ازين روايت ، در " تاريخ طاهري " (تاليف ۱۰۳۰ ه) اين اضافه موجود است .

" چهته امراني معه زن خود سلامت در بلده سيوستان كه عرف سيوان است ، منزوي گرديده بطاعات و عبادات ايزدي اشتغال مي داشت . چون رخت حيات از اين كاروان سراي فاني بمحمل مرگ صوب سر منزل جاوداني بست ، چنانچه در زندگاني صاحب لفظ و مستجاب‌الدعوات گرديده بود . بعد از وفات نيز همچنان شد كه هر كه براي مراد خاطر بتربت او مي آيد ، بمرام خاطر خويش مى رسد . و قبرش در بلده سهوان ست . اكثر مردم بروز جمعه براي زيارت او مى آيند و اعتقاد تمام دارند " (خطي)

اين مقبره تا هنوز مابين ريلوي استيشن و شهر در قبرستان قديم سيوهن موجود است . و اين كتيبه كه از ديندار خان صوبه دار سيوستان يادگار مانده ، بر ديوار مغربي ثبت است :

بدور شهنشاه شاه جهان خديو خردمند صاحب قران
چوخلدبرين روضهٔ شاه چهته بنا كرد نواب ديندار خان
زسال بنايش طلب دانشند "بهشتي بروي زمين" گفت عثمان (؟)

از مصرعهٔ آخر سال ۱۰۴۲ هـ استخراج مي شود . و ازين ظاهر است كه اين مقبره را ديندار خان در همين سال بنا كرد كه تا حال موجود است . سيد حاجي حسين علي شاه سيوستاني در "تذكرهٔ مشائخ سيوستان" نوشته است كه چهته امراني پسر يک عرب "عمران" نامي بود ، كه از قوم تميم بود و حاكم برهمن آباد شده ، آن عرب پسر ديگر هم داشت بنام دلو راي ، كه بعد از پدر والی گشت (و الله اعلم بالصواب) .

قبر بي‌بي فاطمه متصل مزار چهته در عقب پيش طاق اندر گنبد كوچک تا حال موجود است" .

oooooo

(۳)

میرزا انور

(متعلق صفحه ۹۹ ح ۲)

میرزا انور که داماد زین خان کوکه بود (ماثرالامرا ۶۹۳/۱) در ذخیرةالخوانین مرقوم است که ــ "جواني بخوبي آراسته نیکو کار پسندیده اطوار بود . دختر زین خان کوکه درخانهٔ خود داشت ، در حکومت بهکر اسباک باران و استیلاي آب پنجاب گردیده . مشار" الیه برهنموني زمینداران آنجا پوشاک مزارعان پوشیده بدست خود قلبه راني نمودن گرفت ، و دختر زین خان کوکه منکوحهٔ او ، بمانند عوارت گواران ، نان جواري و جغرات بر سر کرده آورده بشوهر خود داد . همان ساعت بکرم سبحاني باران بافراط بارید ، و درياي پنجاب استیلا نمود . در سند نامي به نیکی گذاشت . (ذخیره خطي ۳۷۲)

oooooo

(۴)

سعیـد خـان

(متعلق صفحه ۱۱۱ حـ ۳)

سعید خان چغته پسر یعقوب بیگ بن ابراهیم بیگ (ماثرالامرأ ۳۰۴ ـ ۲) درین باره در مآثر این عبارت ثبت است: "و چون در سنه (۱۰۱۱ھ) مرزا غازي در تته بعد مردن پدر خود مرزا جاني بیگ خیال خودسري پیش گرفت، عرش آشیاني ملتان و بهکر را بجاگیر سعید خان تنخواه فرموده او را بر سر میرزا تعین کرد. چون سعید خان به بهکر در آمد، مرزا اندیشهٔ تباه را از سر بدر نموده برهنموئي خسرو خان آمده، خان را دید، و با سعدالله پسرش صحبت مرزا کوک شده، بهمراهي سعید خان شرف آستان بوس بادشاهي دریافت" (۳۰۴ ـ ۲). صاحب ذخیرةالخوانین که شاگرد میر نمکین و معاصر اوست، درین باره مي نویسد که ـــ "در ۱۰۱۱ھ سرکار ملتان و سرکار بهکر باز جاگیر یافته بر سر مرزا غازي بیگ ترخان بتسخیر تته تعین شده. مرزا غازي برهنموئي

خسرو خان وکیل خود در موضع سیتارجه توابع سرکار بهکر آمده سعید خان را دید، و با سعد الله خان پسر سعید خان مصاحبت بهم رسانیده بدرگاه آمد . (۱۱۳ خطی)

oooooo

(۵)

(متعلق صفحه ۱۱۲ حـ ۲)

در اکبر نامه ثبت است که ـــ "چهاردهم ماه مهر الاهی (۱۰۱۳ ه) سعید خان با پور خود، و میر ابوالقاسم نمکین ملازمت نمود، و میرزا غازي، پور میرزا جاني ترخان از تته آمده جبین بسجود آستان اقبال نوراني ساخت، و گزیده پیشکش بنذرانه گزرانید. هیژدهم به میرزا غازي و ابوالبقا اوزبک گوهر مرصع و به عابدي خواجه جمدهر مرحمت شد" (ج ۳، صـ ۸۳۹)

oooooo

(٦)

توختـــه بيگ خـان

(متعلق صفحه ۱۱۳ حـ ۲)

در ماثرالامرأ (۴۸۱ - ۱) ثبت است ـــ " از يكهاي ميرزا حكيم بود ، در جنگي (كه مرزا را بافواج عرش آشياني رو داد) مصدرِ دليري گشته نامي برار مردي بر آورد. پس از فوت مرزا همراه پسرانش سال سيم جلوس آن پادشاه بعتبهٔ سلطنت رسيده ، دولت بار يافته بگوناگون انعامات مشمول عاطفت گرديد. پس ازان بتعيناتئ صوبه كابل آبرو يافته همراه كنور مان سنگ و زين خان كوكه در تنبيه گروه يوسف زئي و تاريكيان بكرات مصدرِ ترددات شايان گشت . سال سي و نهم بهمراهئ شاهزاده سلطانِ سليم مقرر شده در نواح لاهور جاگير يافت . پستر بتهانـه‌دارئ پشاور سرفرازي اندوخته بارها گروه تاريكي را گوشمال بسزا داد . چون خدماتِ پسنديده ازو بظهور آمد ، در سال چهل و نهم بخطاب خاني رايت ناموري افراشت . و پس از جلوس جنت مكاني چون ماجراي آمدن حسين شاملو حاكمِ هرات بافوج گران و محاصره

نمودن قلعهٔ قندهار بعرض خسروانی رسید . او را بمنصب دو هزاري و خطاب سردار خان بر نواخته همراه میرزا غازي بیگ بکومک شاه بیگ خان حاکم قندهار دستوري شد . تا رسیدن اینها چون فوج قزلباش از گرد قلعه برخاسته مراجعت بوطن خود نموده بود ، او از تغیر شاه بیگ خان بحکومت قندهار بلند گردید ، و در اندک مدت سال سیوم مطابق سنه (۱۰۱۶ ه) هزار و شانزده هجري در آنجا ودیعت حیات سپرد. "

oooooo

(۷)

محاصرهٔ قندهار

(متعلق صفحهٔ ۱۱۳ حد ۳)

در مآثرالامرا (ج ۲ ، صد ۶۴۳) ثبت است که در سال سي و نهم چون میرزا مظفر حسین قندهاري صفوي استدعاي بندگیٔ بادشاهي نمود ، شاه بیگ خان (شاه بیگ خان ارغون مخاطب به خان دوران ، پسر ابراهیم بیگ چریک) از بنگشات بحکومت قندهار تعین گشت ..... در سال چهل و دوم بمنصب سه هزار و پانصدي لواي اعتبار بر افراخت ، در سال اول جلوس جهانگیري ، حسین خان شاملو حاکم هرات ، فوتِ حضرت عرش آشیاني شینده با لشکر خراسان آمده ، قندهار را محاصره نمود ، شاه بیگ با دلِ قوي و همتِ درست روزآنه مردم را آراسته بکار زار می فرستاد ، و شبها بالاي ارک نشسته بزم نشاط ترتیب مي داد . روزیکه ایلچي قزلباش بقلعه مي آمد ، فقدان غله بمرتبهٔ تمام بود ، و از سرکار خود در راسته و بازار از هر قسم غله تودها کرد ، تا مخالف بعسرت پي نبرد . و چون این محاصره بي اجازت داراي ایران شاه عباس صفوي بود ، حسین خان بعتاب شاهي بي نیل مقصود برخاسته رفت "

جهانگير در تزک خود نوشته است که " چهارشنبه نهم محرم (۱۰۱۵ھ - بقول بيورج ۸ محرم جشن اولين نوروز) بمبارکی بقلعه لاهور در آمدم ، جمعي از دولت خواهان معروض داشتند که معاودت بدرالخلافه آگره درين ايام که في‌الجمله خللی در صوبه گجرات و دکهن و بنگاله واقع است بصلاح دولت اقرب خواهد بود ، اين کنگاش پسند خاطر من نيفتاد . چه از عرائض شاه بيگ خان حاکم قندهار بعضي مقدمات معروض افتاده بود ، دلالت بران مي کرد که امراي سرحد قزلباشيه بناء بر افساد ، چندي از بقاياي لشکر ميرزايان آنجا که هميشه محرک سلسلهٔ خصومت و نزاع اند ، و ترغيب نامجات در گرفتن قندهار بان طائفه مي نويسند ، حرکتی خواهند نمود . بخاطر رسيد که مبادا شنقار شدن حضرت عرش آشياني ، و مخالفت بي هنگام خسرو داعيه آنها را تيز ساخته بر سر قندهار يورش نمايند . بحسب اتفاق آنچه بخاطر آفتاب اشراف پرتو انداخته بود ، از قوة بعمل آمد ، حاکم هرات و و ملک سيستان و جاگيرداران اين نواحي بکمک و مدد حسين خان حاکم هرات بر سر قندهار متوجه گشتند . شاهباش بر همت و مردانگی شاه بيگ خان مردانه پا قائم کرده قلعه را مضبوط و مستحکم ساخت و خود بر بالاي ارک سيوم از قلعهٔ مذکور چنان نشست که بيرونيان علانيه مجلس او را مي ديدند ، و در مدت محاصره ميان نبسته سروپا برهنه مجلس عيش و عشرت ترتيب مي داد . و هيچ روزي نبود که

فوجي در برابر لشکر غنيم از قلعه بيرون نمي فرستاد ، و کوششهاي مردانه بتقديم نمي رسانيد . تا در قلعه بود چنين بود . لشکر قزلباش سه طرف قلعه را احاطه نموده بودند.

چون اين خبر در لاهور رسيد ظاهر شد که توقف درين حدود اقرب و اصلح بوده. در حال فوجي کلاني بسرداري ميرزا غازي و همراهي جمعي از منصب داران و بنده‌هاي درگاه مثل قرا بيگ که بخطاب قرا خاني ، و تخته بيگ که خطاب سردار خاني سرفراز گرديده بودند ، معين گشتند. مرزا غازي را بمنصب پنج هزاري ذات و سوار سرفراز ساختم و نقاره عنايت کردم. (تزک ، نولکشور صـ ۳۳)

مرزا غازي بتاريخ ۱۲ شوال ۱۰۱۵ ه به قندهار داخل شد و اين اطلاع بتاريخ ۲۲ ذوالقعده ۱۰۱۵ ه به جهانگير در لاهور رسيد که آن روز اول از سال دوم جهانگيري بود . در تزک نوشته است ـــ " در همين روز مبارک از عرائض قندهار بموقف عرض رسيد که لشکري که بسر کردگي ميرزا غازي ولد جاني بيگ بکمک شاه بيگ خان تعين يافته بودند ، در دوازدهم شهر شوال سنه مذکور داخل بلده قندهار مي شوند ، و طائفه قزلباش چون خبر رسيدن عساکر منصوره را پيش منزلي بلده مذکور مي شوند ، سراسيمه و پريشان و پشيمان تا کنار آب هلمند که پنجاه و شصت کروه بوده باشد ، عنان باز نمي کشند " (تزک ، صـ ۳۲)

(۸)

(متعلق صفحه ۱۱۳ حـ ۱)

مرزا غازي از قندهار به بهکر آمد و ازانجا به لاهور روانه شد ، که جهانگیر دران زمان از سفر کابل واپس آمده در لاهور قیام پذیر بود. در تزک است که ـــ " روز دو شنبه دوازدهم (شعبان ۱۰۱۶ ھ) مرزا غازي که در سرداري لشکر قندهار مصدر خدمات پسندیده گشته بود ملازمت نمود ، و عنایات بسیار نمودم (تزک ، نول کشور صـ ۹۳) .

oooooo

(۹)

(متعلق صفحه ۱۱۴ حـ ۳)

شاه بیگ بعد از قندهار، حکومت کابل یافت. صاحب مآثر (۲ - ۶۴۳) نوشته است که: "شاه بیگ خان حسب‌الحکم در سنه هزار و شانزده (۱۰۱۶ھ) از قندهار به کابل رسیده ملازمت جنت مکانی دریافت. و بمنصب پنج هزاری و خطاب خان دوران و صاحب صوبگی کابل و ضبط افغانستان مباهی گشته از حسن ابدال رخصت تعلقه یافت. مدتها بضبط و نسق گزرانید."

oooooo

(۱۰)

(متعلق صفحه ۱۱۵ حـ ۲)

وقتیکه مرزا غازي (۱۲ شعبان ۱۰۱۶ھ) بحضور جهانگیر در لاهور بار یافت و آنجا ماند، تقریباً یک ماه بعد ازان (۱۰ - رمضان ۱۰۱۶ھ) به او حکومت قندهار سپرد شد. جهانگیر این واقعه را در تزک این طور نوشته است:
"(۱۰ - رمضان ۱۰۱۶ھ) سال دویم جهانگیري — روز پنجشنبه دهم ماه، میرزا غازي را بمنصب پنج هزاري ذات و سوار سرفراز ساخته، با آنکه کل ولایت تته بجاگیر او مقرر بود، پارهٔ از صوبه ملتان نیز بجاگیر او مقرر گشت، و حکومت قندهار و محافظت آن ملک که سرحد هندوستان است، بعهدهٔ کاردانی و حسن سلوک او مقرر گردید. و خلعت و شمشیر مرصع عنایت کرده رخصت دادم." (تزک، نول کشور صـ ۶۴)

میرزا رخصت یافته به بهکر رسید و آنجا ماند تا حکم دیگر براي رفتن قندهار باو رسید. چنانچه جهانگیر در تزک

می نویسد که : "در ۱۴ ماه مذکور (رجب ۱۰۱۷ھ) حکم کردم که مرزا غازی متوجه قندهار شود . از اتفاقات حسنه بمجرد آنکه مرزای مشارٌ الیه از بهکر روانه ولایت مذکور گردد ، خبر فوت سردار خان حاکم آنجا می رسید. سردار خان از ملازمان مقرر و روشناس میرزا محمد حکیم عم من بود ، تخته بیگ اشتهار داشت . " (تزک ، نول کشور ص ۷۳)

oooooo

(۱۱)

شیـــر بیگ

(متعلق صفحه ۱۱۸ حـ ۲)

صحیح شیر بیگ است. وقتیکه مرزا غازي از قندهار حکم معزولی خسرو بیگ (نائب تته) را فرستاد ، و اولاد قاسم خان ارغون را از حکومت نصر پور نیز معزول کرد ، و ایشان همراه خسرو بیگ شده از قبول حکم منحرف شدند . در نصر پور راي سنگ ولد مانک راءِ باولاد قاسم خان جنگ کرد و ایشان را هزیمت داد. در آن جنگ (۱۱ - رمضان ۱۰۲۰ھ) شیر بیگ شهید شد و قبر او در گورستان خان زمان (نزدیک نصر پور) موجود است و این کتیبه دارد .

"تاریخ رحلت نمود میر شیر بیگ
(مرحوم بن) میر علی شیر ارغون ، روز
دوشنبه وقت دو پاس یازدهم شهر
رمضان‌المباک ۱۰۲۰ھ در جنگ بمرتبه
شهادت رسید"

(رک مقدمه مثنوي چنیسر نامه از راقم‌الحروف صـ ٥٦)

(۱۴)

میر ابوالقاسم نمکین (پیر غلام)

(متعلق صفحه ۱۲۰ - حد ۱)

مولف مظهر شاهجهاني ، يوسف ميرک ، پدر خود میر ابوالقاسم نمکین را "پیر غلام" مي نويسد . میر ابوالبقا المخاطب به امیر خان ، فرزند کلان میر نمکین و برادر مولف بود که ذکرش هم کرده است . "سادات امیر خاني" از نسل وي اند . فرزندش میر ابوالمکارم "شهود" فاضل یگانه و شاعر صاحب دیوان ، و مصنف مثنوي "پري خانه سلیمان" بود . و فرزند ابوالمکارم (یعني نبیره امیر خان) ، امین‌الدین حسین خان ، در اواخر عهد بادشاه هند عالمگیر ، والي تته بود . او مولف "رشحات فنون" ، و "معلومات آلافاق" بود .

میر نمکین گورستان خود را بنام "صفه صفا" بر ساحل دریا در لوهري بنا کرده بود و در آنجا دفن شد و بر قبرش سه کتیبه ذیل ثبت است :

(۱) میر ابوالقاسم آن یگانهٔ عصر
که بجز تخم دین و داد نه کشت

ملک و اقبال در تصرف داشت
چون اجل در رسید جمله بهشت

دیدهٔ دل کشاده بر گیرید
عبرت اي عاقلان پاک سرشت

(۲) گر بود بستر از حریر چه سود
چون نهد مرگ زیر بالش خشت

خلف خیر او ز "داغ ابي" ۱۰۱۸ھ
چونکه تاریخ سال فوت نوشت

گفت ملهم مرا بگوش ضمیر
سال فوتش که "باد جاش بهشت"

(۳) خانِ زمانه میر ابوالقاسم آنکه او
لوحِ وجود از رقم غیر ساده کرد

..... دودمان ..... گلبن حیا
سالِ وفات او طلب از "داغ داده" کرد ۱۰۱۹ھ

(رک : تذکره امیر خاني)

●●●●●●

(۱۳)

میران صدر جهان

(متعلق صفحه ۱۲۱ حـ ۱)

از توابع لکهنو بود ، در عهد عرش آشیاني بوساطت شیخ عبدالنبي صدر ، افتاي ممالک محروسه بدو قرار گرفت . . . . . تا سال چهلم بمنصب هفصدي رسیده بخدمت صدارت کل اختصاص گرفت . پس ازان ترقي کرده بپایه امارت و منصب دو هزاري متصاعد گشت. در عهد جهانگیري بمنصب چهار هزاري رسید . صد و بیست سال زندگاني کرد و در سنه ۱۰۲۰ھ ودیعت حیات سپرد. (ماثرالامراء ، ج ۳ ، صـ ۳۳۹)

oooooo

(۱۴)

شمیشر خان ازبک

(متعلق صفحه ۱۲۱ حـ ۲)

در ماثرالامرا ثبت است که : ”شمشیر خان ارسلان بي ازبک از امراي عهد جنت مکاني ست . سابقا حکومت کهمرد داشت ، و از نوکران متوسطالحال ولی محمد خان والیٔ توران دیار بود . پس ازان که کهمرد را در سرکار پادشاهي سپرد سال سیوم جلوس آمده ، دولت ملازمت دریافت ، و بعنایت منصب مناسب و خلعت سر عزت بر افراخت . پس تر تیول در سیوستان مضاف صوبه تهته یافته بحکومت آنجا نامزد گردید . سال پنجم بعنایت علم رایت امارت بر افراخت . سال نهم چون صوبه دارئ تهته به مظفرخان معموري مقرر شد او معزول گشته بحضور آمد ، و در مهم رانا برکاب پادشاهزاده سلطان خرم دستوري پذیرفت . و وقت موعود چشم جهان بین را بربست . گویند مرد ساده بود ، و باراي عبادت یومیه و تلاوت کلام الهي مي پرداخت . و از سحاب همتش رشحهٔ حسنات

همیشه مي چکید . بمرتبه سه هزاري رسیده بود . (۲-۶۳۳)
در ذخیرة‌الخوانین شرح حال وي خیلی بتفصیل موجود است .
بموجب ذیل : از اکابران توران بوده ، و درین دودمان
عالیشان بمنصب سه هزاري رسیده مخاطب به شمشیر خان
گردیده ، و صاحب صوبه تته شد . درانجا از سلسلهٔ
خسرو خان چرکس (امیر میرزا جاني بیگ ترخان و مرزا
غازي بیگ) خواستگاري نموده باز بجاگیر سرکار سیوستان آمد .
متمادي ایام درانجا گذرانید . حکایات ساده لوحي ایشان مکرر
بسمع اشرف اقدس حضرت صاحب قران ثاني رسید . از منصب
و جاگیر افتاد . چند سال زیست در لاهور رحل اقامت انداخت ،
و درانجا در گذشت . از جمله حکایات او یکی این ست که
روزي درون محل رفت و آن منکوحه چرکس که نو در
حبالهٔ نکاح خود آورده بود ، او با زیب و زینت نشسته بود .
خان مشارٌ الیه نگاه بجانب او کرده پرسیدند که این عورت
کیست و از کجا آمده ؟ کیوانوي خانه ، بعد از قسم مغلظه
خاطر نشان ایشان ساختند که او منکوحهٔ شما است . و قس
علی هذا . اظهار این قسم حکایات دیگر از بي خردي خود
است ، چراکه مشارٌ الیه دیندار خدا پرست عارف کامل بود .
روز و شب بتلاوت کلام مجید و بنماز و روزه میگذرانید .
و خیرات بسیار مي کرد ، و قبیله پرور بود . (خطي صـ ۳۰۰)

oooooo

(۱۵)

میرزا رستم

(متعلق صفحه ۱۲۳ حـ ۱)

میرزا رستم (متوفي ۱۰۵۱ھ) نیز قریباً یک سال در تته ماند و بعد ازان معزول شد. در ذخیرة الخوانین است که:

"مرزا رستم ابن سلطان حسین مرزا بن بهرام مرزا بن شاه اسمعیل صفوي ..... در سال ۱۰۲۱ھ که رایات عالیات جهانگیري در دارالبرکة اجمیر نزول اجلال نموده و خبر فوت مرزا غازي ترخان والیٔ تته بمسامع علیه رسید، مرزا رستم را تعینات تته فرمودند، و نصیحت نمودند، که محروسه تته بقوم ترخانیه زیاده از صد سال است. خسرو خان چرکس وکیل چهار کرسي آن بزرگان ست، مبادا غدري اندیشد. در تته رسیده او را بدرگاه جهان پناه فرستاده خود در آنجا بوده، باتفاق میر عبدالرزاق معموري جمعبندي تته نماید. مشارٌ الیه اگرچه در آنجا رسید و تشخیص جمع هم داد، و خسرو خان را با توابع و لواحق مرزا غازي بیگ و مرزا جاني بیگ روانه

درگاه ساخت . امّا بانها سلوک خوب نکرد ، اکثر مردم جلا وطن شدند . قاضي محمود که اعلم العلماء الملک بود ، از دست تعدي مرزا با عيال و اطفال خود در بهکر آمده در خانهٔ پدر مسوّدِ اين اوراق شيخ معروف صدر سرکار بهکر مقيم گشت . اين خبر بمسامع عليه جهانگيري رسيد . مرزا را تغيير کرده بحضور طلبيد . روزي چند بار ندادند ، بعده بسعادت کورنش مستفيد گرديد. . . . ” ص ۵۸ ، ماثرالامرا ، ج ۳ ، ص ۴۳۸ .

جهانگير در تزک نوشته است (سال نهم از جلوس که از شب ۹ - صفر ۱۰۲۳ھ شروع شده) — ” مرزا غازي ترخان که حکومت تهته و قندهار و آن نواحي متعلق بدو بود ، برحمت خدا رفت . بخاطر رسيد که او (مرزا رستم) را به تهته فرستم ، تا آنجا جوهر ذاتي خود را خاطر نشان ساخته ، آن ملک را بعنوان پسنديده محافظت نمايد . و به منصب پنج هزاري ذات و سوار سرفراز ساخته دو لک روپيه نقد مدد خرچ بدو مرحمت فرموده به صوبه داري ملک تته او را رخصت نمودم ، عقيده آن بود که ازو دران سرحد خدمت ها بوقوع آيد . بخلاف توقع مصدر هيچ گونه خدمتي نشد . ظلم و تعدي را بجائي رسانيد که خلق بسياري از سلوک زشت او به شکوه در آمدند . و خبري چند ازو شنيده شد ، که آوردن او لازم گشت . يکي از بندهاي درگاه را به طلب او تعين نموده او را بدرگاه طلبيدم . در بست و ششم اردي بهشت او را

آوردند. چون ظلم و تعدي ازو به خلق خدا بسيار رسيده بود ، باز خواست آن بمقتضاي عدالت لازم گشته. او را به راجا اني راي سنگ دني سپردم تا بحقيقت عمل او باز رسيده شود. و او في الجمله تنبيهي يافته ديگران متنبّه و عبرت پذير گردند "
(نول كشور ۱۲۹ - ۱۳۰)

oooooo

(۱۶)

تاج خـــان

(متعلق صفحه ۱۲۳ حـ ۲)

تاش بیگ خان عرف تاج خان کابلی ، سابق از یکه هاي مرزا حکیم بود. پس ازو در خدمت عرش آشیاني رسیده ، بمنصب فاخره معزز گشت ..... در عهد جنت مکاني بخطاب " تاج خان " معزز گردیده ، اولاً سرکار بهکر جاگیر یافت ، و باز ، صاحب صوبه تته شده در گذشت . (ذخیره خطي صـ ۳۹۷) .

از " لب تاریخ سند " معلوم مي شود که درسال ۱۰۲۰ھ بحکومت بهکر آمد و غالباً بعد از معزولی مرزا رستم در سال ۱۰۲۳ھ از بهکر به تته آمد و آنجا در همین سال ۱۰۲۳ھ ودیعت حیات سپرد . و شمشیر خان از سیوستان باز بحکومت تته رفت .

صاحب ماثرالامرأ درشرح حال تاش بیگ نوشته است که : " پس از جلوس جهانگیري از اصل و اضافه بمنصب سه هزاري

سر بلندی یافت . و در سال دوم چون بادشاه از کابل به هندوستان مراجعت فرمود (۱۰۱۶ ه)، و حکومت آن صوبه بنام شاه بیگ، خان دوران که از قندهار معزول شده در راه بود ، تقرر یافت ، نام برده را حکم شد که تا آمدن خان مذکور از کابل خبردار باشد . پستر باضافهٔ منصب کامیاب شده بصوبه داریٔ تتّه چهرهٔ عزت برافروخت . سال نهم مطابق (۱۰۲۳ ه) همان جا بخلوت کدهٔ بقا خرامید ."
(۱ - ۳۸۳)

از کابل اول در بهکر آمد و بعد از عزل رستم به تته رسید .

oooooo

(۱۷)

میـــر ابوالبقـا

(متعلق صفحه ۱۲۳ حـ ۲)

میر ابوالبقا (المخاطب به امیر خان) در اواخر ۱۰۱۹ھ یا در ابتدأ ۱۰۲۰ھ جاگیر اباوره و گنجابه یافت ، و از آگره بجاگیر خود رسید و ازانجا وقتیکه در سال ۱۰۲۳ھ تاش بیگ در تته وفات یافت ، شمشیر بیگ در همان سال به تته تقرر یافت و میر ابوالبقا از اباوره و گنجابه تبدیل و به سیوستان مقرر شد. (رک : تذکرهٔ امیر خانی).

oooooo

(۱۸)

عتیق الله

(متعلق صفحه ۱۲۵ حـ ۱)

شرح حال میر عتیق الله پسر کلان میر ابوالبقاء در کتاب دیگر یافته نشد. قبرش در پهلوي قبر پدرش (میر ابوالبقا، امیر خان) بر "صفهٔ صفا" (لوهري) موجود است، و این کتیبه ها دارد :

(۱)

عتیق الله مرزا کز فراقش
محبّان را جگر ها چاک آمد

چو در خیل شهیدان شد خراسان
فلک را دیدهٔ نمناک آمد

ز روي درد گفتا سال تاریخ
عیتق الله شهید پاک آمد

۱۰۳۷ھ

(۲)

یکتـای روزگار عتیق الله آن جواد
کاندر جهانِ جود نبودش کسی عدیل

نگذاشت آسمان ..... ازانکـه بود
مشتاق ..... او فردوس سلسبیل

سالِ شهادتش چو نوشتم بصفحه بر
از غم بریخت آب ز چشمم چو رود نیل

ـــ لا الٰه الا الله محمد الرسول الله ـــ

(۳)

بتاریخ روز پنجشنبـه چهـارم
شهر رجب‌المرجب سنه ۱۰۳۷ ه

بدرجهٔ شهادت رسید.

از این کتاب (مظهر شاهجهانی) نیز معلوم نشد که در کدام معرکه بدرجهٔ شهادت رسیده باشد. درین سال پدرش در ملتان نائب یمین‌الدوله بود. گمان برده می شود که میر عتیق الله در سند در آویزش سمیجه ها کشته شده باشد.

oooooo

(۱۹)

مظفـر خان معموري

(متعلق صفحه ۲۸، حـ ۱)

مظفر خان معموري بعد از فوت ميرزا غازي (۱۰۲۱ھ) براي جمعبندي صوبهٔ تته (تزک، صـ ۱۱۱) پيشتر از مرزا رستم به تته رسيد، و بعد از رسيدنِ مرزا رستم (۱۰ - محرم ۱۰۲۲ھ) همراه متوسلينِ دودمانِ ترخانيه به اجمير در خدمت جهانگير رسيد (تزک، ۱۱۸) و خطاب "مظفر خان" يافت. (ترخان نامه)

بعد از عزل مرزا رستم و وفات تاش بيگ (۱۰۲۳ھ) شمشير بيگ را حکومتِ تته سپرد شد. و بعد او در سال يازدهم (۱۵ - ربيع‌اولال ۱۰۲۵ھ) مظفر خان معموري بصوبه دارئ تته فائز شد. (مآثر، ج ۲ صـ ۶۳۳ و تزک، صـ ۱۵۷)

صاحب مآثرالامرا در شرحِ حالِ معموري نوشته است که: "ميرعبدالرزاق معموري مظفر خان از سادات صحيح‌النسب

معمور آباد است که موضعي ست از نجف اشرف . نياگان او به هند آمدند . میر بدانش و قابلیت از یکتایان روزگار بود . در عهد عرش آشیانی جولانئ عرصهٔ روزگار گشته به بخشي گرئ سپاه بنگاله تعین گشت ..... چون بعد فوت مرزا غازي بیگ ترخان صوبه تهته بضبط پادشاهي در آمده ، میرزا رستم صفوي به ایالت آنجا معین گشت . مظفر خان بجهت تشخیص جمعبندئ آن صوبه مرخص گردید . و از روي کارشناسي و معامله داني از قرار هست و بود جمعي معین نموده بجاگیر میرزا و متعینهٔ او تنخواه داده معاودت کرد . و در آخر عهد جهانگیري بصاحب صوبگی مالوه بلند پایه گردید " (۳۷۸-۳)

(بقیه سلسلهٔ این حاشیه رک : نمبر ۲۰)

میر معموري در سال ۱۰۲۲ھ یک مسجد جامع را در تته بنا کرد که به "مسجد خضري" معروف و تاکنون موجود است ، کتیبهٔ او که بالاي محراب ثبت است این طور خوانده میشود :

۱ ـ خاک آستان حضرت نبوي صلی الله علیه وسلم عبدالرزاق

۲ ـ الحسیني المعموري الملقب به مظفر خان بتاریخ ۱۰۲۲ھ اتمام شد .

(رک : مقالهٔ میر مائل راقم‌الحروف در مجلهٔ سهران ۱۹۵۵)

oooooo

(۲۰)

(متعلق صفحه ۱۲۹ سطر ۲)

صاحب مآثرالامراء نوشته است که : در سال نهم (از ۹ - صفر ۱۰۲۳ تا هفتم صفر ۱۰۲۴ ه) چون صوبه داري تهته به مظفر خان معموري مقرر شد ، او معزول گشته بحضور آمد و در مهم رانا برکاب بادشاهزاده سلطان خرم دستوري پذيرفت. (ج ۲ صـ ۶۳۳)

لیکن این روایت از روي متن این کتاب صحیح نیست . شمشیر خان بعد از تقرر مظفر خان معموري ، از تته به سیوستان آمد و چندي آنجا ماند ، تا وقتیکه شیر خواجه متعین شده به سیوستان آمد . و از روي تزک جهانگیري (۱۵۷) ، تغیر شمشیر خان درسال یازدهم جلوس (۱۵ ربیع الاول ۱۰۲۵ ه) شد ، نه در سال نهم که صاحب مآثرالامراء نوشته است.

oooooo

(۲۱)

بهـادر خـان اوزبک

(متعلق صفحه ۱۰۱ حـ ۱)

ابوالنبي نام ، از بزرگ زادهاي توران است . در عهد عبد المومن خان بعمدگی رسیده حکومت مشهد مقدس داشت . پس از کُشته شدن خان مزبور هر چند باقي خان بدلاسا پرداخت ، بدستاویز عزم زیارتِ کعبه نجات جسته به هندوستان آمد و سال چهل و هشتم ملازمتِ عرش آشیاني دریافت ، و بمنصب درخور نوازش یافته بعنایت کمر خنجر مرصع کام دل بر گرفت. و پس از جلوسِ جهانگیري چهل هزار روپیه در مدد خرچ یافته با پنجاه و هفت منصبدار بکمک شیخ فرید مرتضي خان که بتعاقب خسرو شتافته بود تعین گردید . و سال پنجم از تغیر تاج خان فوجداريِ صوبه ملتان باو مرحمت شد . و سال هفتم از اصل و اضافه بمنصب سه هزاري ، سه هزار سوار و خطاب بهادر خاني امتیاز اندوخته . از انتقال

ميرزا غازي بحكومت قندهار چهرهٔ بلند پايگي برافروخت. و پس تر باضافهاي متواتره بمنصب پنج هزاري ، سه هزار و پانصد سوار درجهٔ اعتلا پيمود. وسال پانزدهم (كه بتاريخ ۱۵ - ربيع الثاني ۱۰۲۹ھ شروع شد) عذر ضعف باصره را در پيش كرده استعفاي تعلقه دارئ قندهار نمود. گويند چون آمد آمد فوج داراي ايران بر زبانها افتاد ، نام برده از بي پرواي بودن خود قرار نداده دو لک روپيه در مهم سازئ متصديان پادشاهي صرف نموده تعلقه را گذاشت. پس ازان در صوبهٔ اكبرآباد جاگير يافته رايت كاميابي برافراشت ..... الخ"
(مآثرالامرأ ، ج ۱ صـ ۴۰۱)

oooooo

(۴۲)

سیـــد بایزید بخاری

(متعلق صفحه ۱۴۲ حـ ۲)

سید بایزید بخاري از اولاد قطب الاقطاب حضرت دمدبه (؟) که در پتنه (؟) آسوده اند ، بود. مرتضي خان در عنایت خاطر و تربیتِ ایشان بسیار سعي داشت. چندگاه در عهدِ حضرت عرش آشیاني داروغه داغ بود . بعده ..... بسیار کرد و خواست که خطاب مرتضیٰ خان یابد ، میسر نشد. بخطاب مصطفیٰ خاني و بمنصب سه هزاري رسیده ، صاحب صوبهٔ تته گشت ، همانجا وفات یافت . در اوچ در روضهٔ مقدسه منوره مخدوم سید جلال بخاري آسوده اند .

پسرانِ قابل گذاشت . سید عبدالواحد و محمد باقر وغیره بمنصب رسیده تعینات سهم کابل اند. و میان بُدّه ترک دنیا کرده گوشه گزین بود . این پسران در کمال رضامندي پدر بوده اند . منصبي که داشتند حاصل آنرا ..... متصرف میگشت ، بهر یکی ازان‌ها را یومیه مقرر ساخته بود ،

ازان زیاده طلبي نمي کرد ..... وقتي سوارئ اسپ در و پاک بي غرضي ميرانجيو مي يافتند و اصلا شاکي نبودند . ميرانجيو صاحب شوکت و غيرت و جوياي نام مبلغي بر اضافه منصبِ خود و پسران و خطاب خرج کرده . در حکومتِ بهکر روزي پدرِ مسودِ اين اوراق باسم شيخ معروف صدر ، و شيخ عبدالرحمٰن مير عدل و قاضي ابو سعيد و قاضي محمد حسين ، بهيئتِ اجتماعي پيش ميرانجيو رفتند . ايشان از روي خوش طبعي باين عزيزان گفتند که : قاعدهٔ نحويست که ـــ الضدان لا يجتمعان ـــ ، و امروز چهار ضد جمع آمده اید . خوش باشد که چهار شما بقتل رسند ، تمام سرکار بهکر از تمرّد و بغي و فساد پاک مي شود . اعزا ديگر ساکت ماندند ، پدرِ احقر که مظهر جلال احديت بود ، جواب دادند ، که : في الواقعه چنين است ، اما پنجم سردار مانده ، که اگر او را بقتل رسانند ملکِ بهکر صاف تر ميشود . ميران گفتند که : آن پنجم کدام است ؟ گفت : شما اید . ميرانجيو رنجيده برخاست . بعد از چند گاه ..... که خوش طبعي با کسي نکند . و دشنام دختر بکسي ندهد . سيد صحيح النسب ، نيکو سلوک ، کم آزاري ، بردبار بود . غير ازينکه برعيت سختي نداشت ديگر هيچ عيب نداشت . (۹۳۳ ـ ذخيرة الخوانين ، خطي)

جهانگير در تزک خود در سال ۱۱ (شروع ۱ ـ ربيع الاول ۱۰۲۵ھ) نوشته است که : در بيست و هشتم (ربيع الاول ۱۰۲۵ھ) يک زنجير فيل به بايزيد حاکم بهکر

مرحمت نمودم (۱۰۸)۰ و ازین ظاهر است که تقرر او بحکومت بهکر در همین سال قرار گرفت .

صاحب لبِ تاریخ سند نیز همین سال نوشته است . و در سال ۱۵ جهانگیري از بهکر تغیر شده بحکومت تته برفت. جهانگیر در تزک (واقعات سال ۱۵ که بروز جمعه ۱۵ - ربیع‌الثاني ۱۰۲۹ھ شروع شد) نوشته که : " شنبه ، بست و پنجم (ربیع‌الثاني ۱۰۲۹ھ) سید بایزید بخاري فوجدار سرکار بهکر بصاحب صوبگی ولایت ٹهٹه فرقِ عزت برافراخت . و منصب او اصل و اضافه دو هزاري ذات و هزار و پانصد سوار حکم شد ، و علم نیز مرحمت فرمودم . " (۳۰۹)

ازین بیان معلوم شد که سید بایزید در سال ۱۰۲۵ھ بحکومت بهکر فایز شده آمد و چهار سال آنجا ماند و در ۱۰۲۹ھ تبدیل یافته بحکومت تته آمد ، و آنجا وفات یافته درآچ دفن شد .

در سلسلهٔ تاریخ وفاتِ او جهانگیر در تزک خود بضمن وقایع بستمین سال (که تاریخ دهم جمادي‌الثانیه روز شنبه ۱۰۳۴ھ آغاز یافت) نوشته است : (۱۱ - محرم سنه ۱۰۳۵ھ) در همین روزها مصطفیٰ خان (سید بایزید بخاري) حاکم ٹهٹه رحلت نمود . صوبه مذکور به شهر یار عنایت شد "(۳۱۰)

ازین معلوم میشود که در ماه آخر (ذي‌الحج) ۱۰۳۴ھ یا در محرم ۱۰۳۵ھ وفات یافته باشد .

(۲۳)

باقي جان خواجـه

(متعلق صفحه ۱۳۰ حـ ۱)

در مآثرالامرأ (ج ۲ ، صـ ۶۵۰) ثبت است كه :
"از سادات اتاي ست ، و از جانب مادر نقشبندي . پادشاه خواجه نام داشت . از ترددات مردانهٔ او ، عرش آشياني "شير خواجه" نام كرد . پس از فوت عرش آشياني ، جنت مكاني براي او خلعت عنايت فرستاد ـــ در هنگامه كنار آب بهت كه از مهابت خان گستاخئ عظيم سر زده در ركاب جنت مكاني ، و پس از فوتِ جنت مكاني ، باتفاقِ آصف جاهي شريک جنگ كه با شهريار رو داده بود . سال اول جلوس اعلى حضرت بملازمت پيوست و منصب چهار هزاري ، هزار سوار وخطاب خواجه باقي خان برو مسلم ماند . و بصوبه دارئ تته كامياب شده ، رخصت آنجا يافت و در اثناي راه مطابق سنه ۱۰۳۷ ھ رختِ زندگي بسفر آخرت بربست . پسرش خواجه هاشم نام بمنصب پانصدي ، صد سوار سرفرازي داشت ."

صاحب مآثر صوبه داري سيوستان را بيان نكرده است .
از بادشاه نامه (۱۸۱ - ۱) ظاهر است كه شاهجهان بتاريخ
۱ - رجب ۱۰۳۷ھ خواجه باقي را فرمان حكومت تته داد .

oooooo

(۲۴)

شریرالملک

(متعلق صفحه ۱۵۰ - حـ ۲)

اصل نام این نواب شریف الملک بود . وقتیکه شاهزاده شاه جهان به تته رسید ، شریف‌الملک دروازهاي قلعه را بر شاهزاده بند نمود و مقابله کرد و حرکات نازیبا اختیار کرد . ازین سبب نورخبن شاه جهاني او را بجاي شریف‌الملک " شریرالملک " گفته‌اند . صاحب تحفةالکرام این واقعات را این طور ثبت کرده است : " نواب شریف الملک المعروف به شریف خان یک چشم بایالت تته رسیده . در عهد وي بسال بیست و یکم جلوس جهانگیري مطابق هزار و سي و پنج هجري شاهزاده شاه جهان از پدر گران خاطر شده باراده‌ٔ عراق عجم با معدودي از خواص به تته رسیده ، اراده‌ٔ آن داشت که چندي در تته بماند . شریف‌الملک نوبت بجنگ افگنده چندگاه بماین کار توب و تفنگ گذشت . چند کرت از شرق و جنوب و شمال شهر ، شاهزاده یورشها کرده ، شکست خورد .

نزدیک پیر بدر متصل پل مکلي نوبتي جنگ صعب رو داده . استخوانهاي موتاي آن جنگ تا هنوز در آن زمین نمودار .

گویند یکبار بیگم بادشاه زاده که حامله بود فرمایش چند عدد انار کرده ، و شاهزاده بدستخط خاص رقعه دران باب نوشت . وي جواب داد که من خود به بیگم میفریسم . و در حال فرنگی توپ انداز را گرفت تا توپي درون خیمهٔ محل بیگم افگند . و گفت اینجا چنین انارها وجود دارند . بصدمه توپ بیگم را که ایام حمل بسر رسیده بودند ، وضع حمل شده . قبل خود شریف‌الملک در دوربین دیده توپي را آتش داده بود . خیالش اینکه شاهزاده هدف کند . ظاهرا در همان وقت در طرفة العین بادشاه زاده نقل مکان فرموده بود . و توپ خطا افتاده . بآن خطا خالی ، انگشت بچشم خود ، که بدان نشان بسته بود ، بطیش از حدقه بر آورده . و یک چشم ازان ابتدا شده . بر تقدیر صدق این مقوله گویا از خود مکافات سوٓ عمل خود کشیده . بالجمله بان انتقام بمجرد جلوس شاهزاده بیاسا رسید ، و برخي منصبداران دیگر رفیقش بشامت وي ماخوذ گردیدند " ـــ (ج ۳ ، صـ ۹۳)

در تکمله تزک جهانگیري ، محمد هادي خان در واقعات ۲۱ جلوس (آغاز سه شنبه ۲۲ ـ جمادي‌الثاني ۱۰۳۵ ه) این واقعه را این طور ثبت کرده است : " شاه جهان با معدودي از بندها بجانب تهته نهضت فرمود ، چون در ایام

شاهزادگی با بادشاه والا جاه شاه عباس طریقهٔ دوستي و مصادقت مسلوک و ابواب مراسلات مفتوح داشتند و درین هرج و مرج شاه نیز متفحص احوال ایشان بودند ، بخاطر صواب اندیش رسید که بدان سمت شتافته بایشان نزدیک باید شد . یمکن که بآبیاري مهربانی و اشفاق ایشان ، غبار شورش و فسادي که مرتفع شده ، فرو نشیند . بالجمله چون بحوالیٔ تهته پیوستند ، شریف‌الملک که حارس آن ملک بود ، نُه هزار سوار و دوازده هزار پیاده فراهم آورده حصار شهر را استحکام داده قدم جرات پیش گذاشت . و بالجمله همگی سیصد چهار صد سوار از بنده‌هاي وفادار همراه بودند ، تابِ صدمهٔ آنها نیاورده بحصار شهر در آمده متحصن گشت ، و چون از پیشتر مرمت قلعه نموده توپ و تفنگ بسیار در برج و باره آماده ساخته بود . درین ولا بدرونِ حصار در آمده بمدافعه و مقابله پاي ضلالت افشرد و شاه جهان مردم خود را منع فرمود که بر قلعه نتازند ، و رعیت خود را به توپ و تفنگ ضایع نسازند . باوجود این معني جمعي از جوانانِ کار طلب بر حصار بند شهر یورش نمودند ، و از استحکام برج و باره و کثرت توپ خانه کاري نساختند و ناگزیر عطف عنان نموده دایره کردند . و پس از روزي چند باز بهادران شیر دل زنجیر گسل مانند برق لامع بقلعه تاختند و چون بر دورِ قلعه همه جا میدان مسطح بود ، و اصلاً پستي و بلندي و دیوار و درخت نداشت ، سپرها بر رو کشیده دویدند . قضا را دران ضلع خندق عمیق و عریض

مملو از آب بود . پیش رفتن محال ، و پس گشتن ازان محال تر شد . درمیان میدان نشسته توکل را حصار خود ساختند . درین وقت شاه جهان تکسري بهم رسانید . و بنا بر بعضی موانع که نوشتني آن طولی دارد و سفر عراق در عقد توقف افتاد و نیز خبر بیماري شاهزاده پرویز پیوست و یقین شد که ازین مرض جانبر نیست . و هم درین ضمن مکتوب نور جهان بیگم رسید . مرقوم بود که : مهابت خان از صیت نهضت موکب بادشاهي سراسمیه گشته ، مبادا از غایت شورش مزاج در راه غبار آسیبي بدامن پسران شما رساند . صلاح دولت دران ست که باز بصوب دکن عطف عنان نموده روزي چند با روزگار باید ساخت .

بنا بران ، باوجود ضعف قوی و بیماري صعب ، پالکی سواره از راه گجرات و ملک بهار متوجه دکن شدند . درین ضمن خبر فوت شاهزاده پرویز رسید . (وفات پرویز شب چهار شنبه هفتم شهر صفر ۱۰۳۰ ه) . (تزک صـ ۳۲۵ تا ۳۲۶)

oooooo

(۲۵)

احمد بیگ خان

(متعلق صفحه ۱۳۵، حـ ۱)

احمد بیگ خان، (برادر زادهٔ ابراهیم خان فتح جنگ، خلف اعتماد الدوله میرزا غیاث) در مآثرالامر است که: "و پس ازان که سریر فرمان روائیِ هندوستان بوجود کرامت آمود، صاحب قران ثانی (بتاریخ ۸ - جمادي‌الثانی ۱۰۳۷ھ) زیبندگی یافت، خان مذکور بمنصب دو هزاري ذات، هزار و پانصد سوار سرفراز گردیده بفوجداري و تیولداريِ سیوستان کامیاب عزت شد. و پس ازان به نیابت یمین الدوله آصف خان، بحکومت ملتان سر عزت برافراخت." (ج ۱، صـ ۱۹۵)

oooooo

(۲۶)

مرتضیٰ خان مرزا حسام‌الدین

(متعلق صفحه ۱۳۵ حـ ۲)

میر حسام‌الدین مرتضیٰ خان انجو پسر میر جمال‌الدین عضدالدوله ، همشیره احمد بیگ را بعقد ازدواج آورده بود . (مآثر ج ۳ ، صـ ۳۸۲) . صاحب مآثر نوشته که پس از سریر آرائي و فرمانروائي اعلیٰحضرت (شاه جهان) نظر بر حسن سابقه بمنصب چهار هزاري ، سه هزار سوار ، بلند پایه گردانیده شد و در همین سال بخطاب مرتضیٰ خان و عطاي پنجاه هزار روپیه نقد بر نواخته بجاي سید خواجه که در اثناي راه تهته رهگراي ملک بقا گشت ، بصوبه‌داري آن ولایت (ٹهٹه) سرفراز گردید . چون فلک حسد پیشه ، دیرین دشمن کامیابیٔ ارباب مقاصد است ، هنوز جا گرم نکرده بود که در آخر سال دوم سنه (۱۰۳۹) بارِ سفر دائمي بربست . (ج ۳ ، صـ ۳۸۴)

از بادشاه نامه (ج ۱ ، صـ ۲۸۷) معلوم مي شود که بعد از رحلت مرتضیٰ خان ، میر ابوالبقا امیر خان که دران

وقت در ملتان از طرف یمین‌الدوله نیابت میکرد ، بحکومت تتّه فائز شد . عبارت بادشاه نامه این طور است : ” و چون بعرض رسید که مرتضیٰ خان ولد میر جمال‌الدین حسین خان انجو صوبه دار تته رخت هستي ازین جهان بربست ، امیر خان ولد قاسم خان نمکین را که نیابت یمین‌الدوله بحکومت ملتان مي پرداخت بنظم آن صوبه ..... سرفراز گردانیده “

oooooo

(۲۷)

حکیـــم صالح

(متعلق صفحه ۱۶۱ حـ ۱)

وقتیکه بهکر در جاگیر آصف خان شد ، حکیم محمد صالح بعهدهٔ عامل آنجا تقرر یافت و چند سال به این عهده ماند . از ضمیمهٔ تاریخ معصومي معلوم میشود که از سال ۱۰۳۸ تا ۱۰۴۲ھ بهکر در جاگیر نواب آصف جاهي ماند ، و حکیم محمد صالح تا ۱۰۴۳ھ آنجا بود . شیخ فرید بهکري مولف ذخیرة‌الخوانین که دران وقت ملازمت خان جهان لودي را ترک کرده به بهکر قیام داشت ، در سلسلهٔ شرح حال میرزا حسین یک واقعه را دربارهٔ حکیم محمد صالح نوشته است که این جا درج میکنم . وي گوید : " مسود اوراق بعد از برهم زدگی و تفرقه دولت خان جهان لودي ، بحالت عجیب و غریب افتادان و خیزان بوطن خود بهکر رفت . مرزا حسین (که دران وقت صوبه دار بهکر بود) تمام مدار و اختیار سرکار خود بعهدهٔ کمترین داد . در ملک خود احقر عمل خوب کرده ،

زر بسیار بجهت او بهم رسانید . این معنی به حکیم محمد صالح عامل سرکار نواب آصف جاهی گران آمد . از مان سنگه واقعه نویس داخل واقعه کنانید که فلانی دران ملک آمده جمعیت افاغنه را جمع میسازد ، و خان جهان که به سرونج رسیده بود او را ترغیب آمدن بهکر کرده و شیر خان ترین ساکن شال و مستنگ آمده قصبه گنجابه از توابع بهکر را تاخت و تاراج نمود . در بودن او درین ملک موجب فساد است . فرمان صادر شد که ازو ضامن معتبر گرفته بدرگاه فرستند . آخرالامر مرزا حسین هم از خدمت آنجا تغیر شده برفقت مشارٌ الیه بدرگاه در برهان پور حاضر شد . . . . الخ

(ذخیرة الخوانین خطی صـ ۳۸۵)

oooooo

(۲۸)

محمـــد علی بیگ بندري

(متعلق صفحه ۱۶۱ حـ ۲)

محمد علی بیگ بندري ، اصفهاني است . و در عهد حضرت جنت مکاني ، چندگاه در حکومت لاهري بندر گذرانید ، ملقب به " بندري " گشت . باز فوجدار سرکار بهکر گشته بود که سمیجه و سر حلقه گروه باغیه مفتنه بود ، بحسن تدابیر بدست آورده در قلعه بهکر محبوس کرد ، و در آنجا در گذشت . چون بهکر بجاگیر نواب آصف جاهي و نواب نور جهان بیگم بود ، بعلت پاي حساب آنجا در آخر عمر سیلیٔ روزگار خورد ، در قید آمد مذلت بسیار کشید و همانجا در گذشت . سلطان احمد خواهر زاده‌اش از روي تعصب بسیار ، نامهاي نامي گرامي حضرات خلفاي ثلثه رضي الله عنهم را را در زیر نعلین مي نوشت ، از روي جهل تعصب داشتي ، کاش چیزي خوانده باشد ، اما جاهل مطلق بود . او هم در گذشت . (ذخیرة‌الخوانین خطي صـ ۲۰۴)

در ضمیمه تاریخ معصومی مرقوم است که در سال ۱۰۳۸ ه صوبه بهکر از جاگیر نواب نور جهان بیگم تغیر یافت و به نواب آصف جاه عنایت شد . در همان سال محمد علی بیگ نوجدار شده به بهکر آمد . مردي خوب و خدا ترس و شجاع و دلیر بود . چنانچه از آنجا تاخت کرده مردم سمیجه را تاراج ساخت و بودله سمیجه را بنده کرده در قلعه بهکر آورده بود . بعد از تغیر محمد علی بیگ بندري ، سرکار بهکر به مرزا حسین تفویض شد .

oooooo

(۲۹)

دیندار خان

(متعلق صفحه ۱۶۳ حد ۲)

سید بهوه نام ، از قرابتیان مرتضي خان بخاري ست . سال هیزدهم جهانگیري بحکومت دهلی سر برافراخت ، و پس ازان که مهابت خان مصدر گستاخي شده از پیشگاه سلطنت فدائي نمود . او را در فوجي که بتعاقب او تعین یافت بر نوشتند و اینها به اجمیر رسیده متوقف بودند ، درین ضمن جنت مکاني بخلد خرامش نمود . و موکب فردوس آشیانی (شاه جهان) ببلدهٔ مزبور پیوست . او دولت بار یافته سال اول جلوس از اصل و اضافه بمنصب دو هزاري ، هزار و دویست سوار و خطاب دیندار خان و عطاي خلعت و خنجر مرصع و علم و اسپ ناصیه بخت افروخته ، بتفویض فوجدارئ میان دو آب کامراني اندوخت . سال هشتم که از دارالسلطنة لاهور بجانب مستقرالخلافه معاودت پادشاهي واقع شد و اسلام خان با جمعي براي تنبیه مفسدان میان دو آب رخصت یافت ، مشارٌ الیه

نيز حسب‌الحكم همپائي او گزيد . پس تر در همين سال بهمراهي شاهزاده محمد اورنگ زيب بهادر كه بپشتگرمي افواج متعينه بمالش ججهار سنگه بنديله رايت عزيمت افراشته بود ، دستوري پزيرفت . و بعد چندي مطابق سنه (۱۰۳۵ ه) هزار و چهل و پنج هجري بدار باقي پيوست (ماثرالامرا ، ج ۲ صـ ۲۳ ، ۲۴)

صاحب ذخيرةالخوانين نوشته است كه : در زمان دولت حضرت صاحب قران ثاني بخطاب ديندار خان معزز گرديد ، و سركار سيوستان سند جاگير يافت . درانجا به نيكي زندگاني كرد . در هر ماه عرس يكي از حضرات ميكرد ، و طعام وافر مي پخت ، و بسرود و نماز روزه از اشراق وضحى و تهجد بغايت مائل و راغب بود . خيرات هم مي كرد . و مرتضى خان را ياد ميكرد و زار زار ميگريست . پسر خود را شيخ فريد نام نهاده ، او بدامادي قطب اقطاب ميران سيد جلال ولد ميران سيد محمد بخاري گجراتي شرف دارد . و ديندار خان اسم با مسمى بود . باجل طبعي در گذشت . (نسخه خطي صـ ۳۵۷)

از كتيبه‌هاي كه ايشان بر درگاه حضرت عثمان مرندي و شيخ چهته امراني نصب كرده اند معلوم ميشود كه در سنوات ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۱۰۴۳ ه در سيوستان بودند .

oooooo

(۳۰)

جان نثار خان

(متعلق صفحه ۱۶۹ حد ۱)

جان نثار خان ، جنيري قديمي ، کمال‌الدين حسين نام ، از نيکو خدمتگزاران ايام پادشاهزادگئ شاهزاده شاه جهان است سرآمد بندگان مزاجدان و فدويان جانفشان بود . . . . . در سال سيوم (شاه جهاني) از انتقال ديانت خان دست بياض بقلعه دارئ احمد نگر اختصاص گرفت . و بعطائي چهل هزار روپيه برسم مدد خرچ مورد مرحمت گشت . و در سال چهارم بحضور رسيده باضافهٔ پانصدي ، پانصد سوار فرق افتخار برافراخته بفوجداري مکهي جنگل مامور گشت . و پس ازان بفوجدارئ سيوستان مرخص گرديد . و چون سال يازدهم قلعه قندهار مسخر اولياي سلطنت شد ، و صوبه داران و فوجداران قرب جوار بعنوان کمک خود را بدانجا رسانيدند ، خان مذکور نيز از تعلقهٔ خود شتافته سرگرم تقديم کارها شد . و بهمراهئ قليچ خان صوبه دار قندهار در کشايش قلعه بست

شریک تردد گردید . و در سال دوازدهم پانصد سوار دیگر بر منصبش افزوده از سیوستان به بهکر رفته ، از تغیر یوسف محمد خان (المتوفي ۱۰۴۹ھ) به بندوبست آنجا پرداخت . و در همین سال رخت هستي بربست .

صاحب ذخیرة‌الخوانین آورده که در حکومت سیوستان بسیاري از دختران زمینداران آنجا از قوم سمیجه وسوده خواستگاري نمود . و بدان جهت نقش عمل او درست نشست . آثار تمرد و مفسده نماند . پس ازان که حیات مستعار را پدرود نمود ، هر یکی از زمینداران دختر خود را از خانهٔ او بزور و اشتلم کشیده برد . شاید این واقعه در بهکر رو داده باشد که سرحدش بسرحد سیوستان پیوسته . و الاّ فوتش در حکومت سیوستان نشده . کما لایخفیٰ (انتهیٰ) ،، (ماثرالامرا ، ج ۱ ، صـ ۵۲۷ تا ۵۲۹) .

oooooo

فهارس

۱- اگر بعد از عددی علامت (ح) آید مقصد ازان حاشیهٔ همان صفحه است.

۲- رک = "رجوع کنید"

۱- اسمای رجال

الف ممدوده

ری شیهانی (رحمة الله) ۲۱۲ -
آصف جاه، نواب
۲۱۷ - (نیز رک آصف خان) -
آصف جاهی، نواب ۲۱۳ - ۲۱۳ح -
۳۱۴ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ -
۳۲۶ - (نیز رک آصف خان)
آصف خان (میرزا ابوالحسن، معروف به آصف جاه، آصف جاهی، برادر کلان نورجهان بیگم)
۲۱۷ح - ۲۱۳ - ۲۱۳ح - ۳۱۴ -
۳۲۰ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ -
۳۲۵ - ۳۲۶ -
آقه محمد ۱۰۷ -
آمر ۲۷۵ -

الف مقصوره

ابا بیگ ۱۰۲ - ۱۰۲ح -
ابراهیم افغان ۱۲۰ -
ابراهیم بلوچ ۳۰ - ۱۵۸ -
ابراهیم بیگ (جد سعید خان چغته) ۲۸۰ -
ابراهیم بیگ (دیوان) ۱۵۳ -
ابراهیم بیگ چریک (پدر شاه بیگ چریک) ۲۸۵ -
ابراهیم خان فتح جنگ ۳۲۰ -
ابره، میر ۱۷ - (رک میر ابره)
ابن بطوطه ۲۶۷ -
ابو اسحاق ابراهیم، شیخ ۲۶۳ -
ابو البقاء امیرخان (بن ابوالقاسم خان نمکین و برادر مولف مظهر

شاهجهاني) ۲۹- ۲۹ح- ۳۵-
۳۵ ح - ۳۷ح - ۳۸ -۳۹ -
۴۴ - ۷۶ - ۱۱۶ - ۱۱۷ -
۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ -
۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ -
۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۹ -
۱۲۹ح - ۱۴۲ - ۱۶۰ -
۱۶۱ - ۱۶۱ح - ۲۰۱ -
۲۱۳ - ۲۲۱ - ۲۸۲ -
۲۹۳ - ۳۰۳ - ۳۰۴ -
۳۲۱ - ۳۲۲ -
ابوالبقا اوزبک ۲۸۲ -
ابوالحسن ، میرزا (بن اعتماد الدوله غیاث بیگ ، ملقب به آصف خان ، معروف به آصف جاهی، ۲۱۳ ح - انیز رک آصف خان)
ابوالفضل ۱۱۲ح -
ابوالفضل ، سید (بن میر عدل ۱۰-
ابوالقاسم نمکین ، میر (''پیر غلام،'' ۳ - ۲۸ - ۲۸ح
۳۷ح - ۵۸ - ۷۳ - ۷۴ -
۸۷ - ۹۱ح - ۱۰۲ - ۱۰۸ -
۱۰۸ح - ۱۰۹ - ۱۱۰ -
۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۲ح -
۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۴ح -
۱۱۵- ۱۱۶ - ۱۱۷- ۱۱۷ح -
۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۳۵ -
۱۳۶ - ۱۸۶ - ۲۰۷ - ۲۱۷ -
۲۲۱ - ۲۲۵ - ۲۳۰ ۲۸۰ -
۲۸۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۳۲۲ -
ابوالقاسم (بن ابوالبقا امیر خان، نبیره ابوالقاسم نمکین) ۳۹ -
ابوالقاسم تبا تبا (واقعه نویس تهته) ۱۶۴ - ۱۶۴ح
ابوالمظفر ، شهاب الدین محمد ، صاحب قران ثانی ، شاه جهان بادشاه ۱۶۲ - ۲۵۵
ابوالمکارم ''شهود'' ، میر (بن ابوالبقا ، امیر خان) ۲۹۳
ابوالنبي ۳۰۹
ابوبکر ، میان سید ۲۲۵
ابو سعید ، قاضی ۳۱۲
احمد بیگ خان ۶۶ - ۶۷ - ۷۸ -
۱۵۴ - ۱۵۶ - ۱۵۹ - ۱۶۰ -
۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ -۱۶۴ -
۱۷۷ - ۱۸۰ - ۲۲۹ -۲۳۴ -
۳۲۰
اختیار الدین ۲۶۸
ارباب داؤد ۱۰۰
ارباب علی ۱۰۰
ارجمند بانو بیگم (ممتاز محل) ۲۱۳ح - ۳۱۷
اسکندر ۲۶۸
اسلام خان ۳۲۷
اسمعیل بن امام جعفر صادق ۲۶۲ - ۲۶۳
اسمعیل شوره ۴۳ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۹
اعتماد الدوله ، غیاث بیگ ۲۱۳ح - ۳۲۰

اکبر بادشاه (جلال الدین محمد ، "عرش آشیانی،") ۲ - ۳ - ۹ - ۱۱ - ۱۱ح - ۲۴ - ۲۸ - ۳۰ - ۴۱ح - ۶۱ - ۷۴ - ۹۰ - ۹۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۲۱ - ۱۸۶ - ۱۹۱ - ۲۳۲ - ۲۶۹ - ۲۸۰ - ۲۸۳ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۹۵ - ۳۰۱ - ۳۰۷ - ۳۰۹ - ۳۱۱ - ۳۱۴ - اسیرخان، میر ابوالقا ۳۷ح - ۳۲۲ - (نیز رک ابوالبقا)
امین الدین حسین خان (نبیره ابوالبقا امیر خان) ۲۹۳
انور، میرزا ۹۹ - ۱۰۱ - ۲۷۹ -
انی رای سنگ دلن، راجا ۳۰۰ -
اورنگزیب، شاهزاده ۳۲۸ - (رک عالمگیر، شهنشاه)
اویس قرنی ۵۰ -

ب

بابا ابراهیم ۲۶۵
بابا بیگ ۱۰۳
بابا جوجک ۷
بابو پلیجه (بابوی پلیجه) ۳۶ - ۴۹
بادشاه خواجه (شیر خواجه، باقی جان خواجه)
۱۳۸-۱۳۹ (نیز رک شیرخواجه)
باقر (کاردار) ۲۷۲
باقی ترخان، میرزا محمد (رک محمد باقی ترخان)
باقی جان خواجه (شیر خواجه، بادشاه خواجه) ۱۴۵ - ۳۱۴ (نیز رک شیر خواجه)
باقی خان ۳۰۹
بایزید (خدمتگار ابوالقاسم نمکین) ۱۰۹
بایزید بخاری، سید (المخاطب به مصطفی خان) ۱۱-۱۱ح-۱۹-۳۱- ۳۸- ۴۸ح- ۴۹- ۵۰- ۵۱- ۱۴۲- ۱۵۰ح- ۲۴۱- ۳۱۱- ۳۱۲- ۳۱۳
بجار جوکیه ۵۰
بختیار بیگ ترکمان ۲۸ح-۶۱ح- ۶۶- ۸۷- ۹۱- ۹۱ح- ۹۴- ۹۵- ۹۶- ۹۷- ۹۸- ۹۹- ۱۰۰- ۱۰۱- ۱۰۱ح- ۱۰۳- ۱۳۵- ۱۳۶- ۱۸۲- ۱۸۵- ۱۸۶- ۲۰۴- ۲۰۶- ۲۱۷- ۲۲۱- ۲۲۹- ۲۳۰-
بدایونی ۹ح
بدخشی، شاه ۲۶۳
برنی ۲۶۷ (نیز رک ضیا برنی)
بلبن، سلطان ۲۵۹
بودله سمیجه ۹۴- ۱۹۶- ۳۲۶
بوعلی قلندر ۲۶۰
بهاءالدین بخاری، سید ۲۸ح- ۶۱
بهاءالدین پهوار ۱۰۳- ۱۰۴- ۱۰۵- ۱۵۵- ۱۶۰- ۲۰۴- ۳۰۷
بهاءالدین زکریا ملتانی، شیخ ۲۶۰- ۲۶۳- ۲۶۵

بهاءالدین، شیخ ۵۸ح
بهادرخان اوزبک ۴۷- ۱۴۱-۳۰۹
بهادرخان ترین ۶۲ح
بهادر خواجه ۱۶۸
بهرام میرزا ۳۶ح- ۲۹۸
بي بي حليمه ۶۶
بی بي فاطمه ۲۷۶- ۲۷۷- ۲۷۸
بیگ محمد قرق اوزبک ۱۴۰
بیگم بادشاه زاده (ممتازمحل) ۳۱۷
(رک ارجمند بانو بیگم
بیورج ۲۸۶

پ

پادشاه خواجه ۳۱۴
پَربَت ۱۷۱
پرویز، شاهزاده ۳۱۹
پریه (سردارسمیجه اوتر) ۹۴-۱۰۵
پیر توین ۱۶۷
پیر غلام - (میر ابوالقاسم نمکین)
۳-۲۸-۲۸ح-۵۸-۷۳-۷۴- ۸۷
۹۱ح - ۲۰۲ - ۲۰۸ - ۲۰۹ -
۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ -
۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ -
۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۳۵ -
۱۳۶ - ۱۸۶ - ۲۰۷ - ۲۱۷ -
۲۲۱ - ۲۲۵ - ۲۳۰ - ۲۹۳ -
(نیز رک ابوالقاسم نمکین)

ت

تاج خان کابلی (تاش بیگ خان)
۲۹ - ۲۹ح- ۴۴ - ۱۲۳ -
۳۰۱ - ۳۰۳ - ۳۰۶ - ۳۰۹
تاش بیگ ۳۰۶ (رک تاج خان)
تخته بیگ ۲۸۷ - ۲۹۱
تراج ولد ونس گوپال (قانونگوی
بهکر) ۲۴۶
تغلق شاه ۱۷۸ - ۱۷۹
تماچي، جام ۱۷۸ح
توخته بیگ خان ۱۱۳
تودر مل راجه ۶۱ - ۶۱ ح
۶۲ح
تیموربیگ ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷

ج

جاکله (هندو ۲۰۷
جام تماچي ۱۷۸ح
جام خیرالدین ۱۷۸ - ۱۷۸ح -
۱۷۹
جام نندہ ۲۰۷ - ۲۰۸
جان محمد ۱۰۷
جان نثار خان، جنوری قدیمی
(کمال الدین حسین) ۱۶۹ - ۳۲۹
جانش خان بهادر ۶۱
جاني بیگ ترخان، میرزا
۲ - ۴۱ح - ۶۱ - ۶۲ح -
۹۱ - ۹۷ - ۹۸ - ۱۱۱ -
۲۲۶ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۸۰ -
۲۸۲ - ۲۸۷ - ۲۹۷ - ۲۹۸

جبهار سنگه بنديله ٣٢٨
جعفر بوبكاني، مخدوم ٦٣ - ٦٤ح- ٦٨- ٦٨ح- ٢٠٧- ٢٠٨
جعفر صادق، حضرت امام ٢٦٢ - ٢٦٣ - ٢٦٥
جلال بخاري، مخدوم سيد (اوچ) ٣١١
جلال (پهوار) ٦٦ - ١٠٠
جليل جهانيان، مخدوم (؟) ٥٨ح
جلو ٢٣٦
جمال (خدمت گار) ١٢٥
جمال‌الدين حسين انجو، مير ٣٢٢ - ٣٢٧ح
جمال‌الدين عضدالدوله ٣٢١
جمال مجرد، شيخ ٢٦٣
''جنت‌آشياني''(همايون‌بادشاه) ٧٣ - ٧٤
''جنت‌مكاني''(شهنشاه‌جهانگير) ٢٩- ٣٣ - ٣٢- ٣٧- ٣٨- ٣٩- ١١٣ - ١١٤- ١١٥- ١٢١- ١٣١- ١٣٢- ١٣٤- ١٣٦- ١٣٧- ١٥٥- ١٨٦- ١٩١- ٢١٣- ٢٢١- ٢٣٢- ٢٣٣- ٢٨٣- ٢٨٩- ٢٩٦- ٣٠١ - ٣١٤ - ٣٢٧
جندائى ١١٩ - ٢٣٥
جنگى خان ٣١
جوده ٩٤
جونجار ٩٤
جهانگير، شهنشاه ٣١ح-٢١٣ح ٢٨٣- ٢٨٦- ٢٨٧- ٢٨٨- ٢٩٠- ٢٩٨- ٢٩٩- ٣٠٦- ٣١٢ - ٣١٣
(نيز رک ''جنت مكانى'')
جيسر (هندو) ١٠٣ - ١٠٤
جيونده ٩٤

چ

چانديه، بلوچ كوهي ٨٧
چتا امرانى، مخدوم ٥٧ - ٢٧٥
چهته امرانى، شيخ ٢٧٧ ٢٧٨ - ٣٢٨
چهوته امرانى ولد آمر ٢٧٥ ٢٧٦ - ٢٧٧

ح

حاجي ولد بجار جوكيه ٥٠
حاجي محمد ٣٨
حسام‌الدين، مرزا، مرتضىٰ خان ثانى ٣٧- ٣٧ح (رک مرتضىٰ خان ثانى)
حسن بصري ٥
حسن‌على عرب ٦١ح
حسين (رضي‌الله عنه) ٢٦٣
حسين، ميرزا ٣٢٣ - ٣٢٤ ٣٢٦

حسین خان شاملو ۲۸۳-۲۸۵-
۲۸۶
حسین علی شاه سیوستانی، سید
حاجي ۲۷۸
حکیم صالح ۳۹-۳۹ح - ۱۶۱
-۲۴۴ ۲۴۵- ۲۴۶-۳۲۳-
۳۲۴
حمید شوره ۳۵
حیدر ۲۳۵
حیدر بیگ ۹۹

خ

خان اعظم شمس‌الدین محمد
خان آتکه ۹۹ح
خان اعظم، مرزا عزیز کوکه
۹۹
خان جهان لودی ۳۲۳-۳۲۴
خان خانان، سهابت خان ۱۴۹-
۱۴۹ح
خانخانان، میرزا عبدالرحیم
۱۱ح - ۱۲ح- ۶۱- ۶۱-
۹۰- ۹۱ - ۹۱ح
(رک عبدالرحیم خانخانان)
خان دوران، شاه بیگ خان
(صوبه‌دار کابل) ۲۸۹
خرم، بادشاهزاده (شاهجهان)
۲۹۶-۳۰۸(نیز رک شاهجهان)
خسرو (شهزاده) ۳۰۹
خسرو بیگ ۴۱ - ۴۲ - ۹۸-
۲۳۵ - ۲۹۲
خسرو خان (غلام) ۱۱۲ح -
۲۸۰ - ۲۸۱
خسرو خان‌چرکس ۲۹۷-۲۹۸
خضر (علیه‌السلام) ۴
خلیل‌الرحمان ۱۶۶
خواجه اویس قرنی ۲۲۸
خواجه باقی ۳۱۵
خواجه جان ۴۲ - ۴۳
خواجه حاتي، شیرالاولیا ۲۶۴
خواجه رستم بخشي ۶۲ح
خواجه عارف (جوان) ۱۵۰ -
۱۵۱
خواجه محمد سلطان ۴۳
خواجه نورالدین کروري ۱۰۵-
۱۰۶ - ۱۰۷
خواجه هاشم ۳۱۴
خوشم بیگ اتکه ۴۷ - ۱۴۱-
۱۴۲ - ۱۴۳
خیرالدین، جام ۱۷۸-۱۷۸ح
۱۷۹

د

دارا شکوه ۲۶۳-
دارو (دهارو) ۶۱-۶۱-
داؤد ۱۰۰-
داؤد پوته، دکتور ۹ح-۲۴ح-
داؤد پهوار ۶۶-
داؤد شوره ۳۳-۳۴-۳۵-۳۷-
۳۸-
درویش بیگ ۱۱۴-

دریا خان ۲۰۷
دلپت ۶۲ح
دلو رای ۲۷۵-۲۷۶-۲۷۸
دمدبه ۳۱۱
ڈٹی بخش ۱۱۰ح-۱۲۷ح-۱۳۲ح
ڈٹی پرتو ۱۱۰ح-۱۲۷ح-۱۳۲ح
دنی بسا ۱۱۰-۱۱۰ح-۱۱۹ح-۱۲۷
۱۳۰-۱۳۲
دوست بیگ، میرزا ۴۳-۱۲۳-۲۱۳
دولت خان لودی ۶۲ح
دهارو ۶۲ح
دیال داس ۲۴۶
دیانت خان ۳۲۹
دیندارخان ۴۰-۷۵-۷۹-۸۱-۱۶۳-
۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۳-۱۷۷
۱۸۴-۱۸۷-۲۱۵-۲۱۸-۲۱۹
۲۲۰-۲۲۴-۲۲۹-۲۶۹-۲۷۰
۲۷۱-۳۲۷-
۳۲۸-

ذ

ذوالنون ارغون، امیر ۵ح

ر

راشدی، سید حسام الدین (مولف تذکرهٔ امیرخانی - مولانا محب علی سندهی- مقدمه مثنوی چنیسرنامه)
۱۱۴ح-۱۱۵ح-۲۶۵-۲۹۲
رانا عمر ۳۴ح
رای سنگ ولد مانک راء ۲۳۶
۲۹۲
رای سنگھ ۱ نواسه گوریه) ۷۷
رای سنگھ بهرته ۶۲ح
رائحه بیگم ۹۰
رحمان قلی ۹۶-۹۷-۹۸
رستم (پسر کلان خسرو بیگ) ۴۱
رستم قندهاری، مرزا (میرزا رستم صفوی) ۲۹ح-۳۶-۳۶ح-
۱۲۲-۱۲۲ح-۲۹۸-۲۹۹-
۳۰۱-۳۰۲-۳۰۶-۳۰۷
رضوان مکانی (مرزا محمد باقی ترخان ۶۰
رعنا عمر (رانا عمر) ۳۴-۳۴ح-
۳۵
رکن الدین عرف اختیارالدین ۲۶۷
روشن سلطان، سردار ۲۳۵
ونجهی رانی، مائی ۱۰۹ح

ز

زمانه بیگ ۱۴۹ح
زین العابدین علی بن امام حسین (امام) ۲۶۳
زین خان کوکه ۲۷۹-۲۸۳

س

ساند ۷۸
سائیدنه، المخاطب به هندو خان ۴۱-۴۲-۴۳-۲۲۵-۲۳۵ح-۲۳۶
سپیرا افغان ۱۴۳
سردارخان ۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵ح
۲۸۴-۲۸۷

سعدالله خان ۲۸۰-۲۸۱
سعدی، شیخ ۹۲
سعید خان چغته ۱۱۱-۱۱۲-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲
سلطان احمد ۳۲۵
سلطان بلن ۲۵۹
سلطان حسین میرزا (صفوي) ۲۹۸-۳۶ح
سلطان‌خرم، بادشاهزاده (شاهجهان) ۲۹۶-۳۰۸ (رک‌شاه‌جهان)
سلطان سلیم، شاهزاده (جهانگیر) ۲۸۳ (نیز رک جهانگیر)
سلطان شهریار، شاهزاده ۱۵۰-۱۵۰ح
سلطان‌محمدبرتنکانی ارغون(برننکاني) ۶۴-۶۴ح-۲۰۲
سلطان محمد تغلق ۲۶۷
سلطان محمد خان شهید ۲۵۹
سلطان محمود خان (حاکم بهکر) ۶-۷-۸-۸ح-۲۳-۲۴-۲۷-۳۰-۳۱-۳۲
سلیم، شاهزاده (بادشاه جهانگیر) ۲۸۳ (نیز رک جهانگیر)
سنائي، حکیم ۱۷۵
سید ابراهیم مجرد ۲۶۳
سید احمد شاه بن سید هادي ۲۶۳
سید باقر ۱۴۲
سیدبهووه‌عرف‌دیندارخان ۲۷-۳۲ (نیز رک دیندارخان)
سید جلال ۱۶۷-۲۱۹-۲۲۰
سید جنگ ۱۶۶
سید حسن ۲۲۴
سید حسن کبیرالدین (سید کبیرالدین احمد پدر شیخ عثمان لعل شهباز قلندر)۲۶۳-
(نیز رک کبیرالدین احمد)
سید خالد بن سید محب ۲۶۳
سید خواجه ۳۲۱
سید شاه بن سید خالد ۲۶۳
سید عثمان ۲۷۱
سید علي قادری ۲۶۴
سید غالب بن سید منصور ۲۶۳
سید کمال ۲۱۹
سید محب بن سید مشتاق ۲۶۳
سید محمد امروهه، میر عدل ۹ (رک میر عدل)
سید مشتاق‌بن سید نورالدین ۲۶۳
سید منتجب بن سید غالب ۲۶۳
سید منصور بن سید اسماعیل ۲۶۳
سید مهدي بن سید منتجب ۲۶۳
سید هادي بن سید مهدي ۲۶۳
سید یوسف ۱۶۶
سید یوسف ارباب ۲۲۴
سیف الملوک کاشغري ۱۵۲-۱۵۳-۲۵۴

ش

شاه اسکندر ۲۶۴
شاه اسماعیل (صفوي) ۲۹۸-۳۶ح
شاه بدخشي ۲۶۳

شاه بیگ ارغون، امیر ۵-۵ح-۶-۷ح-۸-۱۵-۶۴-۷۳ح
شاه بیگ خان ، کابلی ، (ارغون ، المخاطب‌به ''خان دوران'' حاکم قندهار و کابل) ۶۱ح-۶۲ح-۱۱۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۹-۳۰۲
شاه جمال مجرد ۲۶۴
شاه جهان، ابوالمظفر ، شهاب‌الدین محمد ، صاحب قران ثاني (''فردوس آشياني'')
۳۵-۱۴۳ح-۱۴۹ح-۱۶۲
۱۸۰-۲۱۳ح-۲۵۵-۲۶۹
۲۷۰-۲۷۱-۲۷۸-۲۹۶
۳۰۸-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷
۳۱۸-۳۱۹-۳۲۱-۳۲۷
۳۲۹
شاه حسن ارغون، میرزا ۲-۷ح-۳۱-۷۳-۳ح
شاه خضر سیوستاني ۲۶۴
شاه خواجه ، خویش شمشیر خان اوزبک)۴۷-۴۸-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰
شاه رخ، میرزا ۹۴ح
شاهزاده پرویز ۳۱۹
شاهزاده محمد اورنگ زیب ۳۲۸
شاه شمس (؟) بوعلی قلندر ۲۶۰
شاه عباس (صفوي) ۲۸-۱۱۳-۱۴۳-۱۴۳ح-۲۸۵-۳۱۸
شاه عثمان لعل قلندر ۲۶۴
شاه علي ۱۷ح
شاه قاسم، خان زمان ۹۴ح
شاه محمد ۵۰-۵۱
شجاعت رای ۴۲
شر بیگ (شیر بیگ بن میر علي شیرارغون) ۱۱۸
(رک شیربیگ)
شریرالملک (شریف الملک) ۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۳۱۶
(نیز رک شریف الملک)
شریف‌الملک (شریف خان ''یک‌چشم'' ''شریرالملک،، صوبه‌دار تهته) ۱۴۹ح-۱۵۰-۱۵۱-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸
شریف خان یک چشم ۳۱۶
(نیز رک شریف‌الملک)
شمس الدین ۱۵۰-۱۵۱
شمس الدین ۲۶۱
شمس‌الدین بن صلاح الدین ۲۶۳
شمس‌الدین بن سید نور شاه ۲۶۳
شمس‌الدین محمد خان اتکه، خان اعظم ۹۹ح
شمشیر بیگ ۳۰۳-۳۰۶
(رک شمشیر خان)
شمشیر خان، ارسلان بي ازبک (شمشیر بیگ) ۳۶-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۶۷-۶۶-۷۱-۷۴-۷۸-۸۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰ح-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-

-۱۳۵-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-
-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-
-۱۴۴-۱۴۶-۱۴۷-۱۷۳-
۱۸۲-۱۸۵ ۱۸۶-۱۹۶-
-۲۰۳-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-
-۲۰۸-۲۱۷-۲۲۱-۲۲۳-
-۲۲۷-۲۳۰-۲۹۶-۲۹۷-
۳۰۱-۳۰۳-۳۰۶-۳۰۸
شهاب‌الدن سهروردي، شیخ ۲۶۳
شهاب‌الدین‌محمد، ابوالمظفر ،
صاحب قران ثانی شاه جهان بادشاه
۱۶۱-۲۵۵ (نیز رک شاه جهان)
شهبازخان (خدمتگار) ۲۳۵-۲۳۶
شهبازي (خدمتگار) ۳۱
شه بیگ (داماد نذه) ۲۴۵
شه بیگ خان ۱۱۳
(رک شاه بیگ خان)
شه میر ۷۸
شهر یار، شاهزاده ۱۵۰-۱۵۱ح
۳۱۳-۳۱۴
شهسوار (شقدار) ۹۳
شیخ بول (بوله ؟) ۳۱
شیخ بوله ؟ ۳۱ح
شیخ جمال مجرد ۲۶۵
شیخ چهته امراني
(رک چتاامراني، چهته امراني،
چهوته امراني)
شیخ حبیب ۱۶۳
شیخ سعدي ۹۲
شیخ عاقل شهید ۲۶۳
شیخ عثمان (مخدوم‌لعل‌شهبازقلندر)
(رک لعل شهباز)
شیخ فرید بهکري ۳۲۳
شیخ فرید شکر گنج ۵۸ح-۲۶۵
شیخ فرید ، مرتضیٰ خان ۳۲۹
شیخ فرید (بن دیندار خان) ۳۲۸
شیخ فیضي، ملک الشعرا ۶۱ح
شیخ مرتضیٰ سبحاني ۲۶۴
شیخ مسکین شهید ۲۶۳
شیخ مصطفي ۱۵۱-۱۵۲
شیخ معروف صدر ۲۹۹-۳۱۲
شیخ موسیٰ گیلاني ۱۰۷-۱۰۸ح
شمخو بیگ ۱۶۷
شیربیگ ۱۱۸-۲۳۶-۲۳۶ح-۲۹۲
شیر خان ۶۱ح
شیر خان افغان ۴۰-۴۰ح
شیر خان ترین ۳۲۴
شیر خواجه (باقی جان خواجه،
بادشاه خواجه) ۸۵-۱۴۵-۱۴۶
۱۴۷-۱۴۸-۱۵۰-۱۹۶
۱۹۷-۳۰۸-۳۱۴

ص

صابر ۲۷۲
صاحب قران ثانی (ابوالمظفر ،
شهاب‌الدین، شاه جهان)
۱۶۲-۲۵۵-۲۷۰-۲۹۷-۳۲۰-
۳۲۸ (نیز رک شاه جهان)
صالح ترخان، مرزا ۹۰
صدرالدین، شیخ ۲۵۹-۲۶۲-۲۶۶
صدیق ۲۴۵

صلاح‌الدین بن سید شاه ۲۶۳
صمصام‌الدوله (پسرمرتضی‌خان‌ثانی)
۳۸-۳۷

ض

ضیاء الدین یوسف
(بن ابوالبقا امیرخان) ۳۹
ضیاء برنی ۲۵۹-۲۶۷

ط

طالب سمیجه ۱۱۸
طاهر محمد شقدار ۲۴۶
طیب ۱۱۰-۱۲۷-۱۳۰-۱۳۲

ع

عابد خواجه ۲۸۲
عالمگیر ، شهنشاه (اورنگ زیب)
۳۲۸-۲۹۳
عباس (رضی‌الله‌عنه، عم‌رسول اکرم)
۲۷۱
عبدالباقی ۱۷۶
عبدالرحمان (بن‌بختیاربیگ) ۱۰۳
عبدالرحمان، شیخ (میرعدل) ۳۱۲
عبدالرحیم خانخانان، میرزا ۱۱ح
۱۲ح- ۲۸- ۶۱-۶۱ح-۶۲ح
۹۰-۹۱-۹۱ح-۲۶۹
عبدالرزاق الحسینی ، میر (المخاطب
به مظفر خان معموری)
۲۹۸-۳۰۶-۳۰۷ (رک مظفرخان)
عبدالعلی ترخان ۶۴ح
عبدالقادر جیلانی، شیخ ۲۶۴
عبدالکریم (الشهیر به '' میران ،،
بن یعقوب بوبکانی) ۶۴ح-
۶۸ح
عبدالله ۱۷۵
عبدالنبی صدر، شیخ ۲۹۵
عبدالواحد (قاضی موضع سامتانی)
۱۵۸
عبدالواحد (ارباب پرگنه تکر)
۲۴۶
عبدالواحد، سید (بن سید بایزید
بخاری) ۳۱۱
عتیق الله (بن ابوالبقا امیر خان)
۱۲۵-۱۲۶-۱۴۲-۲۲۱-۳۰۴-
۳۰۵
عثمان مروندی، شیخ (مخدوم لعل
شهباز قلندر) ۵۸ح-۱۷۰ح-۲۵۹-
۲۶۲-۲۶۳-۲۶۵-۲۶۸-۲۷۳
۳۲۸ (نیز رک لعل شهباز)
عثمان (؟) ۲۷۸
عربی (حلال خور) ۱۶۷
عرش آشیانی (شهنشاه جلال‌الدین
اکبر) ۲-۳-۹-۱۱ - ۱۱ح-
۲۴-۲۸-۳۰ - ۶۱-۷۴-۹۰-
۹۱ - ۱۰۲-۱۰۳-۱۱۱-۱۱۲-
۱۱۳-۱۲۱-۱۸۶-۱۹۱-۲۳۲-
۲۸۰-۲۸۳-۲۸۵-۲۸۶-۲۹۵-
۳۰۱-۳۰۷-۳۰۹-۳۱۱-۳۱۴
(نیز رک اکبر بادشاه)
عزیز کوکه، خان اعظم ۹۹
عضدالدوله (میر جمال‌الدین) ۳۲۱

عطاء الله مشهدي، میر ۱۱۲
علی (کرم‌الله وجهه) ۵۸
علی شیر ارغون ۲۹۲
عمر ۱۷۵-۱۷۶
عمران ۲۷۸
عمري ۱۷۶
عیسیٰ پهوار ۶۶-۱۰۰-۲۳۳-۲۳۴
عیسیٰ ترخان، میرزا ۶۰ح-۶۳-۶۴ح-۹۰ح-۱۲۶

غ

غازي بیگ ترخان، مرزا ۳۱-۳۴ح ۳۲-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۲ح-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۷ح-۱۲۰-۱۲۲-۲۳۴-۲۳۵-۲۶۹-۲۸۰-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۸-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۶-۳۰۷-۳۱۰
غلام شاه کلهوره، میان ۲۷۱
غلام علی آزاد بلگرامي، میر ۲۶۵
غلام‌علی "مائل" میر ۲۷۲-۲۷۳-۳۰۷
غیاث بیگ، اعتمادالدوله، مرزا ۲۱۳ح-۳۲۰
غیور بیگ ۱۴۹ح

ف

فتح جنگ (ابراهیم خان خلف اعتمادالدوله مرزا غیاث ۳۲۰
فتح خان، شیخ ۱۶۳
فتح محمد، مولوي ۲۶۰
فتحي ۱۱۹-۲۳۵
فردوس آشیاني (شاهجهان) ۳۲۷
فرید (سردار سمیجه اونر) ۹۳-۱۱۰
فریدون خان برلاس ۶۱ح-
فیروز تغلق، سلطان ۲۶۷-۲۷۰
فیروز شاه ۱۷۸-۲۶۸
فیضي، شیخ ۶۱ح

ق

قاسم باریجه ۱۳۴-۲۰۸
قاسم خان ارغون ۳۱-۶۲ح-۹۳-۹۵-۱۱۶-۱۱۸-۱۱۹-۲۳۵-۲۳۶-۲۹۲
قاسم خان نمکین ۳۲۲
(نیزرک ابوالقاسم خان نمکین)
قاضي پیره ۱۷۰
قاضي قاضن ۸
قاضي محمود ۲۹۹
قرا بیگ ترکمان (قرا خان) ۶۱ح-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۸ح-۱۱۳-۲۸۷
قرا خان (قرا بیگ) ۲۸۷
قلندر لعل شهباز ۵۹ح
(رک لعل شهباز)
قلی جان ۱۱۱
قلیج خان ۱۶۸-۳۲۹
قنبر خواجه ۱۳۱
قوج علی شاملو ۹۳
قوج علی کرد ۲۹-۳۲۹-۳۳۰-۳۴۱
قتح ها ۱۰۰-۱۰۱-۱۲۰

ک

کاره ۸۷
کبیرالدین احمد، سید (پدر شیخ عثمان لعل شهباز قلندر) ۲۶۲-۲۶۳
کبیرالدین احمد بن سید صدرالدین ۲۶۲
کبیرالدین بن سید شمس‌الدین ۲۶۳
کرم علی جهلی ۲۶۴
کرم علی خان تالپر، میر ۲۷۲-۲۷۳
کرن ۷۹
کمال الدین حسین (جان‌نثار خان) ۳۲۹- (نیزرک جان نثار خان)
کوریه (کهوریو) ۱۰۳-۲۳۲-۲۳۲ح (رک گوره، گوریه

گ

گوره، گوریه، گهوریه، گهوریو (کوریه، کوریو) ۷۷-۷۷ح-۸۷-۱۰۳-۱۰۶-۱۰۸ح-۲۳۲-۲۳۲ح

ل

لاکه، ولد پریه سمیجه ۱۲۶
لالو سهر (لالی سهر) ۸ح
لالی سهر (لالو سهر؟) ۸
لطف الله ۳۰
لطیف بیگ ۱۵۱
لعل شهباز قلندر، مخدوم (شیخ عثمان مروندی) ۵۷-۵۸ح-۵۹-۵۹ح-۲۱۵-۲۵۹-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۳

م

مان‌سنگ دیوان بهکر ۱۶۱-۱۶۴-۱۶۵-۱۷۶-۲۴۶-۳۲۴-
مانک رای (ولد گهوریه) ۱۰۶-۱۰۷-۱۱۴-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۶-۲۹۲
مائل (رک غلام علی مائل)
مبارک خان (غلام) ۳۰
مجاهد، مرزا ۳۰
محب علی تتوی، مولانا ۲۶۵
محبت (خدمتگار) ۶۴
محمد (صلی الله علیه و سلم) ۶۶
محمد، میرزا ۴۶-۴۷
محمدبن امام زین‌العابدین علی ۲۶۳
محمد بن زنده علی بیگ ۳۹ح
محمد باقر ۳۱۱
محمدباقی ترخان، میرزا ۶۰-۶۰ح-۹۰-۹۴ح
محمد بغدادی ۲۶۶
محمد حسین، قاضی ۳۱۲
محمد حکیم، میرزا ۲۸۳-۲۹۱-۳۰۱
محمد خان، میر سید ۲۶۶
محمد خان شهید، سلطان (بن سلطان بلبن) ۲۶۰
محمدخان نمازی، میان ۶۱ح-۶۲ح
محمد رضا بیگ ۱۵۴

محمد شاه ۱۷۸
محمد شفیع لاهوري ۲۶۸
محمد صادق خان ۲۱۲ح
محمد عدل، میر (میر سید محمد)
۹ح-۱۰ (رک میر عدل)
محمدعلي بیگ بندری ۱۷ح-۱۶۱-
۱۹۶-۱۹۷-۲۴۵-۳۲۵-۳۲۶
محمد هادي خان ۳۱۷
محمود ۹۴
محمود شاه بن سید احمد شاه ۲۶۳
مرتضیٰ سبحاني، سید ۲۶۳
مرتضیٰ خان ثاني، مرزا حسام‌الدین
انجو ۳۷-۳۷ح-۱۵۴-۱۶۱ح-۳۰۹-
۳۱۱-۳۲۱-۳۲۳-۳۲۷-۳۲۸
مرزا حکیم ۲۸۳-۳۰۱
(رک محمد حکیم، مرزا)
مرزا مجاهد ۳۰
مرید ، سردار ۱۳۷-۳۸
مصطفیٰ‌خان (سید بایزید بخاري)
۱۵۰ح-۳۱۱
(نیز رک بایزید بخاري)
مظفر حسین قندهاري صفوي، میرزا
۲۸۵
مظفر خان معموري، میر عبدالرزاق
۳۵-۳۵ح-۳۷-۴۲-۴۳-۴۵-
۴۶-۱۲۸-۲۹۶-۳۰۶-۳۰۷-
۳۰۸
معصوم بهکري ، میر.
(رک میر معصوم بهکري)
مقصود بیگ ۹۱
ملا راجو کمبوه ۱۴۲
ممتاز محل (ارجمند بانو بیگم)
۲۱۳ح
مناهي (سردار قوم دل) ۴۴-۴۵-
۴۶
منظور (خدمتگار) ۱۲۵
موسیٰ (سردارقوم پهوار) ۶۶-۱۰۰
موسیٰ خان افغان (تهانه دار هاله
کندي) ۳۷
مهابت خان ۳۱۴-۳۱۹-۳۲۷
مهابت‌خان،خان‌خانان ۱۴۹-۱۴۹ح
مهدي سلطان ۱۵۳
میان بده ۳۱۱
میان میر سندي ۲۶۳
میر ' پسر عیسیٰ سردار پهواران)
۲۳۳-۲۳۴
میر ابره ۱۷-۱۷ح
میر عاقل (سید چولاغ)
۱۳۸-۱۳۹
میر عدل ۹-۹ح-۱۰-۱۰ح
میر فاضل ۷-۸-۸ح
میر کامل ۱۲۶-۱۲۸
میر مائل ۳۰۷ (نیز رک غلام علی
مائل)
میر معصوم بهکري ۴-۵ح-۶ح-۷ح-
۹ح-۱۰ح-۱۱-۱۱ح-۱۲ح-
۱۳-۱۸-۱۹-۲۸ح-۶۱ح-
۶۲ح-۶۴ح-۹۰ح-۱۰۲-
۱۰۲ح-۱۷۸ح

میر هاشم ۱۶۱
میرانجیو (سید بایزید بخاری) ۳۱۲
میران سید جلال ۳۲۸
میران سیدمحمد بخاری گجراتی ۳۲۸
میران صدر جهان ۱۲۱-۲۹۵
''میران'' عبدالکریم ، بن یعقوب بوبکانی) ۶۴ح-۶۸ح
میرزا انور ۹۹-۱۰۱-۲۷۹
میرزا حسین ۳۲۳-۳۲۴-۳۲۶
میرزا رستم ۲۹۸-۲۹۹-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۶-۳۰۷
میرزا غیاث (اعتمادالدوله) ۳۲۰ ، رک اعتمادالدوله
میرزا محمد (برادرزاده یوسف میرک مولف مظہر شاهجهانی) ۴۶-۴۷
میرزایوسف ۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۸-۱۵۹-۱۵۰-۱۷۷

ن

ناتاله، سردار ۱۳۶
نارو ۴۲
ناهید بیگم ۹۰
نچدو ۱۴۰
نصیرالدین محمد ۲۰۷
نعمت الله ۱۶۵-۱۷۴
نمکین، میر ابوالقاسم (رک پیر غلام وابوالقاسم)
نندہ ۲۴۵-۲۴۶
نندہ ابرہ ۷ح
نور الله ۴۶
نورالدین ۱۰۸ح
نورالدین بن سید اسماعیل ۲۶۳
نورجهان بیگم ۱۹۱-۱۳۰ح-۳۱۹-۳۲۵-۳۲۶
نور شاه بن سید محمود شاه ۲۶۳
نوروز بیگ ۱۵۱-۱۵۲

و

ولی محمد خان ۲۹۶
ونس گوپال قانونگوی بهکر ۲۴۶

ہ

ہارون (علیه السلام) ۲۲۷
هندوخان (سایدنه هندو) ۴۱ (نیز رک سایدنه)
هینری کوزنس ۵۸ح

ي

یار محمد کوکه ۱۴۸-۱۵۰
یعقوب البوبکانی ۶۴ح-۶۸ح
یعقوب بیگ (بن ابراهیم بیگ) ۲۸۰
یمین الدوله (آصف خان، آصف جاهی) ۳۷ح-۱۶۱ح-۳۰۵-۳۲۰-۳۲۲ ، رک آصف جاه)
یوسف حجاج ۵۴
یوسف سمیجه ۳۸
یوسف محمد خان ۳۳۰
یوسف ، میرزا ۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۷۷
یوسف میرک (بن ابوالقاسم نمکین، مولف مظہر شاهجهانی)
۳۷ح-۱۱۴-۱۲۲-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۲-۱۵۹-۱۶-۱۶۱-۱۶۲-۱۷۲-۷۳۰-۲۱۹-۲۲۱-۲۴۲-۲۹۳-۰
Wilson, Dr. -۵۸ح

(۲) نامهای کتب

الف

اخبار الاولیا ۲۶۳-۲۶۵
اکبر نامه ۹ح-۲۸ح-۹۱ح-۱۱۲ح
البصارة فی العمل بالاشارة ۶۸ح
المتانة فی مرتبة الخزانة ۶۸ح

ب

بادشاه نامه ۳۷ح-۳۱۵-۳۲۱-۳۲۲
برکات اولیا ۲۶۲-۲۶۵
برنی ۲۶۷
بوستان ۹۲
بیگلار نامه (بیگلرنامه) ۳۶ح-۹۰ح
۹۴ح-۲۳۲ح

ت

تاریخ الاولیا ۲۶۲-۲۶۳-۲۶۵
تاریخ امروهه (اردو) ۹ح
تاریخ طاهری ۲۳۶ح-۲۷۷
تاریخ سند ۵ح-۶-۶ح-۷ح-۸ح-۹ح-
۱۰ح-۱۱ح-۱۵ح-۲۳ح-۲۴ح-
۲۵ح-۲۶ح-۳۰-۳۱ح-۲ح-
۶۱ح- ۶۲ح- ۶۴ح- ۹۰ح-
۱۷۸ح-۱۷۹ح-۲۶۰
تاریخ فیروزشاهی ۲۵۹ح
تاریخ معصومی ۳۲۳
تحفة الکرام ۲۶-۲۹ح-۵۷ح-۵۹ح-
۱۲۲ح-۱۴۹ح - ۲۶۱-۲۶۲-
۲۷۵-۳۱۶
تذکرة الانساب ۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴
تذکرة الفقرا ۲۶۲-۲۶۴-۲۶۵
تذکرهٔ امیرخانی ۳۵ح-۳۹ح-۴۶ح-
۱۱۴ح-۱۱۵ح-۱۱۷ح-۲۹۴-
۳۰۳
تذکره مشائخ سند ۲۶۵
تذکرهٔ مشائخ سیوستان ۲۶۸-۲۶۹-
۲۷۸
ترخان نامه ۳۰۶
تزک جهانگیری ۱۴۳ح-۱۴۹ح-
۱۵۰-۲۸۷-۲۸۸-۲۹۰-۲۹۱-
۳۰۸-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۷-۳۱۹
تعلیقات سکلی نامه ۹۰ح

ح

حاصل النهج ۶۸ح
حل العقود فی طلاق السنود ۶۸ح
حیات نامه قلندری ۲۶۰-۲۶۱-۲۶۳

خ

خزینة الاصفیا ۲۶۱-۲۶۳-۲۶۴

ذ

ذخیرة الخوانین (خطی) ۹ح-۱۱ح-
۲۹ح - ۳۷ح - ۴۰ح - ۴۴ح-
۶۱ح ۱۲۲ح - ۲۷۹ - ۲۸۰-
۲۹۷-۲۹۸-۳۰۱-۳۱۲-۳۲۳-
۳۲۴-۳۲۵-۳۲۸-۳۳۰

ر

رشحات فنون ۲۹۳
ریاض الاولیا ۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴

س

سادات امیرخانی ۲۹۳
سلسلة السادات ۲۶۳

ش

شاهجهان نامه ۲۶۵

ض

ضمیمه تاریخ معصومي ۳۲۶

ط

طبقات اکبری ۹ح-۹۱ح

ع

عجالة الطالبین ۶۸ح

ف

فتح الدارین ۶۸ح
فرشته، میرمعصوم ۲۶۰
فیروز شاهي، برنی ۱۷۸ح

ق

قرنه فی مرنه و پرنه ۶۸ح

ک

کشف الحق ۶۸ح

گ

گزیتر لاڑکانه ۶۶۱

ل

لب تاریخ سند و ضمیمه تاریخ سند میر معصوم (تالیف محمد بن زنده علی بیگ) ۱۱ح-۲۹ح-۳۹ح-۴۸ح-۲۶۱-۲۶۳-۳۰۱-۳۱۳

م

مائر الامرا ۳۷ح-۴۴ح-۹۹ح-۱۲۲ح-۱۴۹ح-۲۱۳ح-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۳-۲۸۵-۲۸۹-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۹-۳۰۱-۳۰۶-۳۰۸-۳۱۰-۳۱۴-۳۱۵-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۸-۳۳۰
مائر الکرام، آزد ۲۶۱
مثنوي پري خانهٔ سلیمان ۲۹۳
مجله تاریخ و سیاست ۲۶۵
مجله مهران ۹۰ح-۳۰۷
مظهر التدبیر ۱۶۲
مظهر شاهجهانی ۲۹۳-۳۰۵
معارج الولایة ۲۶۴
معلومات الافاق ۲۹۳
مقالات الشعرا ۴۸ح-۱۲۲ح-۲۶۱
مقدمه مثنوي چنیسر نامه ۹۴ح-۲۳۶ح ۲۹۲
منهج العمال (منتخب کنز العمال) ۶۸ح

"مولانا محب علی سندي " (مقاله مولفه سید حسام الدین راشدی) ۲۶۵

ن

نزهة الخواطر ۲۶۰-۲۶۱

The Antiquities of Sind ح۵۸

Memoirs on the Cave Temples etc. of Western India. ح۵۸

(۳) اماکن جغرافي

الف ممدوده

آب بهت ۳۱۴

آستانه خضر علیه‌السلام ۴

آستانه مخدوم لعل شهباز ۵۷-۲۱۵

آگره ۱۱۲-۱۲۲-۲۸۶-۳۰۳

آلور ۵

آمري، موضع ۷۳-۷۳ح-۵-۲۲۴-۲۲۵

الف مقصوره

اباورد ۳۰۳

ابریجه، موضع ۱۹۸

اجمیر ۲۹۸-۳۰۶

احمد نگر ۳۲۹

ادربیلی، موضع ۷۵-۲۲۷

اراره، موضع ۲۶-۲۰۹

اسٹیشن سیوهن ۵۸ح

افغانستان ۲۸۹

اکبرآباد موضع، ۶۶-۹۶-۱۲۴-۱۳۳-۱۵۵-۱۶۳

اکناري ۲۰۹

الور ۲۷۵

انرپور (انڑپور) ۶۲ح-۹۷ح

انکی ۲۰۹

انون بیله ۴۹-۶۰-۲۳۲

اوباوره ۱۴-۲۹-۲۹۲ح-۱۲۲

اوتهل، موضع ۲۰۹

اوچ (اچ) ۳۰۳-۳۱۱-۳۱۳

ایران ۳۱۰

ب

بارکان ۲۶

بازاران، موضع ۲۱۱

باغ قلندر لعل شهباز ۵۹ح

باغبانان، قریه ۶۴-۶۴ح-۲۰۴

باقی جی ۶۰

بیري، موضع ۱۰۴

بداپور (بداپر) ۴۲-۹۷-۹۸

بدین ۳۵-۴۵-۴۶-۱۲۹-۱۲۹ح

برج خونی (شهر بهکر) ۹

برهان پور ۳۲۴

برهمن آباد ۲۷۵-۲۷۶-۲۷۸

بغداد ۱۷۵

بکر (بھکر) ۹۹ح (رک بھکر)
بلگرام ۲۶۶
بندر لاھري ۲-۹۱- (رک لاھری)
بند ساوہ ۲۱۶
بنگالہ ۱۵۷-۲۸۶-۳۰۷
بنھن، قصبہ ۱۰۳
بوبکان، قصبہ ۶۸-۱۳۸-۱۷۱-۲۰۹
بہار ۳۱۹
بھانبرا (برھمن آباد) ۲۷۵-۲۷۶
بھت ۱۴۹ح
بھکر ۲-۳-۵-۶-۷-۸-۹-۹ح-۱۱-
۱۱ح-۱۲ح-۱۶-۱۷ح-۲۱-
۲۳-۲۶-۲۷-۲۸-۲۸ح-۲۹-
۲۹ح - ۳۱ - ۳۹-۳۹ح-۴۰-
۴۸ح-۶۱-۶۴-۷۱-۸۲-۸۵-
۸۶ - ۹۹-۹۹ح-۱۰۰-۱۰۳-
۱۰۴ - ۱۰۸ - ۱۱۲ - ۱۱۳ -
۱۱۵-۱۱۷ - ۱۲۹ - ۱۴۲ -
۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۴ - ۱۶۵ -
۱۷۴ - ۱۷۶-۱۷۷ - ۱۸۰ -
۱۸۱-۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ -
۱۹۸-۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ -
۲۱۷ -۲۲۶- ۲۳۴ - ۲۴۱ -
۲۴۲-۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ -
۲۷۹-۲۸۰ - ۲۸۸ - ۲۹۰ -
۲۹۱ - ۲۹۹ - ۳۰۱ - ۳۰۲ -
۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۲۳ - ۳۲۴ -
۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۳۰
بھن (بھٹ) ۷۴ح-۱۰۴ح
بھوترہ ۲۲۳
بیانہ ۲۱۲
بیلی شیخ مومہ، قصبہ ۲۲۳

پ

پات (پاتر) ۹۵ح
پاتر، قصبہ ۲۶-۲۷ح-۱۱۹-۱۶۳-
۲۱۰
پاھنی کوت، موضع ۲۱۱
پتریجہ ۶۴
پتنہ ۳۱۱
پتیجي ۶۴ح
پچراہ ۱۰ح
بیدا پور (بداپور) ۴۲ح-۹۷ح
پرگنہ اکبرآباد ۸۷
پرگنہ الور ۱۹۵
پرگنہ انرپور ۹۷
پرگنہ باغبانان ۷-۷ح-۶۳-۶۶-
۸۳ - ۸۶-۸۷-۱۱۰-۱۱۹-۱۲۳-
۱۲۴ - ۱۳۳ - ۱۴۸-۱۹۵-۱۵۱-
۲۰۳-۲۰۴-۲۳۷
پرگنہ بوکان ۶۷-۶۷ح-۷۱-۱۳۴-
۱۳۵-۱۳۷-۱۶۰-۱۶۲-۲۰۴-
۲۰۵-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-
۲۱۱-۲۲۰
پرگنہ پاتر ۶۵-۸۷-۲۰۹
پرگنہ تکر ۱۶ - ۲۱ - ۶۴ - ۲۴۱-
۲۴۵-۲۴۶
پرگنہ جتوئی ۱۴-۲۴۱
پرگنہ جنیجہ ۷۵-۸۵-۱۰۳-۱۰۸-
۱۱۷-۱۲۸-۱۵۴-۱۶۰-۱۹۴-
۱۹۷-۲۰۰-۲۲۹

۲۳۰
پرگنه جون ۶۱-۶۱ح
پرگنه چاچکان ۱۲۹ح
پرگنه چندوکه ۱۵-۱۷ح-۱۸ح-
۲۱-۲۳۴-۲۳۱-۲۳۵
پرگنه حویلی سهوان ۶۹-۷۱-۷۹-
۸۸-۹۷-۱۱۰-۱۱۱-۱۳۷-
۱۳۸-۱۵۳-۱۶۲-۱۹۳-۱۹۷-
۲۱۰-۲۱۳-۲۲۰-۲۲۲-۲۲۳-
۲۳۰-۲۳۱
پرگنه خطه ۷۶-۷۹-۸۵-۱۰۸-
۱۱۰-۱۱۹-۱۲۶-۱۲۸-۱۶۲-
۱۹۳-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۲۰۰-
۲۲۳-۲۳۰
پرگنه داریجه ۵
پرگنه دریله ۱۰-۱۱ح-۱۲۰ح-
۱۸ح-۳۹-۴۸-۸۵-۱۶۵-۱۹۸-
۱۹۹
پرگنه دل ۸۳
پرگنه ساکره ۵۰
پرگنه سمواتی ۳۶-۳۸-۴۰-۸۳
پرگنه سن ۷۲-۷۳-۷۹-۸۸-۹۷-
۹۸-۱۰۹-۱۶۲-۱۶۶-۱۹۳-
۲۱۷-۲۲۳-۲۲۵-۲۳۰
پرگنه سهوان ۱۴۰
پرگنه شال ۸۳-۸۳ح
پرگنه فتح پور ۱۷ح
پرگنه کاکري ۹
پرگنه کاهان ۶۳ح-۶۶-۶۶ح-۸۷-
۱۰۰-۱۰۳-۱۰۶-۱۰۸-۱۳۳-
۱۳۷-۱۶۰-۱۶۲-۱۶۳-۱۹۷-
۲۰۳-۲۰۵-۲۰۷-۲۰۹-۲۱۰-
۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴
پرگنه کیبر ۳۸
پرگنه لاکوت ۷۹-۷۹ح-۸۰-۸۳-
۸۵-۹۴-۱۳۸-۱۹۳-۱۹۶-
۱۹۷-۲۰۱-۲۲۹-۲۳۰
پرگنه لده کاکن (گاگن) ۶۰۶ح
پرگنه ماتیله ۵-۱۹۵-۲۳۶
پرگنه مهر ۵
پرگنه نصرپور ۹۳ح
پرگنه نیرون ۶۵-۶۹-۲۱۰
پرگنه هاله کندي ۴۰-۸۵-۱۲۷-
۱۹۸-۲۰۱
پریاري ۸۶
پشاور ۲۸۳
پلجی، موضع (پلیجي) ۳۶-۶۵-۲۰۲
پنجاب ۲۷۹
پوتي ۱۷ح
پیته ۱۱۰
پیتو (پیته) ۱۱۰ح
پیربدر (متصل پل مکلی) ۳۱۷
پیپري ۱۰۳ح

ت

تابک ۲۰۹
تبریز ۲۶۵
تپه مردم لاکه ۱۲۵
تپه سمیجه اونر ۱۲۵
تلهتی، موضع ۷۷-۷۷ح-۲۳۰
توران ۲۹۶-۲۹۷-۳۰۹

تورہ ۱۶۵
تھانہ باجور ۱۱۳-۱۱۴ح
تھانہ زمین داور ۲۳۵
تھانہ سمیجہ ۱۹۷
تھانہ وینجرہ ۲۰۱
تھانہ هاله کندي ۲۰۱
تهته(تته)۲-۱۱ح-۲۹ح-۳۳-۳۴-
۳۵ح-۳۶-۳۶ح-۳۷ح۳۸-۴۰-
۴۱-۴۱ح - ۴۲-۴۴-۴۵ ۴۶-
۴۷-۴۸ - ۴۸ح -۴۹-۵۰-۵۲-
۵۳-۵۷ - ۶۱ح -۸۲-۸۶-۸۸-
۸۹ -۱۰۳ -۱۰۴-۱۱۱-۱۱۲-
۱۲۳-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۴۸-
۱۴۹ح- ۱۵۰ - ۱۵۰-۱۵۰ح-
۱۵۱-۱۶۱-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۴-
۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۸ح -۱۸۰-
۱۸۱-۱۸۶-۱۹۵-۱۹۸-۲۰۱-
۲۰۲-۲۲۶-۲۲۸-۲۳۵-۲۳۹-
۲۴۰-۲۴۲-۲۶۷-۲۸۰-۲۸۱-
۲۸۲-۲۹۰-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۳-
۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۱-
۳۰۲-۳۰۳-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-
۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-
۳۱۸-۳۲۱-۳۲۲
تهتی ، موضع ۳۷-۳۸-۷۳-۷۳ح-
۷۵-۱۳۷-۱۳۷ح-۲۱۱-۲۲۴-
۲۲۵
تیبه ۶۴
تیر (تیڑھی)، موضع ۱۱۱-۱۱۱ح-
۱۳۹-۲۱۴-۲۲۲

ج

جانره ۱۱۸
جانکاره ، موضع ۲۱۱
جنیجه ۱۲۸-۲۳۰
جوکی هرني ۷۱ح
جوهی ۱۳۷ح
جهانگیرآباد ،موضع ۱۱۹-۱۶۸
موضع جیسروت ۲۲۷
جیسلمیر ۶ - ۱۴ - ۸۲-۸۵-۱۰۶-
۱۱۷-۱۱۹-۱۲۵-۱۹۵-۱۹۸-
۲۰۲
جین ۶۴

چ

چاکر هاله ۲۳۱
چتر ، موضع ۲۵ح
چشمه حضرت مخدوم شهباز ۵۹
چشمه کائي ۱۳۵-۱۳۵ح-۲۲۰
چشمه نیشنگ ۱۳۵-۱۳۶-۲۲۲-
۲۲۲
چن ، موضع ۶۴ ۱۱۰
چندوکه ، قصبه ۷۲ح
چنی (ضلع دادو) ۶۴ح-۱۱۰ح-
۱۳۷ح
چولی ۸۸
چهتر ۲۴

خ

حب ، موضع ۲۳۳
حسن ابدال ۲۸۹

خ

خاصه شوره (خسائی شوره) ۳۴۴ح-۳۴۵ح-۳۴۷ح
خانقاه شیخ عثمان ۲۶۷
خراسان ۲۸۵
خسائي شوره ۳۳-۳۴-۳۵-۳۴۷-۳۴۸-۹۷-۹۸-۱۲۸
خیر پور ناتن شاه ۱۳۷ح

د

دادو ، ضلع ۱۰۳ح- ۱۱-۱۳۵ح-۱۳۷ح-۱۴۲ح
دادیجهي ۲۳۸
دارو بند ۳۶
ڈاهري ۲۷۸ح
دربیله ، قصبه ۱۳
درگاه شیخ جهنه ۲۲۸
درگاه حضرت عثمان مروندی ۳۲۸
دری ۱۵
دکری خورد ۵۹
دکري کلان ۵۹
دکن ۲۸۶-۳۱۹
دوآب ۳۲۷
دولت آباد ، موضه ۲۲۳
دومک ۲۰۹
دهلی ۱۷۸-۱۷۸ح-۳۲۷
ڈیٹه ۷۷ح
دیراؤن ، موضع ۸۵-۱۱۳-۱۱۸-۱۱۹-۱۳۱
دیره جندائي ۲۳۶
دیره مانک ۲۳۵
دیه ، موضع ۱۱۰-۲۲۳

ر

رہری لنگاهان ۱۲۱
رفیعان ، موضع ۱۲۸-۱۲۹
رنبهن (بهن) ۳۷-۳۷ح
روضه شاه چهته ۲۷۸
روضه مخدوم سید جلال بخاری ۳۱۱
ریلوی استیشن سیوهن ۲۷۸
ریلوے اسٹیشن گوپانک (خانوٹ) ۹۷ح

ز

زمین کور ۲۴

س

سابه ۸۶-۱۱۸
سادر ۲۰۹
سانکپور ۲۲۳
سانکره ۱۱۸
ساستانی ، موضع ۱۰۳-۱۰۳ح-۱۵۸-۱۶۰
ساوه ، موضع ۲۱۰

سرکار بھکر ۲-۲۱۲ح-۲۱۸ح-۲۴۸ح-
۲۸۰-۲۸۱-۲۹۹-۳۰۱-۳۱۲-
۳۱۳
سرکار تھتہ ۲-۳۴-۵۰
سرکار جون ۲
سرکار چاچکان ۲-۳۴-۳۵-۳۵-۶۱
سرکار چاکرھالہ ۲-۳۴-۴۰-۴۵-
۴۹-۵۰-۸۸-۹۷-۹۸-۹۹-
۱۲۹ح-۱۸۰-۲۳۸-۲۳۹-
۲۴۰-۲۴۱
سرکار سہوان ۲-۹۱-۱۲۱
سرکار سیوستان ۲۹۷
سرکار ملتان ۲۸۰
سرکار نصرپور ۲-۳۴-۳۵-۳۶-۸۵-
۹۵-۹۸-۱۱۶-۱۱۸-۱۸۰-
۱۹۵-۲۰۱-۲۳۵
سروا ۲۴
سرونج ۳۲۴
سکرند ، تعلقہ ۲۷۹ح
سن ، قصبہ ۴۴-۷۳-۸۰-۹۶-۱۰۹-
۱۰۹ح-۱۳۷-۱۴۰-۱۵۳-۱۶۳-
۱۶۷-۱۷۸-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۷-
۲۲۸
سندھ ۲-۵۷ح-۶۱ح-۲۰۲-۶۱ح-
۶۴-۶۴ح-۶۵-۹۰-۹۱-۹۱ح-
۱۲۷ح-۱۶۲-۱۷۸-۱۷۸ح
۱۸۰-۱۹۸-۲۰۷-۲۲۷-۲۳۹
۲۴۰-۲۴۲-۲۶۰-۲۶۷-۲۶۹-
۲۷۱-۲۷۲-۲۷۶-۲۷۹-۳۰۵-
۳۲۸
سہوان ۷-۱۴-۱۶-۲۴-۳۶-۴۲-
۴۳-۴۴-۴۵-۴۷-۴۸-۵۰-۵۱-
۵۵-۵۷-۶۲ح-۶۶ح-۷۱-۷۲-
۷۳-۸۰-۸۶-۸۸-۸۹-۹۱-۹۴-
۹۵-۹۶-۹۸-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-
۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۷-۱۰۸-
۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-
۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-
۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۷-
۱۲۸-۱۲۹-۱۳۱-۱۳۳-۱۳۴-
۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-
۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۵-۱۴۸-
۱۵۰-۱۵۱-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-
۱۵۶-۱۵۷-۱۶۰-۱۶۵-۱۶۶-
۱۶۸-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۷-
۱۷۸-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۶-
۱۹۴-۱۹۵-۱۹۸-۲۰۰-۲۰۱-
۲۰۲-۲۰۵-۲۰۷-۲۱۳-۲۱۶-
۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-
۲۲۶-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-
۲۳۳-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-
۲۴۲-۲۷۷
سیتارجہ ۲۸۱
سیتاسر ۴
سیتپور ناھران ۳-۲۶-۵۷
سیدان کارہ ، موضع ۲۲۳
سیستان ۲۸۶
سیکرجي ، موضع ۲۳۳
سیوان ۲۷۷

سیوستان ۷ح - ۲۸ح-۹۱ح-۱۰۱ح
۱۰۸ح - ۱۱۱ - ۱۱۴-۱۳۵ح-
۲۶۰-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-
۲۷۷-۲۷۸-۲۹۶-۳۰۳-۳۰۸-
۳۱۵-۳۲۰-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰
سیوهن ۵۸ح-۹۱ح-۲۷۸
سیوي (سوي) ۲-۷-۱۶-۲۳-۲۴-
۲۵-۲۶-۲۶ح - ۲۷ح-۲۸-
۲۸ح-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲ح-۳۰-
۳۴ح-۹۱ح-۱۰۲-۱۰۲ح
۱۱۲-۱۱۳-۱۹۶-۲۰۳-۲۳۳-
۲۳۷-۲۴۱-۲۴۶

ش

شاد بیله ۴
شال ۷-۷ح-۴۵-۱۲۹-۳۲۴
شکر ، قصبه ۴-۵-۸-۱۴-۲۴۱

ص

صدگر ۱۱۸
صفه بهکر ۵۸
صفهٔ صفا ۳-۳۹-۲۹۳-۴ ۳
صفهٔ وفا ۵۸
صوبهٔ اکبرآباد ۳۱۰
صوبهٔ تهته ۱۲۳-۱۹۸-۲۰۱-۳۰۷-
۳۱۱
صوبهٔ قندهار ۱۱۲
صوبهٔ گجرات ۲۸۶
صوبهٔ ملتان ۱۶۴-۱۷۷-۲۹۰-۳۰۶
صید گر (صدگر) ۱۱۸ح-۱۱۹

ظ

ظفر آباد ۳۳

ع

عجم ۳۱۶
عراق ۳۳-۱۴۵-۳۱۶-۳۱۹
عزیزانی ، موضع ۲۱۰

ف

فرنگ ۳۳-۱۴۵

ق

قاسم باریجه ، موضع ۲۰۸
قبر حضرت هارون ۲۲۷
قبر خواجه ویس قرنی ۲۲۸
قبر شیخ بیگ ۲۳۶ح
قبرستان قدیم سیوهن ۲۷۸
قریه شاه حسن ۱۳۷ح
قصبه قاضی احمد ۷۹ح
قلجی ، موضع ۶۵ح
قلعه ابریجه ۲۰۱
قلعه احمد بیگ خان ۲۱۵-۲۲۲-
۲۲۴
قلعه الور ۵
قلعه بست ۳۲۹
قلعه بهکر ۳-۱۰۰ - ۱۱-۱۵-۳۱-
۳۲۶
قلعه جهانگیرآباد ۱۲۰-۱۲۵-۱۲۶-
۱۲۸

قلعه سلطان محمد برلاس ارغون ۲۰۲
قلعه سهوان ۶۱-۸۵-۸۶-۱۰۰-۱۱۸-۱۲۶-۱۳۰-۱۵۱-۱۵۳-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۴-۲۰۳-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۲۰-۲۲۸-۲۳۰
قلعه سیوي ۲۳-۲۴-۲۸
قلعه قدیم بهکر ۵
قلعه قندهار ۱۱۳-۱۴۳ح-۲۸۴-۳۲۹
قلعه کاکه ۱۴۲-۲۰۰
قلعه کاهان ۲۳۳
قلعه کائیره ۴۹
قلعه کانیره ۶۰
قلعه کرنک ۱۹۹
قلعه لاکوت ۱۴۸-۱۴۹
قلعه لاهور ۲۸۶
قلعه ماتیله ۵-۳۰-۳۱
قلعه نار ۱۳۸-۱۵۳
قلعه نارنگه ۱۳۹
قلعه نصرپور ۲۳۵-۲۳۶
قلعه نیرن کوت ۴۲-۴۳-۴۶-۶۶-۲۰۴
قلعهوبجره (وبنجره) ۹۵-۱۰۶-۱۳۲-۲۰۱
قندهار ۶-۲۶-۲۷ح-۳۱-۳۱ح-۴۲-۴۷-۵۹-۶۴-۲۰۷-۱۰۲-۲۱۰ح-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷ح-۱۲۰-۱۲۲ح-۱۲۳-۱۳۱-۱۴۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۸-۲۳۹-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۹-۳۰۲-۳۱۰-۳۲۹

ک

کابل ۵۹-۲۸۳-۲۸۸-۲۸۹-۳۰۲-۳۱۱
کاتره ۸۶-۱۱۸
کاچه ۱۳۷-۱۳۷ح-۲۰۳-۲۰۳ح
کاکري ۱۲ح
کاکه ، موضع ۱۴۱-۱۹۸
کانبو (کانپو) ۸۸-۸۸ح
کانگره ۳۶
کانهری ، موضع ۳۰۴-۱۰۴ح
کائیڑي (کاتره) ۱۱۸ح
کاهان ، قصبه ۹۰۲-۲۳۲
کاهنري ۶۰ح
کاهي محجوبي ، موضع ۲۱۶
کبروت ۲۲۳
کتوهر ۱۲۷
کجران ، موضع ۱۰۹-۱۱۹
کجي ، موضع ۲۱۱
کجیره ، موضع ۱۰۵-۱۱۷-۲۰۰
کچي (کچهي) موضع ۱۳۹-۱۳۹ح-۱۴۰-۱۵۳
کراچي ۲۶۵

کرنک ، موضع ۱۹۸
کروتي ، موضع ۲۰۹
کشمیر ۵۹
کعبه ۲۷۵-۳۰۹
کلان کوٹ ۳۳
کمال پور ۲۱۹
کمان ، موضع ۹۸
کن ، موضع ۷۲ح
کنبد گنبد) موضع ۱۰۰-۱۰ح
کنده کوٹ ۶۳-۱۱۰
کوتري ۸۳ح
کوتله ، موضع ۲۰۸
کوتلي ۱۷ح
کورانه ۲۰۹
کولاب ریل
کولاب سابه ۱۲۵
کولاب سونهري ۱۰۶
کولاب کتاهر ۱۲۷
کولاب کلان (منجر) ۶۹ح
کولاب منجر (منجر) ۲۰۹-۶۹-۱۰۰
۱۳۶-۲۰۷-۲۲۳ح
کولاب مها ۶۵-۲۰۳
کولاب ویجره (وینجره) ۱۲۷-۲۲۹
کونر کوت ، موضع ۱۰۰
کوهچه مکلي ۴۸ح
کوه دارو بند ۱۲۳
کوه سیتهور ۲۷ح
کوه کلان اوتهل ۲۰۹
کوه لکی ۶۰-۲۱۶-۲۱۸-۲۲۰-
۲۲۶
کوه لنده (لندو) ۱۲۳-۱۲۴ح
کوهیار ، موضع ۳۰-۳۱-۶۰
کهمرد ۲۹۶
کیچ ۲۸-۵۹-۲۳۸-۲۳۹

گ

گانه ۶۰
گجرات ۱۱ح-۱۷۹-۳۱۹
گجر گوٹ (گجران) ۱۰۹ح
گچیرو ۱۰۵ح
گذر سن ۱۲۸-۱۵۳-۱۹۵
گذر سهوان ۱۷۲-۱۸۶-۱۹۵
گذر لاکرت ، قصبه ۱۳۲
گذر مندیجي ۱۳۵-۱۶۵-۱۶۸
گذر مهره ۱۱۹
گذر هاله کندی ۱۹۵
گنبٹ (کنبد) ۱۰ح
گنبد ۱۰ح
گنجابه ۲۵-۲۶-۲۷-۲۷ح-۲۹-
۲۹ح-۳۰-۳۰-۴۰-۱۲۲-۲۰۳-
۲۳۷-۲۳۱-۳۰۳-۳۲۴
گورستان خان زمان ۲۹۲

ل

لاکات ۷۹ح
لاکوت ، قصبه ۱۳۲-۱۴۸-۱۵۰-
۲۳۰
لاکیار ۲۳۶
لاهري بندر ۲-۹۱-۳۲۵

لاہور ۱۱ح - ۱۴۷ - ۱۳ ۲ح-۲۸۳-
۲۸۷-۲۸۸-۲۹۰-۲۹۷-۳۲۷
لشکری ۸۸
لعل واہی ۹۵ح
لکملوی ، موضع ۳۷ - ۳ - ۲۱۷ -
۲۲۳-۲۲۵
لکھنؤ ۲۰۵
لکی ، موضع ۳۷۳ح-۲۹
لنجار ، موضع ۲۲۳
لوہری ۳-۵-۶-۲۹۳-۳۰۳

م

ماتیلہ ۱۳
ماری رصواں مکانی ۶۰
ماری کیہر رای اماری کھیر واری)
۲۲۳-۲۲۳ح
مالوہ ۳۰۷
محراب پور ۹۰ح
محمودآباد ۳۰۷
مرند ۲۶۵
مزار پیر نوین ۱۹۷
مزار چھتہ (مخدوم جنا امراني) ۵۷-
۲۷۸
مستنگ ۳۲۳
مسجد جامع تتہ ۳۰۷
مسجد خضری ۲۰۰
مسجد شیخ بھووہ ۱۷۰
مشہد مقدس ۳۰۹
مطبع نولکشور ۱۳۳ح
ملتان ۶-۱۳-۲۸ح-۳۳-۳۷ح-۶۱ح-
۸۶ - ۹۹ح-۱۲۳-۱۳۳-۱۶۱-
۱۶۱ح - ۱۶۳ - ۲۵۹ - ۲۸۰-
۳۰۵-۳۲۰-۳۲۲
مکران ۲۸-۵۹-۲۳۸
مکھي جنگل ۳۲۹
منجھر ۲۳-۶۹ح
مندیہجي ۱۱۸
منہ شہر میر ابرہ) ۱۷ح
مورہ (ضلع نواب شاہ) ۵۰ح
مہران ، موضع ۱۰۰-۱۲۶-۱۲۷

ن

نار ، موضع ۵۸-۱۳۷-۱۳۹-۱۳۸ح-
۱۴۰-۱۵۲-۲۱۱
نار لم ، موضع ۳۳
ناریلہ ، موضع ۵۰
ناڑي ۲۶ح
نالہ ساوہ ۲۰۷
نالہ ساروي ۲۰۳
نحف اشرف ۳۰۷
نچدو ۱۴۰
نصر پور ۳۱-۹۳-۹۴ح-۹۵-۱۰۲-
۱۱۸-۱۱۹-۱۱۹ح-۲۳۶-۲۹۲
نظرگاہ حضرت امیر علی رضي الله تعالیٰ
عنہ ۵۸
نظرگاہ اویس قرنی ۵۰
نگر ، موضع ۹۵
نواب شاہ ، ضلع ۷۹-۵۰ح

نواره ۶۲ح
نول کشور ۲۸۸-۲۹۰-۲۹۱-۳۰۰
نشینگ ۱۳۵-۱۳۵ح-۲۲۰ح
نیرن کوت ۴۵-۴۹-۵۰-۷۱-۲۹۰ح
نیه بدره ۳

و

واهي ، موضع ۶۵
ونکار ۳۱-۶۰
ویجر (بچراه) ، موضع ۱۰-۱۰ح-
(نیز رک ویجره)
ویجره(وینجره) موضع ۳۹-۸۶-۱۰۵-
۱۱۰-۱۱۸-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹
۱۳۲-۱۶۸-۲۲۹-۲۳۰

۵

هارون ۸۸
هاله کندي ، قصبه ۳۶-۳۷-۳۸-
۳۰-۳۱-۱۱۸-۱۲۹
هرات ۲۸۳-۲۸۵-۲۸۶
هر بلائي بندر ۲۳۲
هلمند ۲۸۷
هند ۱۰۸-۱۳۵-۱۶۲-۲۶۷-۳۰۷
هندوستان ۳۰ - ۱۶۱ - ۲۳۲-۲۶۰
۲۶۵-۲۹۰-۳۰۲-۳۰۹-۳۲۰

ی

یک تنبي ، کوه (هک تنبي) ۵۷-
۵۷ح-۵۸ح
Ek Thamb ۵۸ح
Sehwan ۵۸ح

(۴) اقوام وقبائل

الف

ابره ۱۶-۱۷ح-۶۳-۲۳۶
ارغون ۹۰
افاغنهٔ سیوي ۱۹۶
افغانان پني (افاغنهٔ پني) ۲۸-۲۹
۳۱
اوته قوم) ۸۲
اوزبک ۱۳۲-۱۳۴-۱۳۵
اونر ۸۳-۸۳

ب

باربچه ۱۳۵
ببر ۳۲-۳۷-۳۹-۲۳۱
بریه ۶۳-۲۰۲
بکیه (بکیجه) ۹۳-۶۳ح-۸۲-۲۰۲
بلدی ۱۶
بلوچ ۱۱ح-۱۵-۵۹-۶۱-۹۶-۹۷-
۱۶۳-۲۳۹
بلوچ باربچه ۱۳۴-۱۳۵
بلوچ ببر ۲۳-۳۰-۳۷-۳۹
بلوچ بلدي ۱۵-۱۶
بلوچ جتوئي ۵
بلوچ چاندیه ۸۶-۹۰-۹۹-۱۳۳-
۲۱۳-۲۳۷

بلوچ کلماتی ۵۰-۵۱
بلوچ مکسی ۲۳۳-۲۳۴
بلوچ نوت بنده ۲۱۷-۲۲۶
بلوچ نوحانی ۹۶-۹۷-۱۳۵-۱۳۶-۲۰۸-۲۲۱
بوبک (خلجي) ۶۷
بهان ۶۷
بهجه ۶۸
بهن ۱۰-۸۳-۸۳ح
بهوار ۱۰۰

پ

پریه (قوم) ۶۳ح-۸۲
پلی ۷۷
پلیجه ۴۰
پوار ۵
پهوار ۶۳-۶۶-۶۷-۶۸-۷۶-۸۵-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۳۴-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۵-۱۶۲-۱۶۴-۲۰۰-۲۰۵-۲۳۳-۲۳۴

ت

تاریکیان (؟) ۲۸۳
ترخان (ترخانیان) ۳۴-۳۵-۴۱-۵۲-۶۴-۸۹-۹۰-۹۱-۱۹۶-۲۱۶-۲۱۷-۲۴۱-۲۹۸-۳۰۶
ترک ۵-۷۷
تمیم (قوم) ۲۷۸
تیمه (قوم) ۶۳-۶۵-۸۲-۱۱۰-۱۱۱-۲۰۳

ج

جت (مردم) ۲۳۹
ججر ۷۲-۷۲ح
جوکیه ۵۰-۵۱
جونیجه (قوم) ۶۳-۸۲-۲۰۲

چ

چاندیه ۱۶-۱۷-۶۵-۱۰۰-۱۰۱-۱۱۱-۱۲۳-۱۲۴-۱۳۳-۱۳۴-۱۶۳-۱۶۵-۱۶۶-۱۹۷-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۳۳

خ

خلجي ۶۷
خواجه (مردم) ۶۵-۶۸

د

داردشت ۱۶
داریجه ۵-۶-۸-۹-۸۴ح
داهري ۸۳
دل (قوم) ۴۲-۴۴-۴۵-۴۷-۴۹-۸۲-۲۳۱
دونبکی (دومبکی) ۱۶
دیته ۷۷
دیریجه ۸۴-۸۴ح-۸۵-۱۲۷-۱۳۰-۱۳۱
دیناري ۱۶-۲۶

ر

راجپال ۱۰-۸۳-۸۳ح
راجپوت ۸۵

راهو (فرقه) ۸۳
راهوجه ۷۷-۸۳-۸۶-۱۲۷-۱۳۰
رند ۱۶-۲۶

س

سادات ۶۷-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۱۵۳-
۲۲۴-۲۲۵
سادات اتای ۳۱۴
سادات امیر خانی ۲۹۳
سادات بهکر ۶
سادات سن ۷۹
سادات کهیري ۲۴۵
سادات لاهلوي ۷۳-۷۹
ساریه (سانریه) ۸۳ح
ساند (فرقه) ۸۳
سانریه (فرقه) ۸۳-۸۴-۱۵
ساگی ۱۶-۱۷ح
ساهني ۸۳ح
سمه ۵-۶۴
سمیجه ۱۰-۱۶-۱۷ح-۳۹-۴۰-۶۳-
۶۷ - ۶۸ - ۷۴-۷۵-۸۰-۸۱-
۸۲ - ۸۳ - ۸۷-۹۰-۹۵-۱۰۰
۱۰۳-۱۰۴-۱۰۶-۱۰۷-۱۱۰-
۱۱۴-۱۲۶-۱۳۰-۱۳۲-۱۳۳-
۱۳۵-۱۴۳-۱۴۹-۱۵۴-۱۶۳-
۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۹۷-۱۹۹-
۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۶-۲۱۶-
۲۱۸-۲۱۹-۲۲۳-۲۲۹-۲۳۰-
۲۳۱-۲۳۳-۳۰۵-۳۲۵-۳۲۶-
۳۳۰
سمیجه اوته ۷۶
سمیجه اونر ۱۴-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-
۶۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۸-۷۹-۸۰-
۹۰ - ۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۱۰۴
۱۰۵-۱۰۶-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۵-
۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-
۱۲۲-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-
۱۲۹-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۵-۱۴۱-
۱۴۳-۱۴۷-۱۴۸-۱۵۰-۱۵۳-
۱۶۲-۱۶۵-۱۶۸-۱۶۹-۱۸۰-
۹۴ -۱۹۶-۱۹۸-۲۰۰-۲۰۱-
۲۲۴-۲۲۶-۲۲۹-۲۳۰
سمیجه بکیه ۱۶-۶۷-۶۸-۷۵-۷۷-
۱۱۷
سمیجه پریه ۷۷
سمیجه تیبه ۶۷-۱۱۰-۱۱۹-۱۲۳-
۱۲۴-۱۵۰
سمیجه جونیجه ۳۶
سمیجه داهري ۷۷-۷۸-۷۸ح
سمیجه دل ۳۵-۳۶-۴۰-۴۵-۴۶-
۶۸
سمیجه دل سمواتی ۱۲۳
سمیجه راهوجه ۱۶۷
سمیجه ساند ۳۶
سمیجه کیبر ۳۶
سمیجه کیریه ۳۶
سمیجه لاکیار ۲۴۶
سهته ۸۵-۱۹۱-۱۹۹-۲۰۰
سهوده (سوده ۳۵-۳۶-۱۲۰-۳۳۰

ش

شوره ۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۵-۳۶-۳۷-۲۳۱-۳۹-۲۳۱
شیخان ۶۷-۷۵-۷۶
شیخان مهدیجه ۱۶

ف

فیروزجه ۸۳-۸۶-۱۲۷-۱۳۰

ق

قریشی ۶۶
قزلباش ۲۸۳-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷

ک

کارا ۸۷
کاهیجه ۷۲-۷۲ح
کنوهر ۱۶
کرد ۲۹
کمان ۷۲
کورائی ۱۵
کوریجه ۳۱-۶۶-۷۲-۷۵-۷۶-۷۷-۸۵-۱۰۰-۱۰۳-۱۰۳-۱۰۵-۲۰۰
کوریه تیبه ۱۲۳-۱۲۳ح
کوهی (مردم) ۷۵-۲۰۳-۲۱۶-۲۱۸-۲۲۶-۲۳۹
کیبر (قوم) ۸۲
کیریه (فرقه) ۸۳
کیهر ۳۳-۳۵

گ

گروه لعل شهبازیه ۲۶۳
گورا ۸۷

ل

لاشاری ۱۶-۲۶
لاله ۷۲-۷۳-۷۵-۷۷-۸۰-۸۱-۸۵-۱۰۹-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۹-۱۲۰-۱۶۸-۱۹۶-۱۹۷-۲۰۰-۲۰۱-۲۲۹-۲۳۰
لاکیار ۱۶-۸۳
لنجار ۳۱

م

ماچی ۷-۶۶-۹۶
مانجند ۷۲
مخادیم ۶۸
مگسی ۱۶-۲۶
ملاحان ۲۱۰
ملکان باغبانان ۶۳
مناهجه ۸۳-۸۶-۱۲۷-۱۳۰-۱۳۱
مندره ۳۵
منگنیجه ۱۰۹
منگوانه ۸۳-۸۳-۱۲۷
مهر ۱۰۵

ن

ناریجه ۴۱
نکامره ۳۴-۳۵
نوکدر ۲۳۵
نهمردي ۴۱-۵۰-۵۱-۸۷-۹۰-۹٦-۹۷-۱۱۱-۱۲۴-۱۳٦-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱٦۲-۱٦۳-۱٦۵-۱٦٦-۱٦۷-۲۰۵-۲۱۴-۲۱۸-۲۲۴-۲۳۳-۲۳۸-۲۳۹

ه

هاله ۸۵-۲۰۱
هاله پوتره ۷٦-۷۸-۸۵-۲۰۰
هزاره ۲۳۵
هندو ٦۸
هوسره ۴۳-۴۴-۴۵-۱۳۲-۱۳۸

ي

یوسف زئي ۲۸۳

۵ـ مصطلحات خاص

الف

آب دزد ۲۲۰
آفت رسیدگي ۱۳۶-۱۵۹
ابریشم فروش ۱۵۶
اتکه ۷
اجاره ۱۹-۲۱-۱۹۶
اجارهاي باطله ۱۷۰-۲۳۳
اجود ۱۸۳
احدي ۱۳۳
اخبار نویسي ۱۹۰
ادل ۱۲۹
اراضي ۱۵۵
ارباب ۱۳-۱۸-۲۰۰-۱۵۵-۱۵۵
ارداوه ۱۲۳-۱۵۲
ارزن ۱۸۳-۱۸۳
اسامي ۲۳۳
اسامي وار ۱۸
اسب زهري ۳۲
اسپ ترکی ۱۲۲
اسپ عراقي ۱۲۲
آستره ۲۵
استعداد زراعت ۱۳۶-۱۵۸-۲۰۶
استمالت ۲۳۱
اقطاع دار ۲۸ح
الئ یومنا ۱۵۵
الکنی ۱۷۶
امین ۲۱-۵۱-۱۸۰
انعام ۱۸-۱۸۳
انعام اربابان ۱۸۵
اوباش ۱۶۳-۱۶۳
اوبچي ۹۷-۲۳۳
اول گرفته ۱۲۸
اهور ۱۸۳
ائمه ۱۳-۱۸۰-۱۹۳
ایت ئیل ۱۶۸-۲۱۹
ایل نمودن ۲۳۷

ب

بادنجان ۱۸۳
بادیان ۱۸۳
بارهٔ قلعه ۷
بالمناصفه ۲۰۳
بخشي ۳۰-۹۳-۱۷۷-۱۸۰-۱۹۰
بد (پنبه) ۷۱-۷۱ح
بدرقه ۱۳۰

برات ۱۸۸
برج ۷
برسات ۱۲۹
برق انداز ۳۰-۲۰۰-۱-۲۰۰-۲۲۹-
۲۳۲
بره ۱۳
بزرگران ۱۸۰
بعد اليوم ۱۱-۱۳۷
بقعي (؟) ۱۰۵
بندیان ۱۳۵
بنگ ۱۵۹-۱۸۳
بود ۱۲-۱۳
بود و نابود ۱۲-۱۸
به (بهه) ۷۰-۷۰ح
بهوسیه ۲۲۲
بي باق نمودن ۱۲۶
بیت‌المال ۵۳
بیسوي ۱۸۲-۲۰۳
بیگار ۱۶۰
بیگه ۹-۲۰۳
بیگه پخته ۱۸۲
بیل ۸

پ

پارچه آلچه ۱۳۰
پاس ۱۵۶
پاوزار ۵۰
پاوکروه ۱۳۵-۱۶۵-۱۶۶
پتواري ۱۵۵
پر تهیه ۱۴۱-۱۶۸
پرچه ۱۷۰-۲۲۶
پرچه پوشیدني ۶۹
پرکلکي(پرکلي) ۶۵-۷۲-۷۶
پرگنه ۵-۱۰-۱۷
پروانچه ۱۴۷
پل فهار ۱۵۷
پنجره ۲۵
پنکي ۱۵۹
پیاده ۱۳۹-۱۹۲
پیشکش فصلانه ۱۲۴
پي کردن ۴۳

ت

تاریکیان ۲۸۳
تپه ۸۰-۱۲۸
تخاقوئیل ۱۶۸
تخفیف حصه ۱۰۹

تخم زده ۱۲-۱۳-۱۸۲
تخمین ۱۷۱
تر ۶۹
ترانه و سرود ۱۶۹
ترب ۱۸۳
تردد ۱۵۱
تفصیله ۱۳۰
تفنگ اندازی ۱۳۹
تقلبی ۱۹۲
تمسکات شرعیه ۳۸
تنا دو ۱۷۲-۱۸۳
تنخواه ۱۶۵
تنکه ۱۷۲-۱۸۲
توجیه ۱۸-۰-۲-۵۱-۱۰۲
توجیه پیشکش اسپ ۵۳
توجیه ظلمانه ۱۹۲
توجیه مال واجبی ۱۰۳
توجیه (انداختن) ۱۹۲
توجیهات باطله ۵۱
تورک (نمودن) (؟) ۱۲۰
تویه ۳۶ -۱۸۲
تهانه ۲۱-۰-۳-۵-۸۸-۱۹۶
تهانه دار ۳۷-۰-۵-۶۳-۲۳۷
تهانه نشانیدن ۰۰-۲-۲۰۲
تیپ شده ۱۲۶
تیرانداز ۳۰-۹-۲۲۹-۲۳۲
تیولدار ۲۸ح

ج

جارچی ۹۳
جاگیردار ۱۵-۸-۲۸ح-۳۱
جبر ۶۹-۱۶۵
جرمانه ۵۳
جریب ۱۲-۱۳-۱۳۶
جکر ۱۳۱
جلو ۳۳-۱۳۹-۱۵۱
جلو ریز ۱۰۶
جلوگردان ۱۰۶
جمعبندی ۱۸-۸ ۱-۳۰۷
جنکره ۲۲۲
جنگل ۱۳
جواری ۱۲۵-۱۸۳
جهاز ۴
جیبه ۲۳۴
جیغهٔ مرصع ۱۲۲

چ

چابک ۲۳۳
چادر ۱۵۷

چبوتر ۳
چبوتره ۱۵۹-۲۳۸-۲۴۵
چبوتره کوتوالي ۵۳
چرغ ۲۳۵
چغل (چغلان) ۱۴۶-۱۵۵-۱۵۸-۱۷۴
چک (چکهاي) ۱۴۷-۱۵۸-۱۹۱
چوبداران ۱۴۴
چوشیدن ۲۵
چوکی ۱۹۵
چوکیداران ۱۹۵

ح

حاصل کشتیهاي ۱۴۵
حرفت ۳۳
حر فروشي ۱۳۰-۱۶۶
حرفه گر ۱۸۸
حفاظ ۱۷۰
"حقیقت‌دان" ۱۵۸
حکم چله و کمان داشتن ۱۳۰
حکمي ۱۵۷-۱۶۰
حلال خور ۱۶۷

خ

خاصه خیلان ۱۳۹
خالصه ۱۸-۵۳-۱۴۴-۱۶۵
خالصه شریفه ۱۸۷-۱۹۲
خدمات مامور ۱۹۳
خرجین (خرجینها) ۴۲
خروار ۱۸۲-۲۰۸
خریف ۱۸ح-۷۱-۸۶
خزانچي ۱۸۸
خسره ۱۲-۱۳

د

دارالقضا ۱۹۳
دار و مدار ۱۲۲-۱۲۹-۱۴۳
داغ ۱۵۵
دام ۱۷۲-۱۸۳
دانه بندي ۹ح
دزو ۱۰۳
دوایش ۲۴۰
دست آویز ۱۶۲
دستک ۱۵۷
دست گیر ۱۹۹
دستور ۱۴-۱۴۶-۱۷۱-۱۸۲
دستورالعمل ۹-۱۴۰-۱۸-۱۴۷-۱۸۲
دستورالعمل درت ۷۲:
دستور دهرت ۱۴۷
دستوري ۱۳

دفتر خانهٔ شهنشاهي ۱۸۹
دفعهٔ وقت ۱۷۳
دکری خورد ۵۹
دکری کلان ۵۹-۲۲۷
دکه (خوردن) ~
دلمل ۱۵۳
دوجائي ۱۹۲
دهارا تیرت ۲۲۷
دهرت ۱۴۷-۱۸۲-۱۸۷
ده بیست ۱۵۹
ده ~ي ۱۵۹
دیر (دیر) ۷۱-۱۷ح
دیره داده ۱۰۰-۱۲۷-۱۴۱
دیوان ۱۴

ر

راکس ۱۰۸
رانا ۳۴ح
ربیع ۷۱-۸۶
ربیعي ۱۸ح
رسوم ۱۸۶
رعیت ریزه ۲۰۲-۲۰۷
رنگ (جادور) ۱۴۲-۲۲۱
روزه طي ۱۷۰
ریزاني ۲۰۴-۲۰۶
ریگ‌ساهي ۵۹

ز

زرچک فرماني ۱۵۸
زردک ۱۸۳
زمینداران ۸
زمین ریزاني ۸۰
زمینهاي کاجه ۲۰۳
زنهار ۱۵۱
زیاده طلبي ۲۱
زیره ۱۸۴

س

ساعي ۱۵۸
سبز بری ۱۳-۱۴۴
سپاهگری ۲۱۴
ستم شریک (شریکي) ۱۰۲
سچقان ئیل ۱۴۶
سر جریب ۱۴۶
سر حاصل ۱۵۸
سرشف ۱۸۴
سرکار ۲
سرکله ۳۷-۲۰۸
سرکوب ۱۲۹

سروپا(پوشانیدن) ۱۵۷-۱۵۹-۱۷۰
سزاول ۲۹-۱۷۷-۱۹۸
سزاولي کردن ۱۱۲
سزاولي نمودن ۱۲۲
سفید بري ۱۳-۴۴
سکپال ۴۲
سگ تازي ۳۲
سن ۱۸۳
سوار ۱۳۹-۱۶۶-۲۰۰
سواري (کردن) ۸۰-۱۲۶-۱۵۳-۱۹۶
سئیس ۱۴۴
سیر ۱۸۲-۱۸۴
سیر جهانگیري ۱۴۶
سیرون ۱۵۳
سیورغال ۷۳
سیوه رات هندوان ۲۲۶

ش

شالي ۱۸۳
شب سیورات ۵۹
شترکوهي ۳۲
شط رنجي ۳۰
شطرنجي خواجه نشین ۳۲
شقدار ۱۸-۲۱-۳۱-۹۴-۱۲۸-۲۴۶
شکار قمرعه ۴۹
شکار گز و تهر ۱۳
شلاق ۱۷۱
شنقار (شدن) ۱۱۳
شوره ۱۸۲
شیهه ۲۱۲

ص

صدر ۱۹۰-۱۹۲
صفه ۳

ض

ضبط ۱۳-۱۴-۹۶-۱۰۲
ضبط آوردن ۱۵۹
ضبط کردن ۱۲
ضبط و ربط ۱۰۳
ضبطي ۱۷
ضبطي شده ۱۳-۲۰۳

ط

طریقه ملامتیه ۲۶۴
طناب ۱۸
طناب کشان ۸
طومار ۱۶۰
طویله ۱۲۲

ع

عامل ۱۴-۱۹
عدس ۱۸۴
عرس ۱۶۹
عزیز ۱۹۳
علوفه ۲۲۲
عمل ۱۶-۱۸۶-۱۸۹
عمل ضبط ۱۰۲
عمل ضبطي ۱۴۴
عمل غله بخشي ۵۱-۱۰۲-۱۴۴
عمل معمول ۲۰۳-۲۴۲

غ

غله بخشي ۵۱-۱۰۱-۱۷۱-۱۸۲
غور رسي ۱۸۸
غیر معموله ۲۰۸-۲۲۱

ف

فالیز ۲۱۲
فراری ۱۹۲
فراش ۱۴۴
فرامین مسماتي ۱۹۱
فرامین مذکراتي و مسماتي-۱۶۱
فرجه تعبیه ۴۷
فصل آفت رسیده ۱۶۴
فصلانه ۲۲۱
فصل خریف ۱۰۵
فصل ربیع ۱۰۵
فوتي ۱۹۲
فوتي و فراری ۲۴۵
فوجدار ۱۱-۴۸-۱۴۸

ق

قاضي ۱۹۰-۱۹۳
قانون گو ۱۴-۱۸-۵۱-۱۵۵
قبل داشتن ۳۰-۱۱۳
قتره ۴۸-۱۵۲
قتره کردن ۱۲۷
قدغن ۱۵۷
قرا ۱۵۶
قرار بالمناصفه ۱۲۱-۱۴۴
قرار سیوم حصه ۱۰۱
قرار کن کوت ۹
قراولي ۴۹
قرتره ۴۳
قضائة ۱۴۴
قطاع طریقان ۱۳۰-۱۶۵
قلبه ۱۵۸
قلعه ۱۶۶
قوال ۱۶۹
قوج ۲۲۱

ک

کارکن مال ۲۱
کاسبي ۳۳
کاسه ۱۴۶-۱۷۲-۱۸۲
کال ۱۸۳
کچره ۱۸۳
کرایه ۶
کرور ۷۰
کروري ۱۵۱
کروریان ۲۳۲
کروه ۸۵-۲۰۳
کره ۱۵۶
کره زدن ۱۵۶
کسري ۱۹۳
کشاله ۳۸
کلانتران ۶-۹۰
کُم ۷۰-۷۰ح
کنجد ۱۸۳
کنگاش ۱۰۵-۱۳۱
کوتوالي ۵۳
کوته پاچه ۱۲۸
کور زمین ۲۳
کوس ۱۷۸ ح
کوکنار ۱۸۳
کولاب ۷۰
کهر (کیهر) ۷۱-۷۱ ح
کهلي ها ۱۶۱

گ

گاذر ۱۶۶-۱۳۲
گانه ۶۰
گته خرچها ۱۹
گچ ۲۰۷-۲۰۸
گذر ۱۵۷-۱۸۶
گرگ دو ۱۲۷
گري ۱۰۹-۱۳۹
گل معصفر ۱۸۳
گماشته ۱۵۶-۱۶۵-۱۸۸
گوره ۱۲۳-۱۵۲

ل

لاچین ۲۳۵
لاري ۹۵
لباسی ۱۹۲
لک ۷۰
لوت (کردن، نمودن) ۱۶۳-۱۶۶
لور (لوڑ) ۷۰-۷۰ ح

م

ماری ۶۰
ماش ۱۸۳
مال ۶
مال اجاره ۱۹-۱۷۱
مال دیوان ۱۱-۶۹-۸۹-۱۵۹
مالگذاري ۶۷-۸۵
مالگذاري کردن ۱۰۹-۱۶۸
مالگذاري نمودن ۱۱۰
مال واجبي ۱۸
متعدی ۱۸۹
متمردان ۱۶۴
مجري ۲۰
مجری دادن ۲۱۷
مجرئی ۲۲۲
محال ۱۳-۱۶۴
محتسب ۱۹۰
مخادیم ۱۴۴
مخذول العاقبة ۱۱۸-۱۸۰
مد ۶۹
مدد معاش ۱۲۱-۱۴۷-۱۹۱
مذکراتي ۱۵۸-۱۶۱
مرادي ۱۸۴
مردم چغل ۱۰۹
مردم غرضگوی ۱۴۶
مردم کارنده ۱۹۱
مسماتي ۱۵۸-۱۶۱
مسنگ ۱۸۴
مشت نقره ۱۲۲
مطروحه ۱۹۲
مظلمه ۱۴۶
معامله گذاری ۶
معلمان جهاز ۲۷
معمول ۱۸۴
معموله ۲۰۸
مفتیان ۱۹۰
مقدّم ۱۵۵
مقدّمان ۸
مقطعي ۲۸-۶۹-۸۵-۱۳۴-۱۳۵
ملاحظه ۱۶۸
ملامتیه ۲۶۴
ملسا ۲۵
ممالک محروسه بادشاهي ۲-۱۷۴
مَن ۹-۱۷۲
مِن اعمال ۲۰۱
مندوه ۱۸۳
منصب دار ۳۰-۱۶۸

متصبدار ریزه ۱۴۳
منگ ۱۸۳-۱۸۴
منگ کهنه ۱۸۲
منیب ۱۸۸
مواجبي ۲۱۷
موازي ۱۳
مواس ۲۲۰
مواشي ۷-۱۴
مواضع ریزاني ۲۰۵
مواضع کاجه ۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷
۲۰۸
موزاه ۲۶
موسم آب کلاني ۲۰۵
مهته ۲۳۳
مهم ۱۱۳-۱۸۱
میلکهای زرین ۴۲

(۶) اقوام و قبائل سنده

(براي نشان صفحه رک فهرست ندبرم اقوام و قبائل)

الف

آیره (آبیڑا)
اوتہ (اونا)
اونر (آنڑ)

ب

باربجه (باربجا)
بَبَرْ (بَہَر)
بَربه (بَربا)
بُکیه - بکیجه (بُکیجا)
بُلدي (بُلیدی - بُڑدی)
بَلوچ (بَروچ)
بلوچ باربجه (باربجا ، بروچ)
بلوچ بَبَر (بَہَر ، بَروچ)
بلوچ بُلدي (بُڑدی ، بروچ)
بلوچ جَتوئي (جَتوئي ، بَروچ)
بلوچ چاندیه (چاندیا ، بَروچ)
بلوچ کَلیماتي (کَلمَتي ، بَروچ)
بلوچ مَکسی (مَکیسي ، بَروچ)
بلوچ نوت بنده (نوت ، بَروچ)
بلوچ نوحانی (نُوحاني ، بَروچ)
بُوبَک (بُوبَکَ)
بَہان (بَانَ)
بهجه (بَچا)
بِهَن (بِهَنَ)
بَهوار (بَهَنوَرَ)

پ

پَریه (پَریا)
پَلی (پَلي)
پَلیجه (پَلیجا)
پوار (پَهَنوَرَ)
پهوار (پَهَنوَرَ)

ت

تَمیم (یا - تَهیر)
تیبه (تیبا)

ج

جَتَ
جَجَر (چَچَر)
جوکیه (جوکیا)
جُونیجه (جُونیجا)

چ

چاندیه (چانڈیا)

خ

خواجه (خواجا)

د

دَارِ دشت
داریجه (ڈَارِیجا)
داهري (ڈاهِري)
دَلَ
دونبکی- دومبکی (دُونبِکي)
د بته (ڈیٹا)
دیریجه (دِیری جا)
دیناري

ر

راجپال
راجپوت
راهُو
راهُوجَه (راهوجا)
رِندَ

س

سادات اتای
سادات امیرخانی
سادات بهکر
سادات سن
سادات کهیری (کَهیري)
سادات لکمَلوی (لَکیارِي)
ساریه (سارِیا)
ساندَ
سانریه (سانرِیا)
سانگی
سَمه (سَما)

سَمیجه (سَمیجا)
سَمیجه اُوته (سمیجا ، اونا)
سَمیجه اُونَر (سَمیجا ، اُنَرَ)
سَمیجه بُکیه (سَمیجا ، بُکیا)
سَمیجه پَر یه (سمیجا ، پَر یا)
سَمیجه تیبه (سَمیجا ، ٹیبا)
سمیجه جُونیجه (سَمیجا ، جُونیجا)
سَمیجه داهري (سَمیجا، ڈاهِري)
سَمیجه دَلَ (سمیجا ، دَلَ)
سَمیجه دَل سَمِواتي
(سَمیجا ، دَل سَماواتي)
سَمیجه راهُوجه (سمیجا ، راهُوجا)
سَمیجه ساندَ (سَمیجا ، ساند)
سَمیجه کِیبر (سَمیجا ، کیہَر)
سَمیجه کِیریه (سمیجا ، کیریا)
سَمیجه لاکِیارَ (سمیجا ، لاکِیَر)
سهته (سهتا)
سُهودَه - سوده (سودا)

ش

شوره (شورا)
شیخان (شیخَ)
شیخان مهدیجه (مهدیجا شیخ)

ف

فیروزجه (فیروزی جا)

ق

قُریشی

ک

کارا (کارا)
کاهیجه (گاهیجا)
کَتوهر (کتوهرْ)
کُمان (کُماںَ)
کُورائي (کورائی)
کوریجه (کنوریجا)
کوریه تیبه (گھُوریا ٹیبا)
کِیبر (کیہَر)
کِیریه (کِیر یا)
کِیهر (کھرْ)

گ

گُورا

ل

لاشاری
لاکه (لاکا)
لاکیار (لاکِیَرْ)
لنجار

م

ماچي (ماچي)
مانجند (مانجھند)

مگیسی
مکان باغیانان (باغبان جا ملک)
مناهجه (مناهیجا)
مَندِرَه
مَنگنیجه (منگنیجا)
مَنگوانه (منگواٹا)
مَهَرُ

ن

ناریجه (ناریجا)
نیکاسره (نیکاسڑا)
نُهمردي (نُهمَر دا- نُو میڑ یا)

ه

هاله (هالا)
هاله پوتره (هالیپوتا)
هِندو
هَوسره (هَوسڑا)

(در قوسین اسم قبائل ، بزبان سندي نوشة شده است)

(۷) اسمای اماکن سنده

الف ممدوده

آستانهٔ خضر (علیه السلام)
آستانه مخدوم لعل شهباز
آمیری ، موضع

الف مقصوره

آباو رَه (اباوڑو)
آبریجه ، موضع (ابڑیجا)
آدَر بیلی ، موضع
آرارَه ، موضع
آکناری (اگناڑي)
آلورُ (آروڑُ)
آنَر پوُر (آنڑَ پُر)
آنیکي (آنیکي)
آنون بیله
آوباورَه (آباورَه) (آباوڑو)
آوتهل (آنَل)

ب

بارکان

بازاران ، موضع
باغ قلندر لعل شهباز
باغبانان ، قریه (باغبان)
باقی جی (باقيءَ جي)
بَبیری ، موضع (بَبِري يا بِبِري)
بَداپور (بَداپُر) (بَدياپر)
بَدین
بُرج خونیں (شهر بهکر)
برهمن آباد
بَکر (بهکر)
بندر لاهری
بندر ساوَه (سائو بند)
بنهن ، قصبه (بِهَن)
بوبکان ، (بوبَک)
بهانبرا (برهمن آباد) (بانبرا)
بهت (بِيتَ)
بَهکر
بِهَن (بِهَن)
بهوتره (پوتِرا)
بیلی شیخ مومه ، موضع
(بيلي شيخ ممو)

پ

پات (پاتر) ، (پاتِ)
پاتر ، قصبه (پاتِ)
پاهنی کوت ، موضع (پاهڙيڪوٽ)
پَتریجه (پَتيجي)
پَتیجی (پَتيجي)
پَچِراه (پيچرو)
پرگنه اکبر آباد
پرگنه الور (پَرگهڻو اروڙ)
پرگنه آنربور (پرگهڻو انڙبُر)
پرگنه باغبانان
پرگنه بوبکان (پرگهڻو بُوبَک)
پرگنه پاتَر (پرگهڻو پات)
پرگنه تَکر (پرگهِڻو تکر)
پرگنه جتوئی
پرگنه جُنیجه (پرگهڻو جوڻيجا)
پرگنه جُون (پرگهڻو جوڻ)
پرگنه جاچِکان
پرگنه چندوکه (پرگهڻو چانڈڪو)
پرگنه حویلی سیهوان
(پرگهڻو حويلي سيوهڻ)
پرگنه خیطه
پرگنه داریجه (پرگهڻو ڏاريجو)
پرگنه دربیله (پرگهڻو دَربيلو)
پرگنه دَل

ہرگنہ ساکیرہ (ہرگٹو ساکیرو)
ہرگنہ سمّواتي
ہرگنہ سن
ہرگنہ سھوان
ہرگنہ شمّال
ہرگنہ فتح پور
ہرگنہ کاکیری (ہرگٹو کاکڑی)
ہرگنہ کاھان
ہرگنہ کیبر (ہرگٹو کیبر)
ہرگنہ لاکوت (ہرگٹو لاکاٹ)
ہرگنہ لدہ کاکن (کاگن)
ہرگنہ ماتیلہ (ہرگٹو ماٹیلو)
ہرگنہ مہر
ہرگنہ نصرپور
ہرگنہ نیرون
ہرگنہ ھالہ کندی
(ہرگٹو ھالہ کنڈي)
ہریاری
ہلجي، موضع (ہلیجي)
ہوتي (ہوٹي)
ہیتہ (ہیٹو)
ہیتو (ہیتہ) (ہیٹو)
ہیر بدر (متصل پل مکلي)

ت

تابک
تپہ مردم لاکہ (تپو لاکن جو)
تپہ سمیجہ اونر
تلھتي، موضع (ٹلٹي)
تُورہ
تھانہ سمیجہ (ٹاٹو سمیجا)
تھانہ وینجرہ (ٹاٹو ویجھڑو)
تھانہ ھالہ کندی
تھتہ (ٹٹہ)
تھتي، موضع (ٹٹي)
تیبہ (ٹیبا)
تیري، موضع (ٹیڑھي)

ج

جانیرہ
جانکارہ، موضع (جھانگارا)
جین
جُنیجہ (جُوٹیجا)
جوکي ھرني
جُوھی
جھانگیر آباد
جیسروت، موضع

چاکر هاله
چتر، موضع
چشمه حضرت مخدوم شهباز
چشمه کائي
چشمه نیٹنگ (چشمو نیٹنگ)
چن، موضع (چنِ)
چندوکه، قصبه (چاندِکو)
چنی (ضلع دادو) (چني)
چولی
چهتر

ح

حبّ

خ

خاصه شوره (خسائی شوره)
خسائي شوره، موضع
خیرپور ناتن شاه (خیرپور ناٹن شاه)

د

دادو، ضلع
دادیجهي، ناله
دارو بند
داهیري (ڈاهیري)
دربیله، قصبه (دربیلو)
درگاه شیخ چهته (درگاه شیخ چتو)
درگاه حضرت عثمان مروندي
دری، قلعه
دکري خورد
دکری کلان
دولت آباد، موضع
دومک
دیراؤن، موضع
دیره جندائی (دیرو جنڈائي)
دیره مانک (دیرو مانڪ)
دیه، موضع (دِهِ)

ر

رهري لنگاهان (لانگاهن جي رهڑي)
رفیعان، موضع
رنبهن (بیهن) (شاید - بیهنْ - یا رنیهْ)
روضه شاه چهته (روضو شاه چتو)

ز

زمین کور (کهیر) (کیرِ)

س

ساہه ؟
سادر ؟ (شاید - سادَرِ)
سانکپور (سانگ پُر)
سامتائی، موضع (گوٹ سامیتائي)

ساوه ، موضع (گوٹ سائو)
سرکار بهکر
سرکار تهته
سرکار چاچکان
سرکار چاکر هاله وجون
سرکار سهوان
سرکار نصرپور
سروا (سروه) (سَرِ واهٗ)
سکرند ، تعلقه (سکرندٗ)
سن ، قصبه
سند
سهوان (سیوستان) (سیوهن) (سیواٹ)
سیتارجه ، موضع (سیٹارجه)
سیتاسر (یا ستیاسَرٗ) یا سیتاسَرٗ)
سیت پور ناهران (ناهیرَن جي سیتَ پُر)
سیدان کاره ، موضع ؟
سیکرجی ، موضع
سیوان (رک: سهوان)
سیوستان (رک: سهوان)
سیوهن (رک: سهوان)
سیوي (سوي ، سبی)

ش

شادبیله (ساڈبیلو)
شال (گوئٹا - شال)
شکر ، قصبه (سکهر) (سَکَر)

ص

صد گر (صید گڑھ - سید گڑھ)
صفه بهکر
صفهٗ صفا
صفه وفا
صوبه تهته
صید گر (رک: صد گر)

ط

طغر آباد (طغرل باد - تغلق آباد)

ع

عزیزانی ، موضع (عزیزاڻي گوٹ)

ق

قاسم باربجه ، موضع
قبر حضرت هارون
قبر خواجه ویس قرني
قبر شیخ بیگ
قبرستان قدیم سیوهن
قریهٗ شاه حسن
قصبه قاضي احمد
قلعه ابریجه (آبڑیجن جو قلعو)

قلعهٔ احمد بیگ خان
قلعه آلپورٔ
قلعه بهکر
قلعهٔ جهانگیر آباد
قلعه سلطان محمد برننکانی ارغون (برننکاني؟)
قلعه سهوان
قلعه سیوی
قلعه قدیم بهکر
قلعه کاکه
قلعه کاهان
قلعه کائهنرَه (کاهنري)
قلعه کرنک (شاید: گڑنگٔ)
قلعه لاکوت (لاکاتِ وارو قلعو)
قلعه ماتیله (ماٹیلي وارو قلعو)
قلعه نارِ
قلعه نارنگه (شاید: نورَنگ)
قلعه نصرپور
قلعه نیرن کوت
قلعه ویجره (وینجره) (ویجهڑو)

ک

کاتره (کاٹیڑي)
کاچه (کاچو)
کاکری (کاکیڑي)
کاکه، موضع
کانپو (کانپو)
کانگره (کانگیڑو)
کانهری، موضع (کاهنري)
کاهان، قصبه
کاهنری (رک: کانهیری)
کاهی محجوبی، موضع (کاهی لیکَل)
کبروت (کَبروٹ)
کتوهر (کتوهڑ)
کجران، موضع (گُجرن جو گهوٹ)
کجی، موضع (کَجي یا کَچي)
کجیره، موضع (گچیرو)
کچی، موضع (کَچي یا کچي)
کراچی
کرنک، موضع (گڑنگٔ گهوٹ)
کروتی، موضع (کروتي)
کلان کوت (کلان کوٹ)
کمال پور
کمان، موضع
کین، موضع (کینٔ)
کنبد، موضع (گنبد)
کنده کوت (کنڈ کوٹ)
کوتری (کوٹیڑي)
کوتله، موضع (کوٹیلو)

کوتلی (کوٹلي)
کورانه
کولاب ریل (ریل جي ڈنڈي)
کولاب سابه (سابي جي ڈنڈي)
کولاب سونهری (سونري ڈنڈي يا سونهري ڈنڈي)
کولاب کتاهر (کتوهرن واري ڈنڈي يا کتوهر ڈنڈي)
کولاب کلان (منچر) (وڏي ڈنڈي)
کولاب منجر (منچر) (مَنْجُرْ)
کولاب مها (معنیٰ: وڏی ڈنڈي)
کولاب وبجره (وبجهڙي ڈنڈي)
کونر کوت، موضع
کوهچه مکلی
کوه دارو بند
کوه سیتپور
کوه کلان اوتهل (آڏل وارو وڏو جبل)
کوه لکي
کوه لنده (لنڈو جبل)
کوهیار، موضع (کوهیارُ)
کیچ (کیچ)

گ

گانه (گهاڻو)
گنجر گوت (کجران)
(گنجرن جو گوٹ)
گنچیرو (گهیرو)
گذر سن (سن جو پتڻ يا گهیرُ)
گذر سهوان (سیوهڻ جو پتڻ يا گهیرُ)
گذر قصبه لاکوت
(لاکاٽ وارو پتڻ يا گهیرُ)
گذر مندیجي (مندیجي وارو پتڻ يا گهیرُ)
گذر مهره (مُهیري وارو پتڻ يا گهیرُ)
گذر هاله کندي (هالن وارو پتڻ يا گهیرُ)
گنبت (گنبٹ)
گنبد
گنجابه
گورستان خان زمان

ل

لاکات (لاکاٽ)
لاکوت، قصبه (رک: لاکات)
لاکیار (لاکیرَ)
لاهری بندر (لاهور يا لاهوري بندر) لشکری

لعل واهی (لعل جي واهي يا لال کسي)
لکملوی ، موضع (لکياري گوٺ)
لکي ، موضع (لکي)
لنجار، موضع
لوهری (روهڙي)

م

ماتيله (ماٽيلو)
ماری رضوان مکاني (مارڙي)
ماری کيهر راي (مارڙي کيهر واري)
محراب پور
مزار پير توبن (پير توبڻ)
مزار چهته (مخدوم چتا امراني) (چٽو يا چٽو)
مستنگ (مستونگ)
مسجد جامع تته
مسجد خضري
مسجد شيخ بهوره
مکران
منچر (منچر)
منديجي (منڈيجي)
مَنَه (شهر مير ابره) (مَنَهڻ)
موره (ضلع نواب شاه) (مورو)
مهران ، موضع (مهراڻ)

ن

نار ، موضع
نار لَم ، موضع
ناريله ، موضع
ناري (نارڙي)
ناله ساوه (سائڻو واهه)
ناله ساروی (سارُيءَ جو واه)
نصرپور
نظره گاه امير علي مرتضیٰ
نظره گاه اويس قرنی
نگر ، موضع
نواب شاه ، ضلع
نواره
نيتنگ
نيرن کوت
نيه بدره

DR ZAKIR HUSAIN LIBRARY JAMIA NAGAR NEW DELHI-110025

و

واهی ، موضع
ونکار (وڻڪار)
ويجر ، موضع (بچراه ، ويجره)
ويجره ، موضع (ويجهڙو)

ه

هارون

ccession numbers

هاله کندی (هاله کَندِي)	ی
هربلائي بندر	یک تنبی، کوه (هک ٹنبي - یک ٹنبي)

DR.ZAKIR HUSAIN LIBRARY

76146